[illegible]

حاجی بابا اصفہانی



ملک نذیر احمد پروپرائٹر تاج بک ڈپو

موہن لال روڈ بیرون موری گیٹ لاہور

PRICE RS. 3 8/-

حاجی بابا اصفہانی

(برائے امتحان منشی فاضل و ایم اے پنجاب یونیورسٹی)

بہ تصحیح و مقدمہ

از

جناب آقا بیدار بخت خان ایم اے [illegible]

[illegible]

مطبوعہ

ملک [illegible] بک ڈپو

[illegible] لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

ان ۲۰۰۰ طلبا کے نام

جنکو

میں نے گذشتہ تیرہ سال میں تعلیم دی ہے

اور

جو اپنی زندگی بہتر بنانے کے قابل ہو گئے

دارالعلوم اسلامیہ تعمیر آباد

آقا بیدار بخت خاں ایم اے

ضروری گذارش

کتاب حاجی بابا کا یہ ایڈیشن میں نے صحیح شائع کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ اور اس کتاب کے مختلف مستند نسخوں کو سامنے رکھکر تصحیح میں مدد لی ہے۔ امید ہے طلباء اس سے بیش از بیش فائدہ اٹھائینگے۔

دار العلوم السنۂ شرقیہ لاہور واقع باغ بیرون دہلی دروازہ میں نے ۱۹۲۵ء میں قائم کیا تھا۔ اس طویل عرصے میں کم و بیش ۴۰ مرتبہ یہ کتاب میں نے طلبا منشی فاضل کو پڑھائی ہے۔ جہاں جہاں کتابت کی اغلاط یا دیگر نقائص نظر آتے ہیں۔ انکی تحقیق کیلئے میں پوری عرقریزی سے کام لیتا تھا چنانچہ میرے اس نسخے کے لئے اسکی تصحیح میں بڑی دقت ہی دی یقین واثق ہے کہ طلبہ منشی فاضل کی بہت سی مشکلات کو یہ صحیح کتاب حل کرنے کے قابل ہوسکیگی۔

فیض مند

آغا بیدار بخت خاں ایم اے

دار العلوم السنۂ شرقیہ لاہور

کتاب حاجی بابا اصفہانی

ڈاکٹر جیمس موریر کی زبانی

حاجی بابا استنبول میں مقیم تھا۔ تو اس نے اپنی سرگزشت طرز یورپ کی پیروی کرتے ہوئے لکھی۔ واپسی پر توقات کے مقام پر وہ بیمار ہو گئے۔ انہی دنوں ایک سیاح پر جیرائن پرسک ایران سے لوٹ رہے تھے اور وہیں مقیم تھے۔ جہاں حاجی بابا یہ معلوم کر کے کہ ایران سے کوئی آدمی وہاں آیا ہے۔ حاجی بابا نے ڈاکٹر صاحب کو بلایا اور پھر اس سے علاج کرانا شروع کیا اسے صحت کامل حاصل ہوئی۔ تو اپنی سرگزشت ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کی۔ ڈاکٹر علوم مشرقی کا دلدادہ تھا اسے یہ کتاب بے حد پسند آئی۔ اور اس سرگزشت کو لندن لے گئے ان کی خواہش سے جیمس موریر نے اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا۔ پھر فارسی زبان میں اس کو حاجی شیخ احمد کرمانی نے منتقل کیا۔

یہ کہانی کہاں تک درست ہے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے۔ کہ سرگذشت حاجی بابا اصفہانی کا کوئی ایسا قلمی نسخہ کسی کتب خانے میں موجود نہیں۔ جسے حاجی نے لکھا تھا۔ اس لئے جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ یہ ماننا پڑے گا۔ کہ حاجی بابا ایک فرضی شخصیت قرار دے کر اس کی زبانی جیمس موریر نے ایرانی تمدن اور تہذیب کی خامیاں منکشف کی ہیں۔

اس نے بین الاقوامی تعلقات کی کشیدگی سے بچنے کے لئے یہ کہانی گھڑ لی ہے۔ اور اصل کتاب فارسی زبان میں تھی۔ دریں سبب اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ کتاب "حاجی بابا اصفہانی" انگریزی تصنیف ہے۔ اور اس کا فارسی ترجمہ حاجی شیخ احمد کرمانی نے کیا۔ جو ہمارے سامنے ہے۔

تبصرہ

ایران ایک مدت تک روس اور برطانیہ کی سیاسی کشمکشوں کے لئے میدان بنا رہا ہے۔ اس نے جب کسی پارٹی کا زور کم ہونے لگتا۔ تو وہ طرق وحیل سے ایرانی تہذیب اور تمدن کو بدنام کرنے کے درپے ہوتی۔

کتاب حاجی بابا اصفہانی، ڈاکٹر جیمس موریر نے انگریزی زبان میں تصنیف کی۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکا۔ ایرانی تہذیب کی خامیاں بے حد مبالغے کے ساتھ رقم کیں۔ تمدن کے نقائص ہر ملک اور قوم میں موجود ہوتے ہیں۔ لیکن ان کو بڑھا چڑھا کر دکھلانے سے سوائے ان کی خاک اڑانے کے اور کوئی مقصد نہیں ہوتا۔

کتاب میں جو قصے واقعات کے رنگ میں یا جو واقعات قصوں کے رنگ میں پیش کئے ہیں۔ ان کا مطالعہ ہی ہمارے دعوے کے ثبوت کیلئے کافی ہے۔ اس نے اعلےٰ افسروں کے نام تجویز کرتے وقت بھی اپنا مقصد سامنے رکھا ہے۔ مثلاً

۱۔ حکیم مرزا احمق :۔ شاہی طبیب کا نام

۲۔ نامرد خان :۔ جلاد اعلےٰ۔

۳۔ ملائے نادان :۔ قاضی۔

۴۔ مرزا فضولی :۔ جس سے ملک الشعرائی کے خطاب کا وعدہ کیا گیا تھا۔

کتاب سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ :۔

(۱) ایران میں کوئی قانون نہیں۔ (۲) تمام عہدیداران حتیٰ کہ بادشاہ بھی خوشامد پسند ہے (۳) رشوت کا بازار گرم ہے۔ معمولی ملازمین سے لیکر شاہزادگان اور بادشاہ سلامت تک کا دامن اس گناہ سے آلودہ ہے (۴) اکثر ایرانیوں کے حرم کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ اور بادشاہ کے اندرون خانہ بالخصوص بداخلاقی کا مرکز تھے (۵) ایران میں درویش اور قلندر لوگوں کو دھڑلے سے لوٹتے تھے (۶) عیاشی کی کوئی حد نہ تھی۔ شیعہ حضرات متعہ کے قائل تھے لیکن ایران میں متعہ کو جو حیثیت دیدی گئی۔ وہ تہذیب سے بہت دور جا پڑتی ہے (۷) فوج میں تمام بزدل اور قواعد نہ جاننے والے بھرتی کئے جاتے تھے۔ جو اپنے سائے سے بھی ڈرتے

لیتے اور چوروں کی گرفتاری کی بجائے مظلوموں اور بے گناہوں کو گرفتار کر کے سزائیں دیتے تھے وغیرہ وغیرہ۔

یہ بات تسلیم کی جا سکتی ہے کہ ان میں بعض نقائص جزواً وہاں موجود تھے۔ لیکن جسقدر مبالغے کے ساتھ اسے بیان کیا گیا ہے اور ان کے ثبوت میں جو قصے گھڑے گئے ہیں۔ وہ بیحد شرمناک ہیں۔

زبان

مترجم نے زبان نہایت شیریں اور فصیح استعمال کی ہے پرانی فارسی کو ہاتھ سے دیکر جدید زبان نہایت خوب استعمال کی۔ کہیں کہیں استعارات اور تشبیہات کا زور بھی دکھایا ہے۔

ہر جگہ شگفتگی اور ظرافت دامن تھامے ہوئے ہے۔ اس کا طرز تحریر ایسا دلچسپ ہے کہ اول سے آخر تک تمام پڑھ جائیے کیا مجال کہ طبیعت اکتا جائے۔ ترکی کے الفاظ بکثرت مستعمل ہیں۔ مگر غیر مانوس نہیں آسان اور چھوٹے چھوٹے فقرات نے کتاب میں جان ڈالدی ہے۔

دو تین مقامات پر مناظر قدرت دکھلانے کے لئے مترجم نے تاریخ جہانکشائے نادری کے دو تین پیرا گراف چسپاں کر دیئے ہیں۔ جو اصل کتاب سے صاف علیحدہ معلوم ہوتے ہیں۔

کتاب حاجی بابا کے ایڈیشن

(۱) جب شیخ احمد کرمانی نے اس کا ترجمہ کیا۔ تو پہلا ایڈیشن ایڈیٹر اخبار حبل المتین کلکتہ نے چھاپا۔ مگر یہ ایران میں ضبط کر لیا گیا۔ اور اس کا کوئی نسخہ دستیاب نہیں ہوتا۔

(۲) اس کا ایک ترجمہ [illegible] شیرازی نے ہندوستان میں قیام کے دوران میں کیا۔ جو ۱۹۲۹ء میں بمبئی میں شائع ہوا۔

(۳) [illegible] دے کر ایک ایڈیشن شائع کیا۔ جس کے [illegible]

حالت مترجم

نام شیخ احمد کرمانی بن احمد، تخلص۔ روحی، وطن کرمان، سن پیدائش ۱۸۵۵ء

(۱) شیخ احمد جب کرمان میں وارد ہوئے۔ تو ان کی ملاقات مرزا آغا خان کرمانی سے ہوئی۔ وہ ایک مشہور بابی تھے۔ ان کے ساتھ رہنے کے سبب انہوں نے بھی یہی مذہب اختیار کیا۔

(۲) پھر ان دونوں نے ایران کی اصلاح کا فیصلہ کیا یا اس ظلم کا بدلہ لینے کی ٹھانی جو ان دنوں بابیوں پر ہو رہا تھا۔ کہ یہ قسطنطنیہ گئے وہاں انہوں نے غیر ملکی زبانوں کی تعلیم حاصل کی اور کچھ مضامین وغیرہ رقم کئے۔

آغا خاں کرمانی نے ایک اخبار اختر کے نام سے جاری کیا۔ مگر چونکہ ان کا قلم بے پناہ تھا۔ اسلئے ایران میں اس کی اشاعت بند کر دی گئی۔ انہی دنوں میں شیخ احمد کرمانی کی شادی مرزا یحییٰ شیرازی کی دختر سے ہوئی۔ جو صبح ازل کے نام سے مشہور تھے۔

ابھی یہ قسطنطنیہ ہی میں مقیم تھے کہ حکومت ایران نے ان کو گرفتار کرا دیا۔ اور سازش کا الزام لگایا۔ ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ لیکن جرم ثابت نہ ہو سکا۔ اور آخر کار سلطان نے ان کو بری کر دیا۔ انہیں پانصد تومان تاوان بھی ملا۔

بابی فرقہ کے مشہور لیڈر سید جمال الدین افغانی انہی ایام میں شہرت یافتہ تھے۔ یہ انکے پیرو ہو گئے۔ اور ایرانی علماء کے ساتھ کچھ خط و کتابت کر کے اتحاد عالم اسلام کے لئے کوشاں رہے۔ یہ خطوط پکڑے گئے۔ اس پر انہیں سلطان ترکی کی وساطت سے گرفتار کر کے ایران لے جایا گیا۔

ابھی یہ راستے میں تھے سلطان ترکی کی طرف سے ان کی رہائی کے لئے سفارش بھی ہوئی۔ مگر انہی دنوں ناقدہ شدہ عہد التعلیم سے بادشاہ ناصر الدین قاچار ایک بابی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ اس پر لوگ چراغ پا ہو گئے اور یہ دونوں خفیہ طور پر گورنر تبریز کے روبرو ذبح کر دیئے گئے۔ ان کی لاشیں کسی کنوئیں میں پھینک

ڈاکٹر جیمس موریئر کے حالاتِ زندگی

اصل نام:- ڈاکٹر جیمس جسٹان موریئر - اصل وطن فرانس - رہائش سوئٹزرلینڈ
مقام پیدائش، سمرنا ۱۷۸۰ء۔
یہ بمبئی میں جونس انگریزی سفیر ایران کا پرائیویٹ سیکرٹری مقرر ہوا۔ پھر جب ایران میں معاہدہ مکمل ہوگیا۔ تو ایرانی سفیر مرزا ابوالحسن کے ساتھ لندن گیا۔
دورانِ قیامِ انگلستان میں اسی انگریزی سفیر ایران سر گوراوسلے کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔
۱۸۱۲ء میں اسے برطانوی سفارت خانہ ایران کا انچارج بنا دیا گیا۔ اگرچہ یہ عہدہ عارضی تھا۔ مگر انہوں نے پوری تندہی سے فرائضِ مفوضہ انجام دئیے۔
۱۸۱۵ء میں انہیں انگلستان واپس بلا یا گیا۔
سفرنامہ روم و ایران - آرمینیا - ایشیائے کوچک و قسطنطنیہ انہی کی تصنیف ہے۔
۱۸۲۴ء میں یہ میکسیکو میں اسپیشل کمشنر مقرر ہوئے۔

حاجی بابا اصفہانی

برائے امتحان منشی فاضل و ایم اے پنجاب یونیورسٹی

بہ تصحیح و مقدمہ

از

جناب آقا بیدار بخت خاں ایم۔ اے ایم او ایل

پرنسپل دار العلوم السنۂ شرقیہ۔ لاہور

مطبوعہ

ملک نذیر احمد پروپرائٹر تاج بک ڈپو

موہن لال روڈ۔ لاہور

شست

عرضہ مخصوص

صورت کاغذ سیاح انگلیسی پرجرائت پریسک
کہ بہ کیشیش سفارت اسوج پیوند و گرفتند
گرویدن در استنبول فرشتہ است

(معتقدان کیشیشان پیشوائے سفارت دراستانبول مطالعہ فرمایند)

از دسو حریفے کہ شاید گردہ وجودش ہم در ذہن عالی نماندہ و نامش نیز از خاطر مبارک محو شدہ ، ازینہ متعجب خواہید شد و لے ہرگاہ بلوح خاطر مراجعتے شود و العہدۃ علی قوۃ الحافظہ شانزدہ سال پیش ازیں سیاحے انگلیس گاہ بگاہ در مجلس افادات سرکار استفادہ می نمود و منظور نظر خاص گردیدہ بود۔ ہرگاہ از روئے تفات ملتفت شوید خواہید دانست کہ کیست و دریں کتاب باکمال گستاخی دیباچہ پیش را بنام نامی سرکار مطرز ساختہ البتہ دریں صورت تحمل مطالعہ آں مے توانید شد ۔

دریں زمان حروضہ دقات شرایت بہ تحقیق و تدقیق الف بائے مسماری مصریان مصروف می تواند گشت کہ ہمہ و عدہ ترتیب و تنظیم ورشاہواری معطوف بود۔ کہ خود ہم نکہت عالی ازیں معانی دامن دامن اندر کنار آوردہ واکنوں بنام کتاب مومیائی تحقیق ازیں ہم منکشف ظاہر و باطن آثار حقیقہ چو یاں گردیدہ است بارہا بداں اندیشیدم ۔ کہ شاید بشنوید ہر صفت دقات عزیزی کہ باعث تضیع شدم۔ و باآں

مشاغل همه به طویلات لاطائل مشغولتان نمودم - علی الخصوص در آن شب مهتابی که در
سفارت خانهٔ اموج بر روی صفهٔ ایوان و لمیده بودیم و دیده بمنظرهٔ وسیع و با شکوه
شهر استانبول و لنگرانداز آن دوخته مسامرهٔ که در باب معیشت و آداب ساکنهٔ خارق العادهٔ
آنجا میان آمد هرگز فراموشم نمی شود ٭

اگر تکرار سخنان آن شب جسارتی رود معذورم دارید - که بحکم اهمیت موضوع
هنوز همه را در خاطر دارم - می گفتید - هنوز هیچ سیاحی در باب عادات و رسوم اهل شرق
چیزی ننوشته و کیفیت را چنان ننگاشته که مفید فائده بحال ما باشد - و در حقیقت سیاحان
عموماً در سفرنامهای خود مصدر دعواهای بی بینه و دلیل شده اند که سر و ته هیچیک از آنها
را با یک دیگر مناسبت و ربطی نیست - بلکه بشرح حال اخلاقی خود پرداخته اند - رای ما هم
در این بود - که در میان کتابهای افسانه که در این باب نوشته شده بهترین همه "الف لیله" است
که عادات و رسوم شرقیان را چنانچه باید مجسم کرده - ثبوتی بهتر از این چه - که مؤلفش خود از
اهل مشرق زمین است - می گفتید - "اگرچه آن کتاب را بزبان فرنگی "ترجمه کرده شده
زوائدش را بقدر امکان دور و بخیالات ما نزدیک ساخته اند با این همه کم کسی است که آن را بفهمد
مگر این که سالها در مشرق زمین مانده و با اهالی آنجا آمیزش کرده باشد - پس جلدی از آن
کتاب را علی العمیا گشودید - حکایت "سر قلندر" در آمد - گفتید در این حکایت می گوید
(آمنه) بحمالی برخورده او را اشارتی کرد - و حمال با زنبیل خویش همراه وی روان شد - تا بدر خانهٔ
بسته رسیده در بزد مردی ترسا با ریش سفید بلند در باز کرد - (آمنه) بی آنکه لب به سخن
گشاید - نقدی بکف وی نهاده ترسا بازگشت - و بعد از دقیقهٔ چند شیشهٔ بزرگ شراب
ریحانی بیاورد - پس بدین گونه تحقیق فرمودید که چون مدتها در ممالک شمالی مانده ایم - می
دانیم - که در اکثر شهرهای ایشان آشکارا شراب فروختن قدغن است و اگر شراب باشد در
نزد ترسایان است و آنانهم بمسلمانان پنهانی [illegible] فرنگی بی سابقه
این حکایت را بخواند چیزی از آن نمی فهمد - بلکه منتظر خواهد بود که از زیر کاسه چیزی بیرون
آید - و حال اینکه در این حکایت جز گزارش چیزی دیگر نیست

پس من گفتم: [illegible] نمی دانم اگر یک فرنگی بخواهد [illegible] بفهمد [illegible]
بکشد - که مشتمل باشد بر انقلاب و تصاریف ایام زندگی یکی از [illegible] آنان

در سیاست مدن و تدبیر منزل و توکل و تفویض شان بقدر مقدور در توفیر مال و حب جاه و جلال و کشش و رزش و رقابت و غیرت آنچه را که بر رفتار و کردار صوری و معنوی ایشان مدخلے تام هست شاید بهترین دست آویز آن باشد که وقائع و حکایتے بسیار متعلق بطرز زندگانی ایشان چندان که برائے اثبات اختلاف حالات و مراتب جملتے از ایشان کافی باشد فراهم آورد و پس ازان سرگذشتے سازد - با یک دیگر مربوط مانند کتاب (ژیل بلاس، تالیف حکیم لوساژ) که آئینهٔ احوال حقیقتے فرنگیان است ◦

شما منکر اعتقاد من بودید که امرے است محال و هرگز یک فرنگی اگرچه تبدیل دین هم بکند چنانچه (مسیو دی مانیوال) و جمعے کردند - و خیرگی هم دیدند - بمانند یک مشرقی خاص بدقایق و نکات رسوم و عادات ایشان چنانچه باید مستحضر تواند شد و برائے تاکید و تقویت معنی آن بودید که نه تربیت انسان و نه مرور زمان و نه فضل و دانش هیچ بیگانه را هر که باشد در هیچ امر سرچا باشد - در دانستن زبان استاد نمے سازد - و بجائے بومیش نمے تواند گذارد - هرچه بکند باز هم در لغتے از لغات تغییر اصطلاح یا آنکه در نکتهٔ از نکات صرف و نحو آن زبان خطائے فاحش خواهد کرد - آرے اگر یکے از اهل مشرق در ترسل و تأدب باسلیقه فرنگان مالوف و مانوس گردد و سرگذشت زندگانی خود را جزئی و کلی از آغاز تربیت تا انجام عمر بتواند بطرز فرنگان بنویسد - آن وقت جائے امید آن هست که دامن مقصود با چنگ آید ◦

تقدس مآبا - من این سخنان را در گنجینهٔ خاطر مخزون همے داشتم - و چون مدت و زمانے در مشرق زمین اقامت کردم - و دیده و سنجیده هائے خود را ضبط نموده از امکان این امر هیچ نومید نبودم - که روزے بیکے از شرقیان برخورم که سرگذشت خود را چنانچه باید نوشته باشد - با اینکه به تربیت صحیح نقل کند - تا رشته بدست آید و فراهم آورده هائے خود را بدان وسیله به صورت کتابے در آرم - من پاره رسوم و عادات اهل شرق را که این قدر بنظر عامهٔ فرنگیان ناپسند مے نماید - این قدرها منکر نبودم - چه آنها را به چشم نسخهٔ ثانی عادات و رسوم دیرینه خود ما مے نگریستم - فی الواقع کدام فرنگی این عبارات انجیل را که مے گوید آنکه با من در یک قدح دست به کاسه برده نه فراموش تواند کرد - عادات غذا خوردن اهل شرق - با دست - و … چنین تن را با یک دیگر از ایشان فراگرفتم - با اینکه

همه کس میداند من هیچ وقت تنفر از کارد و چنگال نداشتم - اما هرگاه با یکے از دوستان شرقی غذا خوردم - واین عادت که بسیار طبیعی است بکار بردم - خود ایشان یکے از گواهان زنده عادات دیرینه و مداول صحیح کتابیکه بهروزی ما بداں وابسته است مے پنداشتم و چوں یکے از ستم دیدگان ایران را می شنیدم - که آه و ناله کناں مے گفت چه خاک بسر کنم - نه تنها این تعبیر متداول ایشان را مضحک مے شمردم بلکه بے اختیار مطابقت و موافقت او بعبارة تورات بنظرم مے آمد *

جناباً تسلیم دارم عادات اہل شرق تغییر پذیر نیست - واین سخن از شما من یادگار است - ولے ہر قدر تغییر پذیر نباشد - باز برائے اثبات ادائے مطالب خود میگویم - که مانند نقوش سینه آلات ہر قدر نیک ہم نگاه داشته شود - باز ہم از کثرت استعمال در جائے از آں فرسودگی و سائیدگی نمودار خواہد شد *

اگر این را به عبارت ادا تواں کرد - میگویم که درجه محبت و مہربانی که در اہالی شرق است در غربیاں یافت نمے شود - و بسبب همیں کیفیت من کار و کردار ایشان را خیلے شنیدنی و دیدنی دیدم - واز تاثیر آں شوقے در من پدید آمد - که این معنے را بدیگراں هم بفهمانم - چونانکه سیاح چون منظره نیک ببیند - خواه نقاش باشد یا نه باشد - نیک یا بد نقشه آں را میکشد تا بدیگراں نماید - من نیز از آنجائے که

دریغ آمدم ز آنچنیں بوستاں ۔۔۔ تہی دست رفتن بر دوستاں

بااین تحفه حقیر که بترجمانیش اظهار فضلے در نزد یاران کردم - بمفاد ردّ العذر عند کرام الناس مقبول معذرت مے خواہم - چه سرم از سودائے این شوق - چنانچه قیاس تواں کرد پر بود - کمال شادی و شعف مرا قیاس توانید کرد - که بعد از اندک زمان گفتگوئے با شما با انگلستان برگشته دیدم دولت ما از فرستادن سفیرے بدربار ایران ناچار شده و مرا بهمراہی آن نامزد کرده است - آنچه دلم در طلبش مے شتافت یافت *

ایران - چه ایران پایگاه موہومے جاه و جلال خاور زمین جائے گاه شعرائے گل و بلبل گهواره مردی و مردمی - سرچشمه پاک رسوم و کیش اہل شرق چوں وصول آرزوئے که سالها سودائے آں در دماغ مے پختم - در حیز حصول بود نه چنداں شادماں بودم - که وصفش در بیان گنجد - از آں ہمه ممالک و مسالک که بلیستے ببینم - ہماں خیلے خواب مانند داشتم - و بداں

جہت سفر خود را سفرے راستین مے پنداشتم ◆

مے برد گرچہ بجوئے تو ہوائے سفرم — خبر از پائے ندارم کہ زمین مے سپرم
رہ کوئے تو ندانم ز کجا تا بکجاست — اینقدر ہست کہ بازیچۂ دست قدم

بعبارت اُخریٰ۔ مثل زن فرانسوی در حقم صادق آمد۔ کہ خیالے نیس مبہم دواہی ذات کہ در وقت وداعم التماس کرد۔ تا بہ یکے از دوستاں او کہ مے گفت۔ در ہندوستان است سلامم رسانم عجیب اینکہ من دوست او را در دماغۂ امید افریقا یافتم ◆

خوابہائے کہ میدیدم نمے گویم۔ ہمہ بہ حقیقت تغیر شد۔ چراکہ ایران مرز بومے است کہ چہ در باب بدائع آثار طبیعت۔ و چہ در جاہ و جلال و مال و دولت اہالی آں را مانند سائر امکنہ تصورے راستین نتواں کرد۔ ولے در باب اخلاق و عادات و رسوم و آداب ایشاں مے توانم گفت در دنیا مردمے مانند ایرانیاں با مہر اخلاق دیرینہ مختوم۔ و با فطرت آداب قدیمہ فطور نیست حتی ایں صفت در صورت و سیمائے ایشاں نیز مشاہدہ مے شود۔ چنانچہ از معائنہ و مقابلہ صورت اہالی امروزے با صورت ہائے منقوشہ در دیوار تخت جمشید۔ کہ گوئی امروز زندہ اند۔ مدلل و مبرہن است کہ ایں نان فطیر از آن خمیر است۔ در آں ہمہ مدت اقامت در ایران صحبت شب مہتاب را در ایوان سفارت خانہ (اسوج) فراموش نکردم۔ ہرگاہ حکایتے مے شنیدم۔ وقتے مے کردم۔ کہ با التعلق و اختصاصے بعادت مشرقیاں دار دیا نہ۔ اگر نقشۂ مجلس ہندی خود یافتہ بودم۔ کہ رسوم و عادات ایشاں را نشاں میداد۔ بیاد سرکار مے افتادم۔ و بہوائے کتاب موہومے کہ شخص یومی موہوم بائیستے نوشتہ باشد۔ و سرگذشت کامل یک ایرانی برائے من بائیستے بشود۔ گاہ بگاہ آہ مے کشیدم ◆

بزرگوارا۔ زمان اقامت خود را در ایران نمے توانم گفت۔ کہ زمان سعادت بود۔ و ہرگز بخاطرم نگذشت کہ من در میان پیغمبران بنی اسرائیلم یا بین ایرانیاں۔ کہ پادشاہان ایشاں فرمانروائے ہمہ روئے زمین بودند۔ با ایں ہمہ خندان [illegible] کشیدۂ فرنگان و لباسہائے دُم پرستوئی ما۔ [illegible] ہرگز [illegible] چشم دور نے شود۔ چوں خطابم با کسے است دیرینہ دوست ہمہ پیشہ [illegible] واز وجام دیانہ نسبتے بکاخ و تصور [illegible] عاقبت [illegible] از تحقیقات واقعی مشحون دجل [illegible] ہمہ را بہ نیت [illegible] بندہ مستغرق [illegible]

بودم۔ وشاید مانند ہمہ سیاحانِ دیگر در باطن بدیں خوش دل بودم۔ کہ البتہ دیدہ وشنیدہ ہائے مرا بجز من کسے ندیدہ ونشنیدہ است۔ وہر آئینہ چوں جاہائے اطلاعات واستفسارات من رونما شود۔ بقدر کشف ستارۂ تازۂ در نظر ستارہ شناساں سوانح اقوام و اُمم نمود خواہد کرد ۞

درزمان موافق ومساعدے ازدامنۂ کوہ۔ آغری طاغ دور از حدود خطرناک در گذشتم ولے خواہش دارم۔ کہ ماجرائے شہر توقات را از روئے بندہ نوازی بدقت مطالعہ فرمایند۔ چہ سبب تحریر ایں مراسلہ وانتشار ایں رسالہ۔ کہ مصحوب آں است۔ ہماں مے باشد ۞

با خستگی بے نہایت شب چہاردہم ماہی با دو خدمتگار و دو تن چاپار و شاگرد چاپار بہ توقات رسیدم۔ ونزدیکے چاپارخانہ شاگرد چاپار چپیاں برائے اخبار تدارک شام وجائے آرام۔ کہ مے دانستند برائے مسافری مانند من خستہ وکوفتہ بہ اناں مژدہ نیست۔ بہ رسم معتاد با آواز (خاطرمن) با فریادے خارج از عادت نبائے ہائے ہو گذاشتند۔ و آنچہ مے خواستند بچاپارچیاں۔ بفہمانند کہ بہ لقمہ چربے یعنی فرنگی بالیشان مے برند۔ ماہ از تیغۂ تیزکوہ درغایت بزرگے مے تابید۔ ودر روشنائی آں صدائے چارچیاں بجیاباں شہر مے پیچید۔ بہ محض فرود آمدن از اسباب ببالاخانہ اہم بردند۔ وبعد از کشودن سلاح وکندنِ بالاپوش وبرآوردن چکمہائے یک خر واری پاپوش اطاق ورخت شب پوشیدہ قہوہ تندی نوشیدہ چپوق خوبے کشیدم۔ بعد ازاں پلوئے کہ برنجش وارفتہ گوشت مرغش نہ پختہ با ماستے ترش خوردم ۞

در تدارکِ آں بودم بر رخت خوابیکہ برائے من روئے پشت بام انداختہ بودند روم۔ بیکبار بیگانۂ با کمال آشنائی داخل شد ودر برابر من ایستاد۔ از وجناتش دانستم ایرانی است واز لباسش فہمیدم۔ در قطار نوکراں است۔ اگر جائے دیگر ورا دیدہ بودم۔ از گفتگوئے با او خوش وقت نمے گردیدم۔ چوں از شدت آمیزش با ایرانیاں خیلے با آناں خودمانی شدہ بودم ونیز در خاک عثمانی کہ ما ایرانیاں ہمہ در نظر ایشاں از یک بچہ مردود تر و منفور تریم۔ میل مرا با ایرانیاں تا اندازۂ بیش نمودہ بود۔ کہ حالا سوختہ دیں و سوختہ نژد نو" ۞

از غمندگی چہرہ اش کہ از روئے تشنج بود فہمیدم۔ سخنے غم آمیز دارد۔ و بد فہمیدہ بودم۔

گفت صاحب اربابی دارم - "میرزا حاجی بابا" نام از جانب دولت ایران در استانبول کارپرداز
بود - از آنجا برگشته و در راه ناخوش بستری افتاده است یک هفته مے گذرد - که در این کاروان
سرائے پہلوئی من منزل گرفته - حکیمے فرنگی او را معالجه میکند در عوض بهبودی به مرگش رسانده
است چوں شنید یکے از ایران آمده بسیار دل خوش شد - خواهش دارد - که هرچه زود تر
ممکن شود - شما را به بیند - میگوید "چاره دردِ من دیدار کسے است که از ایران آمده باشد"
و در آخر چنانچه در آنجا ها رسم نوکران است گفته - اے صاحب دیگر کار او بخدا مانده و بشما ❊

همیں که نام حاجی بابا را شنیدم دانستم کیست - اگرچه مدتے بود او را ندیده بودم - اما مے
شناختم - از همه چیز خوشم میآمد دمیدانستم که با اول سفیرے که از ایران بلندن فرستاده
بودند - بسمت منشی گری همراه رفته بود - بعد ازاں گاه در پایگاهِ عالی و گاهے در منصب دانی -
مانند بسیارے از ایرانیاں پست و بلند دنیا را خیلے دیده و سرد و گرم زمانه را بسیار چشیده عاقبت
بنام کارپردازی از جانبِ شاه بدربارِ عثمانیش فرستاده بودند ❊

با همه خستگی بے فوت دقیقهٔ از وقت همان لباس بالاپوش را به دوش انداخته بحجره اش
رفتم - میرزائے بیمار را دیدم نیم مرده - بلکه تمام مرده در حجره کوچک در
رختِ خواب دراز کشیده است - دو نوکرانش در پیرامون او گرد آمده - در اول آشنائیم با او
جوانے بود خوش خو - خوش رو - خوش اندام - خوش ترکیب - شاهین بینی - گرد رخسار
با ایں که ایں وقت سنین عمرش از سر حد نیمه روز گذشته بود - تازه روئے و تیز نظر
مے نمود - او نیز بمحض دیدنم شناخت و از سیمائیش دانستم - که خیلے از دیدارم خرم و خرسند
گردید - با آئینے که خاصه ایرانیاں است به تعظیم پذیرفت - و با احترام و اعزاز گفت
زہے طالعِ من که منتظر بودم - ملک الموت بقبض روحم آید - روح القدس بمیدان حیات
در بدنم آمد - گویا ایں قطعه را شاعر در حق من فرموده است ❊

تو ایدوں یافتی مارا وگرنه   چنیں بودم چناں دور از سعادت   اخر
که جانم غوطهٔ تسلیم مے خورد   میان لجهٔ غیب و شهادت
کسے در کامِ من ننهاد چیزے   ز نومیدی بجز لفظِ شهادت
طبیب از کارِ من عاجز شد ارچه   بکار آورد انواع حذاقت
ز تشریفِ تو من گشتم معلوم   که روزِ حشر چوں باشد اعادت

بعد از اظہار شادی ہائے بے اختیارانہ پرسیدم۔ حالت چہ و طبیعت کہ۔ از زردی چہرہ اش معلوم بود۔ کہ مرضش از صفراست۔ چوں ایں مرض را در ایران خیلے دیدہ بودم۔ سررشتۂ کلے از معالجہ اش داشتم۔ گفتم۔ غم مدار کہ شفائے تو در دست من است ۔

گفت۔ صاحب چہ بگویم۔ اوّل گمان کردم کہ وبا گرفتہ ام۔ سرم درد میکرد۔ چشمانم سیاہی مے نمود۔ پہلویم تیر مے کشید۔ دہانم تلخ و بے مزہ بود۔ یقین داشتم۔ کہ سہ روز نے کشد مے میرم۔ امّا ہنوز آں علامات باقی است و من نمردہ ام۔ در ورود بدیں جا حکیم خواستم۔ گفتند۔ دو حکیم دریں شہر است۔ یک یہودی و دیگر فرنگی۔ فرنگی را ترجیح دادم۔ اگر شما ہم بودید۔ ہمیں مے کردید۔ باز خدا رحم کرد۔ کہ ایں را ترجیح دادم۔ حکیم فرنگی آمد۔ گفتم حکیم باشی۔ حالم بسیار خراب است۔ باکمال تمکین گفت۔ ماشاء اللہ۔ متحیر با اوقات تلخ گفتم کم ماندہ بمیرم۔ گفت انشاء اللہ۔ نوکراں خواستند۔ از حجرہ بیرونش اندازند معلوم شد کہ بیچارہ از زبانِ ما ہمیں دو کلمہ را مے داند و سوراخ استعمال آنہا را ہم گم کردہ است۔ بملاحظہ اینکہ شاید با ایں خرے در کار خود ماہر باشد۔ خود را بدست او دادم۔ خاصیتے کہ از معالجہ اش بینیم ایں است کہ ہر روز بدتر مے شوم ۔

میرزا را گذاشتم تا آرام گیرد۔ کہ لازم داشت و خود بہ منزل برگشتم از صندوقچہ دوائی کہ در خورجین داشتم۔ مسہل زیبقی ترتیب دادہ ہماں شبانہ با آداب تمام بوسئے خوراندہ بخفتم ۔

بامدادن بدیدن وے رفتم۔ دیدم دوا معجزہ کردہ است۔ چشمانِ میرزا کشودہ و درد سر فروکش کردہ۔ خوب نوکرانش مرا بہ نظر بقراط ثانی نگران مے دانستند از عہدۂ شکرانۂ آں ہمہ حذاقت و چیرہ دستیم چگونہ بیرون آیند۔ دریں اثناء صورتے معجب و ہیئتے مضحک بنظرم آمد۔ چنانچہ از تعریفِ آں نمے گذرم۔ مردے بود عرض و طولش یکساں ابروانش سیاہ و انبوہ۔ ریشش نتراشیدہ و تنہ اش نہ خراشیدہ از قدم تا شانہ زنگ۔ موزۂ زرد در پا۔ قبائے دراز در بر۔ شال بزرگے در کمر۔ عصائے بلند در دست امّا از شانہ ببالا فرنگ۔ گردن بند در گردن گوشہائے گریبان پیراہن تا بدوش۔ کلاہے سہ گوشہ قاسچ مانند بر سر۔ سلام کرد۔ و با زبان ایتالی با من بگفتگو در آمد۔ حدے

که بعد از تعریف تمیز زده بودم بدست آمد - دانستم شیادی است که وقتی در ایتالیه یا استانبول تسبیح پرست دوا سازی ریخته - و آنگاه در گوشهٔ آسیا افتاده سر مردم را مے فریبد و سے طبیبد - یعنی هر که بدستش مے افتد مے کشد ◆

چوں سرگذشتِ ایں چو دمسافریں حیلے بام مے شود - با او گرم گرفتم - تا محرم رازش شوم - اسم و رسمش را گفت - اسمش چنداں دراز که در یک سطر نمے گنجد و شمایلش مصداق اینکه ◆

گر سال دگر حکیم باشی باشی انت الباقی و کل شیءٌ هالک

ادعایش اینکه از دار الطب - ایتالیا - با دستوری طبابت بیروں آمده و باستانبول رفته از کثرتِ ازدحامِ طبیباں در آنجا نتوانست ماند - با والی توقات بنام حکیمباشیگری "توقات" آمده او عایش منظرم ساختگی آمد - از اطلاع ذاتی و اعتقادش در بارهٔ بیمار حاضر استفسار نمودم - دست و پاچه شد - آخر از جفنگ بافی و دست و پا زدن عاجز شده - اقرار کرد - که در ایتالیا خدمت حکیمے کردم - و سر رشته ام عبارت است از چند لفظِ بے معنی که از او شنیده ام - امّا چوں بیمارم ترک - کرد و مسلمانند از دادن جواز نامه برائے دیار آخرت دغدغه و تشویش ندارم ◆

گفتم حکیم چه بدی که دریں مدت ریشت بگیر نیامد - ترکان ایں قدر هم زود باور و بار بر نیستند ◆

گفت عجب! دیده ساده هستی - ترکان چیزهائے را باور میکنند - که طبابت کس پیشه او معجزات و بار هائے مے برند - که آدم کشتن نسبت بآں حسنات است و الٰهی من هم دو فی بالیشاں مے دهم - که تاثیر ضرر داشته باشد ◆

گفتم حکیم: باید دوا داشته باشی - دوا هائے تو کجاست و چیست؟

گفت صاحب - چند شیشه شربت دارم اصلش واحد - رنگش مختلف و از برکت نان و آب در ساختن حب نیز تنگی نمے کشم - ایں است دواخانهٔ من پرسش حالم و جوابم یک نفره ماشاء الله و انشاء الله است -

پرسیدم - "مگر از نان و آب هم حب مے شود ساخت" ◆

گفت - بر نیه در شد - آنچه برائے عوام است با آرد مے آلایم - و آنچه برائے خواص

است۔ مانند پاشایان و آقایان با ورق نقره میا فلائیم۔ و ہمگان بے ترشروئی و چین ابرو مے بلعند ۔

بغرابت این مرد و کار و بارش بسیار خندیدم - و برائے داد دل از خنده دادن مہانش کردم - اگر ترس طول مکتوب نبود - از تکرار گفتگو ہائے آں مضایقہ نداشتم - تا شما ہم لذتے برید - من قدرے دوا از صندوقچہ خود باو تعارف کردم - گفت این قدر دوا مداوائے ہمہ اہل آسیا را کافی است ۔

اما بیچاره میرزا را در دست او نگذاشتم روزے چند در "توقات" ماندیم و از مسہل زیبق رنگ و روئے میرزا بجائے و خود بحال آمد - چنانچہ ظاہره جائے ترس و بیمے در بیماریش نماند و حالت رفتن پیدا گردید - گفتم - میرزا - من ہم دیگر مرخص مے شوم - و تورا بخدا می سپارم - بیچاره میرزا - زحمات من نیک دانست - چہ کند - گذشتہ از اظہار تنہا ہائے زبانی - دست و پا مے کرد تا بہ عطائے ہدیہ دستی کہ نیز قابل باشد دست خالی روانہ ام نکند - تا این کہ در وقت وداع حجره را خلوت کرده و بدین نمط با من سخن گفت ۔

صاحب - تو دوست کہنہ من بودی - باعث حیات [illegible] شدی - [illegible] کہ درباره من کردی - من چگونہ کہ بجا کرده باشم - از مال دنیا چیزے ندارم - مدتے است کہ یک پول از مواجب دولتیم نرسیده و قلیل وجہے کہ دارم - اگر بمنزلم رساند خیلے است و تنگی من شما انگلیسیان را مے شناسم - کہ چشمتان بپول نیست - و در این مواد حرف پول نزد شما بیہوده است اما چیزے دارم کہ شاید در نزد شما وقعی داشتہ باشد - از وقتے کہ با شما انگلیسان معاشرت کردم دیدم شما ہا بسیار کنج کاو و خورده پژوہید - ہر گاه با شما ہمسفری کردم - میدیدم کہ کلی و جزئی حالات و کیفیات ممالک و اقوام را یادداشت کرده در مراجعت برائے اطلاع ہمشہریہائے خود منتشر مے ساختید - ہیچ باور مے کنید - کہ من بایرانی گری تقلید شما را کرده باشم - و در این مدت کہ در استانبول بودم - سرگذشت خود را از اول تا آخر عمر بطرز شما نوشتہ باشم - اگر چہ سرگذشت من سرگذشت مردے [illegible] است - ولے شامل چند [illegible] است کہ اگر در فرنگستان منتشر شود - البتہ تاثیرے بزرگ بخشد - میخواہم او را بشما [illegible] یقین بدانید این از شدت اعتمادے است - کہ بشما دارم - و گرنہ بغیر از شما بکسے نمے دادم قبول مے کنید یا نہ"؟

جناباً اجمالاً تصور فرمائید۔ که ازیں مژده چه قدر باید خورسند شده باشم۔ چه مالک خزانۂ شدم که باعتقاد شما مفید تر ازاں بحال انسان چیزے نیست۔ و سالہائے سال من در اشتیاق تحصیل آں بودم۔ نہ بے سعادت از شما چه پنہاں و قتیکه اظہار امتنان مے نمودم۔ از شادی چشمانم جانے رانمے دید۔ و ہر چه من در گرفتن نازکردم۔ چه "در ایں حال مناسب آں مے دیدم: از بدادن نیاز نمود" چه در انحال مقتضی ایں میدید"

برائے الزام تمام بگرفتنم۔ گفت۔ من با یاران مے روم۔ از التفات شاه خاطر جمع نیستم ساگر مرا معزول سازند۔ و در میان نوشته جات من ایں کتاب رابه بیند۔ شاید بجهته راستی و درستی که در مضامین و مطالب اوست خاصه درآنچه متعلق بانگلستان است۔ موجب خانه خرابی من شود ✦

آخر الامر تاب اسرار ہائے آنرا نیاورده با تالیف حاجی بابا به تمنائے خود واصل شدم۔ آں تالیف موضوع ایں کتاب است۔ و چوں اول به تشویق و دستورعمل سرکار بانجام ایں کار برخاستم۔ اگر چه دیباچۂ آں را بنام نامیت مطرز لسازم بنام که سازم؟ چه شود که از روئے شکسته بالی سرے بمطالعه آں فرود آرید۔ چه خیلے کوشیده ام تا بطرز و مشرب اروپائیاں مطابق باشد و بمذاق ایشاں موافق افتد ✦

حشو و زوائد آں را از تکرار و مبالغات اہل آسیا حذف نمودم۔ اما بجهته جزئی مباینت تاریخی که در اوقات قضایائے آں میشود۔ تاریخ ہائیش چنداں بصواب مقروں نباشد ازیں رو از مسلک نگارشات شرقیانش عاری نخواہید یافت۔ اما من درباره آنچه ایں کتاب محتوی است میتوانم گفت که چوں در ایران بسیار بودم۔ اگر مطالبش را با واقع مطابق مے بینم۔ اگر چه مانند تالیفات فرنگان کلیه مطالبش با صواب و حقیقت طابق النعل بالنعل تصور نه شود۔ و لے برائے وقوف و اطلاع از احوال و عادات آسائیاں چنانچه باید و شاید کافی است۔ بعض از وقایع آں بنظر کسانیکه محل وقوع واقعه را ندیده اند۔ درست نمانیست۔ چنانچه از وضع واقعه معلوم مے شود۔ چناں واقعه نباید واقع شود ✦

و لے ہمیں نکته اکتفا مے نمایم: دل اگر خانه لباز دلبر زلف تو سازد در میان ریش بلندان آسیا۔ و ریش تراشاں روپه تا اندازهٔ که بہمه با اشتراک تو انند لیست خط فاصلے است و باید باشد۔ یں است که ہر یک سرگذشت آں دیگرے را تکذیب مے کند چیزے که در نزد ایں

یک عیب و خطا است - و در نزد آں دیگر ہنر و صواب است - آنچہ در ترسایاں مقبول در نزد مسلمانان مردود است - مخالف اعتقادے ایشاں حقیقت خندہ خیز و فرح انگیز است، ایں نکتہ یقینے است کہ ترسائے گوید نہ ہے شرف کہ من اُمت محمدؐ و در جرگۂ آں اُمت نیستم - مسلماں بجز خود ہمہ را نجس و ناپاک میداند و بایں عقیدہ استواری ست تا اینکہ دستے از غیب بروں آید و کارے بکند - یعنی پردۂ ظلمت صوری و معنوی را از چشم ہمہ بر دارد ٭

از ترس بزرگی حجم و طول سخن در باب دید و شنید ہائے خود باشارت اکتفا نمودم - ہر چہ درایں جلد مندرج است نگاشتۂ قلم حاجی بابا است و ہمیں سبب او را از مسلک خویش بیروں نبردم - آنچہ حاجی بابا در سفر خود بانگلستان در بابِ اخلاق و عاداتِ انگلیزاں نوشتہ بسیار نکات و دقائق سودمند را محتوی است - اگر دستورے باشد آں را نیز بصورتے کہ بصحت مقرون باشد بدیں بیفزائیم ٭

مخدوما - معظما - من اکنوں ختم سخن کنم - دریغ کہ در بازگشت ایران شما را در استانبول ندیدم - تا در سایۂ افادات و نصایح سرکار ایں کتاب را مفید تر و ارزندہ تر سازم معلوم شد کہ باز در بیابان ہائے خشک و خالی در پے حقیقت مومیائی و کشف حروف قدیم مصریاں میدوید - خداوندا انشاء اللہ شما را کامیاب و مرا چنداں کامران سازد کہ از عہدۂ التفات ہائے شما برآئیم ٭

المصحح

سید محمد شمس الحق ترمذی منشی فاضل

لاہور

گفتار اوّل

در ولادت و تربیت حاجی بابا

پدرم۔ کربلائی حسن یکے از دلاکان مشہور شہر اصفہان بود۔ در ہفدہ سالگی دختر شخص شماعی از ہمسایگان دکان خود را عقد کرد۔ اما زناشوئیش مبارک نشد۔ زنش نازا در آمد۔ و نیز ادا از صرافت وے افتاد۔ در سایہ چیرہ دستی و شہرت خود چنداں مشتری خاص از بازرگاناں پیدا کرد۔ کہ بعد از سی سال کاسبی توانست دستگاہ خود را وسعتے دہد۔ یعنی زنے دیگر گیرد۔ دختر صرافے توانگر را خواستاری کرد و بمطلوب خود واصل شد۔ چہ مدتہا سر او را بہ بخواہش تراشیدہ بود او نیز رد تکلیفش را نتوانست۔ پس بداں خیال کہ اوّلاً چند صباحے از درد سر زن اوّل فارغ شود۔ و در نزد پدر زن تازہ ” با اینکہ در بریدن کنار درہم و دینار و رواج نقد نا سرہ بجائے سرہ مضایقہ نمیکرد۔ و در سنن شرع و آداب دینداری دعوائے پایداری داشت“ تقدس بفروشد۔ عازم کربلا شد۔ زن نوش در آں سفر ہمراہ بود۔ و من در آں راہ از تنگنائے نیستی بفراخنائے ہستی قدم زدم۔ پیش ازیں سفر۔ پدرم حسن دلاک تنہا بود۔ اما بعد ازیں سفر بلقب ”کربلائی“ ہم ملقب شد۔ از برائے خوش آمد۔ مادرم۔ کہ مرا سخت بدیار میآورد۔ مرا نیز حاجی نامید۔ و ایں نام۔ با اینکہ مخصوص حجاج بیت اللہ است۔ در تمام عمر با من مے بود۔ و باعث عزت و احترامی چند بر من گشت کہ ہیچ سزاوار آں نبودم ⁂

پدرم پیش از سفر کار دکان خود را بہ یکے از بزرگ ترین شاگردان خود حوالہ نمود۔ اما بعد از مراجعت با گرمی بازار بیشتر از اوّل پس گرفت۔ و در سایہ نام کربلا و اظہار تقدس بہ ریا علاوہ بر مشتریان بازرگاناں پائے ملایاں و دعوے داران دین را نیز بدکان خویش بکشود۔ چوں علت غائی در تربیت من مہارت در کار تیغ و نشتر بود۔ سواد من بالیستے منحصر بہ درست خواندن حمد و سورہ نماز باشد۔ ولے از مدد بخت بہ تربیت آخوندی از مشتریان پدرم نامزد شدم کہ در پہلوئے دوکان در مسجدے مکتب داری مے کرد۔ و پدرم برائے تاکید در دین داری

خویش بقول خود سرش را قربةً الی الله مے تراشید۔ ایں اخوند مرا در دوکان بدید۔ و بیاد اش نیکی پدرم زحمتِ درس و مشق مرا رائیگاں بگردن گرفت۔ از مساعی او در سر دو سال سوادِ کمے پیدا کردم چنانچہ قرآن را رواں مے توانستم خواند و خطے خوانا مے نوشتم۔ چنانچہ صاف مے توانستند خواند۔ ایامِ تعطیل را نیز بیہودہ نمے گذرانیدم۔ در دوکان پدر مبادی و مقدماتِ ہنر خود را بضربِ چوب مے آموختم۔ سود در صورت اژدحام مشتری سر چاروا داران و شتربانان بہ تیغ من حوالت مے شد۔ راستی سر تراشی من نوعے از سر خراشی بود۔ مع ذالک بالیشاں بکم تمام نمے شد ⁂

چوں بشانزده سالگی رسیدم۔ بدشواری تشخیص مے توانستند داد۔ کہ در تیغ رانی چیرہ ترم یا در سخن دانی۔ در عالمِ تیغ رانی۔ گذشتہ از نرم تراشی سر و موزدن نهادن خط و یکساں زدن موی چپ و پاک برداشتن زیرابرو و خوب پاک کردن گوش و سائر آرایش بیرونِ حمام و درمیان حمام نیز از مشت و مال و کیسہ کشی و صابون و کیف زدن و قولنج شکنی کہ در طرفِ مشرق متداول است کسے مثل من اُستاد نبود۔ وقتے کہ دست پائے مشتری را ششتر بند مے کردم۔ و اثر و نہ مے انداختم۔ پشت و پہلویش را بباد شپاشاپ مشت و مال مے گرفتم۔ آوازه بند بندش شنیدنی و دست و پنجہ من دیدنی بود ⁂

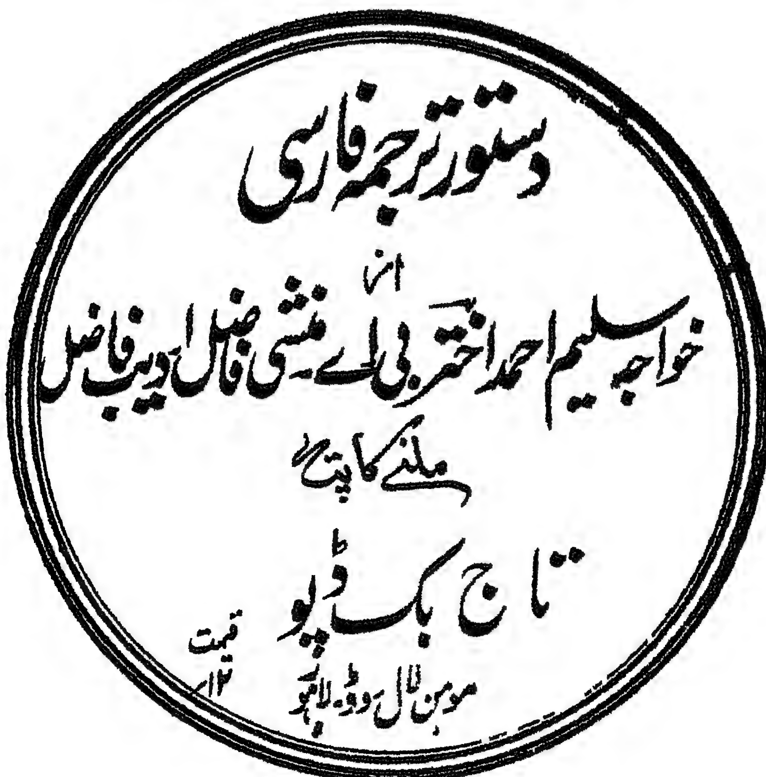
از برکتِ نفس اخوند صحبت خود را مناسبِ کلام از اشعارِ شعرائے نامی خاصۃً از سخنان شیخ سعدی و خواجہ حافظ نمکین و رنگین مینمودم۔ گاه گاه زمزمۂ بیتی نیز میکردم کہ لباسِ ہنرہایم پیرایۂ دیگر مے بست۔ ازیں روئے مشتریاں را حریف و ظریف نادره دان و رندان را رفیق حجره و گرمابہ و گلستان بودم ⁂

چون دکان پدرم در پہلوئے کاروان سرائے شاه سود آنجا بیشتر از ہمہ محل اژدحام بود موعدگاه ملاقات خاص و عام و سردم غریب و بومی شد۔ و گاہے بود۔ کہ مشتریاں بنا بخوش مزگی و حاضر جوابی من از مزدِ معمول ہم چیزے بیشتر مے دادند ⁂

درمیان مشتریاں بازرگانے بود۔ "عثمان آغنئے" بغدادی کہ مصاحبت مرا خوش میداشت۔ چہ بجہت معاشرت با ترکان اندکے ترکی ہم بلغور میکردم۔ ایں بود کہ سر تراشی مرا بسر تراشی پدرم با آں ہمہ شہرت ترجیح میداد۔ ایں مرد از دیارہا دیده دگر دیده بود چنداں با آب و تاب توصیفہا و تعریفہا نمود۔ کہ در من لشدت ہر چہ تمام تر آرزوئے سفر پیدا شد۔ تبہم در آں روزہا در اسفرے در پیش آمد۔ و بزرگے میانہ دو دستک نویسندهٔ لازم

داشت - چوں من صاحب ہنر تیغ و قلم بودم بہ ہمراہیم تکلیف نمود - و چنداں وعدہ ہائے چرب و شیریں داد - کہ تن در دادم - چوں با پدر ایں راز در میان نہادم - بحکم فائدہ خود دریں معنی راضی نمے شد - کہ با امید سودے موہوم با خطرے بجزدم ترک شغل کردن کار عقل نیست اما عاقبت بواسطۂ ازدیاد مواجب و بملاحظۂ حسن عواقب با دعائے بے اندازہ و یک دستہ تیغ تانہ یادگارم داد و دل بجدائیم نہاد ۔

آنا مادرم دریں سودا سود نمی دید و از دوری من نیک مے اندیشید و انگہے خدمت ستی در حق مثل من شیفتۂ اقبال خیرے نمے گرفت - اما چوں عزمم را جزم دید و خیر آئندہ ام را محتمل دید راضی شد - و برائے اثبات مہر مادری - کیسۂ نان خشک با درجے مومیائی داد - کہ ایں دارو انواع شکستگی و کوفتگی اندام و سائر علل و اسقام داخلی و خارجی را نافع و آزمودہ است - و ہم نیک سفارش نمود کہ در وقت بیروں رفتن از در خانہ رو بواپس بیروں رو تا بخیر روی و واپس آئی ۔



گفتار دوم

در اولین سفر حاجی بابا و افتادن او به اسیری در دست ترکمانان

عثمان آغا بسودائے اینکه پوست بخارائی از مشهد بخرد۔ و به استانبول ببرد۔ عازم خراسان شد۔ او را آدمی فرض کنید۔ چهار گوشه کوتاه بالا۔ سر بزرگ۔ گردنش بمیان شانه فرو رفته۔ انبوه ریش سیاه و آبله رو۔ با بینی بزرگ دائم الترشح۔ اینکه صورت او۔ اما معنی او مسلمانی بود پاک۔ مراقب طاعات۔ مواظب عبادات۔ رفتارش مرتب و منظم۔ در قعر زمستان هم صبح گاهان در وضو جوراب را می کند و پا را می شست۔ اگرچه در مدت اقامت ایران بروز نمیداد۔ اما در باطن دشمن شیعیان بود۔ در عالم چیزے را از مداخل دوست تر نمی داشت۔ هر شب تا نقود خود را در گوشهٔ امن نمی نهفت نمی خفت۔ و با آنکه خود شراب پنهان مے خورد۔ آشکارا شراب خوارگاں را لعن مے گفت۔ با ایں همه دلق و حلقش بجا۔ دیگش همیشه در جوش و قلیانش مدام در خروش بود۔

در اول بهار کاروان رفتنی بود۔ ما هم به بسیج سفر پرداختیم۔ عثمان آغا برائے خود قاطرے خرید۔ تنومند و پرزور برائے من یابوئے که علاوه بر من قلیان و منقل آبداری و خرت و پرت من هم در ترک بندش بود۔ غلامے داشت که فراش و هم آشپز و هم پادو بجهته بار کردن و فرود آوردن بنه را استرے برائے او کرایه کرد۔ که علاوه بر او مفرش را از لحاف و دوشک و بالش و تابهٔ آشپزخانه بر آن حمل نمودیم۔ با استر دیگر نیز جفتے یخدان بار کردیم۔ که هست و نیست خواجه همه در آن بود۔ دستهٔ ما بدین تمام شد۔

شب پیش از روز سفر عثمان آغائے پیش بین از روئے پیش بینی کلاہ لتہ در زیر
عمامہ داشت بگذاشت - و در میان پنبہ بالش پنجاہ عدد اشرفی برائے روز تنگ گذاشت
و این راز را غیر از من و او کسے نمی دانست - بقیہ سرمایہ خود را نیز در کیسہائے چرمین سفید
در میان رختہا بہ صندوق نہفت ؛

چوں کارواں حاضر شد - عبارت بود از دویست نفر شتر و پانصد اسپ و استر ہمہ
از امتعۂ عراق گرانبار - مردم کاروان از بازرگاناں و نوکراں و چاروداران و یتیم
چارواداران کما بیش صد و پنجاہ نفر مے شد - بقدر پنجاہ نفر ہم زوار امام رضا بما افزود -
و در حقیقت کاروان ما از رنگ و روی اہل زیارت رنگ و بوی تبرک و طہارت پیدا کرد
چنانچہ ہمہ این سفر را نعمتے بزرگ مے شمردند - در اینگونہ حالات یراق بستن از
واجبات است ؛

عثمان آغا کہ از آواز تفنگ زہرہ اش آب می شد - و از برق تیغ خواب بہ چشمش
حرام - آں ہم یراق کرد - تفنگے بلند چپ و راست بشانہ بغلطاقی ساغری در زیر
بغل کیسۂ کمری با دبہ ہا و کیفہائے چرمین و شاخ دمنہ و وزنہ و گلولہ دان در میان
دو پیشتو با شمشیرے [illegible] در کمر - غرق سلاح شد - من ہم ہماں سان و علاوہ
بر آں نیزۂ بلندے ہم داشتم - تا در میان بندہ و خواجہ فرقے باشد - غلام سیاہ نیز
با شمشیرے نیم شکستہ و تفنگے بے چخماق سپاہی لشکر شد ؛

بارے در روزے فیروز و ساعتے سعد آں روز چاوشان زوار از ہر گوشہ و کنار
با کوس و نقارہ آوازۂ الرحیل الرحیل در انداختند - و بامدادے پگاہ از دروازہ طاقچی
بیرون شدیم - در ہماں منزل اول ہمراہاں مسیح ہمہ با ہم آمیختیم - اگرچہ ہمہ با سلاح و لے
از اہل صلح و صلاح مے نمودیم - من بواسطۂ نو سفرے از مشاہدہ آں حال تازہ بے اندازہ
خورسند [illegible] بمہمیز [illegible] اسپ از جا برانگیختم - و عثمان آغا ازیں حرکت
ناخوشنود [illegible] خوشنودی بر من بتاخت - کہ حاجی اگر تو بخواہی دریں راہ با این
اسپ [illegible] ہیچکس [illegible] بمنزل نخواہد [illegible] - با رفیقاں الفت را چناں گرم
گرفتہ [illegible] منزل [illegible] تراشیدہ - و اگر بگویم بخواجہ خود خدمتے بزرگ
کردہ [illegible] از [illegible] سواری رنجیدہ و کوفتہ چوں بمنزل رسید بحکم مہارت

دردِ پائی شتالی چنان کاملش کردم که گفتی مرده بود زنده شد ـ بے چشم زخم به طهران رسیدیم برائے استراحت خود ـ و چهار پایان و بعد و همراهان افزودن وه روزه در آنجا بیارمیدیم منازل خطرناک پر دور بود ـ قبیلهٔ از ترکمان یاغی سر راهٔ مشهد را بریده بودند ـ و در همان روزها بر سر کاروانے ریخته ـ مال شان را به یغما برده ـ مردم را به اسیری گرفته بودند ازین خبر وحشت اثر بیم و هراسے در میان کاروانیان افتاده ـ همه سراسیمه گردیدند علی الخصوص عثمان آغا که نخست از بیم جان آب در دهانش بخشکید و کم ماند که از سر سودائے پوست درگذرد ـ اما به مفاد (ع چوں راه حرم باشد سهل است بیابانها) و آنکه از استانبول خبر آمده بود که پوست بره بسیار گران است ـ این بود که طرف امیدش بر بیم غالب آمده ❊

در طهران و نواحی آن از چند روز یاز چاوش هوائے همراهی ما به جمع آوری زوار مشغول بود ـ جمعے کثیر بما افزود ـ و مے گفت که باید شکر نمائید که با دستهٔ من نوزعلی لور شدید دیگه جائے ترس نماند این چاوش گناهش به گردن او که مے گوید ـ روزے در راهٔ مشهد سر ترکمانے مرده را بریده بود ـ و ازین روی به پر دلی و کم ترسی معروف شد ـ هیئتش مهیب و کسوتش غریب ـ بلند بالا فراخ شانه ـ رویش از آفتاب سیاه و سوخته رخسارها بر آمده ـ چشمها فرو رفته بجائے ریش مانند بزه در چانه اش دو سه موئے نیز بیش نبود ـ برائے اینکه همه کس بداند که [illegible] هیچ نمے ترسد ـ زره در بر ـ خود بر سر گوش پوش آهنیں تا بدوش شمشیر [illegible] ـ باجفتی پشتو در کمر ـ سپرے از پوست کرگدان بر کتف نیزهٔ پر چم دار در دست ـ همان با قضا و بلا مبارزت می نمود ـ و رجز مے خواند ❊

پیل کو تا [illegible] ... [illegible] بیند
شیر کو تا کفت ... [illegible] بیند
ز قضا ها ئے قدر ... [illegible] نبود
[illegible] بیند

اسلحه اش با هم بد نمود [illegible] تیزے
دل بیرون [illegible] سینه بند و [illegible] بسته ـ

ذوالجناح تعرضش حملہ بے بود ۔

چاؤش باایں پایہ آنقدر خودستائی و شاہ اندازی کرد و ترکمانان را استخفاف واستحقار نمود - کہ عثمان آقا و را حرز سیفی و جوشن کبیر شمرد - و با توکل تمام دل بہ ہمراہیش سپرد و میگفت رچہ باک از موج بحر آں راکہ باشد نوح کشتیبان الماجیش دو ہفتہ از نوروز فیروز رفتہ نسیم عنبر شمیم بہار از فروردین مژدہ رنگین آورد - بقیۃ السیف بہمن و شتا گرسنہ و ناشتا روی بہ ہزیمت نہاد - توران زمین چمن بہ ترکتازی جنود - قوائے نامیہ بہ تصرف قزلباشی گل درآمد غارت گراں صحن چمن و یلغائیاں دارالملک گلشن سر بہ پوستین کشیدند - ترکان تنگ چشم شگوفہ فوج فوج و صحرانشیناں ریاحین دستہ دستہ فرمان بری سلطان بہار را اختیار کردند - ترکمانان کلاغ پیسہ مانند باد رسیدہ بہ فرار دشت قبچاق حاضریراق گشتند - بہ ذوالعجز دسے ذوالعجز علی الصدر کردہ بدآنجا تاخت کہ عرب نیزہ را انداخت - چاؤشان چکاوک و ہزار در راستہ بازار باغ و گلزار - بہ آواز بلند صدائے خوش باش درانداختند ۔

ہمگانیم ز ایران صفا　　ہر کہ ز اہل صفاست خوش باشد

ما نیز بعد از ادائے نماز آدینہ در مسجد جامع در شاہ عبدالعظیم جمع شدیم و فردائے آں روز بالنعرہ و فریاد چاؤشان کہ

زائر مشہد رضا ہستیم　　ہر کہ ز اہل رضاست خوش باشد

بیروں رفتیم ۔

اولاً بہ نمک زار از آب وگیاہ بے آثار پیش آمد - کہ نہ دیدہ را ازاں نورے و نہ دل را ازاں سرورے - آں بیابان بے آب وگیاہ را با منازل کوتاہ کوتاہ پیمودیم چوں نزدیک آبادی میرسیدیم بالقافلہ بوسے خوردیم - چاؤشان پیشاپیش میتاختند و با گلبانگہائے جان گزا و نقارہ ہائے کہ از قربوسہائے زین ایشاں آویختہ بودند مے نواختند ۔

درمیان کاروان ذکر ہمہ روزہ ذکر ترکمانان بود - و شب ہمہ شب فکر ایشان ہرچند در پہلوی آنہا ہمہ تجربت بودیم و در ترس از ایشان ہمہ یکدل - اما با دل گرمی کثرت باران و با پشت بندی یمنت زوار ان - بہ لاف مردی و مردانگی مے زدیم ۔

که کو ترکماں تابلی بنگرد ــ جواں مردی و پردلی بنگرد
گر او مرد ما جملہ مرد افگنیم ــ ور او شیر ما جملہ شیرا وژنیم
بکامش چناں آب سازیم تلخ ــ کہ یکسو دود تا بخارا و بلخ

ہمہ باتفاق می گفتیم کہ تو را بخدا بگذار کہ بیایند۔ اگر ہزاراں ہزار باشند بیاری امام سنا یکے از ایشاں سر زندہ بگور نخواہد برد ٭

عثمان آغائے ماہیانی چنانچہ میدانی۔ خود را باختہ بود۔ واز ہماں گہ لرزہ بر استخوانش افتادہ۔ اما او نیز مانند دیگراں از لاف وگزاف بازنمے استاد۔ و در ظاہر چناں اظہار مردانگی سے نمود کہ ہر کس مے شنید میگفت در تمام عمر قصاب ترکماناں بودہ است۔ چوں چاوش خودستائی ہائے او بدید۔ بداعیۂ اینکہ چرا باید غیراو خودستائے باشد۔ بروت خود را تا بناگوش تیتا بید کہ حرف ترکمان زدن بادم شیر بازی کردن است ٭

دنیا زموده دلیری خود بخویش مبال ــ ندیده دشمن خود را کمر بکینه مبند

در مقابل ترکماناں اہرمنے مثل من می باید۔ قولہٗ تعالیٰ "الخبیثات للخبیثین"
شغال بیشۂ مازندراں را ــ نگیرد جز سگ مازندرانی

اما باید دانست کہ عروۃ الوثقیٰ امیدواری وحبل المتین سلامت عثمان آغا سنی گری او بود و مے پنداشت کہ از استشفاع بنام خلیفہ ابوبکر و عمر از چنگ ترکماناں خواہد رست۔ ایں بود کہ برائے تشبّہ بقوم دستارے سبز بطریق امیران و شرفائے اہل بیت بر سر پیچیدہ و سر و وضع خود را مانند اہل تسنن آراست۔ اما خوانندہ میداند کہ نسبت او بہ پیغمبرش از نسبت قاطر سواری خود بشرافت بیش نبود ٭

روزے چند بدیں منوال قطع مسافت نمودیم۔ تا روزے چاوش شیردل باکمال وقار و معقولی پیش آمد کہ اے یاراں الیغار گاہ ترکماناں اغلب ایں منزل است۔ باید چشمہارا کشود و دست و پا را جمع کرد۔ و پراگندہ نہ رفت۔ اگر خدائے نکردہ قضائے روئے نماید باید دست از جاں شستہ پائداری کرد۔ مبادا خوف و ہراس را در دل خود راہ دہید۔ کہ کار تمام است۔ ازیں سخن بادِ بروت عثمان آغائے شیر افگن فرونشست۔ اول کارش اینکہ اسلحہ وآلات کارزار را بہ خود نکشود و بہ تنگ پشت قاطر بست پس ازاں بہ بہانہ قولنج آغاز نالہ و آہ گذاشت۔ چوں مردم از نیاں شجاعت منائی و مقاومت

و با دشمن ہرگز نشستند خود را لباسے فراخ در پیچید - و با چہرہ عبوسے - استغفر اللہ گویاں سبحہ شماراں بہ نزول قضا و بلا تسلیم شد - و تُنگے پشت گرمی او بچاؤش پہلواں بود کہ از جملہ اسباب بیباکی از خطر حرز و تعویذ سے چند بہ بازو بستہ گفت کہ اینہا طلسم تیغ بندی و تیر بندی است و با اصرار تمام میگفت - ہر کہ ازیں قبیل طلسمات با خود داشتہ باشد - روئین تن است تیغ و تیر بدو کارگر نمے شود - بلکہ بہ زنندہ و اندازندہ بر میگردد - مگر اینکہ بر دم تیغ و تیر ہم طلسمے ازیں گونہ بستہ باشند -

چاؤش روئین تن با دو سہ تن دیگر از دلاوراں قدرے پیشاپیش کارواں بزنگ دار رواں - گاہ گاہ برائے اظہار شجاعت و جلادت اسپ مے تاختند - و نیزہ ہا بر ہوا مے انداختند -

عاقبت از آنچہ ہمہ مے ترسیدیم بر سر ما آمد - اولاً صدائے تفنگی چند بلند شد - بعد ازاں گرد و غبار روی ہوا را تیرہ و تار کرد - ہلہلہ و ولولہ غریبی برخاست کہ نزدیک بود پردہ گوشہا را بردرد - از ہول و ہراس ہمہ بر جائے خشک ماندیم - رنگہا پرید - زہرہ ہا درید - گویا حیوانات ہم مثل انسان آں وا ہمہ را دریافتند - کاروانیاں بیک بار مانند کنجشکاں باز دیدہ اوّل باطراف یک دیگر حلقہ زدند - اما چوں سر و کلہ ایلغاریاں نمایاں شد - اوضاع دیگرساں گشت - بے آنکہ تفنگے خالی شود - و تیغے از غلاف برآید سلاحداراں مانند چوگان کبک بدیں سوئے و آں سوئے پراگندہ شدند - پارہ گریختند و پارہ از پا در افتادند - جمعے بے صدا گریہ میکردند - جمعے با فغاں فریاد برمے آوردند کہ یا امام غریب ہا بہ فریاد غریباں برس! دستگیری کن! دستگیر شدیم - چاؤش کہ میگفت شغال مانند راں راسگ مازندران میگیرد در اوّل کار چناں ناپدید گشت کہ ہیچ کس را از او خبر نشد - چاروا داراں تنہا را بگریختند - و بارہا را ریختہ با ستوراں بگریختند - بیک تیر باراں ترکان کار ما تمام شد - پس بر کاروانیاں تاختند - مردم را لبستہ بار ہا کشودہ بتاراج پرداختند - در چند دقیقہ مالک اموال و نفوس بسیار گردیدند -

عثمان آغا در آں بہ وددد زمیان تنگہ ہائے باربردی خزیدہ بود - منتظر کہ چہ بہ سرش آید - ناگاہ ترکمانی غول ہیئت و عفریت صورت بخیال اینکہ آں ہم لنگ الیستہ - و نبالش گرفت - و بر روئے بلند نیاد - وچوں زمیان عبا سر برآورد - لگدے سخت بہ پہلویش

نواختت۔ کہ بے دولت قزلباش قالق قول اول کیل۔

بیچارہ عثمان از ہول جاں ترساں ولرزاں شروع کرد۔ بہ لعنت بر شیعاں و رحمت بر سنیاں فرستادن بلکہ بر ایں شیوہ دل ترکماناں را نرم سازد اما ترکمان ملعون نہ بنام علیؓ رحمتے و نہ بنام عمرؓ فاتحہ خواند۔ آں ہمہ لعنت و رحمت بہدر رفت) از روئے احترام بجز دستار سبز۔ و برائے ستر عورت جز پیراہن و زیر جامہ ہر چہ داشت از دے بستاندند۔ عبائے امیرانہ اش را ہم دراں حال ترکمان دیو شال باشلوارش در برابر روئے در بر کرد۔ آمدند بر سر من۔ لباسم بجند نکش نمے ارزید۔ زحمتم ندادند۔ در سایہ ایں بے اعتنائی دستہ تیغ ولا کیم نیز بجا ماند و بجا شد۔ اما من بیدولت قزلباش رافضی قالق قول الخ بودم۔

ترکماناں بعد از ترکتازی غنائم اسرا را تقسیم کردند۔ مارا چشم بستہ بر ترک اسپاں نشاندند و ہمہ روز براندند۔ شبانگہ در میان درۂ خلوت برائے استراحت فرود آمدند۔ روز دیگر وقتیکہ اذن چشم کشودن دادند۔ خود را در جائے دیدم۔ کہ بغیر از چشم ہائے تنگ ترکماناں کسے آنجا ہا را ندیدہ است۔

بعد از طے چندیں پست و بلندی بے آبادانی در انجام بر شتے پہنادر رسیدیم کہ آں سرش بدار آخرت مے پیوست۔ و تا چشم کار میکرد۔ سیاہ چادر بود و خیمہ و گلہ و رمہ آں وقت دانستم کہ:۔

ہمیں وادی است آں بیابان و در
کہ گم شد در او لشکرِ سلم و تور

عہ برخیز دیند (فرمانبردار) باش دیبانہ بامن (ا)

گفتار سوم

افتادن حاجی بابا بدست ترکمانان و بکار آمدن اسباب دلالکی او

تقسیم اسرا از یک جهت بخیر ما واقع شد۔ که من و عثمان آغا باہم بحصۂ ترکمانی دیو پیکری افتادیم که ذکر خیرش رفت۔ اسم این مرد "ارسلان سلطان" و سردار اولین قبیله بود۔ که در فرود آمدن از کوه بداں رسیدیم۔ چادر ہائے آں قبیله در سایه درهٔ عمیق بر کنار آب رواں و از کوه ہائے اطراف آبہا بداں انحدار ریزاں۔ و سراپا چراگاه ہا از گاؤ و گوسفند و سائر مواشی مالا مال بود۔ ما در آنجا ماندیم۔ و سائر ہمدرداں و ہمراہاں را دور دست تر از ما در میان قبائل پراگنده ساختند۔

چوں چشم خیمگیاں قبیله از دور بما افتاد۔ با آواز ہائے بلند شادی و خرمی بخیر باد قدم اسیر آوراں۔ و تماشائے اسیراں۔ از خیمه ہا بیروں تاختند۔ و سگاں پرپشم و پلید از دیدن ما بیگانگاں بپارس و ہجوم پرداختند۔ چنانچه کم مانده بود۔ که ما را پاره پاره سازند۔ زن سرکرده که اورا "کدبانو" میگفتند۔ چوں دستار سبز عثمان آغا را که تا آنگاه معقول مایه حرمت و اعتبارش بود۔ بدید۔ بر رنگ او فریفته به اشتیاق تمام از سرش برداشت۔ ولی کلاه لته را که گنجینه پنجاه اشرفی بود۔ بر جائے گذاشت۔ از شوم بخت زن دیگرش بعنوان اینکه تکلتوی جهاز سترش اسبش را ضرورے سازد۔ و در زیر قلتاق ته نرمی لازم داشت۔ بطمع کلاه افتاد۔ عثمان آغا برائے ابقائے بقیه دولت خویش۔ بر سر چپاں خیلے کوشش کرد۔ ولے سودے نبخشید۔ کلاہے که من میدانستم داد که در میان آں چیست۔ زنک بربود و در گوشه پنہاں کرد۔ میان خنده پے بہا اندوخت۔ و در عوض کلاه کہنه قلپاقی بر سر او نہاد۔ ایں کلاه بچه مرده یک کسے بود که پیش از ما اسیر وار اندوه بیمار و ہلاک شده بود۔

عثمان آغا با لاله صاحب مرده - بحکم کلفتی و بے دست و پائی صاحب منصب
مرده یعنی منصب شتر چرانی نامزد شد - و مرا تعلیق عزل کردند - که از چپاول تا سه روز هرگدام
و بعهد در مشک جنبانی زنان گروه در آوردن مباهی گردیدیم -

ارسلان سلطان به اعلان ظفر ولیمه و سفره راشیلانی با اهل اردوے خود که بیشتر
رفیق سفر او بودند کشید - دیگے بزرگ پلو پخته شد - و گوسفندے درست بریان کرد
مردان در خیمه و زنان در خیمه دیگر - اوّل طعام را مردان خوردند بعد ازاں زنان -
و باقی را به چوپانان - و فضله خائیده و چاویده چوپانان را به بازماندگان انعام دادند -
من باندیشه تمام از دور بوسے همی کشیدم - چه از اول اسارت تا آنگاه غذائے حسابی
نخورده بودم - ناگاه زنے اشاره کرد و در پشت خیمه بنشاند - و دوری پلوی با پارچه دنبه
در پیشم نهاد که این انعام که بانو است - میگوید - دلم بسیار بحال تو مے سوزد غم مخور خدا
بزرگ است - و بے آنکه جواب شکرگزاری از من بشنود باز پس رفت -

آں روز را مردان با بیان شجاعت و چگونگی سفر - و کشیدن توتون - و زنان
بنواختن دف و ترانه‌هائے گوناگون بسر بردند - من و بیچاره عثمان در گوشه اسارت بزانوے
فکرت - من از نشانه لطف که بانو امیدوار و سوداهائے خام مے پختم - و او از همه چیز نومید
آه سرد از جگر پر درد مے کشید - من برائے دلداری او اما بیهوده مے کوشیدیم - که اے
مرد توکل و تفویض از شعار اسلام و ایمان است - اندوه مدار - خدا کریم است - اما او با ناله
و آه از بخت بد خود در شکایت بود که تو را بخدا دست بردار - راست است خدا کریم است
اما برائے تو که نه دنیارے داری - و نه صاحب خیمه برائے من که خانه ام چناں خراب
شد - که دیگر آبادی پذیر نیست - همانا همه اندوه او از فوت منفعت پوست بخارا بود - که تا
دینار آخر حساب میکرد - و آه بے حساب میکشید -

بارے زمان وصال دراز نکشید - فردائے روز دیگر ما با پنجاه شتر بچراگاه فرستادند -
با تهدیدے شدید و اکید - که اگر از بیش یکے نقصان در آید - گوش و بینیت خواهیم کند - و قیمت
او را بسره بهایت خواهیم افزود - آخرین نشانه دوستی من با او بود براهم چپاول ده از بر جهازه
شترے بنشاندم - و سرش را با کمال نرمی و استادی تراشیدم - این هنر نمائی برائے تدبیر
آینده ام خیلے بکار خورد - فی الفور هر که را سرے بود بر داشت و تراشیدن داد - این

آوازه بزودی بگوش ارسلان سلطان رسید، مرا بخواست - و سرش که از زخم تیغ و تبر
سراسر دریده و تپه بود - عرضه نمود - گفته که در تمام بجز مقراض لشیم چینی یا تیغ جلادی یعنی
اشره هائے روستایان ندیده بود - در دست دلاکے چالاک مانند من خود را در بهشت
انگاشت - و دستے بسر مالید - و با آں همه گودال ها و مغاکها بداں ساخت و پرداخت
ببالید - و گفت حاجی راستی تو دو درونه راه اندر زیر پوست رفته - بخدا که هرگز دست
از سر تو بر ندارم - تو را دلاک باشی خود کردم - هر سر بهائے که باشد آزادت نسازم اقیاس
کن که ازیں سخن چه بر من گذشت - اما بروئے خود نیاوردم - در دل بدیں خیال
... اگر در اولین فرصت ازیں خدمت استعفا نکنم، نامردم - و در ظاهر از روئے
سپاس گذاری خم گردیده دستش بوسیدم - بارسالئیس شبان و روزی او شدم
و هر چه در وسع بیشتر جان سے کردم - و رهائی خود ازآں خدمت دوزخی با همه یاسی
که سے داشتم - امیدوار تر و استوار تر بودم - ازیں روی درد اسارت بمن
از دیگراں کمتر کارگر شد - و چنداں درد و رنج و اندوه را و سے یافتم ۔

حل دبیر عجم

از

مولوی رشید احمد صاحب ایم۔ اے

قیمت ۔ عہ

تاج بک ڈپو موہن لال روڈ لاہور

گفتار چہارم

به خیال افتادن حاجی بابا و ربودن کلاه عثمان آغا و به تصرف آوردن پنجاه اشرفی

برائے پیش بردن خیال گریز اولین تلخ نظرم اینکه کلاه پنجاه اشرفی را بچنگ آرم اما دریغ که او را زن کلاه بردار در گوشهٔ چادر خود انداخته بود ــ بے رنگ و بوئے شبه ــ آن را از آنجا ربودن دشوار بلکه محال [illegible] بود. تا اینکه در سایهٔ شهرت دلاکی در نزد مردان آبروئے پیدا کردم. اما با زنان [illegible] کارے نداشتم ـ اگرچه بعد از دوری پلوچ جائے امیدواری بود که با او با من گرمه تگیرد. [illegible] نه به خیمهٔ او راهے داشتم ـ و نه به خیمهٔ سائر زنان پیوند دوستی [illegible] بود [illegible] جانب او نیاز دار جانب من به نیاز ــ آنهم از [illegible] نتیجهٔ کار [illegible] بود ـ از الطاف یزدانی اینکه ترکمانان را از رسوم شهریان آنقدر [illegible] هست ـ [illegible] که دلاکان علاوت نوعے جراحند را گذشته [illegible] خون گرفتن [illegible] کشیدن شکسته بندی هم از دست شان بر می آید [illegible] بود که با او [illegible] خون [illegible] ـ و کس نزد من فرستاده که خون میتوان گرفت [illegible] بودن [illegible] جاویست و نیز خوبی شمردم ـ چه شب و روز [illegible] ـ اگرچه تو بیاید بمبارت من کس نیست یکے از ریش سفیدان [illegible] منجمی هستند و حکم کرد که در فلان وقت عسکر [illegible] در تحت الارض [illegible] قمر آن مریخ و زهره واقع ـ خون گرفتن را نیک شاید [illegible] بازو آستین برزده بر روی خرسنگ شیب [illegible] ولے من که به آهو نگاهان خالدار سرو قدان تاریک [illegible] چشم به دیدارشان روشن

ودل بوصل شان مشتاق بود ۔ مألوف بودم ۔ از یک طرف دیدار فیل جثه تنگ چشم سکر
کلفت شکم هنگفت سشش پستان سطبر ساق دلم بهم خورد ۔ و از طرف دیگر چنان هول
ارسلان سلطان در دلم جائے گیر بود ۔ کہ جائے گنجائش چیزے دیگر نداشت ۔ همیشه
جواب بریده شدن گوش و بینی خود را میدیدم ۔ ولی با کمال خویشتن داری خود ملتفت
بانو شدم ۔ و سائر زنان مرا بجائے استاد کامل و آدمی خارق العادة نهادند ۔ و همه تعظیم
خود نمودند ۔ من هم ابراخورد حال شان هر یک را تجربه عملی و ملاحظاتے نمودم ۔ بارے
از یک موئے در تهیه و ترتیب لشکر و دستار [illegible] ۔ و از دیگر سوئے با چهار چشم
جویائے دفینه ۔ چه دیدم کلاه صاحب پنجاه اشرفی در گوشه چادر بخاک سیاه افتاده
برکت تاثیر خاک پاک تدبیر بخاطر اندیشه‌ناک رسید که پنداشتم بحصول مراد
بسیار موافق است ۔ بار دیگر بفکر کتاب نبض بانو را بگرفتم ۔ و سر جنبان گفتم خشکی
بانو [illegible] نشاید ۔ باید او را در ظرفے نگاه
دارم [illegible] در وقت فراغت نیک در نظر آرم ۔ و اساس کار خود بر آن نهم ۔ این تکلیف
درمیان زنان موجب قیل و قال بے پایان شد ۔ ولی بانو آن را بمهارت من حمل نمود
و مشکلے [illegible] ترکمانان اوانی کمیاب است و گرانبها و عادت
شان اینکه ظرف [illegible] شده [illegible] بکار نمے برند ۔ همه ظرفها را یگان یگان نام بردند
[illegible] در من در ترد و تزلزل ۔ که در تکلیف خود اصرار کنم
[illegible] جاست ۔ او را بیاورید ۔ بیاوردند
[illegible] جائے آن را با چاقو سوراخ کردم که پاره است
ظرفے دیگر مے باید ۔ [illegible] گفتم ۔ گر ظرف از مس و چوب نیست کلاه قلپاق دار
چیزے بیاورید ۔

[illegible] شد ۔ کلاه پیر اسیر کجاست ۔
[illegible] بیاورد که آن از من است ۔
[illegible] این خانه نیستم ۔ مگر هر چه هست
[illegible] خواهم ۔
[illegible]

[illegible] تکلیف بجویز فرمائش ۱۲ ۔

یکبار ہنگامہ نزاع گرم گردید۔ وچادر ارسلان سلطان حمام زنانہ شد۔ من ترسان
ولرزان۔ کہ مبادا ارسلان سلطان بیاید۔ واستخوان متنازع فیہ را برباید۔ خدا پدرش
را بیامرزد۔ منجم نیز بمیان افتاد۔ او بہ حرمت ریش ومن بعزت لنگ دعوا را کوتاہ کردیم
کہ اگر خدائے نخواستہ قضائے روئے دہد بدگمانش البتہ بگردن کسے است کہ کلاہ لتہ
را دریغ داشتہ است۔ خلاصہ اصلاح ذات البین شد۔ ومہیائے خون گرفتن شدم۔
ہمیں کہ بانو نشتر چاقو را در دست من۔ ولگن کلاہ را در زیر دست خود دید۔ بیزر سید
وخواست کہ از خون گرفتن درگذرد۔ اما من نبض او را بدقت گرفتم۔ وگفتم کہ ایں تحول
معقول نیست۔ بہ علم الٰہی گذشتہ۔ کہ خون تو امروز ریختہ شود۔ اگر ریختہ نشود۔ لازم می آید
کہ علم خدا جہل شود۔ پس باید خون تو امروز ریختہ شود۔ ایں حکمت موافق طبیعت ہمہ افتاد
بانو نیز تن بہ قضا درداد۔ پس خون او را بمیان کلاہ ریختم۔ وآں را دور از چادرہا بہ پائے
درختے بردم۔ کہ زنہار کسے بریں دست نزند۔ کہ تدبیر من باطل مے شود۔ وایں ہمہ زحمت
بہدر میرود۔ شباہنگام چوں ہمہ بخواب رفتند۔ من باسر لبیر کلاہ رفتم۔ وتپش دل ولرزۂ
دست نشگافتم۔ ہمیں کہ بالذت کامل پنجاہ عدد اشرفی خون آلود را برداشتم۔ خود را مالک
گنج بادآورد پنداشتم۔ اوّل اشرفی ہا در آں نزدیکی بجائے نہفتم۔ پس از آں کلاہ ودیدۂ
خون آلود را در زیر خاک کردہ گفتم۔ بدو کہ عجب دفینۂ داشتی۔ کہ مرا نیک از خاک برداشتی
روز دیگر بہ بانو پیغام فرستادم۔ کہ از کلاہ آنچہ باید دستگیر من نشود شد۔ عاقبت مرض بانو
بخیر است۔ ولے چوں دیشب چند گرگ در حوالی کلاہ دیدم۔ ترسیدم کہ دہان بخون آلایند۔
وضررے رسد۔ کلاہ را بخاک نہفتم۔ بانو بسیار اظہار امتنان نمودہ۔ علاوہ بر وعدہ نوازش
والتفات۔ بادست خود برہ پخت۔ وبریان ساخت۔ وبا پلو وکشمش وسرشیر وماست
بمن ہدیہ فرستاد۔

ہمیں کہ اشرفی ہا بدستم افتاد۔ بیاد آوارگی دروہ ہائے عثمان آقا افتادم۔ کہ با شتران
سودا می پخت۔ مرو [illegible] بست بادہ بادشاہی بودہ۔ [illegible] ضررے با خود دم۔ کہ نقودش
را والپس دہم۔ اما [illegible] شدہ دست [illegible] شکستہ جوید۔ منزل
از آں او [illegible] گم شدہ [illegible] ست
[illegible]

بیشتر است. گذشته از اینها اگر این نقد را به صاحبش بدهم. با حالت حالیه خود چه خواهد کرد ممکن که از بی دستی پائی با از دست بدهد. و حال اینکه اگر در دست من باشد مثل آن است که در دست او باشد. شاید من با آن سبب خلاصی او و خودم شوم. پس هم خیر من است و هم خیر او. که در دست من باشد. خلاصه عاقبت بر این قرار دادم. که اگر خدا می خواست این نقد در دست او باشد. چنین نمی کرد. که بدست من افتد وَاللّٰهُ یَقْدِرُ مَا یَشَاءُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ) بعد از این که رفع همه مشکلات کردم. اشرفی ها را بر خود از شیر مادر حلال تر شمردم. اما بر سبیل رد مظالم نیمه بریان پیش کشی را کمر بستم. که بعثمان آغا فرستم. چه لیباند ولم میخواست. که لااقل دوست خویش را از دولت و نعمت خود بهره مند سازم که بزرگان گفته اند سه

چو با حبیب نشینی و باده پیمائی   بیاد آر حریفان باده پیما را

بچه چوپانے جستم که نزد آدمی رفت. سر شیر را باو خوراندم. تا نیمه بریان را به عثمان آغا برساند. بچه چوپان قسم بخوردن خورد. و من فریب وے خوردم. ولے دیدم که چوپان زاده همین که بدان سوے دره گذشت. در برابر چشم من سر نیمه بریه را بجنبود. و بخوردن آغاز نمود. و شک نبود که تا از نظر غائب شود همه استخوانش را هم خواهد خائید. و خبرش را هم به عثمان آغا نخواهد برد. چون از رود گذشته بود. در تعاقب او رفتن فائده ندیدم. سنگے چند انداختم بقوزکش هم نخورد. و دشنامے چند دادم بگوشش هم نرسید. آتش دل به این نفرین نشاندم. که بچه ام بروالهی جوان مرگ شوی و نه بار بخوری.

آقا بیدار بخت ایم اے

[illegible]

تاج بک ڈپو موہن لال روڈ لاہور

گفتار پنجم

دزد شدن حاجی بابا و ایلغار وی بر زاد و بوم خویش برای رستگاری خود

زیاده از یک سال در دست ترکمانان اسیر افتاده. و در آن مدت راز دار و مستشار خواجه خود واقع شده بودم. در امور ذاتی و کارهای غیر با من کنگاش نمودی. و مرا امین و کاروان شمردی. با امید خلاصی گریبان خویش بارها از روی نیاز کردم. که مرا با خود به ایلامان برد. عاقبت به حکم حصول اطمینان کلی به من. بدان راضی شد. چون دستوری آن نداشتم که قدمی از چادرها دورتر گذارم یا به چراگاه ها روم. راه آن بیابان را که در میان ما و ترکمانان واقع است. و چند چون کوه ها که سر به ثریا کشیده به من مجهول بودی. و معلوم بود که اگر تنها بگریزم. مانند بسیاری از دیگران از سر نو گرفتار. و عذابم یک بر هزار شود. این بود که از این گونه گریز تا بجا گریختم. بارے مقصد اصلی از همراهی خواجه ام آن بود که اگر به نقد خلاصی ممکن نشود. بدان وسیله راه و چاره آن صحرا را یاد گیرم. تا اگر وقتی خداوند فرصتی دهد در خلاصیم مانعی نباشد.

ترکمانان بیشتر اوقات ایلغار را در فصل بهار می کنند. چه در آن ایام در کوه ها علف از برای حیوان و در صحراها آذوقه برای انسان فراوان و در [illegible] اوقات تردد کاروان بسیار است.

چون اسیران کنده برپای بهار. از غل و پالهنگ افراسیاب بهمن و اسفندیار اسفندار رهائی یافتند. شهرنشینان رنج را که [illegible] ییلاق [illegible] در کوه [illegible] قشلاق داشتند. ایام خلاصی رسید. [illegible] گشته بجانب دار السلطنت گشت [illegible] زمستان را که [illegible] دیهایان [illegible] شکستند. واز

کلالات جیان ایشان چو رشت تطاول افراختند- سنبل و گل را بزخم ہائے کاری چاک چاک زدو لگلبن قبایان چمن را از لباس بادرنگ عریان و ہلاک ساختند- و از نہیب شحنہ بیان زرد رو آوند پدید آمدند- یلان صاحب شوکت گلستان و دلاوران صنوبر بالائے گلگون پوشید در ہر سو گلشن افراخته اسلحه و برگ تمام به معسکر فضای بهار درآمدند- گلبن عمود غنچه بدست گرفت- نرگس بیدان شاخسار تیر و کمان بر داشتند- نیزه داران درختان شاخهائے مشکین کلالا افراشتند- و درین هنگامه بهمن و غارت گر شهر دے گشتند-

ارسلان سلطان نیز بهادران و کارآمدان قبیله را از ده و حصه بخواست- و تکلیف ایلغاری تا بنات ایران برایشان نمود- تا به سپاهان روند- و در دل شب که هر کس که بخواب است- بمیان کاروان سرائے شاه که مسکن بازرگانان توانگر- و سرمایه داران متمول است- بخزند و غارت کنند- در دانستن راه و چاه دشت قبچاق خود لگاتان ترکمانان بلکه یگانه آفاق بود- و رهبری نفس او محول سا اما کسے که کوچه و بازار اصفهان را نیک بداند- و در شب راهنمائی تواند غیر از من نبود- ازین روئے برائے برگزیدن من بدین کار با ایشان مشورت نمود- پاره به مخالفت برخاستند- که زاده و بزرگ شده جائے را برهمیونی غارت آنجا برگزیدن کار عقل نیست- چه در میان چشم و ابرو دلخواه خود را بدرستی تواند از پیش برد- لیکن از گفتگوئے بسیار کار بر این قرار گرفت که من را هبر شوم و دو تن بر من موکل سازند تا اگر در حرکاتم شائبه خلافے مشاهده کنند- کارم را بسازند-

پس ازین قرارداد همه یک دل و یک جهت بسوقان گرفتن اسپان و تدارک راه پرداختند- یک اسپے که دو باره در میان گوسپیشی رلوده بود- بسواری من خاص نمودند کلاه قلپاقی در غایت بزرگی بر سر- و کلیچه از پوست در بر- تیر و کمان در شانه نیزه که سنان وے بران و بر جا نهاده می شد بدست مانند ترکمانان یراق کردم در خورجین ترکی توبره جو خوری میخ طویله و رسنے برائے بستن و نگاه داری اسپ را نهادم- و عرق گیری بزرگ برفته اگ بستم- و برائے احتیاط مشتے نواله با شش دانه تخم مرغ آب پز در همیانی نهفته بر دوش انداختم- و ذخیره سائر اوقات را حواله به قسمت و اعتبار بقناعت نمودم- در ایام اسیری و محرومی از نعمت و نانه با هر چه بدست

اندو می گرسنگی کردمے۔ و بر دوشے برص بود۔ اگرچه خار و خاشاک با غم سختے
بنالۀ وی خواری در رخت خواب خفتن را فراموش کرده بودم۔ رخت خواب نداشتن
زحمتے نداشت۔ همراهان نیز چنان سختی دیده و رنج آزموده بودند که درین باب
کسے بگرد ایشان نمے رسید۔

اشرفی هائے عثمان آغا را به کمربند خویش سخت بر دوختم۔ و بدان بیچاره که
از خواری و اندوه شماری بجز پوست و استخوان چیزے از آن بر جائے نمانده
بود وعده‌ها دادم۔ که در وقت فرصت در تخلیص وے بقدر توان کوتاهی نه کنم۔ و در
نزد وی یاران و خاندانش به تحصیل سربهائے او بکوشم۔ سیه بے نوائے فلک زده آهے
سرد از جگر بر کشید که "هیهات هیهات" من کیم بشمار کسے آیم تا هم اکنون چیزے
شمارد۔ با پسرم خیلے خوش وقت از آن دوختهایم خواهد بود و زنم به بهانه هر گم با شوهرے
دیگر دست در کمر۔ پدر و مادرم از همه رو در ریخته۔ دست و پایم زهمه جا گسیخته۔ یک التماس
از تو دارم و بس۔ و آن این که به پرسی و دادرسی کنی که در استانبول داد و ستد پوست
بخارا چگونه بوده است؟ و خبر صحیحے به من آری۔

دلم بحال وے بسیار سوخت۔ و باز در دلم بگذشت که نقودش را واپس دهم۔
با ملاحظات حکیمه و قیاس شرعی بنا را بر آن نهادم که نقد در دست من باشد۔ بلکه
بدان وسیله بگریزم۔ و گریزه خود را وسیله خلاصی او کنم۔ ترتیب قضیه را چنین دادم
که خلاصی عثمان آغا بے نقد ممکن نیست۔ و اگر نقدش را واپس دهم خلاصی او غیر ممکن
است۔ پس نقدش را واپس نباید داد تا خلاصی او ممکن باشد۔ طریقه خروج این نقد
را من میدانم "چه داند آنکه اشتر مے چراند" لیکن این قضیه بدیهی الانتاج۔ اشرفی
هائے زر در التصرف شرعی نمودم و با دعائے فراوان صاحبش را بخدا سپردم۔

منجم "سکز یلدوز" را به پشت سر۔ و رجال الغیب را به مقابل ساخته و ساعت
سعدے از برائے تاختن و تاز تعیین کرده شبا هنگام بر اسپان بر آمدیم۔ و با سرائے
ارسلان سلطان دسته ایلغاریان عبارت بود از بیست تن بیشتر ایشان دلاوران
و بهادران کار آزموده۔ و همه را اسپان تکه که تناسب اندام و سرعت رفتار مشهور است
سوار چون در روشنی مهتاب آنگونه اسپان منحنی را از جائے بر مے انگیختند۔ آنان

تا رستم دستان و سام نریمان حامیان پنداشتم - آمدیم بر سر بندهٔ مستمند - من خود میدانستم که چند مرده حلاجم اگر یار خاطر نبودم - یار شاطر هم نبودم - اما گاه گاه بحکم اقتضا اظهار جراتی می نمودم و از شجاعت دمے میزدم - تا همراهان پندارند که پشک از موی دلے در باطن دلم می تپید - که در هنگام کار چل خود را چگونه از آب بر آرم -

راهبر ما از جنگلهائے انبوه دامنهٔ کوه قبچاق بے آنکه قدمے خطا گذارد ما را رهنمائی همے کرد - و من تعجب همے کردم - دیدار آن ورطه هائے هول انگیز و پست و بلندی هائے سهم آمیز بچشم مانند من آدمی ناآشنی در نهایت وحشت و دهشت می نمود - بحکم غرور پائے ستوران خود - در وقت و بے وقت جوئے و جر و دره و پته ها را بیباک و بے پروا همے گذاشتیم - تا اینکه بمکزار بے آب و آبادانی عراق رسیدیم - آن وقت معلوم شد که اطلاع رسانان سلطان تا بچه حد و از همه جا با خبر بوده است - خرد و کلان همه کوه و تپه و دره و وادی را باسم و رسم و جب بوجب بلد بوده در پئے زدن و استدلال از آثار پائے معجزه نمود - از آثار می دانست که راه رو از چه قبیل است و از کجا به کجا می رود - پیاده است - یا سوار - از مشاهدهٔ این اطلاع و وقوف من متحیر و لاحول کنان می ماندم -

از پهلوئے آبادی ها با کمال احتراز و دنبال شبها می راندیم - و روزها در جائے خلوت می ماندیم - از آخرین آبادی یعنی از خیمه نشینان صحرا - توشه و آذوقه می گرفتیم تا داخل کویرے سر و بن عراق شدیم - اسپان را بقدر طاقت و توان راندیم - بعد از طے صد و بیست فرسنگ راه - بحوالی اصفهان رسیدیم - هنگام دیدی در رسید - همراهان شالودهٔ نیت خود ریختند - و نشیب آن گوشت بدان من ریخت -

نیت شان اینکه بدانست من از جیبا بانے خوت لشهر در آیند - و نیمهٔ شب وقتیکه مردم آرمیده باشند - به کاروان سرائے شاه [illegible] در آن وقت از بازرگانان پر - و از مسافرین و نقود مالا مال بود - در خزند - و آنچه از نقود بدست آرند - با چند تن بازرگان که منظور [illegible] گشت و کشته باشند بر گیرند - و پیش از آنکه آوازه [illegible] در [illegible] ترتیب با چپاول خطرناک [illegible] بیش [illegible] خاستم -

؎ یار عجم [illegible] جراتی می نمودم [illegible]

اما ارسلان سلطان با چہرے افروختہ وچشمے دریدہ گفت کہ "حاجی اینجا نگاہ کن - این کار بچہ بازی نیست ! شغل ہمیشگی ماست - چرا ہمیشہ می شد حالا نمی شود ؟ بحق خدا و پیغمبر ! اگر آنچہ میگویم چنز آں کنی بہ مغز استخوان پدرت آنچہ باید بکنم می کنم - آنگاہ امر فرمود تا در پہلوئے او بدلالت مشغول باشم و بجانب دیگرم شخصے موکل ساخت تا اگر در من آثار بدجنبیدن مشاہدہ کند دود از نہادم بہ آرد - ہر دو در باب این سوگند یاد کردند - وجائے باور بود - پس من در پیش افتادم - از کوچہ و پس کوچہا کہ بلد بودم - بہ بجوبہ آبادی در آمدیم - وراہ را نیک نشان کردیم - در رسیدن بہ محل اژدحام وقت دیر بود - وصدا و ندائے نہ - در یکے از ویرانہا کہ در عین آبادی ہم بسیار است چند سر از اسپان را با سداری یکے بگذاشتیم - و از طریق احتیاط در پنج فرسخی شہر ورہ خلوتے را میعادگاہ قرار دادیم - تا در صورت اقتضا در آنجا فراہم آئیم - بعد از این قرار بے صدا دور از چہار سوئے بازار کہ محل شگردان و داروغہ است از گوشہ و کنار بدر کاروان سرا رسیدیم -

بہ حکم ہمسائیگی دکان پدرم آنجا را جب بوجب میدانستم - در کاروان سرا بستہ بود - با سنگ بہ کوبیدم و دربان را فریاد کردم - کہ "علی محمدؐ بیا - در را واکن - قافلہ آمدہ -

علی محمدؐ - با چشم نیم خواب بہ پشت در آمدہ - چہ طور قافلہ کجا -

گفتم :- قافلہ بغداد -

گفت :- بروپئے کارت - تو ہم این نصف شب بریشخند ما آمدہ قافلہ بغداد دیروز آمدہ -

دیدم بدگیر کردم - سخن را برگردانیدم - کہ خیرا قافلہ آمدہ کہ بہ بغداد برود - حاجی بابا پسر حسن دلاک ہم کہ با عثمان آغا رفتہ بہمراہ است - بہ پدرش مژدہ آوردہ ام -

چوں دربان این شنید گفت - آہ ! حاجی بابا ہسے خود مان گل گلابی خوش آمدی -

پس در را ازمن دررا باطروق وطروق بکشود - و در کاروان سرائے آہستہ آہستہ

... در ... عملی ... چراغ ... دست باکلنے ... پیدا ... الوجود ... از رفتند۔ و ... خریده به چستی و چالاکی مشغول کار خود شدند۔ ... نیایش ... جایگاه اموال را بهتر از ما جانش میدانستند۔ ... بوده دقیقه ... چیزه بیا ... بدست آوردند۔ و چون عمده مقصود شان دستگیر کردن آدم توانگر بود۔ تا از سرهائے ایشان بهره ور شوند۔ سر تن بگزیدند۔ و بزودی دستهائے ... البته بر ترک اسپان سوار دوی بیرانه نهادند۔

من چون ... یک ... بودم۔ و حجرۂ توانگر ترین بازرگانان را مید انستم در حجرۂ که قدیم مقر عثمان آغا بود۔ خزیدم۔ و در حجرے که اغلب بازرگانان زر خود را در آں می نهند کیسهٔ سنگینی یافتم۔ و بے تشخیص چند و چون آں را سخت در بغل نهفتم ... که ما بتاراج مشغول بودیم۔ غلغله بهیا هواز شهر برخاست کاروان سرایان از پاسبان و چاروداران و غیره بربام دویدند۔ از همسائگی مردم فوج فوج بنا کردند به آمدن ... که داروغه با شاگردان در رسیدند۔ و بجائے گرفتن و لستن بانگ بگیر به بند! بکش! ... و چند تفنگے تیر بتاریکی خالی شد و بجائے بر نخورد۔ بے قضا و بلا جان از میان بدر بردیم۔ در اثنائے گیر و دار خیلے خواستم که آں راه رفته شوم را ... بگذارم۔ ... نجهم۔ اما ترسیدم که مبادا! از خراجات شاگردان مارکش غول بیابان شوم۔ هر دوم سر ... نامبار کم را به بینند و تا اثبات کنم که من آں نیستم۔ ... از ... آوردند۔ چه بارها بچشم خود دیده بودم۔ که عوام کالانعام کورکورانه بیچاره فلک زده را بباد سیلے و مشت میگرفتند۔ و لبعد از خورد و خمیر ساختن او از یک دیگر می پرسیدند که کیست و گناهش چه۔ و کان پدرم به نظرم آمد۔ یاد ایامیکه در آنجا بخوش گذرانیده بودم در برابر چشم جلوه گر شد۔

زیر همه قبه و آں بارگاه
روی بمال مسند و آں تکیه گاه

چه با گروه و چها دیده و شنیده بودم۔ متفکر فرو مانده بودم۔ ناگاه دست بختی بیازو ... چسپید۔ ... ... از سلطان سلطان با مهابت فی گفت حاجی۔ بجو دا آگر امشب مردانگی نکنی۔ ... پیش چشمت مرده خواهی دید۔ من هم برائے اثبات مردانگی

مردے ایرانی را در حلو دیدہ بر ریشش چسپیدم کہ فلاں فلاں شدہ با من بیا۔ وگرنہ ہرچہ پدرت را پارہ می کنم۔ بیچارہ ایرانی از ایں سخن بعادت معہود الشان شروع بالتماس و زاری نمود کہ ترا بخدا و پیغمبر اگر می شناسی تو را بہ روح خلفا۔ اگر سنی ہستی! و بہ روح حسنؑ و حسینؑ اگر شیعہ و بجان پدر و مادرت اگر حلال زادہ! دست از من بردار۔ و مرا بہ حال خود گذار۔ صدا ایش بر گوشم آشنا آمد۔ چہ دیدم۔ پدرم حسن دلاک است۔ گویا بہ ہوائے ہیاہو بہ یک تا پیراہن۔ فانوس در دست بحفظ شش لنگ و دہ قبضۂ تیغ دلاکی و شاخ حجامت خود آمدہ بود۔ فی الفور ریشش را رہا نمودم۔ و بجائے آنکہ بنا بحرمت پدری بدست و پایش افتم و پوزش بہ طلبم۔ از ترس جان و بے آشنائی از کشمکش دست بر نداشتم۔ و چوبے چند بیالائے استرے زدم گویا بعد وی زدم۔ آں گاہ پدرم آہے کشید کہ وائے وائے! از دیدار پسر محروم می میرم۔ ایں سخن بر من بسیار کارگر افتاد۔ او را رہا نمودہ روئے بہ یاران خود نمودم۔ کہ ایں مرد را شناختم دلاک است کہ بہ دو غارتی ارزد۔ پس بے توقف۔ از لیغما در گذشتہ و بر اسپاں سوار از خرابہ چہار نعل رو بدرۂ معہود و میعادگاہ تاختیم۔

گفتار ششم

در بیان اسرا و غنایم که بدست ترکمانان افتاد

پس از رسیدن بدرۂ میعادگاه از اسپاں فرود آمدیم۔ برائے استراحت خود و رفع خستگی اسپاں و تلافی بیخوابی شب قدرے در آنجا درنگ کردیم۔ یکے از همراهان در میان تاخت و تاز بگوسفندے برخورده و از ربودنش درنگذشت۔ به محض ورود سرش را بریده و گوشتش بر سیخهائے چوبین با خار و خاشاک و سرگین کباب کردند۔ با اشتهائے تمام نیم پز آں را خوردیم۔ و بررسیِ غنایم دویدیم۔

مقصود ما بیشتر دانستن باندازۂ قیمت اسیراں بود۔ یکے از آناں مردے بود پنجاه ساله باریک قد۔ تیز نگاه۔ سرخ رخسار۔ انبوه ریش۔ زیرجامه قصب در پا و کلیجه کشمیری در بر۔ شبیه به اہل ده خانه۔

دیگرے میانه سال۔ کوتاه بالا۔ خنده رو۔ عمامه بر سر۔ قبائے بغلی بزار تکمه در بر با عبائے سیاه۔

دیگرے تنومند۔ توانا۔ زمخت رو۔ بدهیئت۔ که بلحاظ قوت او را از دیگراں محکم تر بسته بودند۔

به تحقیق چگونگی حالت و پیشه و حرفت ایشاں پرداختند۔ مرد باریک قد چوں از همه متشخص تر می نمود۔ [illegible] داشت۔ نخست پیش کشیدند و چوں ترکی نمی دانست۔ [illegible] دیدیم۔

[illegible]: آنچه [illegible]؟

پیر: [illegible] هیچ کاره۔

[illegible] چیست۔

[illegible] هیچ چه [illegible]۔

[illegible] بچه کار میخورد؟

ارسلان سلطان :- شاعر یعنی ہیچ آدمی ہرزہ چانہ - یاوہ سرا -
نرہ گدا - خانہ بدوش - دروغ فروش - چاپلوس - کہ ہمہ راسے فریبد - وہمہ کس
مرگش را از خدا می طلبید - نمی دانم ایں بلا را از سر ما کہ دُور خواہد کرد -
ارسلان سلطان :- خوب اگر شاعری وبیچارہ - ایں زیر جامہ قصب وکلیچہ ترمہ
را از کجا آوردۂ -

اسیر :- اینہا از یک دست خلعتے است کہ حاکم شیراز بصلہ قصیدہ کہ برایش ساختہ
بودم داد - اول اورا از بقیہ خلعت شاہزادہ برہنہ نمودند - وکلیچہ پوستی منحوس براد
پوشانیدہ دلش دادند - انگاہ مرد کوتاہ قدر ا پیش کشیدند -
ارسلان سلطان :- مردکہ - تو کیستی وکارت چیست ؟
اسیر :- بندۂ کمترین "مُلّا" می باشم -
ارسلان سلطان :- برو گم شو - پدر سوختہ خر ملا باشی ہر کہ می خواہی باش - پدرت را
می سوزانم - سرت را می برم - اگر تاجرم و مالدار خوب مُلّا باشی ہم باش - ملایاں ہمہ توانگرند -
مال مردم را ہمہ آناں می خورند -
بعد معلوم شد کہ آقا - مُلّاے (گلاوان) اصفہان بودہ است کہ خدائے (گلاوان)
محض گرفتن تخفیف براے دو (ماریین) اورا بہ شفاعت نزد بیگلر بیگی اصفہان فرستادہ
بود -

ارسلان سلطان :- خوب مُلّا : مدخل تو در (گلاوان) چند است ؟
مُلّا :- بندہ مداخل ندارم - مخارج خیلے دارم ؟
ارسلان سلطان :- کسے کہ مدخل ندارد و خیلے خرج دارد بہ درخانہ اش
چیست -

مُلّا :- پنج سال گذشتہ حاصل - ماریین - زمین خورد - عامل آنجا مرا فرستاد - تا
از ہمہ داد خواہی کنم -

ارسلان سلطان :- ہا تو بہر ی : حاصل ماریین زمین نخوردہ است تو وعامل خوردہ
آید - حال کہ ایں قدر داد خواہ خوبی بودہ برو در دشت قپچاق نزطرف ہمہ ایں قدر داد خواہی
کن تا جانت بر آید -

یلے از ترکمانان پرسید خوب ایں ملا بچه می ارزد؟
ارسلان سلطان:- اگر بچه ہے بمنی ارزید ملا نمی بود۔
ملا یعنی چه؟ یعنی مفسد بیدین - اگر همسایہ مردم باشد۔ شاید از پیش بالا آیند وگرنه مے گویند - برود بجهنم - به نظرم می آید که ما شکار گرا ز کرده ایم - دریغ از زحمت ها - خوب نگاہش بداریم - ببینیم چه درمیا ید - پس اسیر یمیں را پیش آوردند۔
ارسلان سلطان:- خوب یارو - شما که آید و چه آید؟
اسیر:- مخلص شما فراشم۔
ترکمانان گفتند:- دروغ میگوید! مخلص فراش نیست چرا که در رخت خواب مے خوابید۔
اسیر:- رخت خواب از آقایم بود۔
ترکمانان گفتند:- مرگ خودت منی شوو! باید اقرار بکنی - که تاجرم وگرنه تورا می کشیم۔ پس آن قدر مشت و سیلی به صورتش زدند که بیچاره گفت حالا که می خواهید تاجر باشم - تاجرم۔
کمی از وجنات حالش دانستم - که راستی فراش است - خو ستم وسلطے از او کنم۔ همه برآشفتند که خفه شو - وطرفداری مکن - وگرنه تورا هم از سر نو اسیر می کنیم - من هم خفه شدم - تا از نو اسیر نشوم۔
چوں وزد ے انسانی خود را بے شئون وکم برکت دیدند - در بارۂ اسیران درمیان ایشان اختلاف عظیمے پیدا شد - بعضے گفتند که ملا را به مفتی نباید - زوست داد - اما فراش وشاعر را باید کشت - جمعے دیگر گفتند - که ملا را باید برائے سربہا نگاهداشت - و فراش را باید بنده ساخت وشاعر فضله است باید ازالہ اش نمود - بارے بقتل شاعر همه متفق بودند - وکم مانده بود شاعر بیچاره از میان برود۔
رب به یاری وی من گفتید چه ز پائے او دانستم - مردے صاحب کمال است - گفتم اے یاران [illegible] نکنید - از قتل این مرد بگذرید - توانگری درویشی شعرا [illegible] [illegible]
[illegible] شاعر [illegible]

آناں باشد کہ ہر بیت شعرش مثقالے طلا ارزد۔

یکے از ایشاں فریاد بر آورد کہ اگر ایں طور است ہمیں حالا یک بیت بگوید۔ اگر مثقالے طلا ارزید بسیار خوب۔ وگرنہ دامن حیاتش را چاک می کنم۔ از یافتن چنیں گنجے شائقگان شادمان و رائگان گفتند۔ کہ اے شاعر۔ اگر گفتی ریشت خلاص۔ وگرنہ خونت حلال است۔ بارے گفتگو دراز کشید۔ و نتیجہ قضا یا اینکہ ہر سہ را نگاہ دارند و از راہے کہ آمدہ اند بہ نگاہ خود بر گردند۔

پس ارسلان سلطان غازیان ترکتاز را جمع کرد کہ ببینم چہ آوردہ آید۔

یکے زجیب در آورد ساغر سیمین بگرد او بہ خطے نغز شعر ہائے زرین
یکے دگر سر قلیان سیم میناکاری بر او نوشتہ فلان حاجی فلان جائی
یکے دگر لگن و شمعدانی از زرناب کنار ہر دو مرصع بدر و لعل خوشاب
یکے دگر خز و سنجاب و شال کشمیری کہ گر بہائی مال تو بودہ می میری

یکے از ایشاں در تاریکی بہ گمان اینکہ نقرہ است یک کیسہ بزرگ پول سیاہ آوردہ بود! ہمہ بخندیدند۔ و بریختند۔ غنیمت شمردند۔ نقد برد۔ از قلیان و اثاثیہ و لگن مقضض و مطلا۔ و از پوستین و کلیجہ خز و سنجاب و شالہائے کشمیری اعلا۔ سر عیش و ہر نوع متاع کہ بدست شان افتادہ بود و اگذار نہ کردہ بودند۔ ہیں کہ نوبت بمن رسید۔ کیسہ در بغل نہفتہ را میدان نہادم۔ کہ بجان شما جز ایں دستمایہ من نشد۔ چوں غنیمت من از آں ہمہ گرانمایہ تر بود بیشتر از ہمہ مورد ستایش و آفرین گردیدم و بانگ زدند کہ اگر سلسلے دیگر یا ما بمانی قطب دزداں خواہی شد۔ ببینید [illegible] زر تو ماں بشنو چہ می شود!

ارسلان سلطان [illegible] زند رو بیت سفید کرد روئے ہا [illegible] عید کردی [illegible]

با من جمع اموال خواہی بود۔ یکے [illegible] [illegible]

با بیست [illegible] [illegible] شد۔

[illegible]

غنیمت [illegible] [illegible] اگر نفست

[illegible] چہار

با [illegible] حفظ مال [illegible] نہفتہ بودم قانع شدم

پس در میان اہل اسلام برائے تقسیم اتلافات قضیے واقع شد و تفریقے برخاست کہ حکم ماندہ بود۔ خورده در میان واقع شود۔ تا آنکہ یکے از ستیزہ یاں ملا بمحاظر رسید کہ باوجود ملا چرا اینہ بہ حکم شرع راضی نشد۔

پس ملا را حکم کردند۔ تا موافق شرع اموال غنیمت را در میان مجاہدین قسمت کرد۔ با این کہ قدرے از آں اموال مال خود ملا بود و شرعاً نیز مال بیت المال بر قاضی تعلق داشت۔ باز بجز مشتے ریش خند و استہزا چیزے بکیسہ ملا نہ رفت۔

حکمائے اسلام

حصہ

علم الکلام!

از

م۔ا۔ رازی جالندھری۔

ملنے کا پتہ تاج بک ڈپو موہن لال روڈ لاہور
قیمت ۱۰/

گفتار ہفتم

در سلوک مہر آمیز حاجی بابا و سرگذشت دلسوز ملک الشعراء

از ہماں راہکہ آمدہ بودیم برگشتیم۔ اما بسبب ہمراہی اسیران ونوبت بہ نوبت سواری ایشاں ترتیب طور دیگر شد۔

من از اول میں غریب مرد شاعر بہم رساندم۔ واز گفتار و رفتارش تاثیر کلی دردلم پیدا شد۔ وآنگہے در چناں عالمے بچنیں عالمے برخوردن مرا دلداری بلکہ نوعے افتخار بود۔ کہ می نمودم من ہم فاضلم رفتہ رفتہ بے آنکہ اظہار محبت خودرا بادبروز دہم لیشرطوا داشتن اوبساختن اشعارے کہ یک بیتش بہ مثقالے طلا ارزد پاسبان او گردیدم درزبان فارسی بے ترس وبیم در ہر باب گفتگو می کردیم۔ گفتم رفیق۔ دل قوی دار کہ من شرح عالم چنیں است وخیال فرار دارم۔ دراولین فرصت بخلاصی تو خواہم کوشید۔ او کہ بجز دشنام چیزے نمی شنید وایں سخنان مہر آمیز بشنید سخت شاد شد وبایک جہتی شرح حال خودرا باجمال بیان کرد۔ دانستہ شد کہ از اعاظم رجال است وبہ لقب ملک الشعرائے ملقب۔ از شیراز بطہران برگشتہ دور ہماں شب ورود اصفہان بدست ترکماناں افتادہ بود۔ روزے درمیان آں صحرائے نمک زار بعد از آنکہ من سرگذشت خودرا گفتم۔ او نیز از آں خودرا بدینگونہ نقل مجلس دوستداری کرد۔

مترجم گوید۔ کہ ہر چند در نسخہ اصل ایں ملک الشعراء موعنہ بہ عسکر خاں لقب دادہ۔ ولے زود فہمی معلوم میشود کہ آں مرد فتح علی خاں صباے کاشی ست کہ در سنہ (۱۸۱۲) وسنہ (۱۸۱۳) عیسوی در طہران بودہ۔ شاید مولف نخواستہ حکایت اورا صریحاً بنام وبیان نماید۔ ورنہ حال سرگذشت او قریب بحقیقت است۔

(سرگذشت ملک الشعراء میرزا فتح علی خاں)

من در شهر کرمان زائیده شدم۔ نامم فتح علی است۔ پدرم در ایام آقا محمد خاں خواجه۔ مدت ها حاکم کرمان بود۔ خیلے قصد عزل و خانه خرابی او کردند۔ اما از برکت عزت و رشوت و حیلت دست یا دنیا فتند۔ بارہا چشمانش معرض خطر افتاد۔ ولے در نیامد۔ عاقبت در ایام ایں شاه سرزنده بگور برد۔ ده هزار تومان ترکه و بے تعرض و دست اندازی بمن رسید۔ در کودکی بسیار مواظب درس و مشق بودم۔ چنانچه در شانزده سالگی بخوش نویسی مشهور گشتم۔ دیوان حافظ را سراپا از بر داشتم۔ و طبعم چناں رواں بود که بصورت نثر با نظم گفتگو مے کردم۔ حتی وقتے در زیر چوب و فلک در معرض زنہار خواہی مطلب خود را با نظم بیان کردم۔ موضوعے نه بسته و مضمونے نگفته نگذاشتم۔ لیلی و مجنوں خیلے ساختم۔ بهتر از آں مکتبی۔ در آں کتاب از تعریف و توصیف چیزہائے ندیده و وہمی مانند عشق بازی گل و بلبل و تعلق شمع و پروانه داد سخن دادم۔ بمفاد اعذبها اکذبها مبالغه یا اغراق را از حد گذراندم در ہر مجلس و محفل که حاضر شدم ہمه اشعار خود را میخواندم و ہرچه میگفتند از اشعار خود استشهاد می نمودم۔

در آں ایام پادشاه با صادق خاں شقاقی که بسرکشی و یاغیگری برخاسته بود مبارزتے نمود۔ و غالب آمد۔ فتحنامه ساختم۔ در فتحنامه رستم در میان ابرها میدان کارزار نگاه میکند۔ یاغی از دور فرو آمدن دیار ویران کردن می خواہد۔ رستم در جواب می گوید۔ بیائے من درانجا خوب است۔ اگر بزیر آیم۔ ممکن که ضربے از سر پاش شاه خورم و چوں خشنخاش شوم۔ لاجرم با ایں رابدشمنان شاه و گذاشتم۔ از ایں قبیل نکات و دقائق در آں قصیده پیدا کردم۔ در آخر گفته که بحر حال صادق خاں و لشکرش را از زمانه جائے شکایت نیست۔ چه بالاے که از دست پادشاه پامال شدند سرشاں باسماں افراشت یعنی پادشاه سرشاں را بنیزه کرد۔ ایں قصیده بگوش میمون پادشاه رسید نیکو پسندید و مرا از برگزیدگاں شعرا ساخت و دستور اعیان دہ ضرب با علاے بنیاشت۔

ترتیب داده ام با پیشرفته شد۔ بنده رفته و دستگاه در تمام هر تجلی و غیر مرتب نظم قصیده و غزل پرداختم۔ بدست بدست تمام خدمتگزاری بخاکپای حضرت

شهریاری عرضه داشتم - که در زمان پیش فردوسی طوسی بنام سلطان محمود غزنوی شهنامه پرداخت - و بدان واسطه او در صفحهٔ روزگار نام بردار ساخت - چه می شود که پادشاه مانند شهریار امروزه ایران که در هیچ عصر مانند او پادشاهے نیامده و نیاید - و سلطان محمود غزنوی بندگی او نشاید - ساخته شدن شهنشاه نامه بنام او از سلطان محمود غزنوی مشهور تر گردد - از جانب سنی الجوانب دستورے ارزانی شد و من دست بکار شهنشاه نامه سازی شدم -

هر که معنے طمطراق الفاظ و غرائب معنے خواهد - آں کتاب را به بیند - چوں ایں بیت را ساختم :-

گو گیو دل گیو سر گو نهاد   گو آئین گو کیش و هم گو نژاد

همه گفتند که فصاحت و بلاغت الفاظ تمام شد - و چوں ایں بیت را نظم کردم :-

خراشید و پوشید ببر رنگ شاه   ز سم پشت ماهی ز دم روئے ماه

همه گفتند که ریشهٔ معنی خشک شد - امین الدولهٔ صدر اصفهانی را با من شکر آبی بود - به بهانهٔ دوازده هزار تومان جریمه ام کرد - اما پادشاه بعنوان اینکه شعر شعرایم بخشید دنگرفت -

روزے در مجلس بزرگ از سلطان محمود غزنوی و فردوسی سخن مے رفت - که درازائے هر بیتے از ابیات شهنامه بادشاه او یک مثقال زر داده است - من چوں مے دانستم ایں سخن بگوش بادشاه میرسد گفتم :- در سخاوت سلطان محمود نسبت به سخاوت پادشاه ما نسبت قطره بدریاست - زیرا او آں مبلغ را بگرانمایه ترین شعرا داد - ایں بیش از آں بکمین پایه ترین شعرا بذل کرد - که من بنده حاضرم :-

(تفاوت از زمیں تا آسماں است)

حاضرین متحیر - که من کے و کجا و چگونه مورد ایں همه احسان شده! بیک دیگر نگران بزبان حال پرسیدند - و من با زبان قال جواب دادم - آرے هر چند ایں مبلغ را پادشاه دستی بمن نداد - اما در معنے رساند - چنانچه [illegible] العید و ما فی یده کان لمولاه) می توانست [illegible] امین الدوله دوازده هزار جریمه ام کرد - نگرفت؟ ایں بیت [illegible] فرموده به صله

پنج ہزار تومان از اکابر و اعیان در ایام عید گرد آمد و بعد لبستان و سالہا ست می ستانم و خواہم گرفت۔ اگر انہا را حساب کنم بروی ہم از احسان سلطان محمود بہ فردوسی بیشتر مے شود۔ پس،

اورا از ابر باشد یک قطرہ پیش چو دوش
ہر کس کہ دید گفتا یعید دُرِ قائل

آنگاہ دعائے بلیغے کردم۔ کہ خداوند سایہ بلند پایہ اش را از مفارق جہانیان تا آخر الزمان کم نگرداند۔ و دشمنانش را از قلیل و کثیر، صغیر و کبیر ذلیل و حقیر گرداند۔ و چوں یقین داشتم بگوش پادشاہ مے رسید۔ مبالغہ و افراط را از حد گذراندم۔ روزے چند بر آں نگذشت کہ با عطائے یکدست خلعت خاص از قبائے پولکی و شال کشمیری سر و کمر۔ و خرقہ سنجابی زریں ممتاز با فرمان ملک الشعرائے سرفراز شدم۔ برسم معتاد۔ سہ روز فرمان را بہ پر کلاہ زدہ در خانہ نشستم دوستاں و آشنایاں بہ مبارک باد و شیرینی خوری آمدند و میدم بر خود می بالیدم و بزرگی خود را ہر دم افزوں مے دیدم۔ بعد ازاں نیمے برائے انتقام۔ و نیمہ برائے جلب انعام۔ قصیدہ برائے امین الدولہ ساختم ذو معنیین و ذو وجہین و اکثر عربی چنانچہ از کم سوادی ہمہ را بمدح خود حمل کرد۔ و در حقیقت ہمہ ذم بلکہ دشنام او بود۔ آرے در مذاق فارسی زباناں بالائے معانی رکیکہ را چوں لباس بالفاظ عربی پوشانند۔ رکاکت آنہا ازالہ گردد۔

خلاصہ قصیدہ چناں مغلق و معقد ست۔ کہ کس درک آں نتواند کرد۔ مگر من خودم معنی دہم۔

ہنرہائے مخترعہ منظومہ اش شہرہ بود۔ زغمہ تیدہ وجہ نقل سررشتہ وافر داشتم۔ بزرگان ہمہ از اختراع تصنیف می بردند۔ چوں ساختمہ ہ اگر یک آلت دیگر داشتی تا قیامت باندہ ہستندی۔ شکلے بہ بند ساختہ بودم کہ ہیچکس حل نتوانست کرد۔ در رنگ کاغذ بد تبدیلی داشتم۔ قلمہ دوستے بطرز نو ساختہ نمودم۔ نقاشی بانی برخاستم۔ بادشاہ نگذاشت و گفت تو شعر بباف۔ قماش را فرنگان بافند۔ و سوداگراں از فرنگستان بیاورند در روز نوروز بحاوت بزرگان خود ستہ۔ پیش پادشاہ پیشکش کنم۔ قطعہ شیوا نظم کردہ برخلال دندان کاوی گفتہ بصیرت طبع ... ہمہ ... و باہم فرمان دادے در تعدد ... بادشاہ ... و منصب و گوشت بن دنداں را الشاخہا

مرجاں کہ در اطراف لؤلؤ یافت میشود - در پیش بلند عنبر آگند پادشاہ را باامواج دریا تشبیہ کردہ بودم - راستی بجودت قریحۂ من ہمہ کس آفرین خواندند و از روئے مدح ہمہ گفتند کہ با بودن تو فردوسی خر کیست - بصلۂ ایں قطعہ پادشاہ خواست - مبلغے خطیر بمن رسد خلعت امسالۂ فرزند خود حاکم فارس را با من فرستاد - در عرض راہ بدیہا گرفتم - و در شیراز مورد احترام تام و احسان فراواں گشتم - و واقعاً مبلغے خطیر بمن رسید و در واقعۂ پر ندوشین آں مبلغ خطیر بدست ایں ترکماناں خطرناک افتاد - و من کہ فلک را ر شخند می کردم - ر شخند اینہاں شدہ ام کہ می بینی - اگر تو بہ خلاصی من نکوشی - وائے بر من شاید پادشاہ از خلاص من بدش نیاید - اما آنکہ سر بہا بد ہد کیست؟ امین الدولہ را رنجانیدہ ام - چرا کہ گفتم:- آنکہ کوک کردن ساعت را نداند - ادارۂ مملکت را چگونہ ادارہ تواند از یں جہت با من بد است سے ترسم کہ کہ بیادم نیفتد - تا از اندوہ و رنج ہلاک شوم - نقدے کہ مایہ نجاتم بود - بباد رفت - از وطن جدا - سر بہا از کجا آیم - اما چوں اسارت من بہ تقدیر ایزدی است - شکایت از آں بیجاست (ماشاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن) ولے از آں جائیکہ تو محب علی و مبغض معاویہؓ ہیچ باشد کلا لحب علی بل لبغض معاویہ) اقدامے فرمائی - التماس آں دارم کہ بہ خلاصی من از دست ایں تنگ چشم ترکماناں صرف ما حصل مقدرت و تواں خود کنی - البتہ نزد ائمہ طاہرین اجرت ضائع نخواہد ماند -

---

بہ تصحیح

آقا بیدار بخت یم - اے

المصحح

سید محمد شمس الحق شاہ صاحب

ترمذی

گفتار ہشتم

در خلاصی حاجی بابا از دست ترکمانان و بدست ایرانیان افتادن و درست آمدن مصداق "از خاک برخاستن و نجاست نشستن" وے

المستجیر بعمرو عند کربتہ — کالمستجیر من الرمضاء من النار

ملک الشعراء سرگذشت خود را بپایاں رسانید و عدۂ آں دادم کہ بقدر تواں در خلاصی او اہمال نکنم۔ اما در آں حال شکیبائی نبایست۔ کہ ہنوز خود در بند بودم۔ کوشیدن بندہ برہانیدن دیگرے از بند۔ دیوانگی بود آں بیابان آں ترکمانان آں ما۔ آں وادی ہولناک چگونہ خلاصی میتواں۔

بجز آنکہ صبر و تحمل کنم چہ چارہ کنم

ابدا [illegible] گذاشتن [illegible] بجانب [illegible] طرف شرقی انجا در کنار راہے کہ از تہران بمشہد [illegible] دے [illegible] کرد۔ کہ در اینجا توقف باید۔ شاید قافلہ بچنگ آید۔ [illegible] نے برگماشتند۔ سحرگاہاں قراولاں دواں بیامد کہ از جانب [illegible] غبارے پیداست۔ گویا کارواں است۔

تا دست و پائے خود [illegible] جمع کناں دست و پائے اسیراں را بستیم تا بعد [illegible]

[illegible] طلایہ داری میکرد۔ مرا نخواست [illegible] ملاحظہ کن۔ کہ روزی [illegible] قند۔ ترجمانی نما۔

[illegible] حال دگرگوں شد کہ می ترسم [illegible] شدہ نمی روند۔ صدائے زنگ نمی آید

برق تفنگ پدیدار است ساپیاں یدکی دارند۔ گماں همی بردم دست ما بجائے بند شود۔
چوں نیک نظر کردہ گفت دانستم کہ کارواں نیست۔ یکے از اعیان دولت یا حاکم مملکت است بمستقر خویش می‌رود۔ از کثرت خدم و حشمش معلوم است۔
من ایں حال را برائے گریز فرصت نیکے دیدم۔ ولم بتپیدن آغاز ید۔ با خود اندیشیدم بے آنکہ بارسلان سلطان بفهمانم۔ گریبان از چنگ او برهانم۔ بدیں تدبیر۔ کہ بر رهگذران نزدیک شوم۔ خود را اسیر ایشاں سازم۔ با خود می گفتم۔ اگرچہ در اول بدم میکنند۔ اما زبان دارم حالی ایشاں میکنم و نجات مے یابم۔ پس ارسلان سلطان گفت پیشتر برویم۔ و تحقیق حال رهگذراں کنیم۔ من بے دستوری او از پشت تیز اسپ راندم۔ و او لقصد آنکہ مرا باز دارد از عقب من تاخت۔ چوں لبِ ترپہ رسیدیم۔ خود را یک تیر پرتاب۔ روبروئے رهگذراں دیدیم۔ سواراں را چوں چشم بما افتاد۔ شش هفت تن از ایشاں جدا شدند و روی بما تاختن آوردند۔ ما برگشتیم۔ هرچہ ارسلان سلطان تند تر راند۔ من کند تر رفتم۔ تا اینکہ دستگیر افتادم۔ زا پس فرود آوردند۔ اسلحہ و کمربند پنجاہ اشرفی۔ حتی استرہ هائے هدیہ پدر یک دقیقہ پیش بخشید تاراج شد۔ فریاد کردم۔ کہ مترسید من نمے گریزم۔ من بعمد خواستم بدست شما افتم۔ گوش ندادند۔ دستهایم را از شال باشانہ ام استوار بستند و با ضرب سیلی و مشت بحضور بزرگ خود بردند۔
بزرگ ایشاں با تمکین تمام بتماشا ایستادہ بود۔ از احترام و تعظیم زیردستاں می گفتم۔ شاید شاهزادہ باشد۔ پشت گردنی چند زدند۔ کہ زود باش کرنش کن۔ خدم و حشم برفور او حلقہ زدند۔ امر فرمود۔ تا دستهایم را بگشادند۔ فی الفور برجستم و دامنش را گرفتم کہ شهزادہ! پناہ و دخیل! دخیل! بفریادم برس۔ فراش منع کردن خواست۔ شهزادہ نگذاشت کہ از پناہ آوردہ کار ندارد۔
پس بر امر وے زمین خدمت بوسیدم۔ و مختصر ماجرائے خود را بیان کردم۔ و گفتم۔ کہ اگر باور ندارید۔ بر ایشاں حملہ آورید۔ و ملک نشوائید۔ ... تن اسیر بگیرید۔ از دستشان بپرسید۔ تا براین معنی شهادت دهند۔
درآن حال سوارانیکہ بہ تعاقب ارسلان سلطان رفتہ بودند برگشتند۔ ... هراساں۔ بہ امام رضا قسم خوردند کہ دست کم هزار نفر ترکمان براحیائے ...

هر چه سوگند خوردم که بیش از بیست تن نیستند کسی گوش نداد. و با تهمت جاسوسی و دروغگوئی متهم یاد نمودند که ترکمانان بر ما هجوم آوردند و اولین کار اینکه سر تو را می بریم. پس به عادت همه اهل ایران از یاد ترکمانان بدین سوی و آن سو نگران. رنگها باخته اسپها تاختند.

چون اسپم را گرفته بودند. بر استری بارکشم سوار نمودند. همین که نفسی گرفتم بسر صبر بحالت فلاکت خود باندیشه و تفکر افتادم. نه در جیبم دیناری بود نه همدم پرستاری و هواداری اشو فهلی عثمان آغا که قوة الظهرم بود از دستم ربوده بودند. و سرمایهٔ عجز گرسنگی بر جا مانده بوده. در عقائد اسلام نیز چندان استوار نبودم که کار خود را به قضا و قدر حواله و از نصیب و قسمت نواله کنم. بی اختیار اشکم فرو ریخت و گریه در گلویم گره زد. با خود گفتم که چشمت کور شود. بچش که سزایت است. چون به مدد گریه تسلیتی یافتم و از هم شهری گری و هم کیشی دیده بر بستم. و زبان بدشنام و نفرین بگشودم.

که لعنت بر مثل شما مسلمان! سگ ترسا و یهود بر شما شرف دارد. ترکمانان در نزد شما اولیا اند. نه دین دارید نه ایمان. نه خدا می شناسید. نه پیغمبر. اسم آدمی بر شما دریغ است. سگید و از سگ کمتر.

بجز تحویل خنده جوابی نشنیدم. دانستم که درشتی پیش نمی رود. بالتماس و التجا طرق نرمی گرفتم که مگر من مثل شما مسلمان نیستم. مگر غیرت از اسلام نیست؟ آیا کفر آورده ام و یا آمده ام که با این عذاب و عقاب سزاوارم دانید؟ من شما را هم مذهب و هم ولایتی انگاشتم و چشم یاری داشتم! این همه بیرحمی و ناجوانمردی در حق من چرا است.

(خود غلط بود آنچه می پنداشتیم)

آن گروه چنانچه از درشتی متالم نشدند از نرمی هم متاثر نگردیدند مگر چاروادار قوی یال و بال. علی قاطرچی، که قلیانی چاق کرده بمن تعارف کرد. که رفیق بیا قلیان بکش اندوه مدار. دل خوش دار. غم اندوه مباش. هر چه بر سر انسان آید بخواست خداست و چاره اش بدست اوست.

گویند قاطر سیاه. که سیه رو. خداوند سفید آفریده بود. آیا من می توانستم سیاه کرد؟ یت هیچ نه دیده و نه جو خورده است. اما امروز کاه می خورد و فردا که میداند خار خواهد خورد یا خاشاک. با قسمت معارضه و با طالع ستیزه نمی توان کرد. تو حالا قلیانت را بکش اوقات

تلخ نشود۔ ودم را غنیمت شمارد۔ امروز بگذرد۔ فردا ہم خدا بزرگ است۔ مگر ایں شعر حافظ را نشنیدہ۔

دہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار

از سخنان علی قاطرچی اندک آرام یافتیم۔ احتیاطاً با ہم گرم گرفتیم۔ چوں دید کہ من ہم از اشعار حافظ بے خبر نیستیم خوشش آمد۔ و از ہماں روز ہم کاسہ ام ساخت۔ وگفت بزرگ ما پسر عموئے بادشاہ است۔ چند روز پیش ازیں حاکم خراساں شد۔ اکنوں بمقر حکومت خود بشہر مشہد میرود۔ از جہت آفتابش راہ از عادت معہود آدم ہمراہ برداشتہ است فرمانے وردست دارد۔ کہ بہ ترکمانان ہجوم آرد و تا تواند از اسارت و غارت کوتاہی نکند وآں قدر سر ترکمانان بطہران بفرستد کہ درمیان ارک کلہ مناری بسازند۔ بروشکر کن کہ ہیئت ترکمان نداری اگر ہیئت کوچک و سرت بزرگ و بینیت بہ پہن بود۔ امروز سرت در آب نمک می خفت و فردا پراز کاہ بہ طہران می رفت۔

شام گاہان درمیان صحرا در کارواں سرائے نیم ویران فرود آمدیم۔ باخود اندیشیدم کہ خود را بہ شہزادہ رسانم و نقود واسپ واسلحۂ خود را واپس ستانم۔ ہر چند دلم می گفت وگواہی میداد کہ برانہا پیشتر ازآنہا کہ گرفتند مستحق نیستی۔ اما چشم طمع وحرص کور شود۔ چشم از حقیقت پوشیدہ بحرف دل گوش ندادم۔ پس از نماز شام شہزادہ بر بالائے بام مشکی بہ متکاء تبرچانماز ے نشستہ بود۔ فرصتے جستم واز دور فریاد برآوردم۔ کہ قربانت شوم عرض دارم۔ اذن پیش رفتنم داد۔ از ہمراہان وے شکایت کناں۔ التماس استرداد مال خود کردم ظلمہ کنندگان را احضار فرمود۔ از دوتن ایشاں سخت تظلم نمودم۔ گفت پدر سوختگان پدرتاں را می سوزانم۔ پنجاہ شئی ایں مرد کجا ست۔

قسم خوردند کہ بسر شہزادہ ندیدیم۔

روی بہ یکے از بزرگان حاضر کردہ گفت۔ حالا مے بینید کہ دیدہ آید یا نہ۔ بچہا چوب وفلک۔ چوب وفلک آوردند۔ وآناں را بہ فلک برکشیدند۔ شپا شاپ ترا۔ بند شد۔ چوب خواران از بیتابی اقرار با خذ وتعہد کردند۔ کہ بسر شہزادہ بسلامت بختائید داہبن میدہم چوں نقود را بیاوردند شمردہ درزیر بالین نہاد و آناں۔ روانہ کرد۔ وبمن گفت۔ تو ہم دیگر برو۔ پے کارت من از حیرت دہاں باز و منتظر کہ پولم رابگیرم۔ فرش باشے شانہ

ام گرفت و بدور انداخت - کہ باز افتاده؟ فریاد برآوردم - کہ پولم کو - شاہزاده بشنید - و بآواز مہیب گفت کہ باز حرف میزند - بزن با کفش تیوی دہنش جہنم بشود -

فراش ہاشمی ساغریش را در آورد و با نعل پاشنۂ آں بر دہانم حوالت کناں گفت - شرم نداری در حضور شہزاده ایں طور بے ادبی مے کنی؟ برو گم شو - وگرنہ گوش و بینیت بریده می شود - ایں بگفت و از حضورم براند -

نومید و مراد - بہ نزد علی قاطرچی برگشتم - کہ چنیں شد - علی قاطرچی بے اظہار حیرت و تعجب گفت تو توقع داشتی غیر ازیں بشود خواه ایں خواه بزرگے دیگر - ہر چہ بدست شاں می افتد - واپس نمی دہند - از دست نواب اشرف والا اشرفی زرد گرفتن از دہان قاطر دستہ قصیل سبز گرفتن است - ہمرد کہ شاہزاده است - نہ بازیچہ اگر دہن داری ببر آر - وگرنہ چشم بپوش و بہ صبر بکوش -

---

گفتار نہم

در سقائی حاجی بابا از روئے ناچاری

بہ ہمراہی شاہزادہ در وقتے معین با دبدبہ و طنطنہ تمام داخل مشہد شدیم و آں دیار غربت از آشنا بیگانہ از دوست محروم از دست افزار بے بہرہ - ما یملکم از نقود عبارت بود از پنج تومان کہ در شب دزدی در کاروان سرا بہ تقلید عثمان آغا در آستر کلاہ خود نہفتہ بودم - لباسم قبائیکی شالکی با کلیچہ پوست بے ابرہ و یک پیراہن و یک شلوار - تا قاطرچی از مطبخ شاہزادہ را فضلہ گیر بود - من نیز ریزہ چین خوانش بودم - چوں باز شہزادہ بہ منزل رسید - راتبہ او برید - و نیز از من - با خود اندیشیدم کہ باز رجوع باصل پیشہ کنم و دلاکی پیش گیرم - دیدم کہ کس سر خود را بہ تیغ من کہ بہ جاسوسی ترکمان متہم نمی سپارد - و آں گہے باآں نقد قلیل اگر اسباب دکان بخرم کار دکان لنگ می ماند - اگر دکان براہ اندازم کرایہ بزمین مے ماند - کرایہ بدہم - خودم گرسنہ می مانم بہ مزدوری نہ میل داشتم و نمی توانستم -

قاطرچی از روئے نصیحت گفت - فرزند نوجوانے ہستی مستعد و تومند - زبان باز - خوش آواز - خندہ رو - بذلہ گو - با آواز خوش - مردم را بنوشیدن آب مشتاق میتوانی ساخت - و بار تشنہ و شوخی بذلہا رہ نوانی یافت - زوار مشہد بہ خیال اتصال اجر و ثواب می آیند - برائے نجات از دوزخ و وصول بہ بہشت از ہیچ خیر رو گردان نیستند - کسیکہ با ایشاں بنام خیرات و مبرات پیش می آید - از عطایا و صدقات ایشاں کامیاب می گردد - بیا و بدل لب تشنہ کربلا آب بفروش امانہا - در ظاہر عملت فی سبیل اللہ باشد و لے تاپولے نگیری قطرۂ آب بہ کسے مدہ - چوں کسے آب نوشد - بجاپلوسی باشباہ تہ بے آب وا بگو ”نوش جان عافیت ھنیئاً ھنیئاً گوارا باشد - لب تشنہ کربلا از شفاعت سیر آبت سازد - از دست بریدہ عباس علی جام شفاعت نوشی“ باایں گونہ سخنان لشنہ کن - کہ تشنہ وہ زندان خیلے کار ربا

می کند۔ اما آوازت را چناں بلند برآر کہ ہر کس بشنود۔ و لطیفہا و نکتہ ہا چناں گو کہ ہمہ کس بخندند و شعرہا چناں خواں کہ ہمہ کس را خوش آید۔ سادہ لوحی و صاف دلی زواراں را بہ بین کہ آنہا ہمہ ترس و بیم ترکمان از دیار دوردست خود جلب گزاف می کنند۔ و بہ زیارت میآیند۔ با ایں گونہ مردم چہ کارہا نمی تواں کرد۔ بہ آسانی ہمہ را تواں فریفت۔ عقل شان در چشم است۔ چشم شان را پردہ تنگ خود وی تنگ پوشیدہ چہ می بینند تا چہ بفہمند۔ تو ہر چہ میگوئی بنام خدا و پیغمبر بگو۔ دیگہ کار مدار۔ من چند وقت پیش ازیں در ہمیں کار کردم۔ و از پول سقائی یک قطعہ قاطر خریدم اکنوں اینم کہ می بینی۔

بقول قاطرچی عمل کتاب۔ مشکے تازہ خریدم۔ با بندی زنجیرین و شیری برنجین و کمربندے چرمین با قلاب خطائے چند بکمر دوختم۔ و طاس چہل قل ھو اللہی را چند زنگولہ و منگولہ بوئے آویختم۔ دو سہ روز مشک را در آب جفت خوابانده بعد ازاں پر از آب نمودہ داخل صحن مقدس امام رضا شدم۔ و نوبت ہنر نمائی رسید۔

افتتاح سخنم اینکہ:۔ "سلام اللہ علی الحسینؑ و لعنۃ اللہ علی قاتل الحسینؑ"

آبے بنوش لعنت حق بر یزید کن
جاں را فدائے مرقد شاہ شہید کن

عجب آب خوشگواری دارم۔ جگر را خنک می کند۔ دندان را می ریزد۔ تشنہ را سیراب و سیراب را تشنہ می سازد۔ باغ بہشت را با ایں آب آبیاری می کنند۔ آتش دوزخ را با ایں آب فرو نشانند۔ چوں دو روز بدستور العمل قاطرچی عمل کردم استاد شدم۔ معلوم است۔ در چنیں کارہا علم بعد از عمل میآید۔ سقایان مشہد را ہمیں کرشمہ برمن افتاد۔ آب در دہان شان خشک شد۔ ہم چشمی برخواستند۔ و بہ بہانہ اینکہ حق سقائی در آں جا نیست۔ خواستند سرچشمہ ہنرم را بہ بندند یعنی از آب بازم آب ندہند۔ ما دیدند کہ حریف آب دندان و آب دندان نیست۔ قائل ایں است بہ ندو شک ہمہ را پارہ کنند۔ چشم پوشیدند۔ گویا خداوند مرا برائے سقائی آفریدہ است [illegible] آب [illegible] چشمہ تسنیم و کوثر می فروختم [illegible] چوں یک آب را از دہ کس می گرفتم [illegible] کہ از راہ نرسیدہ

و غبار از چهره نشسته جام آب بدست شان بدهم که بسم الله فی سبیل الله الشکر لله سلامتی از آفات و بلا - و بیاد لب تشنهٔ بیابان کربلا جرعه آبی بنوشید با گلاب مشهد متبرک شده و را معطر سازید - مشک آبی هم برای خدا سبیل کنید گاه گاه از این قبیل اشعار نیز با هنگ خوش می سرودم :-

بکن ای تشنه رحمت گلو تر | بیاد آبروی حوض کوثر
بآب آئینهٔ دل صیقلی کن | پس از وی یاد عباس علی کن
نه آبست اینکه از کوثر نم است این | نه مشک است اینکه چاه زمزم است این
بود عیناً چو عیناً سلسبیلا | مزاج او بود چون زنجبیلا

با آب و تاب این گونه گفتار و اشعار خود - خاطر ایشان ز وا رسی ساختم که اولین ثواب نوشیدن آب مشهد و آن آب من است - انعام و احسان زوار بمن بیشمار بود و قطرهٔ آبم بهدر نمی رفت و نکته از اشعار من هیمانی شد -

چون دهه عاشورا رسید که ایرانیان را دلوانه مصیبت و عزا و بدعت های بیجا می سازد - خواستم من هم هنر مشک گردانی به نمایم - تعزیه روز عاشوره در میدان ارک تماشاخانهٔ ایام محرم است در حضور شاهزاده والی خراسان برپا شد - سال قبل سقائی (گاومیش) نام در مشک گردانی گوی مسابقت از همگنان ربوده بود - گفتند که از گاومیش باید پرحذر بود - که آلت جارحه دارد و قوهٔ منفعله ندارد - گوش نه کردم وقت در رسید - شاهزاده در سر ارک بر غرفه نشست - اکابر و اعیان در برابرش بایستادند - من بمیان آمدم - سر پایم - از زخم تیغ دلاکی خون آلود تا کمر برهنه مشکی در غایت بزرگی پر از آب بر دوش در زیر بار گران نفس زنان آهسته آهسته بزیر غرفه آمدم - و به آواز بلند به مدح شاهزاده و مرثیه خواندن شروع کردم - شاهزاده را خوش آمد - یک اشرفی انعام انداخت - مردم از احسان او متعجب و از حالت من متحیر شدند - برای تاکید اثبات سه طفلی چند خواستم و بر روی مشک سوار نمودم - آوازه آفرین آفرین بلند شد - از آفرین حضار رگ غرایم به ترکت آمد - طفلی دیگر خواستم بر مشک بنشانم - رقیبم (گاومیش) فرصت یافت - خود به مشک پرجست و با طفلان نشست - اگرچه برای بزرگواری نیاوردم - واندکی تحمل کردم - اما از زهر

پشتم صدائے بغایت سکرم تمام شانہ‌ام از زور زنجیر کبود گردید۔ و سر پایم خراشیده شد۔ مشک را بر زمین نهادم و تا عارضه گرم بود۔ در روئے نیافتم۔ ولے بعد از چند دقیقه معلوم شد که (گافیش) کار خود را دیده۔ و در تن قدرت مشک برداشتن بر جا نگذاشته است۔ این بود که اسباب سقائی را فروختم و بالفور دیگه از آب و هوائے سقائی اندوخته بودم۔ حالم به از وقت ورودم بمشهد بود۔ علی قاطرچی با کرایه طهران رفته بود۔ دستم به نصیحتش نمی‌رسید۔ خواستم (گاویش) را مرافعه کشم و دیت بخواهم گفتند بیهوده است۔ عارضه تو در ظاهر عبارت از خدشه است۔ و در شریعت دیت خدشه بالنص صریح نیست۔ خواستم وکیل مرافعه بگیرم۔ گفتند زنهار وکیل مگیر که هم دعوا باطل و هم آنچه داری از دستت می‌رود۔ و دوا نوزان خو ستند دعوایم را برائیگان بخرند راضی نه شدم۔ بارے کمرم شکست و صدایم در نیامد۔

(اردو ترجمہ و شرح)

غزلیاتِ نظیری

[illegible]

از

رانا محمد بہاء الحق اشک۔ بی اے منشی فاضل ادیب فاضل

[illegible]

تاج [illegible] لاہور — قیمت 2/8/-

گفتار دهم

در نگارش حاجی بابا با خویش شور و قلیان فروش پا گردیدن

پس با عقل خود مشورت آغاز کردم - که بعد از شکستن کمر تکلیف چیست؟ برائے انتخاب پیشه چند در پیش داشتم - گدائی در مشهد رواجی داشت چون سقائے نیز شعبهٔ از آں بود - راه و چاه آں را نیک آموخته بودم - و میدانستم - که اگر بداں طریق سالک شوم - عنقریب داماد "عباس دوس" می شوم؟ اما از دریوزه عارم آمد - خواستم میوه فروش یا نیز بجرم دلوطی شوم ؛ - دیدم تعلیم و میموں خیلے زحمت دلوطی گری خیلے ہنر و بسے بیحیائی لازم دارد - خواستم روضه خوان و تعزیه گرداں شوم - دیدم دریں کار بے حیائی بیشتر لازم است - خواستم واعظ شوم - دیدم که احادیث و اخبار باید جعل کنم - عربی نمیدانستم - خواستم فال گیر شوم - دیدم فال گیر در مال در مشهد از سگ بیشتر است - و ہماں مے خورند - که مرغ خانگی مے خورند - خواستم باز ودک [illegible] شوم - و مشهد جائے ماندن نیست - عاقبت دیدم - چ[illegible] - [illegible] - [illegible] - در مشهد فراوان است - و من ہم ازاں جرگه بدم نمے آید - ایں بود که قرار کار را بقلیان فروشے نہادم - قلیانے چند بر قلابہائے کمر آویختم - قوطی برائے نہادن سر قلیان در پیش رو و مطهره پر از آب در پہلو - قلبی برائے تنباکو بر دوش [illegible] بر دست آویزاں انبرہائے متعدد بدیں سوی و آں سوی [illegible] کار دیدم خلاصه با آں اسباب و یراق دست و کمر خار پشت [illegible] طبسی - شیرازی - شوستری - کاشی - در ترکیب و ترتیب تنباکو - یا [illegible] و خاشاک و افزائش و آمیزش با برگ درخت [illegible] نداشتم - چہار قسم مشتری پیدا کردم اعالی او اسط - اسافل - [illegible] اعالی را خالص او اسط را نیم مخلوط - اسافل را تمام مخلوط [illegible] خاشاک [illegible] دادم

دانہ ہر یک بغور حال شان بہائے تفاوت می گرفتم گرکسے اعتراض می گرفت۔ ہمو دن کشادو کشت زار و سودا گر تنباکوئے خود ہمہ حاضر بودم۔

دیرے نہ گذشت کہ اولین قلیان فروش مشہد شدم۔ در تنباکوئے عطرے فروختن و باسلیقہ قلیان چاق کردن۔ و باندی تہ بندی نمودن شہرتے نیک پیدا کردم۔ از عمدہ مشتریانم قلندرے بود (درویش صفر) نام۔ شناسائے تنباکوئے خوب بود۔ جرأت تنباکوئے بد بدو دادن نداشتم۔ ہمیشہ قلیانم را بہ نسیہ می کشید و ادائے قرض را ہیچ فرض نمے دانست۔ اما از طرف دیگہ مشتری کش بود۔ ومن ہم بطیب خاطر برضائے خواطر او میکوشیدم۔ دوستیش را نعمتے عظیم مے شمردم۔

ایں قلندر مردے بود عجیب ہیئت غریب صفت۔ قوی ہیکل۔ بلند بالا عقابی بینی۔ سیاہ چشم۔ تیز نظر۔ انبوہ ریش۔ گیسواں تا بہ شانہ ریزاں تاجے ہشت ترک بہ آیات و ابیات بر تارک پوست تختی غزالین بر پشت منتشائے ہزار دندانہ و ... شکولے منبت بازنجیرے برنجین بر دست خرقہ و حلیہ ایش باکمال ... زدہ۔ ورشمۂ پشمین باجہرۂ از سنگ سلیمانی در میان۔ تسبیح ہزار دانہ ... دست۔ در کوچہ و بازار بہیئتے قدم میزد۔ و شیئا للہ می طلبید۔ کہ زہرہ بینندگان آب می شد۔ باایں ہیبت و ہیئت لیعذا انس و الفت معلوم شد کہ آں ہمہ آرائش و پیرائش برائے فریب مردمان سخت مایہ است۔ مردے بود در باطن خوش خو۔ خوش گو۔ ہمہ فن حریف در زمانے اندک سلسلۂ دوستی ماں خیلے محکم شد۔ مرالبتہ علوم درویشاں بود۔ اگرچہ از ایشاں سود نے نمی بردم۔ چہ تنباکوئے مخلوط بایشاں نمی توانستم داد۔ و قلیان ہم از نوک شاں نمی افتاد۔ اما از گفتار و صحبت ایشاں چناں خوشم مے آمد ... کہ تلافی مافات مے شد۔

شبے درویش صفر از عادت خویش بیشتر سرگرم قلیان شدہ بود روئے بمن نمود۔ ... شد۔ منش ہمہ دم۔ من باگستاخی ... ندہ کردم ... از لذیذ دنیوی ... یدہ مانند تو از حقیقت من ... نتند ... ن بزرگ و انداہدال

للو لامتعصّ شناسند چراایں قدر پست مایہ باشی کہ قلیان فروشی را پیشہ گزیدن سازی میل آں نداری کہ بسلک درویشان منسلک شوی۔ و بہ حلقۂ خاصان در آئی۔ یعنی آدم شوی۔

راست است لباس درویشی در ظاہر کم بہا و حقیر نماست و گزیدن ایشاں اندر لیزہ و دریوزہ خوان دیگران اما ایں لقمۂ تقمۂ است۔ رنگا رنگ کہ در اندوختن آں بجبین و عرق جبین احتیاجے نیست زندگی درویشان مبنی و تن آسانی است و دو سلطنت و حکمرانی ببیں شاعر چہ خوب گفتہ۔ (حافظ)

روضۂ خلد برین خلوت درویشان است ۔۔۔ مایۂ محتشمی خدمت درویشان است
آنچہ زر می شود از پرتو آں قلب سیاہ ۔۔۔ کیمیائی است کہ در صحبت درویشان است
دولتے را کہ نباشد غم از آسیب زوال ۔۔۔ بے تکلف بشنو دولت درویشان است
قصر فردوس کہ رضوانش بدربانی رفت ۔۔۔ نظرے از چمن نزہت درویشان است

بااسے مردم زمانہ بازیچۂ دست درویشانند۔ در مایۂ ضعف نفس و سستی اعتقاد ایشاں مے زییم۔ و بریش ہمہ می خندیم۔ ہمانا تو باایں استعداد مایۂ فخر دودمان درویشان بلکہ شبلی و جنید ایشاں خواہی شد۔ ہمگناں ایں سخن را تصدیق کناں ہمہ یکبارہ بہ تشویق و ترغیبم پرداختند و من ہم در باطن ایں کار را غنیمت شمردم۔

اما از روئے خاکساری و خفض جناح گفتم۔ من کجا و عالم درویشی کجا۔ پوشیدن خرقۂ درویشی کار ہر بے سر و پا نیست؛ راست است مرا چنداں سواد ہست کہ بتوانم خواند و نوشت بلکہ قاری قرآن و حافظ اشعار سعدی و حافظ نیز ہستم۔ و لشہنامہ نیز تتبع نیستم اما ایں قدر معرفت در طریقت نہ گمانم کہ کافی باشد۔ و باایں جزئیات سنر بہ مقامات اولیا پانہادن نشاید!

درویش صفر گفت۔ اے یار اعتقاد تو در حق درویشاں بیش از آن است کہ می باشد درویش را مایہ چنداں لازم نیست۔ مایۂ اصلی درویش کہ ما داریم گستاخی و بے شرمی است۔ با پنجاہ یک ایں ہنر کہ تو داری۔ اگر اندکے در گستاخی و بے شرمی بے قرائی۔ بگردان من کہ مرشد کل و مالک بہشت و دوزخم نیز شمار شوی۔

در واقع اگر خطر اختیکہ مدعیان کا ذب نبوت بر خود گرفتہ من ہم مے گرفتم۔ اند پیغمبرانِ

دروغین پیغمبر اولوالعزم می شدم - و برخلاف شق قمر ہزار معجزہ می کردم - ہمیں بس بود کہ چہار نفر بہ من بگروند - باگستاخی و بے شرمی شارع اعظم دولی مکرم ایں زمان می توانستم شد -

سخنان درویش سفر را سائرین تصدیق - و من اسرار نمودند کہ از قلیان فروشی دست بردار - و بطریقت ما کہ معتبر تر و بلند تر از آن است پا گذار پس برائے انتباہ و عبرت وعدہ دادند کہ در نشست دیگر ہر یک سرگذشت خود را کہ مایہ حیرت من خواہد شد - بیان کنند - من ہم در واقع بہ مصاحبت ایشاں بیش از بیش راغب و مشتاق شدم - بجبید ۱۰/۱۰/۲۲

قصائد عرفی

بہ تصحیح

آقا بیدار بخت خاں ایم - اے -

مطبوعہ

تاج بک ڈپو موہن لال روڈ لاہور

قیمت ۱۲/-

گفتار یازدهم

سرگذشت درویش صفر و دو نفر رفیق او

روز دیگر باز بعادت معهود در یک جا جمع آمده - در حجرهٔ رو به باغچه هر یک قلیان بدست پشت بدیوار نشسته بودیم درویش صفر بحکم ریاست بر دیگران پیشی جسته - سرگذشت خود را بدین نوع شروع نمود -

پدرم طوطی باشی حاکم شیراز و مادرم فاحشه بود - طاؤس نام ازین پدر و مادر قیاس فرزند نیک توان کرد -

(کاین نان فطیر از آن خمیر است)

همدم و همبازی زمان کودکیم - بوزینه گان و خرسگان پدرم و سایر همکارانش بود - بدستیاری معاشرت جانوران - قرب تمامی دیدم با بت طوطیان - تقلید و حیلی که در تمام عمر بکارم می خورد آموختم در پانزده سالگی طوطی بودم - با چشم همه بین و عقل همه دان در آتش خوردن - و آب از دهان افشاندن و کارد لیسیدن از چنبر جستن بر رو سے بند بازی کردن و سایر تردستیها و حقه بازی ها سر آمد اقران گردیدم - از آنگاه آثار ترقی و بزرگی - ناصیه ام پیدا بود - در روز نوروز - در وقت بند بازی دختر زنبورکچی باشی پا سوزم شده بگوش من رسید - به نزد میرزائے دویدم که در میان بازار بر سکوئے بساط عرضه داشت - با کتب شکسته بستم - کاغذ زرد با سطور سرخ محبت نامه نویساندم - در آخر آن نگاشتم اگرچه منو بجمالت را ندیده ام - اما عشقم ندیده بکمال است

(گوش پیش از چشم عاشق می شود)

والاذن تعشق قبل العین احیانا

زردی کاغذ به زردی چهره - و سرخی مرکب با شک خونین و کج مجی سطور بدشواری و پیچ و تاب راه عشق اشارت بود - به پیچ موئے چند از کاکل - و چند مغز قلم - در میانه نامه نهادم - یعنی از مو بیخ چو موئے شدم - و از ناله چو نائی - کنایه و

یعنی ۔ از فراقت ہم کہا ہم ہم ہلاک ۔ عنابی گذاشتم ۔ یعنی :-

عناب لب لعل ترا قند توان گفت

چیزے کہ بجا گفتہ نہ رسد چند توان گفت

زغالی یعنی روئے دشمن سیاه شود باداے سفید ۔ یعنی :-

بادام سفید سر برآورده ز پوست

عالم خبر ند من تورا دارم دوست

ختم نامه بر این شد ۔ که امید وارم از دیدارم محروم نسازی ۔

اے وائے ز محرومی دیدار و دگر ہیچ ۔ والسلام

منشی

از ذوق نامه بدین آب و تاب چنان از خود بے خبر شدم ۔ کہ بے پروا بہ میرزا اسم و رسم معشوقه را سراغ دادم ۔ میرزا نتوانست آنکه مزد پائے گیرد ۔ آتش پا ۔ جبہ بہ دوش ۔ یکسر بخانهٔ زنبورکچی باشی تاخت و قضیه را عرضه ساخت ۔ زنبورکچی باشی را عشق بازی من با دخترش گران آمد ۔ و در ہمان روز فرمانے با خراج من از شیراز صادر نمود ۔ پدرم از خشم شاہزاده ترسید ۔ و ہم از ہم چشمے و رقابت من بجائے چاره جوئی و اہمال در رفتنم استعجال کرد ۔ روز دیگر وقتے کہ بہ وداع یاران یعنی جانوران پدرم رفتم ۔ پدرم گفت فرزند عزیزم سفر دوری تو بر من ناگوار ست ۔ اما چه چاره ۔ حکم حاکم و مرگ مفاجات چاره ندارد ۔ خدا را شکر با تربیت ہائے من در ہیچ جا گرسنه نمانی ۔ چیزے ہم تو میدہم ۔ کہ بجز پدر بہ پسر کسے بہ کسے نمے دہد ۔ آن ہم میمون بزرگ نیست ۔ کہ سرآمد میمونہا ست او را دست آموز ساز ۔ دست آموز خود کن ۔ ما بجان من [illegible] ۔ بہ پایه گر من رسیده ام ۔ تو البته خواہی رسید ۔ باین میمون حالت [illegible] ست ۔ پس میمون را بہ شانه ام جہانید ۔ و بالاں سرما [illegible] خود بیرون آمدم ۔

چون [illegible] سفر [illegible] سودمند ترا نده غمگین و اندوہناک راه اصفہان پیش گرفتم [illegible] عنان بودن سعادت بیکرانی است [illegible] و علی الخصوص محرومی از وصال [illegible] موافق [illegible] باشد ۔ چنان بر من تنگ کرچون [illegible] ماتم در دل انشست و پاے

...ل گل و رفت با محزون خود در گوشه‌ای نشستم و با آه و ناله شروع گریم بهانه‌ای گریه کردن کر... بود تا

گریم با آن آہوے محبوب سیم اندام و سنگین دل را
گل از خارم برآوردی و خار از پا و پا از گل را
ملامت گوئی عاشق را چہ گویم مردم دانا
کہ حال غرقہ در دریا نداند خفتہ بر ساحل

از آواز گریہ ام درویشے از تکیہ بدر آمد۔ سبب گریہ ام پرسید۔ درد دل باو باز نمودم بدرون تکیہ بہ نزد درویشے موقرتر از خود برد۔ آں درویش در سرو وضع بعینہٖ مانند من بود۔ حتیٰ ایں تاج کہ در سر دارم از دست۔ اما چشمانش چناں ہول انگیز و وحشت آمیز بود۔ کہ زہرۂ انسان را آب میکرد۔

از دیدار من چشمان درویش چہار شد۔ قدرے با یک دیگر سرگوشی کردند۔ آنگاہ درویش وحشت انگیز روئے بہ من آورد۔ کہ ما نیز باصفہان مے رویم۔ اگر مے خواہی باہم میرویم و اگر بخت یاری کند تو را از خاک برمیداریم۔ بے تکلف تکلیفش را قبول نمودم۔ و بے گفتگو قلیانی کشیدہ براہ افتادیم۔ درویش بیدین اینک نام او در راہ با من از در یگانگی و دل سوزی برآمد۔ و چوں از کار و بارم اطلاعے کامل بہم رسانید۔ خرم و خنداں گردید۔ پس از ترجیح درویشے بلوطے گری و فضل دریوزہ بتقلید مرا تبرک ایں طریقہ و سلوک در آں مسلک تکلیف کرد۔ کہ اگر مرا بمرشدے قبول کنی۔ و کوچک ابدال من شوی۔ ترا از او تاد گردانم۔ چہ خود از اقطابم۔ بعد از آں از نجوم و سحر و نیرنجات سخن بمیان آورد۔ و نسخہ چند بمن داد۔ کہ در تمام عمر ایں ہا ترا کافی است۔ و با ایں ہا از ہمہ چیز توانگر خواہی شد۔ میگفت۔ اگر دم خرگوش را در زیر بالین کودک نہی۔ خواب آورد۔ اگر خون خرگوش با سپ خورانی باریک قوائم و لاغر میان و تندرو گردد۔ چشم و استخوان کعب گرگ اگر بباز وے طفلے بندی۔ جرأت بخشد اگر روغن گرگ بلباس زنے مالی۔ شوہر از و دل سرد شود۔ زہرۂ گرگ دافع نازائی زن است۔ خون خروس ہیچ باہ ناخن ہد ہد زبان بندی۔ و چشم خفاش خواب بندی را شاید۔ اما بہترین نسخہ مہر و محبت کس گفتار است۔ و در حرم سراہا بہ خصوص در اندروں خریدارش بسیار۔ سرشت الصنم پیش او دم نمے تواند زد۔

مگر پیاده پیش او سینه‌ام تواند شد - ازین قبیل سخنان بسیار گفت - و چنان چشم مرا دید که تا آخر
به تکلیفے سخت ناگوار برخاست و آن این بود -

صفرا! این میمون تو مالک گنج قارونی و خبر نداری - امّا نه با زنده بلکه مردۂ او اگر او را بکشیم - و با اعضائے و اجزائے او ادویۂ چند بسازیم - بہائے طلا با اندرونیانِ توانیم فروخت - مگر نمیدانی کہ جگر میمون علی الخصوص میمونے ازین جنس کہ تو داری - اکسیر محبت است - پوست بینی او پادزہری است - تریاق ہمہ سموم خاکسترش ہر کہ بہ بلعد با تمام اوصاف میمونے - از قبیل تقلید و تردستی و چابکی و حیلہ و زیرکی - مانند او شود - بیا تا او را زندہ سازیم -

شہادت میمون بدان ہمایونی کہ در تنگی و فراخی یار غمگسار بود - بر من ناگوار نمود - بہ دقّت تکلیف برخاستم - ناگاہ چشمانش برافروخت و برگشت پرہائے بینیش پر باد و رگہائے گردنش پر خون - خیرہ خیرہ بر من نگریستن گرفت - حساب کار خود را کردم کہ اگر سرِ رضا فرود نیاورم - پائے زور در میان میآورد - و سرم بسر میمون مے رود - ناچار دل بہ ہلاک میمون نہادم - و در آن دو در درۂ خلوتے آتش افروختم - بیچارہ میمون را بہ ہیچ دغدغہ خاطر سر بریدم - و جگر و پوست بینیش را برداشتہ - باقی اندامش را بسوختم - و خاکسترش را تمام در گوشۂ دستمال بجز بندی خود نہادہ براہ افتادیم -

چون بہ اصفہان رسیدیم لباس لوطیگری بلباس درویشی بدل کردہ روانۂ طہران شدیم - بمحض خبر ورود ما بطہران - دعا جویان و داد خواہان از ہر سوئے بما روئے آوردند - مادرے برائے فرزند خود دعائے چشم زخم می خواست - زنے از برائے شوہر دعائے عقد اللسان توقع داشت - پہلوانان حرز تیغ بندی - دختران دعائے شادی بخت میراث خواہان دعائے مرگ مورثان مے خواستند - اما مشتریانِ پایدار و نقدہائے چرب و شیرین درویشی اندرونیان بودند - کہ ہمہ محبت شاہ را بہ نیروئے سحر بخود منحصر مے خواستند - دواخانۂ درویشی مرکب بود - از ادویہ چند از قبیل کس گفتار - موئے گرگ - پیہ خرس - استخوان بوم - پر و بال ہدہد و غیر ذالک تا پیرہ زنے از اندرون میخواست - کہ در رتبہ ہمہ بانوان برتر باشد - جگر میمون را بدو داد - دیگرے ہم بیدو جہ ہمہ ہنوز ہم دیگر نگاہ شاہ نشدہ بود - یک بخت از خاکستر میمون

بدو داد لقب مجد مانند قهوه به او شد - مثلے خلاص چنیں جبیں صورت خواست چه
خرس به او داد - که بصورت بمال - اما زنهار که نه در شادی بخند و نه در اندوه رشته
در هم کش -

باری لولهای قند بسیار با زوان بلکه بناف زنان لیست - وجهای گنده
بسیار بحلق مردان فرو کرد - درین افسانه و افسونها من همه جا همراه در وقت گیر کردن
همدست و هم پالو دم - اما دینارے بکیسه ام داخل نشد - نیروهای رایگان از دستم
رفت -

با درویش (ربیدین) ممالک و نواحی بسیار پیموده ام درباره جاها مارا بچشم اقطاب
و اوتاد و درباره مقامات بنظر قلندر و شیادے نگریستند - چون پیاده سفرے کردیم
از هر جا و هر چیز نیک باخبر و متحضر میشدیم از طهران با استانبول و از آنجا بمصر و حلب
و شام رفتیم - در بندر جده بکشتی سوار رواه هند - سورت هند و از آنجا به لاهور و
کشمیر روان شدیم -

اما درین منازل آخرین نقش درویش نمی گرفت - چه مردم آن جاها خود کهنه رند
و قلاش بودند - آخرش رخت [illegible] در سایه لطیفه [illegible]
لاهوریان قلاش و کشمیریان بد ذات را بنودیم درویش در سرات طرح او عامه
نبوت انداخت - اما هنوز دستگاه معجزاتش تمام نشده و وعده جوانیے که به [illegible] کس
داده بود بسر نرسیده - بجائے دیگر کوچید - منزل مادر سر کوهی در صومعه بود و هر دم
گفته بود که با مائده سماوی بسر می برد - از بدبختی شبے یک بچه پریان با التماس [illegible]
من پشمک و یک لگن کشک خورد و از سینه برد - من برائے حفظ آبروے وے گفتم که
پریان بوجود آدمی بدین کمال رشک بردند - و امرا به روح [illegible] شتابه نمودند -
معده درویش را چنان از مائده روحانی انباشتند که جائے نفس نگذاشتند و حش [illegible]
جست و بدر جست و بهراری با دشمانیں [illegible] - با آن همه با دست حضرت علیه الشدت
چه می خواست که [illegible] دست او نشنید [illegible] تا لبتان [illegible]
ولی این بار زندگانی [illegible] دشوار است) من چنان تحویل دادم که با درویش
بازلے خوبی سرانیان با عقاب و اخلاف ایشان یادگار گذاشت - پیران جهاندیده

این ابوالمعصوم ... بر رضا شدند - اما بعد از وی عثمان درویش که از انجمن ... درویش
... که ... نمودند - الشک ... اعظم ... بالذات ... درویش
تا که در برده شد تخریج اولیاء پرستان گنبدی بر سر قبرش بنا نهادند - که تا قیامت زیارت
گاه ابلهان است -

من از مرگ درویش مدتے بنام کوچک ابدالی او لقیة الجیش را با طلسمات و
تریجات او تاراج مے کردم - و بنام موئے و استخوان او خرج میدادم "و بیشتر از
کشتا نیکه بنام استخوان خر عیلئے مبلغها اندوختند" اندوختم - بعد از آنکه یک جوال
از موئے ریش مقدس و یک توبره ناخن اقدس او را فروختم - از ترس اینکه اگر در
آن تجارت اصرار کنم - خسارت و اضرار برم - و شاید اہل بخیه بخیه ام را بروئے کار
اندازند - بحکم گیر آید و نشتم باز شود "سردم را از آنجا کندم - و نواحی بسیار ایران
را تنها سیاحت کنان آخر الامر میان قبائل هزاره رخت افگندم - کارم در آنجا
بهتر از آنچه مے پنداشتم بالا گرفت - بادعائے پیغمبری - یعنی با تمام کار نا تمام درویش
برخاستم -

پس بدست بدوش درویشے که در پهلویش نشسته بود زد - و گفت "این فقیر
(مولا) در آن کلک با من همدست بود. میداند که بچه استادے دیگ پلوئے بختم
که با خوردن تمام نمے شد - همه قبائل هزاره خاصه آنان که پلو آن دیگ را مے
خوردند مین بگر دیدند - خلاصه (حضرت ایشان) که واقعهٔ آن در خراسان آن همه
شهرت دارد "منم اگر چه به لشکر بادشاهی که بکرات و مرات بر سر من فرستاده
شد مقاومت نتوانستم نمود - اما این قدر ابله فریفتم که از کیسهٔ آنان در تمام عمر راحت
میتوانم زیست اکنون چندے است که در مشهد و در این روزها برائے بینا کردن نابینا
نقش نزدم - در نگرفت - راه [illegible] شد - نمے دانم کار عاقبت بکجا مے انجامد
اینکه سرگذشت من -

بعد از درویش صفر - درویش [illegible] هزاره از اصحاب او بود - بدین
گونه به بیان سرگذشت خود شروع نمود. 11/10/55

(سرگذشت درویش [illegible])

پدر من طالبی بود - از طلابان مشهور ... و در زهد و ذوق چنانکه معروف و ...

عبادت و طاعت چنان موصوف که آب وضوئش را بنیت شفا می‌بردند و بیماران خود را

ایشان را بنام دوائے می‌خوردند. ما چند برادر بودیم - ... خواست که ما همه مانند او

باشیم - این قدر با ما محنت گرفت - که بفرمایش ... در استاد شدیم - و این صفت در ما

طبیعت ثانویه شد. عاقبت در میان مردم چنان به دروغ زنی و دو رنگی مشهور گردیدیم

که در هیچ جائے نتوانستیم بسر آورد. من بنده بخصوص چنان گاو سفید پیشانی در ... بنام

آمدم که از برائے خلاصی از ننگ آن باختیار کسوت درویشان ناچار شدم - و باعث

نامم بهواریم قضیهٔ آتیه شد."

اولین سفر بطهران و اولین منزلم در طهران در برابر خانهٔ عطاری بود - هنوز در

در آنجا جائے گیر نشده - پیره زنے بشدت هر چه تمامتر در یکوقت که همسایهٔ ما استاد

عطار تشخیص کرده در کار مردن است دوائے نکرده و نخورده نماند - اما هیچ یک سودمند

نیفتاد - مرا فرستاد تا از تو دعائے گیرم - بلکه از برکت نفس تو فتوحے پیدا شود - چون

در منزل خود قلمدان و کاغذ نداشتم - قرار نوشتن دعا را ببالین بیمار گذاشتم - پیره زن

مرا از حیاطے کوچک با طاقے برد - بستر بیمارے در میان آن واژدحام زن و مرد

چنان که اگر سر سوزنے انداخته شود بزمین نرسیدی - بیمار در آن میان فریاد کنان که

وائے مردم - وائے بفریادم برسید" دبیر اطراف بسترش شیشه‌ها و کاسه‌هائے بسیار پر از

دوا می‌گفت "خدایا شفا یا مرگ" حکیم باشی ... و لگن ... خود در گوشهٔ قلیان

می‌کشید و می‌گفت - که "کار این مرد از دوائے من گذشته تا دعائے درویش

چه کند" دیدار درویش تازه را تاثیرے تازه است چون چشم بیمار داران بر من افتاد -

بهم همه برپا ایستادند - و دیده‌ها بر من دوخته شد - منهم با هیئت مستجاب الدعوتی - با

قوت نفس و غلظت نفس - قلمدان و کاغذ خواستم درحال آنکه در تمام عمر قلم بدست

نگرفته بودم - قلمدانے آوردند با ورقے بزرگ از کاغذ که ظاهرا ... دوائی بوده است

من سراپائے آن کاغذ را خط خط و خانه خانه ساختم - و میان خانه‌ها را بانقوش مخترع عجیب

و مختلف انباشتم - پس آن کاغذ را تماما در میان ... کاسه در آب حل کردم و بمریض

بلعانیدم - همگنان به انتظار تاثیر دعائے من چشمها دریده و گردن ها کشیده -

(تا چه کند قوت او را دمن)

حکیم گفت - اگر عمر این مرد باقی است. تاثیر این اسماء حسنیٰ و این اشکال متبرک بشفائے او کافی است - و گرنه من - نه بلکه (ابوعلی سینا) هم از گور در آید - کارے از وے نمے آید۔

بیمار دقیقهٔ چند مرده وار مدهوش و بیهوش افتاد - بعد ازاں "با حالتے باعث حیرت همه - بلکه من و حکیم هم" آروغے چند زد و چشمان بکشود - و سر از بالین برداشت و لگن خواست - گلاب بر روئے خوانندگان چنداں قے کرد که اگر (ابوعلی سینا) کتاب قانون خود را بوئے طعانده بود آنقدر قے نمیکرد - خلاصه خلط و ماده در شکم نماند - تا بیمارے برجا بماند۔

من در باطن با خود اندیشیدم - که آں کاغذ باید لفافهٔ دوائے مقی بوده باشد - و این همه قے از تاثیر آں و از تهوع مرکبِ ... بود - در ظاهر همه را بتاثیر دعائے مجرب خود خجل کناں گفتم "اگر من نمے بودم - البته این مرد تا حال مرده بود - از طرف دیگر حکیم این حال را بتاثیر مداوات خود نسبت داد - و گفت هیچ چیز بجز این دوائے من این قدر قے نیاورد - اگر دوائے من نشده بود این مرد هم نمے بود۔

من گفتم حکیم - اگر تو حکیم خوبے بودی - چرا دوائے تو پیش از دعائے من تاثیر نکرد؟ این خدمت و ... را و اشغال خود را بردار - و مردم را بحال خود بگذار - حاجت نیست - درویش بابا - در این که دعائے خوب مے توانی نوشت - و حق التعلیم خوب مے توانی گرفت - حرفے نیست اما همه کس مے دانند که درویشان ... چیستند - اگر دعا تاثیرے کند - گمان نمے برم که از برکت انفاس درویشان ... ایشاں باشد۔

من گفتم - تو سگ کیستی - که با من با این هرزه ها دهان بیالائی؟ من غلام شاه ... و من ... خداوند ... و اولیاء ... و آخرین آشنا - و حال ... بتقدیر تدبیر اهل خود میکنند - اگر بیمارے ... تقدیر چنین رفته است اجل علاج ندارد؟
... وقت ... بحالت نزع افتاد - و دست از وے

شستی۔ بیا پائے مرا بوس۔ تا یادعائے بفرباد دوائے تو بریستم۔ تا پایۂ نادانیت را بدانی۔ حکیم بمرگ خودم و بمرگ خودت۔ من از آناں نیستم کہ مرشد تو ہم بتوانداین جفنگہارا با من قالب زند؟ تا چہ رسد۔ بتو تو قلندر خرگدا! عاشق سوال و دریوزہ دشمن نماز و روزہ؟ پس برخاست و لبعد از ہزار لن ترانی روئے بمن آورد۔

من ہم با جواب پائے آب ندیدہ بمقابلہ پرداختم۔ کار از آب و تاب بسخنان درشت و شپاشاپ تیسلے و مشت کشید۔ گیسوانمرا گرفت ریشش را گرفتم گریبانم را درید۔ آستینش دریدم و ستم را گزید۔ صورتش را خراشیدم ہمے برسر و مغزم زدیم و ہمے ریش و گیس یک دیگر را کندیم و برباد دادیم۔ ہرچہ بیمار نعرہ زد۔ آنچہ بیمار داراں فریاد کردند۔ بجائے نرسید۔ وکم ماندہ بود۔ خونے درمیان واقع شود عاقبت زنے خود درمیان انداخت کہ لعنت ہم بحق القلم تو۔ ہم بحق القدم او۔ کوتاہ کنید کہ شاگرد داروغہ درخانہ رامی زند۔ کہ ایں ہمہ ہیا ہو و ولولہ چیست۔

از یک دیگر جدا شدیم۔ دانستم کہ بیماری بخت ویدم کہ تقصیر را از و مے بینند۔ و من حق مے دہند۔ حکیم را بچشم کسے مے دیدند کہ کار ناکردہ مزد مے خواہد۔ و مرا مانند کسیکہ کوہ ابوقبیس را باد نجائے تواند کند۔

چوں حکیم کار را بر خلاف مراد خود دید۔ ذوقم از دیشید جبہ و کلاہش برداشت تار و د اما پیش از رفتن موئے ریش خود را با قدرے از آں گیسوان تیغ جمع و گندہ کردہ۔ در پیش چشم من بجلو داشت کہ اے نرخر۔ جوز علی۔ ہیچ میدانی کہ دیۂ بجائے موئے ریش در طہران یک قرآن است، خواہم دید فردا در حضور آقائے امام جمعہ تو دیوار است گہیچ و ہیچ شدہ چگونہ از عہدہ اش خوردانی بیا بر خواہید آمد۔

اگرچہ مے دانستم کہ بعد از فرو کش غرور تو بہ ہیچ جنبشے نخواہد رفت۔ تا بسیار دمے نخواست کہ بدرخانہ امام جمعہ برند و صراحت با بخوانند۔ و ایں مایۂ شہرت و صیت من شود آوازہ شفائے حضرت ہرات معتبرت بود، با دعائے درویش بزہ رسیدہ بہ ہمہ پیچید نقل من نقل مجالس شد۔ پس از نتیجۂ تشعہ پیشتن۔ بغرامت و ادعیہ و لفظ اخوند حال بر کس بجائی کردن کیسہ و کندن جیب مشغول شدم۔ در نیک مدت ہاں ۔ بیمارے

...ہا از عظیم - اما از غریبے محبت بہر عطار سید داد و ہر کہ شد لطف و دولتے گشتی بود گل و
عظیم از عطار گشتا و دیگر و تا چار از طہران بسیاحت سائر ممالک ایران رو نہادم و بہ بلدہ
شہرہائے شہر تم بیش از من مے رفت چار از عطار شہادت نامہ عمل و دست داشتم
و بہر کس مے نمودم - تا اکنوں در سایہ زندگانی مے کنم - با اینکہ دعا ہم دید عدم تاثیر مجرب
و آزمودہ است - باز از حق القلم بار اضی نیستم - ہمیں کہ در جائے بر واجے کار خیلے
کساوی مے بینم - و در نظر مردم خوار مے شوم - کسب آں عطر مے کنم و از آنجا بجائے دگر
مے روم -

چوں نوبت بدرویش سیوم رسید گفت - اگرچہ نقالاں را عادت آں است کہ
رشتۂ سخن را دراز سازند - اما من افسانۂ خود را مختصر مے سازم - 2661 55E

(گفتار درویش سوم) گدائی -

من پسر مکتب داری ہستم - چوں قوت حافظہ و قدرت الفاظ ام را دید - از
افسانہ و حکایاتیکہ در فارسی بیش از ہر زبان است بیشترے را بمن آموخت - و از بر
کردم - و چوں گنجینۂ سینہ را از نقود ایں ہنر مالا مال کردم و بمخرج و صرف مستعد و قابل
شدم - لباس درویشی و سخنوری در بر بمیان مردم بلکہ بجان مردم افتادم
پیشۂ معرکہ بندی و سخنوری و نقالی پیش گرفتم - در اوائل مردم مرا چیدہ کار دیدند
نقلہایم را گوش مے کردند و از زیر بار ستی اش مے جستند - رفتہ رفتہ چلیدہ کار شدم - پس
با چلیدگی کار تلافی ہر مافات را کردم - در ہر آں گاہ قصہ مے ایستادم - و مے گفتم حضرات
" ہر کہ را مہر علی در دل است دست بجیب کند " میکردند - باز مے گفتم - ہر کہ دست بریدۂ
عباس علی را دوست دارد چیزے از جیب بیروں آورد - میآوردند - در آخر مے گفتم -
ہر کس آنچہ از جیب در آوردہ بمیان معرکہ اندازد - کم آدم بود کہ نمیداز و بریں منوال
ہر روز مبالغے مے اندوختم - بہ نگاہ قصہ را اینک سے دانستم - کہ مردم تشنۂ کدام فقرہ
اند - ہم در آنجا ریش شان را بچنگ میآوردم - مثلاً در افسانۂ شاہزادہ ختا با دختر پادشاہ
ختن چوں بدینجا مے رسیدم کہ - با ہزار ہنگا در آن و ہزار ہزار دلاوران و نخشۂ بادپایان
و ہمہمۂ پہلوانان و ہمہمۂ اجیاد و قعقعۂ سلاح و صعصعۂ رماح - غول ہزار
فن - با ہزار شاخ - ہزار گز دہن باز کردہ است - و شہزادہ را بہ دہان گرفتہ است

الہ الا ... بہ پا ماشک اندر دیدہ ایران خاک بر سر ... [illegible]

اعلو ... را بجستی آستین گرگ بیدار زان و ہراسان گردید اندر حق مے دود ...

شغل مے فرمود ... باوجود ... غول اژدہا لور ... خورشید بیدار السلام مے

گفتم اینک شئ للہ بہ درویش رسید تا نگریم۔ شاہزادہ چگونہ از کام غول رہائی

یافت ... غول را بایک ضربت گرز فرقش مثل گنبد خشخاش خرد و خاش

کرد۔ قبلاً ... پائے معرکہ دیوانگان نقل و افسانہ زبانی بے کاران نبودند گر ناشنید

بودند منہم ازان نادرستان نبودم کہ برایگان در وانہ نشان سازم۔ این بود کہ اکثر

اوقات وعدہ نقل بہ نگاہ بالغزولے انداختم۔ و کیسہ سرمایہ نقل را تہی نمے ساختم اکنون

ہم بدین منوال از پہلوئے بیکاران اسباب گذرانی ہم مے بندم در چوں جیب و بغل

بیکاران شہرے خالی مے شود بشہرے دیگر مے روم۔

(بود تا ابلہ اندر رو ہر مفلس در نمے مانم)[1]

2/11/55

---

[1] نمی ماند

حل شدہ گیس پیپر

برائے منشی فاضل

ملنے کا پتہ:۔

تاج بک ڈپو موہن لال روڈ لاہور

قیمت -/1/2

گفتار دوازدهم

در بیان دریافتن حاجی بابا که دنیا دار مکافات است و باندیشه کار دیگر افتادن

بعد از استماع سرگذشت درویشان از حکایات مرغوب و مطلوب ایشان بهره مند و سپاس گذار گشتیم۔ بدین خیال افتادم که بقدر امکان از حیل و تلبیس ایشان بیاموزم و بحلقهٔ ایشان درآیم۔ درویش صفر از افسانه و افسون و کرامت فروشی و دعانویسی از طلسمات و عزائم اطلاعے کامل بخشود۔ نقال نیز از قدرے نقل و افسانہائے خود با طریقهٔ معرکه گیری و سخنوری و جیب و بغل تهی سازی بمن بیاموخت و کتاب ہائے خود را بعاریت داد۔ تا از آنها مستفید شوم۔

اما با این همه باز قلیان فروشی را ترک نمی کردم۔ این قدر بود که بجهت دوستی بابا ارزق پوش بر خانمان انگشت تحمیل کشیده بودم آنچه از ہائے می اندوختم۔ بهوئے می رفت۔ درویشان تنباکوئے خالص را برایگان جذب هوائے نمودند۔ و منهم تلافی مافات۔ شایگان۔ دود سرگین و کاه و برگ خشک درختان بخورد دیگر مشتریان می دادم سیئے در وقت بر چیدن دوکان پیره زنے بخلاف سائر پیران که گو پوشیده روز نده پوش کو نپشت چنان در چادر فرو نهفته که بزور آوازش بمی آمد۔ گریبانم اگرفت۔ و قلیانے خواست۔ منهم از مخلوط ترین معمول خود قلیانے بدستش دادم۔ پف قلیان همان و آواز آخ و تف همان۔ ناگاه پنج شش تن [illegible] با پهاق و چماق [illegible] در رسیدند۔ و بے محابا مرا بباد [illegible] گرفتند۔ [illegible] داروغه در آمد۔ [illegible] روئے بمن آورد که اے [illegible] پدر سوخته نا کسے [illegible] [illegible] تا [illegible] شود [illegible] تا ناخن ہائے [illegible] پدر سوخته را بر بیزید۔

فی الفور پایم به فلک برکشیده شد - و باران چوب به سرم باریدن گرفت گفتی
ده هزار زبانیهٔ جهنم بشکل داروغه و پیره زن در برابر چشمم - با آهنگ چوب و نوائے ناله
شکن زنان مے رقصیدند) هر چه داروغه ریش خود و گور پدر و مادر و بجان
فرزندان عزیزش قسم دادم - و هر چه [illegible]
شفیع آوردم - سودے نکرد - هر چه از حضرت [illegible] التماس و درخواست [illegible] نمودم
فائده نه بخشید - از رفقائے خود درویشان استمداد نمودم - لب به جنبانیدند -
عاقبت از ضرب چوب بیتاب و توش مدهوش افتادم [illegible]
وقتیکه به هوش آمدم - خود را سر به دیوار و از تماشائیان محاط دیدم - اما نه برائے
ترحم و اظهار مروت بلکه به تماشا و غارت قلیانها و چنته و ما یه [illegible] اسباب مرا نیز تاراج
برده مرا سر داده اند - تا به هر جا که مے خواهم بروم - خدا رحم کرد که منزل نزدیک بود [illegible]
خود کشان با آه و ناله خود را به منزل انداختم -
با زخم پا و درد دل یک روز در منزل خود افتادم - روز دیگر یکے از درویشان
جرأت کرده به پرسیدنم آمد - و گفت - که اگر پیشتر مے آمدم - شاید مرا نیز شریک تو مے
دانستند - و به روز تو مے نشاندند - چه من هم - وقتے چنین زمین [illegible] [illegible]
و از آنچه به سرم آمده حکیم شده ام - پس چاره و معالجه مرا نیز [illegible] در اندک مدتے پرده
پایم وصله [illegible] یافت - و باز براه افتادم [illegible]
در ایام زمین گیری با سر صبر بحالتے خویش اندیشیده - چنان به عقلم رسید - که قدوم
مشهد در ساعتے نحس بوده است - چنانکه نمے دانم - قمر در چه برج [illegible] است؟
اول کمرم شکست بعد از آن ناخنم ریخت اگر [illegible] [illegible] مریز هر چه
به از آن که تا پائے دارم - از این ویران شده بگریزم - پس [illegible] نمودم
و نیت خود را به درویشان گشودم [illegible] علاوه [illegible] هم سفریم
را خواست که عیب از هوائے [illegible] بدنهوا شده [illegible] گرفته
اند - چه با ملایان [illegible] کار حضرت [illegible]
[illegible]
پس قرار به پوشیدن کسوت درویشان [illegible] و لپست

تنخے خریده - بدوش وسر انداخته وگذاردم - و با درویش بہیا سے سفر شدم - چناں ہر دو مشتاق رفتن بودیم - کہ خواستیم بی رفیق عزم طریق کنیم - اما از راه پیش بینی خواستم از کلیات شیخ سعدی تفالی زنیم (درویش جعفر) بعد از وضو و دعائے فال امام جعفر صادق کلیات شیخ را بکشود - ایں عبارت بر آمد - کہ خلاف رائے خردمندان است بامید تریاق زہر خوردن و راہ نادیده بے کاروان رفتن" ایں فال معجز مثال مانع خیال باشد -

در ہنگام تجسس کاروان از قضا به علی قاطرچی برخوردم - کہ تازه بمشہد رسیده بود - و برائے طہران بارگیری پوست بخارائی مے خواست از دیدارم خرم و خنداں قلیانی چاق کرده بدستم داد - و استفسار حال ایام جدائیم نمود - شرح حال خود باز نموده - او نیز از آں خود را بدیں طریق بکشود - کہ با پوست بخارائی بے ترس ترکمان از مشہد باصفہان رفتم - در اصفہان ہنوز گفتگوئے شبیخون کاروان در دہا نہا بود" مے گفتند کہ "غارتیان ہزار سوار بوده - و اصفہانیاں باکمال مردانگی مقاومت نموده - خاصہ کربلائی حسن دلاک بزرگ غارتیاں را زخم دار کرده - بہزار مشقت از دستش گریختہ است"

چوں من از سرگذشت خود واقعہ حال پدر را از ہمہ کس پنہاں مے داشتم نخواستم بعلی قاطرچی ہم بروز دہم - اما از درد دل پک پر زورے بقلیان زده دہان را پر دود کرده و لپک پر زورے بصورت علی قاطرچی زدم - کہ ریش و پشم او پر دود شد و دود آتش دل من اندکے فرونشست -

علی قاطرچی در آخر گفت کہ از اصفہان قدک و تنباکو و تنکہ برنج بہ یزد بردم - و از آنجا مال یزد بمشہد آوردم - حالا چنانچہ گفتم از اینجا بطہران مے روم - و بگردن من کہ شما را بطہران برسانم در راه تنہا - و بہ وقت خستہ شوید - براه خدا بر روئے قاطران خود سوار تان مے کنم -

3||1201

شمس

گفتار سیزدہم

بیروں آمدن حاجی بابا از مشہد

و ملاقات او با ئے دلمرو چگونگی معرکہ گیری او

دروقت بیروں آمدن در دوم دروازہ گفتیم "برائے مشہد اے کوفہ ثانی! الٰہی مثل شہر قوم لوط زیر و زبر بشوی" اما از ترس بدیں سوئے و آں سوئے نگریستم۔ کہ مبادا یکے از معتقدین بشنوند و لسبزائے بے ادبی بمشہد مقدس سنگسارم کنند۔ درویش صفر، نیز با من ہم لعنت بود۔ من از درد چوب و فلک و او از درد کوک و کلک بر دو مشہد و مشہدیان دعائے خیرے کردیم۔

مے گفت۔ رفیق "تو ہنوز جوانے و ناپختہ خیلے نان باید بخوری تا پختہ شوی ایں صدمہ صدمہ نبود۔ کہ از آں گلہ تواں کرد۔ انشاء اللہ ازیں صدمہ ہائے خیلے خواہی دید۔ و لے چشم بکشا کہ تجربہ روزگار حاصل کنی۔ مثلاً ازیں صدمہ داروغہ ایں تجربہ را حاصل کردی۔ کہ داروغہ را نہ صرف بلباس داروغہ بشناسی۔ پس اندیش خود گرفت) کہ مثل منی را بایں سن و سال سفر ناچارے خیلے سخت است"

گفتم۔ رفیق۔ تو اگر مے خواستی در مشہد بمانی۔ کار در دست خودت بود۔ در صورتیکہ مواظبت نماز و روزہ ات باشی و زبانت را از گفتن نا ملائمات نگاہداری با تو چہ کار دارند؟

گفت۔ راست است اما مے بینی کہ ماہ رمضان در پیش است و ملایان دراں ماہ بر مے شوند دشمن مرد روزہ نیستم۔ و ملا نکند شوم۔ نمیان قدیمے زند ناب حضرت ذات من است۔ بایں دو نفس کشیدن بر من حرام است) اگر مے خواستم مثل ایام پیشین در خلوت روزہ بخورم۔ شاید ممکن مے شد۔ اما باآں ہمہ دعوائے ولایت و کرامت منافات داشت و آنہم مانند من آدم کہ ہمیشہ منظور نظر یاست! آفاد

صفر به بهانه (فعدة من ایام اخر) بانیت خالص روزه‌های توان خورد و
کسے اعتراض نمیتواند کرد.

مختصر مجملاً تا به سمنان بوقوع واقعه که قابل ذکر باشد نرسیدیم - مگر آنکه روزے دو پیش از رسیدن بدان مقام در وقت باری یعنی قاطرچی در بار برداری - از بهمان جلسے کرم کرده تا شکسته بود. صدائے طراقی بر خاست - و درد غریبے عارض شد - و تا زمان بهبودی آن - بماندن از کاروان ناچار گردیدم - و چون ترس ترکمان هم باقی نمانده بود - در ماندن محظورے ندیدم زاده درویش صفر برائے اینکه از لذائذ رمضان باز نماند در سمنان نماند.

در نزدیکے شهر در مقبره تخت پوست خود را انداختم و بعادت درویشان - نغیر کشان و یا هو یا من هو یا من لیس - الا هو - نادعلیا مظهر العجائب - گویان بنائے نعره کشیدن و تکبیر زدن گذاشتم - تا مردم از ورودم خبر دار شوند - چون هیئت خود را قلندرانه بصورت عجیب و غریب آراسته بودم - اعتقادم این بود - که افسونها و مکرهائے آموخته‌ام - در آنجا خوب بخرج مے رود.

دو سه زن پیش من بدعا خواستن و تعویذ گرفتن بیامدند - و هدیه آنان هم چو از ما [illegible] دیده بود - درد کمر من نوبتے شدت کرد - که زمین گیر شدم - در جستجوئے طبیب افتادم - معلوم شد که در سمنان کسیکه ظنه طبابت برو رود دو کس است دلاکی و نعلبندی دلاک بخوان گیری - و دندان کشی و شکسته بندی مشهور بود - و نعلبند بحکم سر رشته در بیطاری در معالجه انسانی نیز مداخلت کرده [illegible] دیگر یعنی فرتوت پرگوئی و کم شنو بود بعد از [illegible] امید [illegible] سر را [illegible] زدست و پنجه نعلبند یاد مراجعت می نمودند - و اعمال او را از معجزات انبیاے بنی اسرائیل مے شمردند - [illegible] هر سه بسر وقت من بیچاره آمدند - همه متفق بر [illegible] این درد من از سر یا سبب - [illegible] گر مانند سر یاست او را علاجے بجز داغ نیست [illegible] تجربت [illegible] جراح قرار دادند نعلبند [illegible] زغال بادم [illegible] چند بیاورد [illegible] گوشه [illegible] سرخ کرده - بعد از آن هر آوارد و انداخت [illegible] معلوم [illegible] جاے کمرم را داغ کرد - وقتے که [illegible] نعره فریاد بر نیاوردم حاضرین دهنم را می گرفتند

که ضماد دمیا دَرکه خاصیتش نه زود خلاصه تک وتهادر آں گوشه افتادم - واز ترس پرستار ماندن پلئے بیروں تهادم - زمانے کشید تا جائے داغها پدید گشت - ومن بهبودی یافتم هم را اعتقاد اینکه بهبودی من بجهت موافقت اعداد سنجها با اعداد چهارده معصوم شد - و کسے را شک نماند که آهن سُرخ نیز از آلات معجزه است - اما من خود نیک فهمیده استم - که طبیب دردم راحت در آں گوشه بود - و لے از ترس نفهم در نمی آمد - تا خاصیتش باطل نشود -

۵۵۴ / ۱۱ / ۲ (وزیده کردن)

پس از آں باز راه خود پیش گرفتم - اما پیش از راه افتادن خواستم هنر آزمائی کنم - تماشاگه معرکه دیدم در دروازهٔ بازار - درمیان راه دو رمیدانچه که در وقت ظهر رِک تنبلان بود - دستمال خود را گسترده بادبوق و هنگامه - گرم کردم - باگرد نهانے کشیده چشمهائے دریده - دهنها باز - پیرامونم را گرفتند و من درمیان قدم زناں - تعلیمے را که در زمان دلاکی خود آموخته بودم) بدیں گونه نقل کردم راویان اخبار و ناقلان آثار چنیں روایت کرده اند که در ایّام خلافت هارون الرشید در بغداد دلاکے بود - (علی صقال) نام استادے ماهر و چیره دست که چشم بسته سر تراشیدے - هنوز چپے زدے هیچکس نماند که سرش را او نه تراشید - از کثرت مشتریاں و از دحام مکاریاں گستاخی برآں عارض شده و غرورش برآں داشت که بجز بزرگان کسے را مجال نمی گذاشت و بجز سر شناساں و پول خرچ کناں سرے نمے تراشید معلوم است - هیزم همیشه در بغداد گران است - هیزم فروشاں بدکان (علی صقال) می آمدند که جمعیت از همه جا بیشتر بود - تا هیزم گران تر بفروشد از قضا روزے هیزم کشے ناشی از استادی (علی صقال) بے خبر - بار هیزمے بر خر از راه دور بیامد و لعلی صقال گفت - بیا و ایں چوبهارا بخر -

(علی صقال) را از شنیدن لفظ چوب نادر شیئے بخاطر آمده به هیزم فروش گفت بسیار خوب - فلاں مبلغ مے دهم - و هر چه چوب بر روئے خر تو است مے خرم -

هیزم فروش قبول کرد صیغه بیع جاری شد - چوں بار خر را بر زمین نهاد و بها خواست علی صقال گفت -

تو همه چوبها را تحویل ندادی تا بها بستانی - پالان خرت نیز از چوب و آں هم داخل معامله است -

هیزم فروش سراسیمه شده - که هیزم کجا؟ و چوب پالان خر کجا؟ گفتگو دراز کشید. مناقشه عظیمی برخاست - آخر الامر علی صقال بار خر و پالان خر را گرفت - و هیزم فروش را دو دست تهی روانه کرد - که هر کجا دلت بخواهد برو.

هیزم فروش پیش قاضی دوید. قاضی از علی صقال، واهمه داشت - روی نشان نداد - به نزد مفتی رفت - مفتی مشتری علی صقال بود - حواله به شیخ الاسلام کرده - هیزم فروش دست بدامان شیخ الاسلام زد. شیخ الاسلام جواب گفت - در آیات کتاب و اخبار و سنت در این مسئله نص صریحی نیست - تا به شرع و نقل حکم قطعی در این باب توان کرد - هیزم فروش از میان در رفت - عریضه نوشته - روز جمعه در وقت رفتن به مسجد شخصاً بدست خلیفه داد - البته دادرسی و عدالت خلیفه را شنیده آید - فوراً او را بحضور طلبید - هیزم فروش بخاک افتاده دست بر سینه منتظر حکم استاد.

خلیفه گفت - ای مرد عزیز - در این دعوی لفظاً حق با علی صقال و معناً با تو است اما چون احکام شریعت بلفظ قائم و عقد بیع و شرعی بالفظ جاری میشود لفظ مناط اعتبار است و گرنه احکام شرع بی قوام و امور عامه بی نظام بلکه معاملات مردم مهمل و معطل میماند - و اعتماد افراد و آحاد بیک دیگر از میان میرود و در عقد بیع لفظ همه چوبها ذکر شده - لهذا باید همه چوبها از حیثیت اینکه چوب است از آن علی صقال باشد - و پالان خر نیز چون چوب است از آن دلاک میشود - پس از این صحبت خلیفه هیزم فروش را پیش خوانده در گوشش سخنی چند گفت - که کسی نشنید - و هیزم فروش را خرم و خورسند با خر بی پالان روان کرد.

چون بدینجا رسیدم - از نقل حکایت باز ایستادم - و کشکول خود را پیش یگان یگان حاضرین برداشتم که اکنون شیئاً لله - به فقیر پول برسد - تا تتمه حکایت را بگویم - چون معرکه نشینان را سخت تشنهٔ تتمهٔ حکایت کرده بودم - با قسمهای غلاظ و شداد - بلکه دشنامهای سخت بر آن گفته - که چیزی نداریم [illegible] که ما [illegible] پس گفتم.

تتمه: خلیفه به [illegible] سخنی چند گفت و هیزم فروش [illegible] خدمت بود [illegible] باشد کسی که هیچ [illegible] با دلاک نداشته باشد [illegible] خوب [illegible] دلاک الماضی لا یذکر)

اکنوں نظر باشتهار و ناداری تو من و یکے از رفقایم میخواہیم لذت اُستادی و مہارت سر تراشی ترا دریابیم۔ سر مارا بچند مے تراشی علی صقال بے خیال یا او بے ضابطے مزد تو بخواست مقدار کردہ۔ چوں سر ہیزم فروش را پاک و پاکیزہ تراشید۔ دلاک پرسید۔ کہ رفیقت کو؟ ہیزم فروش گفت ایں جاست۔ میاورم۔ پس از دکان بیروں آمدہ۔ افسار خرراکہ دراں نزدیکی بستہ بود۔ بگرفت و بدوکان کشید کہ اینک رفیقم۔ بیا و سرش را بہ تراش۔

علی صقال برآشفت کہ سرِ مثل تو ئی تراشیدن برائے من کم بود کہ باید سرِ خرت را ہم بتراشم؟ مردک شوخیت گرفتہ است۔ یا ریشخند میکنی؟ برو گم شو۔ وگرنہ ترا با ہمیں خرت بدرک میفرستم۔ ایں بگفت و ہیزم فروش را از دکان براند۔

ہیزم فروش شکایت بخلیفہ برد۔ خلیفہ سرہنگے فرستادہ۔ علی صقال را با اسباب سر تراشی فوراً بیاوردند۔ خلیفہ رو بدو نمود۔ کہ چرا سر رفیق او را نمے تراشی مگر قرار تو بتراشیدن دو سر نبودہ است۔

علی زمین خدمت بوسید۔ کہ یا امیر المومنین راست است امّا تا اکنوں خر رفیق انسان نشدہ۔ و آنگہے اہل ایمان۔ رفاقت انسان با خر متصور نیست۔

خلیفہ نیک بخندید۔ کہ راست است۔ اما در صورتیکہ پالان خر شامل ہیزم بودہ باشد۔ سر خر ہم شامل سرانسان میتواند شد۔ استعمال چوب برائے چوب پالان خر کہ تصور میکند؟ از ایں حیثیت کہ سر است۔ داخل مقاولہ آمدہ ولو آنکہ نہ خر باشد۔ و چوں غرض ایں مرد از سر رفیق۔ سر خرش بود البتہ سر خر او را باید بتراشی۔ وگرنہ سزائے خواہی یافت۔

پس علی صقال با مبالغے صابون سراپا سر خر را در حضور خلیفہ و سائر حضار با ریشخند و استہزائے ایشاں تراشید۔ و خلیفہ ہیزم فروش را با انعامے فراخور حال وے روانہ نمود۔ و آوازہ عدالت و داد خلیفہ بہمہ بغداد بپیچید۔

۲/۱۱/۵۹۲۰

شمس

گفتار چہاردہم

در بر خوردن حاجی بابا بچاپاری و نتیجہ آن!

از سمنان شادان بیرون آمدم۔ درد شکم بہبودی پذیرفتہ بود۔ چوانی و جمال بجا بیست تومان پس انداز مشہد در جیب۔ عنبر ہائے اندوختہ در بغل آہنگ آں داشتم کہ چوں بہ طہران رسم۔ کسوت درویشی را بیندازم۔ و بالباس بہتر از آں بکارے بہتر ازیں بپردازم۔

دریک منزلے طہران بہ آواز بلند اشعار لیلیٰ و مجنوں خوانان راہ می پیمودم۔ ناگاہ۔ چاپارے از پشت سر در رسید۔ در صحبت کشودیم تکلیف نمود کہ اندکے آرام کردہ غذائے بخوریم۔ چوں بوا گرسنہ بودم غنیمت شمردم۔ در کنار کشت زار بر لب آب نشستیم اسپش را بکشت زار رہا کرد۔ پس از قاچ زین کیسہ ہائے چرمینہ بگشود از یک جیب شلوار دستمالے پر از چلو یا دو سہ نان۔ و از جیب دیگر گفت و دو ورح آب خوری و کیسہ تنباکو و چند چیز دیگر۔ با شش ہفت تخم پیاز خام در آورد۔ و با اشتہائے تمام ہمہ را بخوردیم بعد از آں نوبت جواب و سوال از کیفیت حال شد۔ حالت من از سر و وضع معلوم بود۔ سرگذشتم بدراز نکشید۔ اما سرگذشت او معلوم شد کہ چاپار حاکم استرآباد است و شورش حیرت و شادی من خبر خلاصی ملک الشعراء را از اسارت ترکمانان بطہران مے برد۔ دلخوشی خود را ازیں خبر بچاپار بروز ندادم اگر چہ یکے از تجربہائم ایں بود۔ کہ راز دل را بہ کسے نباید گفت، بنابرایں تجاہل چناں نمودم کہ گویا ندانم چناں کسے در دنیا ہست یا نہ۔

چاپار گفت ملک الشعراء تنہا باستر آباد صحیح و سالم رسید۔ و چوں او ضاع او درستی نداشت۔ خبر بخانوادہ اش نے برم۔ تا برائے او ضروریات تجمل بفرستند پس از نقش دستمال کاغذے بیروں آورد۔ بپرسیدم نامہ ہائے ایں شوہر بود۔ تذکرہ گنج کاوی بہ من داد تا بخوانم۔ و از مضمونش پیش معلوم شود۔

کاغذ اول عریضہ بود بہ پادشاہ نشانہ و متضمن شرح حال گرفتاری و ایام سارش

بدین مضمون :- بے اتنہا - تشنگی و گرسنگی بے حد و بے پایان در رفتار وحشت آثار دہشت ہشیار ترکمانان - بدین بندۂ نابود و ناچیز و ناتوان - نہ چندان صاحب الحس و دشوار بود - کہ محرومی از فیض حضور ساطع النور و ظلم و جور آن گروہ ستایش خدانشناس نہ چندان موثر - کہ مہجوری و دوری از کیمیا اساس گردون پاس عرش اساس - در دریائے سلطنت و شہریاری - و گوہر کان عظمت و تاجداری شمس السلطنت والدولت والرفعت والجلالت والعظمت والاقبال شاہنشاہ معظم قبلہ اعظم عالمیان و عالم کہ آفتاب معدلتش کران تا کران جہان بر مفارق جہانیان گستردہ و صیت شہریاریش قاف تا قاف باکناف و اطراف گیتی رسیدہ است - از خاکپائے توتیا آسائے و عیون آرائے شہنشاہی کہ کحل الابصار ذوی الانظار است - متوقع و امیدوارمی باشد کہ بحکم (السابقون السابقون اولٰئک ھم المقربون) مانند سابق ایام در مسلک مقربان و خدام حضرت قدر قدرت منخرط و منسلک گردد - و عندلیب خوش لہجہ سخن و سخنورش باز از سر نو در شاخسار مدحت و ستایش و گلزار ثنا و نیایش ذات ہمایون میمنت مقرون بانغمہائے موزون و آہنگ ہائے گوناگون تا انجام دہر بوقلمون بہ ترانہ و ترنم درآید

و ختم عریضہ بدین بیت بود کہ

شکر نعمتہائے شہ چندانکہ نعمتہا شہ
عذر تقصیرات من چندانکہ تقصیرات من

کاغذ دوم خطاب بصدر اعظم بود - کہ با کثافت بشرہ و عنق منسرو و رستارہ بانی درمیان ثوابت و شگرف و بے پایان - بہ عظمت و جلالت و لنگر گران درمیان دریائے ژرف و بیکران رتق و فتق امور دولت مے شمرد و التماس حمایت و جانبداری دارد -

کاغذ سیم بمعتمد الممالک قریب بہ ہمین مضمون -

کاغذے دیگر بزنش و بعد از بیان تفصیل اندرون اینکہ امید وارم کہ در وجہ رخت و بخت مانند ایام پیش افراط و اسراف نمودہ و کنیزان و غلامان را پرستاری نیکو نمودہ بہ شوہرانے حسن رخت و لباس حضرت کہ مسرت پارہ منہ اہم -

مضمون ... در تربیت فرزندی و نوعِ ... وقت و تعلیم و نشست و برخاست با مردم ... بنموده ... ترک نکرده - و تا اکنون در سواری و تیراندازی ... اسپ ماهر شده است ...

مضمون ... در تربیت ... امور خانه و خانه داری بیش از پیش بکوشش - ... بخدمت ... رفته از جانب من در دامن بوسی و چاپلوسی کوتاهی ... زنان و کنیزان متوجه شود - ... حمام زنند - در گردش و تعزیه همراه ایشان باشد ... اندرون راه دهد - در و دیوار اندرون را ... معمور ... از پشت بام با همسایگان گفتگو و مراوده کنند ... اندرون ... بسیار کند - اگر با کنیزے محرمانه سخن گوید - پدر ... با ... مرد ... درستے بیچاره ... -

[illegible] بیچارہ دادم - بدستمال خودنہاد - از ذوق ایصال [illegible] پایش بزمین ... میگفت که از [illegible] ... و پیش از من این خبر را برد - روز و شب [illegible] ... از بزرگ ... بزرگ گرفتم - و اسپ [illegible]

[illegible] ... خستگی ... بخواب گران رفت - در [illegible] ... از کار و بار ملک الشعرا سر [illegible] ... چه ... دارد - ... میگوئی این [illegible] ... اسپ را از عقب ... آوردند [illegible] ... نامہ ... و با اسپ بزرگ سوار [illegible]

[illegible] ... چارہ است قدر پیادہ ... [illegible] ... چارہ است ... [illegible] ... تبدیل [illegible] ... باعتماد رابطہ [illegible]

شادان بلگرامی

۴۰-۳-۱۹۱۱

گفتار پانزدهم

ورود حاجی بابا بطهران و رفتن وی بخانهٔ ملک الشعراء

صبح زود (هنوز بسته) از دروازهٔ شاه عبدالعظیم داخل طهران شدم. و فی الفور بمیدان اسب فروشان رفته اسب خود را بدلال دادم از تندی و تیزی او در راه معلوم شده بود که با اسب [illegible] با بروایت دلال این قدر عیب داشت که اگر میفت میدادم با شیطان [illegible] بود [illegible] در [illegible].

در آب شب و حرون تنگ ران تا پروغ زانی
سکندری خور و کج کول و [illegible] و گمراه

چپ است ابلق هم وارو [illegible] یالش را هم داغ کرده اند [illegible] اسب نداشته باشد داشت و بالعکس با این همه صفات [illegible] من متحیر شدم. چون من [illegible] او متحیر شد [illegible] نیمه مرده خواست بدید. قبول نکردم و او قبول کرد. [illegible] چون قیمت [illegible] و چند و چون نداشته. بزودی معامله را [illegible] خریدم. [illegible] درویشی را در بغل نهفته بصورت مسافران [illegible] ملک الشعراء [illegible].

خانهٔ ملک الشعراء در یکی از محلات پایتخت [illegible] بود [illegible] سفید روا [illegible] صاحب خانه دانسته [illegible] و این [illegible] باامید مژدگانی [illegible] برو [illegible] قلیان بدست [illegible] آواز [illegible] گفتم [illegible].

ناظر گفت [illegible] و [illegible] نشان داده [illegible].

ناظر گفت [illegible].

من گفتم - بلے - وخیلے زود ہم چنانچہ فردا - چاپارے دیگر با تفصیلے پیش از یں با عریضہ
از خان بپادشاہ - و با نامہ چند بہ اعیان دولت میرسد -

پس سراسیمہ دیوانہ وار بنا کرد بجر فہاے پا در ہوائے زدن - کہ عجیب وغریب! خدایا!
چہ خاک بسر کنم؟ کجا بمیرم؟ چہ بکنم؟

ہمیں کہ سراسیمگیش اندکے فرو کش نمود - خیلے کوشیدم تا بفہمم ایں خبر شادی - چرا سبب اندوہ او
شد ایں قدر گفت - کہ ہر کس را اعتقاد ایں بود کہ خان مردہ است - حتی زنش ہم در خواب دیدہ
بود کہ دندان آسیائش کہ ہمیشہ در دہنش واقع است افتادہ است لہذا حکماً بایستے شوہرش مردہ باشد - و
پادشاہ نیز ہمیں را گفتہ است اینکہ مردہ است نمیدانم چرا نمردہ -

گفتم خوب - حالا تو مے گوئی حکماً باید مردہ باشد - و پادشاہ نیز گفتہ کہ حکماً مردہ است
اما من اینچہ کمن مے توانم گفت - ایں است کہ شش روز پیش از یں در استر آباد زندہ بودہ است
و حکماً باید زندہ باشد اینکہ زندہ است نمیدانم چرا زندہ است انشاء اللہ ہفتہ دیگر با پائے خود
با ثبات و اظہار حیات خود خواہد آمد -

پس متحیر و متفکر آہے کشید و گفت - کہ ہرگاہ حالت واقعہ ایں جا را با مرگ قطعی او شنوی ہر آئینہ
از سراسیمگی من متحیر نخواہی شد -

اولاً پادشاہ اموال او را از خانہ و برگ و ساز حتے اموال جاندار مانند کنیزان گرجی - بہ نور چشم میرزا
شاہزادہ بخشید ثانیاً - و حکمش صادر شد و باعتماد الدولہ رسید ثالثاً منصبش بمیرزا فضولی وعدہ
دادہ شد - قونز بالاے قونز اینکہ زنش بعد از ایں خواب بہ الله یپرش شوہر کرد - حالا حق دارم - کہ سراسیمہ
شوم یا نہ -

گفتم بلے - تو حق داری - اما مژدگانی من کو؟

گفت - اما دریں باب - دست پیش من مجاے نہ نیست چرا کہ ایں خبر زندگی کہ تو آوردی
برائے من بدتر از خبر مرگ است - وقتیکہ مے آید - بیا از خودش بگیر

پس با میدینکہ وقتیکہ بیاید میاید از خودش مے گیرم - تا ظہر مشغول بفکر و حیرت خود
گذشتہ - و زنانہ بیرون آمدم

شنیدے از ستارہ دوش مژدہ شب ...
و دو شنبہ آید بہ منصب ...
شادان بگیلانی

گفتار شانزدهم

تدبیر حاجی بابا باستقبال حال و گرفتاریش بدعوا

قرار بر آن دادم که منتظر ورود شاعر شوم. و به همت او کاسه به دست آرم. که با تقوی و پرهیزگاری لقمه نانی بکف آرم. ولی آنکه حیل و دسائس آموخته را بکار برم به پیشه سفت کاروبار خود بپردازم چه از معاشرت بی سروپایانه و زندگی عوامانه دلتنگ شده بودم. از امثال و اقران خود کسانی را در درجات عالی و مناصب بزرگ میدیدم که من در نزد آنان برتری بودم و بیش از آنکه هیچ منصبی رسم برای خود طرح صدارت عظمی ریخته و در وصول بآن پایه آنچه باید بکنم همه را ترتیب دادم.

با خود می گفتم. خوب پیش خدمت باشی اسمعیل طلائی، با آن کنزاقی اول چه بوده جز یک فراش شلخته نبوده؟ نه از من بلندتر است و نه از من زبان آورتر.

اگر سواریش نبازد. غالب آن است که مثل من آدمی در زیر دست ترکمان بار آمده با او برابری نتواند کرد.

معیر الممالک. که صندوقهای پادشاه را از طلا می انبارد. و با طناکیسه خود را هم خالی نگذارد کیست؟ البته پیر ولاک به پایه پیر اقبال مرسد. بلکه من بالنسبه از او بهترم. چرا که نوشتن و خواندن میدانم سرکار منقلب مدار الشأن العهدة علی الراوی، هر دو از بته فرق نمیکنند با وجود این هر چه دلش میخواهد میخورد. و می پوشد و هر روز لباس تازه می پوشد و بعد از شاه کسی بقدر او تن خوش گل ندارد. با این که نصف نقد و جنس خدمتش در او نیست. و اگر بحرف این و آن اعتماد توان کرد. نه خر بلکه خرتر از شدید است.

غریق بحر این افکار و اندیشه بودم که [illegible] شنیدم [illegible] شد. که [illegible] [illegible] افتادم. چنانچه گفتی مرده بوده [illegible] [illegible] بودند و بچشم دیدم [illegible]

هنگامیکه دیدند چون از آن بیخودی بخود آمدم - زخمهائی خود را به پارچه دیدم و بحالت خوشنودم گرفت - روی بیانار کهنه فروشان رفتم تا البسی نو کنم کفشی و دلو لیکن قدم بمیر خویشتم -

ناگاه در راه ازدحامی دیدم - در میان ازدحام سر تن لشیئت هر چه تمام تر بیگ لگد آویخته دشنام میداوند - صف تماشایان را دریده بمیان ایشان خزیده دیدم - بخت کور چاپار که روز دست زده بودم - با بزرگ و دلال در اسپ و زین و یراق نزاع میکنند :-

بزرگ میگفت - که اسپ از من است :-

چاپار میگفت - زین و یراق از آن من است :-

دلال میگفت - همه اینها از من - بکسی دخلی ندارد :-

دیدم که بدبخت بلائی دوچار شدم - خواستم آهسته بجهم - ناگاه چشم دلال بر من افتاد پریشانم گرفت - که - اینک فروشنده اسپ همین که چاپار مرا دید یراق و پالان مثا زده بر فرق من ریخت و کم مانده بود که کلاهم را بیند صدای رهزن و دزد و ناکس به ده گوشم را درید :-

این میگفت - اسپم را بده :-

آن - زین و یراقم کو :-

آن دیگری پولم را پس بده :-

8/11/53F.

مردم همه "این پدر سوخته را ببرید بالشرع یا العرف" :-

هر چه فریاد کردم - و سوگند خوردم و افکار نمودم فائده نکرد - هر چه التماس کردم نتیجه سلامت نمودم - سودی نداد - در ده دقیقه اول محال بود - کسی گوش بحرفم بدهد - از هر سری صدای بر می خواست چاپار که خیلی داغ دل داشت - و حق هم داشت - بزرگ میگفت - ظلمیکه بمن شده به هیچ کس نشده است - راست میگفت دلال با هزار دشنام میداد - که مرا فریفتی - او چندان حق نداشت با ولی بزنجی و بلا بجا شد - و ... دلبری داوم - و ... شدم - بچاپار گفتم که - آقا جان دعوای تو سر چیست - ... ؟ اینک زین و یراق تو صحیح و سالم

زخمی شده ... بوده است. بردار و برو. بزرگ را گفتم بالاتر تو اسپ را از دو جهت باز شکر خدا را ... بود کلاهت را ... گردی ... رسید ایں اسپ
تو بگیر و برو. و صداقت هم نباید. آما با دلال شروع کردم. ... زجر کرد ... می خواستی ... اول ... نیم مرده بجائے اسپ نیم زنده عوض بدهی. اگر هر پول
اسپ را داده بودی حق دعوے داشتی. اما حالا حق دعوے نداری:-
خواستم پول را پس بدهم. نخواست. که از دیروز تا کنون خرج اسپ را کشیده
ام باید بدهی. بنابریں دعوے رنگ دیگر گرفت. و بر ... قاطع هیچ یک را
دیگرے قبول نمے کرد. سودا آخر قرار دادیم. بحضور داروغه رویم. تا طے دعوے
بر وفق قاعده شود:-
... داروغه در میان چهار سو دم ... نشسته و چوبک داران بقصد جان ...
... بلند در دست ... چو بکاری ... ایستاده. با تظلم تمام ... دعوا گشودیم. و صورت واقعه را بیان کنان یاد آوری کردم که ایں دلال میخواست مرا
بفریبد و چیزے ... بجائے اسپ خرم بدهد. نیمه پول را نداده. باز میگوید
دزدے است. و مخارج آں را از من میخواهد:-
دلال میگفت. در صورتیکه اسپ دزدی در آمده. اگرچه نیمه پول را نداده ام. چه
معامله باطل است. من چرا خرج اسپ دزدی را کشیده باشم:-
(۱) مسئله خیلے شاخ در شاخ بود. اوقات داروغه تلخ شد. گفت ایں عقده ها در شرع
گشوده مے شود. ناگاه پیر مردے سر از گوشه بر آورده گفت. گرهے که با دست گشوده
مے شود. چرا باید بدندان زحمت داد. هر دو دلال نصف پول سپ را و جوجی مخارج اسپ را بدهد.
حاضرین علی العموم تحسین کردند. و صدا بارک الله. بارک الله بلند شد. داروغه از تحسے دعوی خوشنود
گفت بروید صلح کنید:-
پس بحتی و چالاکی پول دلال را داده قبض رسید گرفتم. آں ... تحسین ... شد که چه جرأت مکر کرده
بمیں قبال از من کشیده بداروغه ... گفت من ... نصف پول اسپ بدهم
او بخارج ... بدهی. گو پیداں ... ایں قدر کار ... که آدم نمیفهمد. چه گفت
پس شنید خیلے مرد که احمقے بوده. ... که من طریقه راستی و درستی ... و طریقه عدل و داد ... ستا دان بلکرامی

گفتار ہفدہم

رخت نو پوشیدن و بگرمابه رفتن و به شکلے پدیدار شدن حاجی بابا

پس گریبان خویش را از دست بلائے کہ بدست خود تراشیده بودم۔ خلاصی کرده۔ خود را تہنیت کنان از نو۔ به بازار کہنه فروشان رفتم۔ در اولین دوکان جبهٔ سرخ دیدم۔ به گمان آنکه با آں جبه مانند صاحب جبه صاحب اعتبار توانم شد۔ پرسیدم۔ که ایں جبه بچند؟ دوکان دار سراپایم را نگریست و گفت۔ ایں جبهٔ سرخ را مے گوئی۔ گفتم بلے۔ گفت برائے کہ؟ گفتم برائے خودم۔ گفت که بہ چند منجری د تو را با ایں ہیئت جلنبر با ایں جبه چه کار؟ ایں جبه مخصوص خوانین و مستوفیان است کم مانده بود۔ که برآشوبم۔ و لیبر مغز کہنه فروش بر کوبم۔ ناگاه دلالے با بقچه لباس مستعمل بگذشت۔ بر عجم دوکان دار او را صدا زدم پیش آمد دوکاندار از زیرکی خویش پشیمان ہرچه صدا زد۔ جواب ندادم دلال مرا بدالان مسجدے برد۔ بقچه را بشود۔ کلیچه کمر چین۔ سجاف کشمیری تکمه زراندود دیدم۔ خوشم آمد۔ قیمتش پرسیدم دلال اول سلیقه مرا بعد ازاں فاخرہ لباس را ستود۔ و قسم خورد۔ که مال یکے از فراشان خاصه شاہی است۔ و بیش از یک دو بار نپوشیده است چوں در بر کردم فریاد کناں گرد سرم برآمد۔ که ماشاء الله۔ براندامی و خوش آیندگی لباس؛۔

(بر تو اے شاخ گل ایں رنگ قبائے افتد)

نخواستم تعریفات او را باطل کنم۔ شالے کشمیری نیز خواستم۔ شالے پیدا آورد با ہمه رفو و سوراخ و بندره بیک نامه خدا قسم خورد۔ که مال یکے از بانوان حرم شاہ است وانگہ از بخت [illegible] فروشد بغیر در خریدن شال بانوئے حرم شاہ [illegible] با ایں شال [illegible] نیست خرید در خریدن [illegible] خنجرے باقی ماندہ او را ہم دلال تحصیل [illegible] چہ به نمونه [illegible] نہاد خود رسندی یکے کردم۔ و دلال ہم قسم خورد کہ [illegible]

چوں لب حساب آمدیم - معاملہ رنگ دیگر گرفت - دلال قسم خورد کہ من آدم درستم
واز آں نیستم - کہ صد بخواہم و پنجاہ بگیرم - خدا یکیست و حرف یکے [illegible]
تومان - برائے شال پانزدہ تومان و برائے خنجر چہار تومان ہمہ باہم بیست [illegible]
از استماع بیست و چہار تومان ہمہ حرارت سرتم فرو کش گردید خود را سرزنش [illegible]
خواستم از خیال تغییر لباس بگذرم [illegible] شروع بکندن لباس نمودم - دلال دستم بگرفت کہ چہ
میکنی - مگر گراں بنظرت آمد خیر یک فارش را شہ ببینم کہ آنچہ گفتم سرمایہ آں [illegible]
مے خواہی چند بدہی ؛ گفتم با آں قسم ہا [illegible]

تو چہ بگویم - کہ خدا را خوش آید - خو [illegible]
نکردہ منہم با استغنا لباس ہائے او را کندم - چوں نتیجہ خود را لبست دور ظاہرا [illegible]
گذشت رو بمن آورد - کہ رفیق من از تو خوشم مے آید دلم مے خواہد [illegible]
برادر بہ برادر مے کند - ہر چہ بادا باد - دہ تومان بدہ باز قبول نہ کردم - عاقبت [illegible]
بسیار بہ شش تومان گذرانیدم - کہ یک تومانش را برائے خود قبائے [illegible]
باکوداریہ یک بار تمام شد [illegible]
رفتم در سر راہ کفش ساغری پاشنہ بلند [illegible]

چوں داخل حمام شدم - کسے بمن اعتنائے نہ کرد - گفتم اے پدر سوختہ [illegible]
تا من از حمام با آں رختہائے قشنگ بیروں آیم تملق خواہید دید [illegible]
کندہ در گوشہ گذاشتہ - لنگ پوشیدہ داخل شدم -

در حمام کسے بکسے نبود - واز ہر صدائے در میآمد - من نگاہ [illegible]
و باریکی کمر کردہ بخود بالیدم - کہ باز آفریں بخودم - ہمہ چیزم بجاست - ولے [illegible]
نورہ و حنا در رنگ آورد - دست و پا را حنا و زلف و ریش [illegible]
مشت و مال کاملے لودم - کیسہ ملکے کشید - [illegible]
رختم نو است -

[illegible] ریش خند [illegible] من [illegible]
گفت - عجب ساعت مبارکے بحمام [illegible] ایں [illegible]
گورگانی برائے شاہ آوردہ بود شاہ خلعتے با و داد - منجمان ایں ساعت [illegible]

نو پوشیدن خلعت او اختیار کردہ بودند۔ بحمام آمد۔ خدمتش را من کردم۔ خیلے العام ٹو۔ چوں لنگ خشک آوردہ لیبر ... بُرد۔ باچہ لذتے لباس ہائے خود را تماشا میکردم۔ ہرپارچہ کہ ازاں مے پوشیدم۔ یک بار از سر نو جوان نے شدم۔ ہرگز لباس حریر نو شیدہ بودم۔ زیر جامۂ قصب را خیلے متشخصانہ پوشیدم۔ و بہ ہر طرف مے نگریستم کہ بہ بینیم صدائے خشخش ازاں مے شنوند یا نہ۔ کلاہ قاچارے شکستہ بر روئے گوش نہادم۔ و شال را چوں دو گرہ بستم و سرش را از پیش روئے آویختم۔ چوں خنجر را بکمر زدم۔ دیدم۔ راستی رخت ہا زرختے من وضعے بہ از وضع من نیست چوں دلاک آئینہ را بدستم داد یعنے پول بدہ" یک ساعت تمام بدلیش و زلعت خود در رفتم اجرت حمامے را ہم بدک ندادم پس لباسہائے کہنہ را بدلاک سپردہ۔

خود ز حمام آمدم بیروں بطریقے کہ از خم افلاطوں

سلم العروض

خلاصہ

العروض و القوافی

از

رانا محمد بہاء الحق اشک بی۔ اے منشی فاضل ادیب فاضل

ملنے کا پتہ تاج بک ڈپو موہن لال روڈ لاہور قیمت ۱۰/

گفتار بیستم

ورود ملک الشعراء بطہران و چگونگی رفتار او با حاجی بابا

ببینم پس بدر خانۂ ملک الشعراء رفتم تا ببینم چہ خبر است ۔ جمعے انبوہ بر در خانہ مے گفتند ۔ ملک الشعراء با زندہ یاں از پشت بام بخانہ رفت چرا کہ خبر مرگش رسیدہ بود و ہر کہ را خبر مرگ برسد ۔ از در داخل شدن او روا نشاید ۔

از میان ہجوم خود را بجائے نشیمن رسانیدہ مبارک باد قدومش گفتم ۔ اولاً نشناخت چوں خود را آشنا ساندم ۔ باور نکرد ۔ کہ کتنبہ مرفتی مثل من شیرازہ او پذیرفتہ باشد ۔

خانۂ شاعر از چاپلوساں و خوش آمد گویاں پر ۔ و از آں جملہ میرزا فضولی بود ۔ (کہ منصبش را یا او وعدہ دادہ بودند) مے گفت جناب ملک الشعراء جائے شما خالی ۔ جائے شما ہزار مرتبہ خالی چشم ما روشن ۔ ناگاہ در بکشود ۔ و فراشے از جانب پادشاہ بیامد کہ بحضور باید رفت شاعر با ہماں لباسِ سفری چکمہ در پا گرد آلود بحضور رفت ۔

حاضراں از ہم پاشیدند ۔ منہم با نیت مراجعت فردا بیروں آمدم بناظر معہود بخوردم چنداں بنظرم شاد و خرم نیامد ۔ گفتم تو را بخدا ۔ دیدی ۔ کہ خاں مردہ است ۔

آہے کشید کہ ۔ راست میگفتی ۔ خدا عمرش بدہد ۔ برائے ما ہم خدا بزرگ است ایں بگفت ۔ و با دل پر درد برفت ۔

من ہم باقی روز را پہنا و درازی کوچہ را گز کناں ۔ ببازار ہا و مسجد ہا و بدر خانہ ہائے کہ ذکر تنبلان است رفتم ۔ در در ہر خانہ سخن مراجعت شاعر ۔ و التفات شاہ در حق او بود ۔ بنا بر روایتے ۔ پادشاہ باز باور نکردہ بود ۔ کہ او زندہ است ۔ و گفتہ بود ۔ کہ بایستے مردہ باشد بروایتے دیگر ۔ ندر دا و خوشنود شدہ دہ او بان لقا صد مژدگانی دادہ بود ۔ اما حقیقت نفس الامر ۔ اینکہ چوں قضیۂ مراجعت شاعر با معاملت سابقہ مانعۃ الجمع بود ۔ پادشاہ دریں معنے خوش نداشت اما چوں پادشاہ بشعر و شاعری میلے داشت و شاعر ہم دریا بہ اشارت در میان ترکمانان با آنکہ بسیار

قصیده بلندی در مدح شاه ساخته بعضی در وجود خوانده بود. قصیده الحق بلند بیانا نتوانست از او در گذرد و بس امواج فیوضات نامتناهی حضرت پادشاهی بار دیگر تلاطم و تهاجم آورده پیمانه دهانش را از زر مسکوک پر آگنده و دوش او را با یک دست خلعت خاص آراسته پرتو التفات بر رخ خاطر عاطرش پراگنده باز به بستر اندیشه‌ام بود مآل و منال و اهل و عیالش را دگرگون گردانید.

صدف وار دهن تا هی کرده هر روز پیش از آفتاب بخانه اش میرفتم از التفات او در بارهٔ خود گشایشی پیدا نموده از حالت خود او را آگاه نمایم که از روی بنده پروری مرا از سلک بندگان خود شمارد. یا این که در نزد یکی از دوستان خود بر سر کار گذارد. سبب نومیدی ناظر را از خواهش وی دریافتم. که از ترس بعضی پاره حکایت های او بوده است. با امید جاگیری ناظر نزد شاعر خیلی کوشیدم و از گوشه او کنار هر گونه رشته بدست آورده. در سخن چینی و دوک و کلک دریغ نکردم اما سودی نبخشید.

نمیدانم. چرا شاعر نمیتوانست از وی بگذرد. یا سری در میان بود و یا عادت بزرگان اینکه. ایشان مردم را آتش زنند. و یکی در خانه باشد که ایشان را آتش در زند ناظر بجای خود بر سر کار ماند. و من با لب التفاتی او بچاپلوسی ناچار ماند.

تا اینکه روزی ملک الشعرا مرا پیش خواند. که حاجی رفیق! میدانی که من رهین جوان مردی توام. و می خواهم شکرانه آن را بجای آرم. در باره تو سفارش بلیغی بحکیم باشی شاه میرزا احمق نمودم که آدمی لازم داشت.

اگر از تو خوشنود شود هنر خود را تو میاموزد. که راه مداخلی برایت خواهد شد بود. و همین قدر بگو. که از جانب فلانی آمده ام و دیگر کار مدار.

من بعد از شنیدن حکایت درویش در حق طبیب. طبابت را استحقار می نمودم. اما در آن حال حالت رد این تکلیف را نداشتم چه کیسه تهی کشیده دیناری نمانده بود. بنابر این روز دیگر بامدادان بخانه حکیم باشی رفتم. خانه اش در نزدیکی ارک دالانش تاریک و دراز و تو رفته در میان حیاط بیماران بسیار پاره تکیه بدیوار نشسته و برخی بر دوش بیمار داران ایستاده و نسخه و قاروره در دست منتظر جمال حکیم

باشتی بود تا از اندرون برآید بعد از مدتی بیرون آمد و بدم آرمیکہ تنہا جانش را آنجا راہ داشتند پنشست پیش رفتم از آن جا بر دیم خانہ دو طاق حکیم باشی چند جا نشین بودند۔ رجہ در ایران ہر کس در سر کار دست انداز خود جا بلوس دارد از اقوال و افعال ایشان معلوم شد کہ برائے پیش رفت کار بہر چیز اول مناصب حق رسگان و گربگان ایشانم چہ قدر باید ملتفت و متملق شدہ۔

با خود حساب کردم کہ تا من بدل باید برسم۔ مقداری بیا موزم خیلے طول دارد۔ از توجہ رخصتم ودنی ایشان حکیم باشی را اول شناختم در پہلوئے دست انداز رسی نشستہ مردے بود پیر تو زیشت۔ رخسارہ بر آمدہ چشمان بگودی فرو رفتہ۔ گو شہ ریشش چانہ و ریشش سر یقہ او تنہا از دو طرف بر کمر شلیتہ مرتسم مے کرد۔ کہ زاویہ قائمہ اش آن مجش بود۔ سوالاتش مختصر و باترش روئی و جواب اَنش آہستہ و با تنج نگاہان مے نمود کہ ذہنش بہ ہمہ چیز مشغول بود مگر بحالت حاضری۔

(خبر نداشت از ایشان کہ در جہاں ہستند)

بعد از آنکہ قدرے از حالت بیماراں پرسید و مختصرے با حلقہ گیان خود گفت و شنود کرد۔ نوبت بمن رسید۔ چوں معلوم شد کہ فرستادہ ملک الشعراء ایم۔ بار نے دو بار چشمان کو چک با نگاہے تیز م نواخت و گفت بیا کش با تو حرفے دارم۔ پس از اندکے بخلوت و مرا بخلوتے کو چک سہ سوئے بستہ و درش بجرم کشودہ بخواست۔

بنظر ثانی سید محمد شمس الحق ترمذی۔

ملنے کا پتہ:۔

ملک نذیر احمد تاج بک ڈپو موہن لال روڈ لاہور

گفتار نوزدهم

درآمدن حاجی بابا بخدمت حکیم باشی
و اولین کاریکه حکیم وی را برآں داشت

چوں حکیم مرا دید بدروں خواند و امر به نشستن فرمود - با تواضع تمام نشستم از سفارش شاعر و ستایش او مراتب پیری و هوشیاری و جهاندیدگی و رازداری و کاردانی ستوده و در سخن بگشود - منهم دست بسته دو زانو نشسته دیده براو دوختم - عاقبت گفت - بنا بسفارش ملک الشعراء ترا بخدمت خود قبول میکنم - اگر کار بامید من بر آید - تو هم از خاک برداشته میشوی - و اگر حق خدمت ترا نشناسم نمک نشناسم - پس پیش بخواند و بانکه کسی از مستمعین محترز باشد نگاهی بدیں سوی و آں سوی انداخته با آوازی آهسته و محرمانه گفت - حاجی میدانی ایں روزها ایلچی از فرنگستان با ایران آمده حکیمی همراه اوست ایں کافر دراین شهر شهرت و نام برداری پیدا کرده بیماران ما را بطرزی خاص مداوی میکند - یک صندوق دوا و درمان که ما هیچ اسمشان را هم نمیدانیم همراه آورده ادعاهای چندی میکند - که تا حال در ایران کسی ندیده و نشنیده است (بخلاف رای جالینوس و بوعلی حرارت و برودت و رطوبت و یبوست) نه در امزجه قبول دارد - و نه در ادویه جیوه را بعنوان مبرد بکار میبرد - و در استسقای طبلی وزق شکم را دریده اخراج میاه و ریاح میکند - از همه بدتر با عده که از جگر گاو میگیرند - آبله میگوید که ایں از مخترعات یکی از حکمای ماست - حاجی - میدانی - که آبله یعنی پیوند هیچ آدم با گاو پیوند میشود؟ سالها ست ما از پهلوی آبله نان میخوردیم - ایں مرد کافر با ایں ره فرنگی است - ما بجای خر میگذارد - و نان را میخواهد - از حلق ما بیرون آرد آنها بر کنار - کار بجایی کشیده [illegible] همت تو لازم است - اینست که - میگویم چند روز پیش از ایں معتمد الدوله [illegible] جنابت [illegible] که خود سرکه و شیره فراوان خورده و ناخوشی غریبی گرفته

ایلچی در وقت خوردن آنجا حاضر بوده - از قرینه دانست - ناخوش خواهد شد - و از قضا ہم
ناخوش شد - ایلچی بمحض شنیدن ناخوشی او حکیمش را بمعالجه فرستاد - درمیان ایلچی و معتمد الدوله
شکرآب بود - ایلچی در رواج تجارت و کشودن مدارس و مکاتب در ایران اصرار داشت
و معتمد الدوله میگفت - که این کارہا مصلحت دولت نیست به بهانه اینکه - شاید قول
حکیم - رفع شر ایلچی را از سر ایرانیان دور کند - حکیم را قبول کرد -
از آن وقت از این معنے خبردار شده بودم یک کوک و قلقلے میکردم که رائے معتمد الدوله
را بفہم - اما حکیم فرصت تدبیر من نداده بزودی بمعالجه پرداخت دوائیش از قراریکه
شنیدم عبارت بوده است - از حبے سفید و بے مزه وبے تاثیرش از قبیل معجزه
در مزاج معتمد الدوله طوفان کرده است - معتمد الدوله که از قولنج و سده کم مانده بود کارش
تمام شود از تاثیر آن حب حیاتی تازه یافت - بنوعیکه شب و روز حرف تاثیر حب از
دہانش بیرون نمی افتد مے گوید گویا این حب از تارک سر تا نوک پا در عروق و در اعصاب
واحشا و امعائیم ہرچه اخلاط و فضلات بوده ہمه را بیرون ریخت - و در خود اکنون نیروے
جوانے در مے یابم و کم مانده بعدد زوجات بیفزایم - بدبختی ما منحصر بتاثیر این حب
نیست شہرت حکیم بدربار شاہی پیچیده و تاثیر حب او نقل مجالس و محافل بزرگان
گردیده - امروز ہمه روز در حضور سخن از حب میرفت - قبلهٔ عالم بمعتمد الدوله امر فرمودند
که آنچه از آن حب مشاہده نمودی بازگوئی -
معتمد الدوله بلند بلند تعریف حب را میکرد و مردم آہسته آہسته تعریف حکیم را مے نمودند
و من در دل ہمه دشنام میدادم پس قبلهٔ عالم رو بمن آورد - که حکیم باشی چه بدین
کوچکی را اثرے بدان بزرگی چگونه مے شود ؟ من سر فرود آوردم که قبلهٔ عالم بسلامت
من ہنوز دوائے آن کافر را ندیده ام - ہمیں که به بینم - عرض میکنم - که عبارت از چیست
ولے ندیده میتوانم گفت که تاثیر او باید از اعمال ارواح خبیثه باشد - چون ارواح خبیثه
دشمن حق اند - آلت دست مردمان ناحق مے شوند - چنان معلوم مے شود که یکے از آنہا
در فرمان این کافر است - که پیغمبر ما را ساحر افسون کار میدانند - و قضا و قدر را انکار
میکنند -

پس ازیں بخنان لشکر بر ہم زدن اوضاع شہرت حکیم افتادم اکنوں می اندیشم چگونہ باید براسرار ایں کافر نابکار علی الخصوص بہ نسخہ ایں حب معجز آثار اطلاع بہم سانید [illegible] توبخت بجا بچنگم افتادی ۔ روز مردانگی است باید بفوت وقت با او طرح آشنائی انداز تاز شصت اگر ماہی [illegible] بگیری ۔ دستش را بیاموزی بر تو بنازم اما چوں نیت آں دارم کہ ہماں حب را کہ بہ معتمد الدولہ دادہ است ۔ بعینہ بچنگم آرم ۔ وفردا صبح تفصیلے در ایں باب بہ خاکپائے [illegible] عرضہ دارم ۔ تو باید از ہمیں حالا دست بکار شوی ابتدائے کار را از [illegible] بنوعیکہ مقدائے مفرط خیار و کاہو بخوری وخود را با ناخوشی معتمد الدولہ ناخوش [illegible] سازی ۔ آں گاہ پیش حکیم فرنگی میروی و میگوئی من با ناخوشی معتمد الدولہ ناخوشم حکیم [illegible] ہماں حب را کہ بمعتمد الدولہ دادہ بتو ہم دہد ۔ و تو ہم [illegible] دہم ۔

[illegible] حکیم باشی من چہ طورے توانم ۔ نزد آدم ناشنا [illegible] چیزہائے عجیب وغریب نقل می کنند ۔ [illegible] پس تو را سخن اولاً سر رشتہ [illegible] دانستہ بدانم تا با او چگونہ باید رفتار کرد

[illegible] کہ [illegible] طالق

[illegible] بعضے را مے گویم ۔ [illegible]

[illegible] باشد

[illegible]

[illegible] قضائے

حاجت مے کنیم ایشاں ایستادہ۔ ایشاں شراب را حلال مے دانند۔ و کم میخورند
ما حرام میدانیم و بسیار مے آشامیم۔ مردان ما زن بسیار مے گیرند زنان آنہا شوہر
اما آنچہ مسلم و جائے انکار نیست این است کہ فرنگان نجس ترین و کثیف ترین اہل
روئے زمین اند۔ چراکہ ہمہ چیز را پاک و حلال مے دانند۔ و ہمہ جور حیوان حتے خوک و مور
و سنگ پشت و قورباغہ را مے خورند۔ و بے آنکہ دل شاں بہم خورد۔ مردہ را بادست
تشریح مے کنند و بے آنکہ بعد از آں غسل مس میت بجائے آرند۔ نہ غسل جنابت مے آرند
و نہ تیمم بدل از غسل۔

حاجی حکیم باشی راست است کہ اگر کسے بحرف شاں اعتماد نکند و آناں را دروغ گو گوید۔ تا پائے مرگ مے ایستند و با او مے جنگند۔

حکیم۔ آرے۔ گویند مردمان و مرا استوار نیست۔ چراکہ ندیدہ ام اما از یک چیز پرحذر باش۔ اگر شخص فرنگی از یک چیز تو خوشش آید زنہار مگوئی پیش کش است۔ یا بشما تعلق دارد۔ کہ باختہ۔ گفتن تو ہماں و بیرون مرد کہ ہماں با اینکہ قول تو بیجا است۔ فعل او بیجا خواہد آمد۔ ولے باید با ایشاں قول و فعل شخص مطابق باشد چراکہ ایشاں این طور خوش دارند۔

حاجی۔ بایں حال چگونہ مے خواہی۔ مرا با آں دروغ علانیہ پذیرد۔ من خود را با تندرستی بیجا۔ بگویم و دوائے کہ برائے مریض است در حال صحت از او بخورم۔

حکیم۔ نہ۔ نہ۔ [illegible] آں درست [illegible] بیجا [illegible] بافراط بخورد۔ اگر ناخوش نشدی۔ پیش من۔ آں وقت دروغ تو عین راست خواہد بود۔ پیش دست نگیرم در آورد۔ حاجی فرمودند۔ برو۔ [illegible] بود ہمیں حلا بخورد۔ و [illegible] بخورد امشب۔ جہارا بیاور مبادا۔ [illegible] خلاف کنی۔ دیر بخوری۔ و کم بخوری۔ کہ حب نیاوری بعد ازیں سخناں۔ با نزاکت تمام مرا از اطاق بیرون کرد۔ من نیز بے آنکہ بدانم۔ بایں صورت [illegible] تازہ بہ بد بختم [illegible] پیش گرفتم و دلے ناکردہ خود را ناخوش کردن کار عقل ندیدم۔ برگشتم۔ [illegible] بخرم رفتہ بود۔ ناچار بے مقاولہ رفتم۔

15/11/55

شاداں بلگرامی

گفتار بیستم

دو حکیم را فریقین از پی حب و آزدگی دینار گرفتن

پس به دل خوشی حکیم باشی گفته بیرون آمدم. به خانهٔ ایلچی افتادم. با این قصد که چون بدانجا رسیدم خود را ناخوش سازم. اما بعد از تأمل بسیار دیدم که شیشهٔ زهر خریدن امری آسان نیست. با خود اندیشیدم که اگر وزیر خیار و کاهو هضم نتواند کرد. از کجا که معدهٔ من هضم نکند. احتمال عدم هضم از صد یکی است. پس بهتر آن است که با نادرستی حیله و درستی بکار برم گو تمارض کنم. شاید حکیم فرنگی فریب بخورد. و مرا بنام چاپ زن و قلاش از خانه خود بیرون کند. نیکو چنان است که خود را از عملهٔ خلوت شاهی قرار دهم و بدان فنون بکام دل برسم. نخست به بازار کهنه فروشان رفتم. جبه و قبائی که خاص میرزایان است کرایه نموده به بر کردم. آنگاه دستورالعمل های حکیم را همه در پیش نظر گرفته با ترس و بیم به خانهٔ ایلچی به منزل حکیم فرنگی رفتم. در بین راه از زنان فقیر که بچگان در بغل داشتند و به منزل حکیم فرنگی می رفتند پر بود. علی الخصوص بیماران تهی دست که با نعمت خیالی حکیمان ایران نمی توانستند. بسیار شد که خانه حکیم فرنگی را فرو گرفته بودند. دیدم حکیم فرنگی بر کرسی در پشت میز پایه بلندی از چوب نشسته بود. در پیش رویش شیشه ها و کاسه و کوزه ها و کتاب ها و انواع آلات و ادوات که نمیدانم به چه کار میخورد و پیرامنش غریب ترین و مضحک ترین البسه که در عمر خود ندیده ام. زنخدان را [illegible] پیچ تراشیده یا تو رفته. چنانچه بچه ها چگان می مانند. از بی اعتنائی [illegible] در گردن خانه دارد [illegible] های چشم اندر چشم بسته. گوش [illegible] اندر موی سر مانند. تکه زخمی یا لکه زرد می خواهد پنهان دارد [illegible] بدنش چسبیده اند. دامان [illegible] بی معنی و بدنما که [illegible] عورت [illegible] بسیار گران است. در اطاق هم زشت [illegible] می فرسود. و این عادت

بنظر من خیلے گستاخے وجسارت نمود.

نمیدانم از کجا باین خوبی زبان ما را یاد گرفته بود. هنوز احوالم را نه پرسیده گفت امروز هوا بسیار خوب است وچون درحقیقت هوا بسیار خوب بود. نتوانستم جواب بدهم. ورنه جرأت کردم اعتراض بکنم لیکن فکر کردم که با بد پا او حرفهائے خوش آیند گفته باکمال چاپلوسی گفتم. صاحب ماشاءالله. تو در این شهر شهرت وشان عظیمے پیدا کردهٔ باوجود تو کسے لقمان را به [illegible] نے شمارد. حکیماں معاصرت قابل برداشتن دستهٔ هاون وپاک کردن شیشهٔ معالجات نیستند. حکیم فرنگی هیچ جواب نداد ونمیدانم چرا نداد.

بعد ازاں گفتم. که اعلی حضرت تهریاسے هم که تاثیر دوائے سرکار را در مزاج معتمدالدوله شنیدند. [illegible] امر فرموده آں را [illegible] تواریخ درج [illegible] ووقتیکه حرم سرائے پادشاہے ایں امر موجب حیرت وهیجان گردید. جمعے از بانوان حرم باشتیاق دیدار شما ناخوش شده اند. یکے از کنیزان خاصه اکنوں در بستر بیمارے است آغا مبارک بزرگ. خواجه [illegible] فرستاده تا [illegible] که [illegible] بود [illegible] و به نزدش ببردم.

حکیم فرنگی [illegible] که بیمار [illegible] میشود. حضرتش بیش از فائده شود. اگر بدانم کنیزک را روئے من در واقع مفید شود. ناگزیر است بدادن آما بعد از ملاحظه.

حاجی. از دیدن کنیزک [illegible] که کارے بس دشوار است. [illegible] دیدن زبان [illegible] وقت

حکیم اذن گرفتن [illegible]

حکیم فرنگی برائے تشخیص مرض نبض [illegible] زبان بیمار را هم دید.

[illegible]

حاجی. دیدن زبان [illegible] معده ناخوش است. بزبان چه البته در حرم سرائے [illegible] سرگرم [illegible] خواجه سر [illegible] شد. [illegible] نشان دادن [illegible]

حکیم فرنگی۔ بسیار خوب ما در نظر داشته باش۔ کہ اگر ایں دوا ضرر نماید برمن حرجے نیست؟ شاید بجائے نفع ضرر کند۔

بسیار کوشیدم تا خاطر نشان وے نمودم۔ کہ در آں باب الزامے برآں وارد نمے آید۔ پس صندوق بزرگ بقدر یک دکان عطاری پر از ادویہ بکشود۔ و مقدار خیلے کم از گرد سفید برداشت۔ و با مغز نان حب ساخت و بکاغذی پیچیدہ با طریق استعمال آں بمن داد۔ چوں دیدم کہ سرش از قبیل اسرار نیست۔ گفتم حکیم تورا بخدا ایں چہ دواست۔ و خاصیت طبیعتش چیست۔ بیں۔

حکیم فرنگی۔ نہ بطریق حکیمان ایران با عبارت غلیظ و اصطلاحات اساتیذ خود بقراط و جالینوس و بوعلی سینا، بلکہ با کمال سادگی بے مضائقہ جوابم داد۔ ہمیں کہ مطلوب حکیم باشی بچنگم آمد برخاستم و شادمان بیروں رفتم تا اورا بیش ازاں منتظر نگذارم۔ نخست لباس عاریتی را بر انداختہ لباس اصلی را باز در بر کردم۔ و لفو لنج بازی و مرض سازی حاضر شدم۔ چہ میخواستم۔ قدر خدمت را بحکیم باشی بفہمانم۔ و سالے کنم کہ بیمار و کاہو خیلے تاثیر کردہ است۔

در حضور حکیم باشی در ہم کشیدن ابرو و شکن رخسار با پیچ و تاب اظہار کناں چناں تقلید قولنج داراں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دم۔ کہ باآں ہمہ سنگدلی منش دل سوزاں نمود و گفت۔ تورا بخدا۔ اندکے بیا سا شاید در دولت تخفیفے یابد۔

من باز برخود پیچاں گفتم۔ چنانچہ بامرتاں گوش دادم بالتفاتتاں چشم دارم او از یک سو در جد و جہد کہ دامن مقصود را رائیگاں بچنگ آرد۔ و من ہم کوشش داشتم۔ کہ برائیگاں از دست ندہم۔ عاقبت باور ساندم۔ کہ زور و زاری بیہودہ است ۔ ۔ ۔ ۔ دیدم باز سخت گیری میکند۔ بصراحت گفتم۔ کہ اگر دل خواہم بعمل نیاید ۔ ۔ ۔ باندیشہ سو ۔ ۔ ۔ چوب شاد و از اشتیاق بتحصیل محصول قدر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بود۔

۔ ۔ شق ہستے ۔ ۔ در حضور ۔ ۔ قدر نیاز و ۔ ۔ ۔ ۔ کردہ است کہ حکیم ۔ ۔ ۔ ۔ رفتن حب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہیچ معشوق آں قدر ناز و استغنا نمودہ است کہ من در ۔ ۔ ۔ ۔ نمودم۔ خواستم بہ تدبیر و تدویہ بپردازیم۔ و اشرفی دیگر از او بربایم

دیدم برائے علاج دردِ دلم خاکشیر و تاج ریزی با شیشہ دستور خواست۔ دردِ دل را کوتاہ کردم۔ وغنیمت بود سپردم۔

بدقت نگریست و در کف ہمے غلطانید۔ ولے بیقین میدانم کہ بر مجہولش معلوم نیفزود۔ پس ہمہ قیاس و براہین خویش را در پیش خود بکار برد تا اصل آں را بداند۔ ندانست۔ گفتم حکیم باشی۔ زحمت بیجا مکش۔ حکیم فرنگی حقیقت آں را از من پنہاں نداشت۔ ایں دوا مرکب است از جیوہ و۔

میرزا احمق۔ بہ بہ چناں مے گوئی مرکب است از جیوہ۔ کہ گویا من نمیدانم بلے۔ ایں مردکہ سامنے خواہد۔ با جیوہ تخم ما را از روئے زمین براندازد۔ وکم ماندہ است کہ شہرت ما تمام کند۔ و طریقۂ معالجہ مرا کہ پدرا دہم در خواب ندیدہ است) آلت تجربہ نماید۔ خوب۔ ہیچ شنیدۂ کہ جیوہ دوا باشد؟ وانگہے جیوہ سرد۔ خیار سرد۔ کاہو سرد۔ ہیچ یخ را با یخ مے تواں آب کرد۔ تا جیوہ رفع تاثیر برودت خیار و کاہو کند؟ ایں خر ہنوز از مبادی طب ہم خبر ندارد۔ خیر حاجی خیر۔ ایں شدنی نیست۔ ما نمے توانیم۔ چشم خود را روئے ہم گذاردہ ریش خندی مردم شویم۔

پس بنا کرد بکندن و بر باد دادن پشم خویش و دشنام و ناسزا بحریف خود گفتن احتمال کلی داشت کہ تا فردائے قیامت دست از گریبان مردکِ فرنگی بر ندارد۔ کہ خبر خواستن پادشاہ بحضور آمد۔ شب کلاہ را از سر برداشت و خرقہ را از بر کند۔ و با شال و کلاہ حب را بر داشتہ با خوف آمیختہ بر جائے شتابان برفت۔

آقا بیدار بخت

المصحح سید محمد شمس الحق ترمذی

منشی فاضل

لاہور

گفتار بست و یکم

چگونگی تجربہ دوائے حکیم فرنگی در دربار

حکیم عصر تنگ بخانہ برگشت و با تلاشی بسیار مرا بخواست در دخول من بحضور دیگراں را بخروج اشارت نمودہ و مرا پیش خواندہ۔ بگوشم گفت۔ کہ حاجی۔ باید تدبیرے کرد۔ دویم ایں حکیم فرنگی را از اینجا کند۔ ہیچ میدانی کہ چہ شدہ است امروز بے اطلاع من بادشاہ او را خواستہ و بقدر یک ساعت با او گفتگو کردہ مرا طلبیدہ بود تا حال گفتگوئے شاں را بگوید۔ معلوم می شود۔ کہ کوزہ حکیم فرنگی خیلے آب مے گیرد۔ از قراریکہ معلوم شد بادشاہ در باب ضعف قوہ و قوت ضعف و تنگی نفس و سوء ہضم با او حرف زدہ است با خوشنودی تمام تعریف حذاقت آں حرام زادہ را مے نمودہ گویا بمحض نگاہ کردن زبان آنچہ باید از حالت مریض بداند دانستہ و گفتہ است کہ گویا بادشاہ بسیار حمام میرود و در شکستن زہر قلیان علی الصباح بسیار غذا ہائے ترش و شیریں و چرب مے خورد۔ بادشاہ سہ روز باو مہلت دادہ است کہ نیک در باب امراض اندیشد و بکتب و اقوال اطبائے فرنگ مراجعت نماید و معجونے چناں قوی بسازد کہ بادشاہ را از سر نوجوان کند۔ قبلۂ عالم از من در خصوص طبائع و اخلاق فرنگان علی الاطلاق سوال فرمودہ و جواب صریح خواست من نخواستم بہ نگاہے بریں خوبی را از دست بدہم از آنچہ باید گفت۔ دریغ نکردہ بعد از کورنش و رسوم بدیں عبارت گفتم اما در باب طبیعت و اخلاق فرنگان برائے ضمیر مہر تنویر بادشاہے واضح و ہویدا است کہ ایں قوم مستحق لعنت و نفریں اند چرا کہ تکذیب پیغمبر و استہزا بدین ما مے کنند۔ علی رؤس الاشہاد شراب مے نوشند و گوشت خوک مے خورند صورت زن دارند و باطن خرس بدتر ازیں طائفہ چہ خواہد بود [illegible] ایشاں (چنانچہ در ہندوستان معائنہ شد) [illegible] بادشاہ [illegible] حسنیت [illegible] دوائے ایں بیدیناں محفوظ

دارو دوائے ایشاں در طبائع و امزجہ بہماں قدر فاسد است۔ کہ خود در تدبیر سیاست
خائن اند۔ پس حب را از جیب در آوردہ نمودم کہ اینک آنچہ ما برائے ہلاکت بکار مے
بریم فرنگان در ما برائے شفا بکار مے برند۔ چند و اعظم ادویہ شاں زیبق است۔ آنگاہ از سوء
ترکیب و ضرر حب تصویر و تقریرے چناں کشیدم و نمودم کہ بادشاہ تعہد نمود۔ کہ بے
استخارہ و استشارہ دوائے فرنگی را نخوردہ و چوں حکیم فرنگی دوائے ساختہ خود را بفرستد مرا
برائے نگاشش بطلبد۔ اکنوں حاجی۔ باید کارے کرد کہ پادشاہ دست بدوائے ایں
ملعون نزند۔ اگر احیاناً از دوائے او خاصیتے بیند۔ کار من تمام است۔ کسی بریش احمق
نخواہد خندید۔ لا و اللہ۔ بمرگ تو حاجی۔ اگر باید ہمہ دوائے او را خود بخورم۔ میخورم۔ و
بپادشاہ نمے خورانم۔

ختم سخن بریں شد۔ کہ دوائے حکیم فرنگی نگذاریم خاصیتے بخشد۔ سہ روز بعد ازاں
بادشاہ میرزا احمق را خواست تا دوائے حکیم فرنگی را بدو بنماید۔ دوا عبارت بود از قوطے
پر از حب۔ حکیم باشی انواع و اقسام اعتراضات و اشکالات میاں آوردہ و دلائل و
براہین بے سروبن در باب استعمال ادویہ از دست بیگانگاں بسر دو و چناں داد
افادت بداد کہ پادشاہ قرار داد تا دراں باب مجلس مشورتے برپا کنند۔

روز دیگر در بار عام بادشاہ بر تخت و معتمد الدولہ و وزیر دول خارجہ و معیر الممالک
و وزیر الملک و مستوفی الممالک و حاجب الدولہ و سردار و میر آخور و ایشیک آقاسی باشی
و حکیم باشی و سائر ارکان و اعیان در حضور بودند۔ بادشاہ روئے بصدر اعظم و
معتمد الدولہ نمود کہ با حکیم فرنگی در باب اصلاح مزاج و تدبیر و علاج لختے منعقد فرمودیم
در نشست اول بعد از تحقیق [illegible] و تدقیق تمام [illegible] ترتیب و نظام رائے حکیم فرنگی
بدیں قرار گرفت۔ کہ مزاج مبارک ما از نخست [illegible] شدہ است و از
جادہ استقامت [illegible] در نشست دوم [illegible] نداشت۔ سہ روز تمام
کتب [illegible] مطالعہ و وقت نمودہ [illegible] مختلف و سائر حکمائے
فرنگستان مراجعت [illegible] شدہ [illegible]
از صنوف ادویہ مختلف [illegible] عقاقیر متفاوتہ [illegible] موافق دستور
قرابادینات ترکیب و ترتیب ساختہ [illegible] درمزاج

همایوں چناں تاثیر و فائدہ عاجل نہ آجل بخشد کہ طلسم و تعویذے بگرد آں نہ رسد بعد ازاں گفت کہ ذات اقدس حامل عقود ایں مسائل عالمضعہ را بعہدۂ ناخن تدبیر غریب الخاقان حکیم باشی محول ساخت حکیم باشی از روئے خیر خواہی و دولت و ملت پرستی با رائے زریں اختلافات و اعتراضاتے ظاہر نمود کہ

اولاً باید دانست آیا ممالک داخلۂ شخصے سلطنت را بکیف کفایت از جانب و رتق و فتق آں را یا اوامر و نواہی یگانہ تسلیم میتواں نمود یا نہ؟

ثانیاً بمضمون حکمت مشحون لیس فی الحرام شفاء و انجس پس بد داء آیا در دوائے ایں حکیم کہ بحکم آلودگی دست خویش کہ بدآں حکم نجس و پلید است شائبۂ شفا ملحوظ میتواند بود یا خیر؟

ثالثاً از کجا کہ دریں دوائے مجوزہ و مختار تاثیرات خفیہ مضرہ و مفسدہ نباشد کہ بجائے عمارت و آبادانی بنیاد پادشاہے و بنیان مزاج شہریارے را اندک اندک رخنہ دار و رفتہ رفتہ بالمرہ قلع و قمع مادۂ حیات نسازد۔

آنگاہ گفت کہ رائے مبارک ما مناسب چناں دید۔ کہ پیش از مباشرت عمل۔ کنگاشے برپا سازیم۔ تا ہمگان باتفاق و اجماع جوابے درخور مقام پادشاہ بدہند۔ و برائے اینکہ از حقیقت ایں امر سررشتۂ کاملے بہم رسانید رائے ہمایوں ما برایں قرار گرفت۔ کہ ہر یکے از بندگان خیر خواہ و ملازمان درگاہ بلا اشتباہ در استعمال ایں دوا با ذات اقدس ما اشتراک نمایند۔ تا اگر خیر است ہمگان از خیر آں مستفاد گردند۔ و اگر شر است بحکم "البلیۃ اذا عمت طابت" از ضرر آں چنداں متاثر و متالم نشوند تا ایں معنی کاملاً مایۂ تسلیت خاطر ہمایوں گردد۔

حضار مجلس فوق الکلمۃ۔ کلام الملوک ملوک الکلام را گویا ایں سخنان را استحسان نمودند۔ کہ خداوند ظل ظلیل پادشاہ را بر مفارق بندگان ذلیل طویل سازد۔ اطاعت ما بندگان بہر پادشاہ [illegible] منحصر [illegible] یک حب نہ بلکہ اگر پادشاہ ما را امر بنوشیدن سم قاتل و زہر ہلاہل فرماید [illegible] و فرمانش واجب الاتباع است نشاءت [illegible] ایں گونہ اوامر [illegible] مصادر حقیقی یعنی پادشاہ جہاں بحال عبودیت اشتمال بندگان ہرچہ [illegible] (ہرچہ حکم کند بر وجود ما حکم است) دولت

خواہاں را مال و جان صدقہ سر و فدائے زہ پادشاہاں است خداوند پادشاہ را حیات جاوید بخشاد و دشمنانش را مخذول و منکوب گرداناد۔

پس از آں پادشاہ بہ پیش خدمت باشی امر فرمودہ۔ تا قوطی حب را از اندرون بیاورد۔ و حکیم باشی را پیش خواستہ یاد نمود کہ ازیں حبوب از صدر اعظم گرفتہ تا سائر طبقات ہمگی را یگاں یگاں در مرتبہ خویش ببلعاں

بعد از بلعیدن حب۔ شربتے آوردند۔ سپس استراحتے شد۔ در اثنائے استراحت پادشاہ بشئے ہمہ مے نگریست۔ تا تاثیر دوا را ملاحظہ کند۔ اولاً ہمہ ترشروئے و متفکر ماندند۔ چوں چینہائے جبیں اندکے بکشود۔ پادشاہ از درہ و تپہ پارہ سوالات کرد و آناں بفراخور حال و عقل خود دست و پائے جواب دادن نمودند۔

آنگاہ آہستہ آہستہ دوا تاثیر آغازید۔ معیر الممالک کہ مردے گندہ و تنبل بود۔ پے در پے بہ سوالات۔ تنہا۔ جواب۔ بلے بلے قربانت شوم میگفت۔ ہمانا اخلاطش مجتمع مزاجش مستعد بود بیش از ہمہ متاثر گردید۔ مزاجش برہم خورد۔ ہمگان دیدہ بر او دوختند۔ ایں معنی بہ برہم خوردگی مزاجش افزودہ بر خود پیچیدن گرفت مستوفی الممالک بلند قد بود و ناتواں و زرد روئے بعد از آں او بنا کرد۔ بحرق ریختن و نگاہ نیاز آمیز کردن کہ

دست من و دامنت اے پادشاہ
تنگ دلم زحمت حب کم مخواہ

خلاصہ دوا در مزاج ہر یک نوعے تاثیر کردہ ہر یک بطورے مسخرہ شدند بجز صدر اعظم پیر کوتاہ قد و رمخت طبیعت۔ کہ از دست پلچکے دیگران شاداں۔ در زیر لب ہمہ مے خندید۔ و ہمہ مضمون می گفت۔ چوں پادشاہ خاصیت آں دوا را برائے العین باید مجلس را [illegible] نمود۔ و با [illegible] فرمودہ۔ تا دریں باب چیزے مفصل بنولیسد و خود اندروں رفت

حکیم باشی حیلہ ساز رفتہ [illegible] نسست کار حکیم فرنگی [illegible] آں دوا آں قدر تفصیلات واہی داد کہ پادشاہ بے تجربہ [illegible] از [illegible] استعمال آں در گذشت۔ و نسخہ آں را [illegible] نہاد۔ حکیم [illegible] شادی [illegible] اختیار

مرا بدید - وا ز واقعہ مطلع گردانید - کہ حاجی ما کار خود را دیدیم - ایں مرد کافر خیال میکرد کہ ما بے دست و پا در لیش گادیم - من با و حلیے خواہم کرد - کہ ما ایرانیاں چہ جانوراں نادر تیقیم - فرنگی سگ کیست کہ دوا لشاہ ایراں بدہد ؟ نسے سنے ایں گونہ مباحات مرا میشاید - کہ طب طبیبانم اختراعات فرنگیک را بکجا مے برند - پدراں ما مردمانی بودند ما پسران پدرانیم - از ہماں پل کہ آناں گذشتہ اند - ما نیز میگذریم - دوائی کہ بگذشتگان ما شفا میداد بما ہم میدہد مگذر از حکمت لقمان و بو علی سینا تا احمق زندہ است قانون و قانوچہ او را ابسندہ است - پس مرا اذن داد - تا در باب قلع و قمع حکیم فرنگی و استقرار و اعتبار خود تدبیرے جدید اندیشیم -

---

حبل المتین

خلاصہ

سیر المتاخرین سوالاً جواباً

انشا

ح - ا - رازی - جالندھری

قیمت ۱۰/

مِلنے کا پتہ: تاج بک ڈپو موہن لال روڈ لاہور

گفتار بست و دوئم

مواجب خواستن حاجی بابا از حکیم باشی و چگونگی آں

تا آنگاه با حکیم نه بطریق خادمی و مخدومی بلکه بطریق دوستی حرکت میکردم - چه دستور نے ہم نشینی و ہم کاسگی بلکه ہم قلیانی با او داشتم و اگرچه با سائر نوکران او نیز ہمیں کار را مے کردم و دیدم دریں حرکت بد کے نیست - نه با خیال من بے سامان و نه با امیدم - فائده ام منحصر بہماں اولین برشرفے بود که گویا لقمه آخرم نیم سیلی آں ہم در سایه درد و تسلیم بر خود ہموار کردم - که ہر چه باوا با ذخدمات خود را حکیم دست آویز کناں سر شکایتے باز نمائم -

آں روز در خانه با و خوش گذشت - چوں برگشت - مرا بخواست که امروز مورد عنایات بلا نہایات جہانداری گشتیم بجائے اینکه برسم و پیرہں بخشش یا عیب پائے برہنه در پہلوئے حوض مرمر بر سر پا وا دارد - دو ساعت بیشتر نداشته عجب بادشاہی داریم - چه قدر مہربان و زبردست پرور خدمت شناس - نمیدانم با چه زبان شکر انعام و احسان او کنم - حکیم فرنگی را دشنام داد - و تعریف فضل و حذاقت من نمود - که فرنگی قابل جفت گردان نعش و نیست تخراتش صوت امر فرمود و کبک که باز بجالوال شکار کرده بود انعام آورد - بادشاہی ہے است - خدا عمرش بدہد گفتم - پادشاه راست فرموده - امروز نظیر تو در ایران نیست یکتائے بے ہمتائے زہے سعادت پادشاہے که مانند تو گنج باد آورد دارد حکیم فرنگی چه یارائش مے چاید - که در پیش تو دم زند - مجسمه دانش مے خواہند اینک مرزا احمق ہیولائے حکمت و فضل و حذاقت مے خواہند - اینک مرزا احمق تجربه و بینش مے خواہند - اینک میرزا احمق -

حکیم باشی ازیں سخنان باد ... کرد - و بروئے نابیده دستے بر ریش کشید - و قلیان را از دہان خود باز گرفته به من داد -

گفتم - امید وارم که انشاء الله بنده نیز از این فیضها بی بهره نشوم البته همراه
از این بند کلاسی خواهد بود نے من سگ کیم ومرا کجا میسر شد - تمنا تا بقدرے گلے
که از هم نشینی گل خوشبو شود هم کمترم -

حکیم باشی - چه می گوئی - مگر دیوانه - این چه حرف است تا این درجه شکسته
نفسی چرا ؟

حاجی - اگر رخص فرمائید - حکایتے درین باب دارم - که از خود حقیقت نقد حال
ماست این را بیان کنم و شما حکم باشید -

حکیم باشی - بگوئید -

حاجی - سگے بود - در رفتار وکردار گرگ وار چنانچه گرگان او را در حلقهٔ صحبت
وسلک جمعیت خود راه داده - در خورد وخواب با آنها هم نشست ودر گرفتن ودریدن
گوسفند با آن هم دست - همه تکالیف گرگے را بجائے میآورد وهم به سنن وآداب
آنان عمل میکرد - ودر جنگ با سگان هم جنس خود نیز همین روش داشتے ودر طریق
آنان نیز تقصیر وقصوری از ایشان باز نماندی - تا اینکه رفته رفته سگان را از حرکات و
سیئات او وسوسه عارض شد - وچنان پے بردند که او را باگرگان سروکار بلکه با آن
دستیار است از جانب دیگر گرگان متشکک شدند - که دوست شان کلب ابن
الکلب است - تلبیس میکند - باید او را بحلقهٔ خود راه نداد ؛ وخارج النسب
والعنة الله علیه شمرد - کار بجائے رسید - که سگ بیچاره از دیر رانده واز حرم مانده
مذبذب درمیان آن دو جنس در مانده - چون از حالت تردد طاقتش طاق شد - و
پیش ازان قوت تحملش نماند - بر آن سر شد که با مجاهدهٔ تمام یا سگ سگ شود - یا گرگ گرگ ؟
وانداں برزخ بدتر از دوزخ رستگاری یابد -

اینک من آن سگم - که تو مرا دستورے داده که یا تو دهتر تو هم کاسه وهم قلیان شوم
با من شور وسعت - چه میکنی - و یا دوستانت هم نشینم اما چه سود که با سائر خدمتگاران
نیز میبینم - این درجه لطف ومرحمت در حق من چه سود دارد ؟ نوکر بے سر تمبلے موهبت نمایند
گرد - ... دردی ... بیها ... بنسبت التفات آن دارم - که در خدمت سرکار
... - وخواجه مختص ... شدم

حکیم باشی۔ باآواز بلند۔ چہ طور مواجب بریدہ شود؟ من ہرگز باآدم مواجب نمے دہم۔ بگذار آن خدمت گاران من از پہلوئے بیماران است تو نیز ہرچہ بتوانی بستان۔ فضلہ غذا ہایم را مے خورند تو نیز ہرچہ مے توانی بخور۔ ایں نوروز خلعت آں نوروز را میگیرند۔ تو ہم بگیر۔ زیادہ بریں چہ میخواہی؟ "مرگ مے خواہی برو گیلان"۔ درایں اثنا فراش سفرہ وسینی در دست۔ کبک شکار باز ہمایوں بیاورد و بہ اعزاز تمام در پیش روئے حکیم نہاد۔ حکیم از جائے برخاست۔ وسینی را بر سر گذارد۔ خانہ احسان بادشاہ آباد عمر و دولتش مزید و جاوید باد۔

پس نوبت انعامش بفراش آمد۔ اول پنج قران با نیاز فرستاد۔ فراش با ناز رد کرد۔ بعد ازاں با کج خلقی یک تومان داد۔ فراش نیز با کج خلقی نگرفت۔ کہ انعام متعارف پنج تومان است۔ آخر الامر خواہی نخواہی تا پنج تومان انعام متعارف را نگرفت نرفت۔ ایں حال پر ملال ہمہ لذائذ احسان پادشاہ را ہبا منثورا کرد۔ ودعاہائے خیر حکیم بہدر رفت۔ از خشم چشمہ پوشیدہ و دہان بکشاد و چناں دشنامہا شداد و غلاظ بپادشاہ بشمرد۔ کہ اگر بگوشش مے رسید۔ یقیناً گوش حکیم را مے برید۔ بادل پر درد زیر لب حکیم مے گفت۔

احسان۔ احسان نمیخواہم۔ ایں جور احسان ہرگز [illegible] نباشد۔ ایں التفات ہائے بزرگ اسفل برود۔ ما بیچارگان باید چہ قدر گرسنہ و خستہ لقمہ نانی بے شرم و حیا املئی گویم۔ جیب شاں۔ پر کنیم و۔ و۔ و۔ و بادل خون باآواز گفت۔

بلے مواجب نوکران شاہی را باید بدہم۔ [illegible] اگر ندہی۔ [illegible] یک روز زیر چوب شان نیفتی۔ [illegible] تسمہ از گردہ دم مے کشید۔ پدر آدم را از گور بیروں میآورند۔ ہر کہ جیب شاں را پر نمیکند۔ [illegible] را مے کنند۔ [illegible] وہ شاہی احسان پنج تومان انعام مے خوانند۔ [illegible] ایں احسان [illegible] باشد سعدی مگر دروغ گفتہ است [illegible] و دوستی [illegible] اعتماد نشاید۔ کہ [illegible] متنفر گردد [illegible] شود۔

پس از حدت و شدت بسیار [illegible] و چناں [illegible] چوب

وتملک قرشانان درستی تیغ زبان را در ندا فشش شعر یا صافت -
دیدم ایں حال دیگر جانب مقال بحجت - از فقرہ مواجب دم در
کشیدم - آقا بخت باید فہم نصیب دم - گر باید تا گہ گاہ است - و رک
تعالی عصر شدن تو تیم - وقت ہے نفذ باید - بحالت ذکر گے
و نشے گے با زدم -
29/11/55

خلاصہ شعرالعجم

سوالات وجوابات

از

آقا بیدار بخت خاں ایم اے ایم او ایل

قیمت -/8/-

ملنے کا پتہ :- تاج بک ڈپو موہن لال روڈ لاہور

حسب الحکم پنجاب یونیورسٹی

گفتار بست و سوم و بست و چہارم کاٹ دی

گئی ہیں

ملک نذیر احمد

پروپرائیٹر:-

تاج بک ڈپو موہن لال روڈ لاہور

گفتار بیست و پنجم

گفتار زینب سرگذشت حال خود را با حاجی بابا

شب دیگر بخیال دیدار و اشارهٔ وصال بہ بام برآمدم اما دریغ۔ کہ چہار قدر بر شاخ درخت نبود۔ نومید نشستم۔ نہ تنباکو بود۔ نہ اسباب پاکی تنباکو۔ در زیر پا ہم سکوت تامے مستولی۔ آواز ناخوش پے در پے خانم۔ کہ درآں حال از سرود باربد خوشتر مے نمود پدید۔ تنہا صدائے کفش کہنہ گاہ گاہ بگوش مے رسید۔ علامت آں بود کہ در دار آگو دیا سے است آنہم پیرہ لیلا است۔ صدائے گوناں گوں از شہر شنیدم۔ اولاً صدائے نقارہ خانہ۔ ثانیاً صدائے اذان۔ پس ازاں صدائے طبل اوّل۔ ازآں بعد آوازہ طبل برچین۔ سپس صدائے طبل بگیر۔ و بہ بند بعد ازآن آوازہ حاذق باش بیدار باش کشیکچیان بازار و پاسبانان برج و باروئے ارگ خلاصہ شب از نیمہ گذشتہ۔ و در خانہ حکیم بجز خاموشی چیزے نبود۔

باخود گفتم۔ سبب ایں ہمہ سکوت حرم چہ مے تواند بود۔ حمام ایں قدر طول نمے کشد۔ و انگہی حمام زنان اکثر صبح گاہان است۔ باید بہ عیادت ناخوش۔ یا لعروسے۔ و یا بسر کشی زن زاہو رفتہ باشند یا اینکہ حکیم چوب خوردہ باشد۔ بارے کم ماندہ بود۔ کہ از خیال بتر کنم۔ ناگاہ طراق سنداں در برخاست۔ در بگشود۔ و صحن خانہ از صدائے نعل کفش زنانہ پُر شد۔ اما صدائے خانم۔ بر سر صدائے برتری و بدتری داشت۔ چراغہائے متعدد زیں سو و آں سو رواں گردید۔ چوں زناں روبندہا برافگنند چشم بہ جمال زینب روشن شد۔ با انتظار وصال کمر بستم۔ و در حقیقت زمان انتظار طولے نکشید۔ با پیش بینی تمام خود را بہ من رسانید۔ و بگوشم فرو خواند۔ کہ امشب حضور میسر نخواہد بود۔ چرا کہ غیبت از خدمتہ میسر نخواہد شد۔ اما پنروردی تلافی خواہم کرد۔ مختصر اینکہ خواہر خانم (کہ در اندرون شاہی بود، [illegible] قبیلان زہرش دادہ) خانم ہمرہاں خود را بردہ [illegible] شور و غوغا [illegible] زینت [illegible] در اندرون شاہی آواز نوحہ و زاری گوش کردن

را کے مے کرد خانم بعنوان گریبان دریدن یخہ ملباس خود را بشگافت - بر ہم گیسو بہ بدن سر زلف را بزد - بنام خاک کاہ بسر پاشید - فردا روز کفن و دفن است - بایست صبح زود آنجا حاضر باشیم - لاجل عزاداری یک چہار قد سیاہ با شیرینی خواہم گرفت - پس برفت و وعدۂ وصال بشرط مساعدت احوال بہ فردا شب دادہ - گفت حاضر اشارت باش -

بامدادان چوں سر از بالین برداشتم - متحیر ماندم - کہ اشارت بجاست و زینب بر سر پا بشارت دہان کہ بیا - از نزد یا نیکہ او فرا میاید - فرو رفتم - و خود را اندرون حکیم دیدم - بے اختیار لرزہ بر اندامم مستولی شد - کہ بہ چناں جائے مرد بیگانہ بے آنکہ سرش برود - پا نمی گذارد - اما زینب با خندہ روئے و لداری و تسلیتم داد کہ دل قوی دار کہ در خانہ بجز زینب نیست - اگر بخت یاری کند - بے خوش تا شام زندگی خواہیم کرد -

حاجی با تعجب : بچہ معجزہ بدیں حال دست یافتی - خانم کجاست ؟ زنان چہ شدند ؟ از دست حکیم چگونہ در امان بودن مے توان ؟ زینب نترس - ہمہ درہا بستہ است - اگر کسے نیز بیاید - تا گشودن درہا تو فرصت گریز داری - و بیم و باکے نداری - زنان ہمہ بعزاداری رفتہ اند - اما میرزا احمق خانم کارے کردہ است کہ بہ یک فرسنگے خانہ ہم نزدیک نمے تواند شد - باید از ہمہ چیز تو را مطلع سازم چرا کہ مے بینم - خیلے - ازیں سعادت در حیرتے آں - روز اولین دیدار برائے ما سخت مسعود شد - ہمہ چیز در خانہ بیاری بر خاست ... قیمہ - شیرینی - برائے اینکہ خانم مرا با خود ببرد - و نیز چہار قد سیاہ و انعام عزا خرداہم وارد - خاطرنشان خانم کرد - کہ لیلا از کودکے تمام مشق گریہ و زاری نمودہ در ماتمہا خیلے کار کردہ ست و در نالہ و آنانہ استاد - منصب آں ست - ... چنیں حالی و را با خود ببری و زینب را بگذاری کہ کردا ست - و ناشی در خدمت است - بنا بریں یک ساعت است کہ مرا باز گذاشتند - و خود در ماتم سرا بودہ رفتند - بے خستگی خیلے وقت تلخی کردم - کہ چہرہ من ماندہ ... رفت - تا اند ... شد تا یکبارہ من شد -

... غنیمت شمار کہ چنیں دمے کم یافت شود - ... رفت - و من تماشائے چیزے مشغول شدم - ... نہایت ... است -

تخت بالا طاق خانم رفتم از پهنائے او آغشته رو ساخته بود- در گوشه پهلوے
ارسی- دو شکلچے با بالش بزرگ پر با منگوله و روپوش پولکدار [illegible] بوے
آن آئینه خانم با قوطے سرخاب و ریسمه و سیر میرو سائر اسباب بزرگ بالاے تخت
بازوبند طلا [illegible] و یک پوستے زلفے با چاقو و مقراض و سائر آلات تماشائی بود- در
یک طاقچه تابے [illegible] در یک گوشه رخت خوابے بجا در شب پیچیده- چند صورت
بے چهار چوبه به دیوار چسپانیده- رف اطاق پر از ظروف بار فتن و چینی در یک گوشه
شیشه چند شراب حاضر- که یکے سرش تازه کشوده- و گلے تازه بر سرش نهاده علامت
آن بود که صبح خانم برائے گرمی هنگامه عزائیه آن را نوشیده بود-
با خود گفتم- حکم خدا و رسول گویا درین خانه چندان رابطه نداشته باشد- حالت
مقدسین را دانستم- که در ظاهر عذر [illegible] میدارد و بجائے آن آب ناب
که در خارج می نوشید- در داخل شراب تلخ و شیرین بکار می برد-
تا من از کنج کاوی اطاق خانم و تماشائے حجره هائے کنیزان فارغ شوم-
زینب در اطاق سفره را حاضر کرده بود- دو شک در پهلوے هم نشستیم
غذائے نهار [illegible] دو کباب [illegible] و نان با خاگینه شب مانده و پنیر
[illegible] و ماست [illegible] و خربزه اصفهانی و امرود و زرد آلو-
چون [illegible] تا بیدم که زینب- بجان مادرت بگو بہ بینم چگونه
درین مدت [illegible] نعمت فراهم کردی؟ این سفره در خور شاهان است-
گفت- [illegible] خانم [illegible] شب [illegible] نهار کرده بود- صبح
[illegible] زحمت چندان بما نگذاشته
بود- [illegible]
[illegible] بعد از ما بیا بینید چیزے بسیار برجا نهادیم
بعد از [illegible] پر لبالب نهاده و شیشه شراب را در کنار
آورده [illegible] پیمودن ساغر و جام مشغول
[illegible]
[illegible] حال و اندیشه- استقبال

تا در خانم را بر داشتہ و آہنگ نغمۂ خود را با آواز ساز دمساز نمودہ ایں غزل حافظ را کہ در جوانی برائے لذت افزائی مشتریانِ دوکان پدر آموختہ بودم۔ شروع بخواندن نمودم۔

خوشتر ز عیش و صحبت باغ و بہار چیست
ساقی کجاست گو سبب انتظار چیست
ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست
پیوند عمر بستہ بموئیست ہوش دار
غمخوار خویش باش غم روزگار چیست
راز درون پردہ ز رندان مست پرس
اے مدعی نزاع تو با پردہ دار چیست
مستور و مست ہر دو چو از یک قبیلہ اند
ما دل بعشوہ کہ دہیم اختیار چیست
سہو و خطائے بندہ چو گیرند اعتبار
معنی عفو و رحمت پروردگار چیست
زاہد شراب کوثر و حافظ پیالہ خواست
تا در میانہ خواستۂ کردگار چیست

زینب از شادی بے خود [illegible] شعرے [illegible] دیدہ [illegible] یداں دلکشی [illegible] ساز [illegible] است سیاہ روز [illegible] شراب تا قیامت بجا خواہد بود۔

بعد ز خواندن چندیں غزل [illegible] وقت [illegible] مست [illegible] فرصت [illegible]

گفتار بیست و ششم

گفتن زینب سرگذشت حال خود را با حاجی بابا

(من دختر او کرد آغا) نام شیخم که در کردستان مشهور است مادرم را نمے دانم کیست - ایں قدر شنیده که محصول یکے از شبہائے چراغ کشاں کردانم - که نسیم را ایں قدر دستور میدارند - که کسے را یارائے پرسیدن چگونگی جسم از ایشاں نیست - اینست کہ آنچہ در باب نژادمن گفتہ اند - دروغ و راست آں را نمے دانم - گستاخی نکردم که حقیقت آں را بپرسم - آنچه واقع و نفس الامرے باشد - اینست - که من ہرگز به ہیچ زنے به چشم مادرے نگاه نه کردم - درمیان زنانِ قبیلہ دست بدست بزرگ شدم - رفیق او لینم - کرّه اسپے بود - که در چادر زنان پدرم مثال ہم سفرہا با ما میزیست و مادر او - مادیانی بود عربی - که نزد ما نه چوں حیوان بلکه مانند یکے از اعضائے خاندان و در واقع از ہمه زنان عزیز تر بود - جائش از ہمه بہتر و بہتر و برگ و سازش از ہر چه گران بہا تر و در سفرہا از ہمه چیز بیشتر با ورعایت مے کردیم - وقتیکه مادیان بمرد ہمه قبیلہ عزاداری و سوگواری نمودند - کرّه اش برائے سواری ایام جنگ پدرم بزیست و بزرگ شد - و ہم امروز مایۂ اعتبار و اختیار کردان است کاش با آں ہمه مہربانان حوال نزیسته بودیم - چه آں ہمه بلا بسبب یک مادیان بسر ما آمد چنانچه تفصیل آں را در ضمن حکایت خواہی شنید -

باید دانست - که کردان - با اینکه خود را زبردست ہیچ زبردستی نمے دانند (آما نیاگان مادپدرم تا چندی پیش ازیں) ہمه بارمه دگله خود در کوه ہائے ممالک کردستان - که اکنوں در تصرف عثمانیاں و در زیر اداره والی بغداد است - مانند تبعه عثمانی چادر نشین بودند - و ہر وقت والی را با کسے جنگ و نزاعے بود - از ما بیاری خود سوار مے گرفت ؟ سواران ما چوں در ہمه مشرق زمیں بدلیری و چابکی معروف شده - اولین سوارانے بودند - که ظہرانی مےشد - پدرم جهته ببادر ی

و سواری دیگر با بدست خود لب بام آمده گشته و قبیله پرچم زدن و غیره هم داشت پاشا نے بغداد او را وقتیکه واقف گذاشت قبیله وهابی نزدیکی بغداد آمده - از دخول آن ها به شهر مے ترسیدند - پاشا مصلحت دید که پدرم را بیاری طلبید - پدرم با جمعی از سواران خود برفت و از فضل ربی بر وهابیان شبخون زد - و پسر شیخ وهابیان را بگرفت و اسلحه و را با مادیانے بے نظیر که سواری او بود - بیاورد - چون قدر آن مادیان و شیخ ترکان را میدانست - که اگر خبر دار شوند برائے بازگرفتن آن از هیچ امر کوتاهی نمے کنند - این بود که او را نهانی بقبیله فرستاد - و در چادر زنان به نهفت - اما سعی او بیهوده شد حیثیت شجاعت و آوازهٔ اخذ غنیمت پدرم به وهابیها پیچید - خبر اسپ بگوش پاشا رسید - بنا بخاطر او و بملاحظهٔ وقت به نقد چیزے یاد نگفت همین که وهابیان را راندند و گردان به بنگاه خود برگشتند - روزے میر آخور پاشا - باده سوار مسلح بچادر ما آمد هر گونه خدمتے که از چادر نشینی بیچاره کسان تواند شد - در حق ایشان کردیم -

پدرم به محض پدیدار شدن آنان نکته را دریافت - و از روئے احتیاط مادیان را گریزاند - چادر ما چنان واقع شده بود - که زنان مردان را میدیدند - و آنان ما را نمے دیدند - بعد از تعارف رسمے میر آخور روئے به پدرم کرد - و از زبان خود و طرف پاشا صداقت و غیرت و حمیّت او را بستود - و سائرین نیز تصدیق همے نمودند عاقبت در سخن بدین نوع کشود (اروکوز آغا) وهابیان (علیهم ما علیه) آدمے بپاشا فرستادند و مادیانے که پسر شیخ شان سوار بود خواسته اند - اوّل میگفتند که خون بهائے او خون پاشاست و بس حالا باز دادن مادیان راضی شده اند - این مادیان گویا پشت به پشت به مادیانے مے پیوندد - که پیغمبر خاتم صلوٰة الله علیه در وقت هجرت از مکّه به مدینه سوار شده و این قدر پول در این راه خواهند شمرد که پاشا گوید - بس است - همه کس شجاعت تو را شنیده و میدانند که تو پسر شیخ را گشته پاشا در کار وهابیان مشورت کرد و مصلحت چنان شد - که چون این کار دولتے شده - از تو این مادیان را بخواهد - تا فتنهٔ وهابیان فرو نشیند (این است سبب فرستادن او و آمدن من نزد تو)

پدرم جواب داد والله - بالله - بنمک پاشا که خورده ام - و بجان عزیز شما و بحقوق مادرم که مرا ببار آورده و به ستارگان سوگند که مادیان اینجا نیست - وهابیان دروغ

میگویند پس پدرم میر آخور را بکشد و رکشید بعد پس قدرت بدست میرگوشتی میر آخور خندان شد. بعد از عداحمیر آخور را بابیت با جرفلی و یک تازی الحی بار فرستاد و از برو پاشا شفاعت او نماید. دعوت نمود ماویان را رفع و رجوع سازد و نیز وعده داد که پاشا را در دنیا مالک حور عینی سازد۔

(بپرده دردم بود دختری چه دختر به چرخ جمال اختری)
(اگرچه بصورت بود بچه گرد بمعنی پری میے تو انش شمرد)
(بکیش و نژاد و نہاد ایزدی چو شیطان شیطانی و بیخردی)

با اینکه ما ایزدیان را با افراد سائر ملل و او دست دختر نشاید۔ اما میتوانم او را به پاشا پیشکش فرستاد۔

بعد از ساعتے میر آخور برفت و چون پدرم از رفتن او خاطر جمع شد۔ کس فرستاد و ماویان را بیاورد۔ و ریش سفیدان قبیله را گرد آوری نموده گفت۔

حضرات! کار ما گیر کرده مدتے است درین حدود۔ عثمانیان ما را از خراج و رشوت و پیش کش سیر میکنیم۔ در هر کار بکار شان میخوردیم۔ پاشا بمن اظهار دوستی میکند۔ برائے اینکه من در راه او جان فدا میکنم۔ اما چنان تشنه طلاست که دنیا را بدینا ئے میفروشد این فرصت که بدست او افتاده۔ برایگان از دست نخواهد داد۔ اگر صاحب زن و بچه نبودم میدانستم با این ترکان چه باید کرد۔ اما چکنم که پائے بست عیالم و کارے از دستم بر نمے آید۔ با اعتقادم مے باید بزودی ترک حدود عثمانی نمود۔ و بجدود ایران گریخت۔ البته آنجا پناہے خواهیم یکے از ریش سفیدان جواب داد۔ که اکه او کوز آغا) من نیز بر آنم۔ چراکه ترکان همیشه پے بهانه میگردند۔ تا رعیت خود را خراب سازند اکنون که بهانه ماویا نے بدست پاشا افتاده زندگی بر ما حرام خواهد کرد۔ فردا یکے را خواهد فرستاد۔ واز ما گروی خواهد خواست که ناچار مانده درایں جا بمانیم۔ تا پس ازاں آنچه دل خواه شان است بعمل آرند۔

پناه بخدا هرچه باداباد۔ بازگرده هائے قدیم نیاگان خود مے رویم۔ و باصل خویش رجوع مے کنیم۔ اصل ما ایرانی است۔ و هم ایرانی حقیقی و ایزد پرست۔ جمعے دیگر با ئه همزبان گردید آدمیے نزد شاهزاده کرمان شاه فرستادند۔ تا به خیمه نشینان سرحد

ندغن شود که کاسے با آنها دراُفتد باشند - چالیشان در باب دخل و تصرف بسرحد خود بسیار غیوراند - لیس نیمه شب چادرها را کنده بارها بر گاوان و شتران بسته گله در راه در پیش انداخته - زن و مرد سواره و پیاده رو به سرحد ایران نهادیم -

من از یک راه دل خود بودم - که چرا زن پاشا و محمود امثال وا قران خود دختران ایزدیان نشدم - خلاصه از راه و بے راه بے مانع بسرحد ایران رسیده در آنجا توقف نمودیم -

پدرم بکرمان شاه رفت - چون در آنجا معروف بود - شاهزاده او را بنواخت و خلعت و اطمینان بخشید - که ملک خدا وسیع است - هر کس هر جا که خواهد مے نشیند - اگر پاشا به بهانه اینکه گروان رعیت ما گریخته اند - شما را باز پس خواهد پدرش را مے سوزانیم - ده فرسخ دورتر از خاک عثمانی سر روزه خاک برائے ییلاق و قشلاق بما دادند - و با آسودگی آنجا قرار گرفتیم -

شاهزاده راست گفته بود - چند روز بعد از آن پاشائے بغداد به شاهزاده نوشت - که (داود کوز آغا) وزد راهزن و مفسد و سرکش ما دیا نے از ما برده است بیتظلم که بعلمے مے ارزد - اگر او را با قبیله اش بجانب ما بر نگردانید - آماده کارزار باشید -

از این خبر ترسان و هراسان - اضطراب عظیمے در میان ما افتاد - پدرم ما دیان را بجائے به نهفت و بخدمت شاهزاده رفت - شاهزاده او را اطمینان داد که در پناه شهنشاه ایران مے باشی - از هیچ باک مدار - کسیکه دست توسل بدامان دولت قاجار زند از حوادث روزگار مصون است - تو برو و آسوده باش - ما دانیم و پاشا - تو رعیت پادشاهی و در امان خدا -

پدرم این خبر را بقبیله رسانید - همه خوشدل شدند - مگر عموی پیرم که در ایام در شاه خدمت با ایران کرده بود - گفت :-

اے یاران با ایرانیان دل مبندید - چه که وفا ندارند - سلاح جنگ و آلت صلح ایشان دروغ و خیانت است - به پیچ و پوچ آدم را بدام مے اندازند - هر چه بعبارت ایشان کوشی بجز اکی توئی کوشند - دروغ ناخوشی بهتان از فطرت ایشان است و قسم شاهد این معنے است - قسمهائے ملی با عیب ایشان را به بینید - سخن را چه احتیاج

بقسم است - بجان تو بجان خودم - بمرگ اولادم - بروح پدر و مادرم - بسر شاه بجقهٔ شاه بمرگ تو بسلام علیک بنان و نمک - به پیغمبر با جداد طاهرین پیغمبر به قبله بقرآن بحسن بحسین به چهارده معصوم بدوازده امام - از اصطلاحات سوگندی ایشان است -

خلاصه - از روح و جان مرده و زنده گرفته تا سر و چشم مقدس و ریش و سبیل مبارک - و دندان شکسته - و بازوئے بریده تا با آتش و چراغ - و آب حمام همه را مایه قسم مے گذارند - تا دروغ خود را ست نمایند پاس دروغها باور نکنید - باین حال شما را اعتقاد اینست که این مادیان گدائی را بشما باز خواهند گذاشت ایرانیان از عثمانیان طمع کارترند این مادیان حکم دارد - چگونه بدست شما مے گذارند اگر شهرت این حیوان بگوش پادشاه ایران برسد - و بخواهد - چه خاک بسر خواهیم ریخت - آیا مے توانیم مقابل یک دنیا جنگ برپا نمائیم - نه والله هر چه میخواهید بگوئید - من با ایرانیان اعتقاد ندارم - و باقوال ایشان اعتماد -

عاقبت کار چنانچه پیر با تدبیر گفته بود واقع شد - و مرا باین روز سیاه که مے بینی انداخت -

روز صبح گاهان سگان قبیله شروع بپارس و شور و غوغا نمودند - پدرم برفت تا به بیند چه خبر است - اول یک سوار پدیدار شد - ازاں بعد یکے دیگر و یکے دیگر معلوم شد - که اطراف چادر آں ما را احاطه کرده به پدرم حمله آوردند - دو سه تن از ایشاں را بکشتند غرض شان مادیان بود بچادرها ریختند و مادیان را ضبط کردند -

چوں روز روشن شد - دانستیم - که دشمنان ما ایرانیان اند پدرم از قضا بزرگشان را کشته بود - معلوم است ما را اسیر کردند - قیاس حالت مان را خود بکن - پدرم را در پیش چشم بانواع و اقسام شکنجه کشتند - و اموال ما تمام غارت و تاراج شد -

زینب میخواست شرح افتادن خود را بدست میرزا احمق بگوید - ناگاه بشدت در را زدند - ما دست پاچه شدیم - من از بام فرار و زینب بگشودن

دررفت - از صداے دردانیست کہ میرزا احمق است - باوضاعتؔ ما اغنانہ کنان دررا بکشود - چہ راہ عذر خوبی داشت -

من از پشت بام تماشاے احرامے کردم - زینب واو قدرے چناں با مہربانی صحبت داشتند کہ آب از دہان من جاری شد - ناگاہ چشم حکیم باوضاع نہار افتاد - یقین کرد کہ در خانہ غیر بودہ است ودر کار سوال وجواب بود - کہ خانم با ہمراہان در رسیدہ وچناں بہ غفلت داخل اطاق شد - کہ حکیم و زینب فرصت جدا شدن از یکدیگر نہ کردند - حالت خانم ووضع آں تا قیامت فراموش نمے شود -

باحترامے کہ میدانی - گفت سلام علیکم - کنیز شما ہستم الحمد اللہ مزاج شریف تاں را مکروہے نیست - لذائذ عیش ونوش عافیت باشد وقت [illegible] بخیر وخوبی گذشتہ دریغ کہ قدرے زود رسیدم [illegible] - فورًا عقل [illegible] پرواز کردہ - با ناخن ودندان بر روے مقصران افتاد -

[illegible] تنہا ہم در اطاق من بودے وو شاک من حاضر است ماشاء اللہ چشم بد دور - حالا معلوم شد - کہ من ہیچ سگے نیستم - در خانہ من - در اطاق من روے دوشک من متکاے من - غلام من کنیز من - ماشاء اللہ ہمین - خداوندا - تو ست بینی - ایں واقعہ عجیب وغریب را - من کجا بودم - کجا آمدم - در [illegible] بودم بزمین افتادم -

پس روے بشوہر کرد - کہ خوب [illegible] جان - سر [illegible] [illegible]
[illegible]

کردم۔ شال کشمیری لبستی۔ سر شناس شدی۔ اے آدم از سگ کمتر وائے سگ کمترین آدم۔ تو وایں حرکات۔ ایں چہ حکایت باشد۔ ایں چہ معنے وارد۔

حکیم بیچز قسم۔ برہان انکار نداشت۔ برہانش ہم قاطع نبود۔ وانکارش نیز فائدہ نداشت۔ خلاصہ۔ خشم زن حکیم آتشے فرو نشاند ولی ہیچ نبود و دشنام بر روئے دشنام مے بارید۔ وسقط بر روئے سقط از روئے حکیم بر روئے زینب مے افتاد۔ واز روئے زینب بر روئے حکیم۔ آتش غضبش برایں ہا ہم فرو ننشست۔ گیسوان دلآرائم زینب را گرفت۔ وچناں برایں سو و آں سو کشید کہ بندو لیم برید۔ سوختم ماند کہ ریشہ جانم بگسلد۔ بیاری ہمراہاں ویرا نگہ داشتند۔ و چنداں بیخود گفت کہ خود از ہمال افتاد۔ و دریغ کہ من ہمہ اینہا را میدیدم و بسیار دلم میخواست۔ بیاری روم۔ اماگر پائم بحرم مے رسید۔ نعشم بیروں مے آمد۔ اگر مے رفتم شاید کشتہ مے شدم۔ وفائدہ بحال زینب ہم نداشت بلکہ حالتش بدتر مے شد۔ چہ طوفان بلائے ودکش گردید۔ از بام فرود آمدم۔ ودرایں قضیہ کہ خود از ارکان آں بودم۔ تفکر کناں بگردش رفتم۔ بدیہی است کہ بایستی ہماں آں ترک آں مکان گویم۔ چہ بعد از آں عشق بازی من با زینب مکان نداشت۔ چوں حالت او را بنظر میآوردم۔ دلم خون میشد۔ از جہا تفصیل ہائے عجیب و غریبہ شنیدہ بودم۔ معاملہ غضب مثل زن حکیم۔ بابینوائی مثل زینب معلوم بود۔

6/12/55

بہ تصحیح آغا بیدار بخت ایم اے

المصحح

سید محمد شمس الحق صاحب

تذری

گفتار بیست و هفتم

در تدارک حکیم باشی برائے مهمانی شاه و خرج هنگفتی که عنقا به گردنش افتاد

در هنگام گردش به خود تحمل کردم که در دم. ترک خانهٔ حکیم - بلکه شهر طهران گویم - که جائے امید نه بلکه ورطهٔ خطر بود - اما -

عشق چون زند خیمه در درون　　عقل را پراگنده مے کند

عشق زینب بعقل من غالب آمد - و بامید لقائے او بعطائے میرزا احمق راضی شدم - که در حال نه سگے و نه درمان گو سگے) با زحمت بزرگ او را تحمل شوم میرزا احمق را از رقابت من با او از زینب سبب آن همه شور و غوغائے خانم من بودم - خبر نبود - ولے این قدر مے دانست که در زیر کاسه نیم کاسه ایست - یعنی در این کارهائے اغیار هم میان است بدین جهت چنان چشم دقت بگشود - که من با هزاران صعوبت از حال زینب نتوانستم - خبردار شد - و از نتیجهٔ عتاب خانم با هزار زحمت نتوانستم سر حساب گردید - دم - همه دم چشم به در حرم که زینب با بانوش بیرون مے آید بیاید اما هیچ اثرے از او در میان نبود - موقعے به [illegible] من [illegible] - بود در بستر بیمارے است - زیاد زینب گرفتاری - طاقتم طاق شد - تا اینکه روزے نور جهان را دیدم تنها به بازار روان به پشت سرش افتادم - و بحکم اعتراف به دوستی ایشان با هم داشتیم - سلام داده گفتم -

نور جهان - تنها بکجا میروی - جواب [illegible] داد - گفت -

آقا صاحب - [illegible] برائے کنیزے که [illegible] دوا بخرم -

[illegible] کشیده - [illegible] زینب [illegible] خوش است -

پاسخ داده - نه تنها ناخوش است بلکه بسیار خراب است شما [illegible] چه خبر

تان وحد سخت مردمان بیرحمید - ما سیاهان سگ مان بشما میارزد همیشه دم از حدیث (اکرموا الضیف) میزنید - وخیرا آنچه باین کنیزک کردید - کردید - ندارید -

گفتم تورا بخدا چه شده - مگر چه باو کرده اند - راستش را بگو ؟

از دلسوزی من - آهسته آهسته گفت که خانم از روئے رشک زینب را در پستوئی نهاده و غدغن کرده است - که روئے آفتاب نه بیند - از شدت بد رفتاریهاے باد بتے عارض شده - بنوعے که در دم مرگ است (اما خدا برکت بدهد) جوانی دقوتش به تب غالب آمد - حالا رو به بهبودی مے باشد - غضب خانم هم اندکے فرو نشسته گو دیده اذن حنا و سرمه دوده پیش عطار میروم - تا حنا و سرمه بگیرم اما یقین میدانم که اگر خانم خبر آمدن پادشاه را درین روز ها بخانه میرزا احمق شنیده بود هرگز این اذن را نمے داد - چه پادشاه مختار است - که به حرم هر کس داخل شود - و هر قسم زنان را بهر حال تماشا کند - خانم - براے شان فروشی دخود نمائی زینب را از حبس بیرون آورد - تا در حضور پادشاه خدمتش را زیاده تر نماید - اما هنوز زینب این قدر ها [illegible] دوا [illegible] آمد نیست -

ازین خبر آسوده و دل گرم بفکر و تدبیر ملاقات دیگر افتادم ولے چون موانع را سخت قوی میدیدم - [illegible] مصائب مے ترسیدم - آهنگ آن کردم که نقد از خیال [illegible] زینب درگذرم و نصیحت حکیمے را کاربندم که گفته : ز درش هوس در نوردم - وگرنه مصاحبت نگردم -

اما چون موسم ییلاق رفتن پادشاه نزدیک بود - برسم معهود پیش از رفتن ییلاق بخیال دیدن [illegible] میرفت - و براے خود و اتباع پیروان پیش کشی از آنان حاصل میکرد و [illegible] پیش کش دادن - را مایه مباهات و افتخار مے شمردند -

[illegible] نیست - [illegible] که پیش کش دادن را مایه مباهات [illegible] و [illegible] دیگر [illegible] ایلچی [illegible] شهر [illegible] بودند - [illegible] دست [illegible] روز تشریف فرمائی مشخص شد و خبر [illegible] افزائی [illegible] متعارف نیست

بلکہ بالطفے خاص وشرفے مخصوص خواہد بود۔ چنانچہ پادشاہ شام با نہار را در خانۂ حکیم باشی خواہد خورد۔

حکیم۔ نیمے از مباہات خوشنود و نیمے از صرف این مصارف گزاف ناخوش۔ چار ناچار خواہ مخواہ بخیال تدارک و تہیہ افتاد۔ اولین تدارک پائے انداز بود۔ میدانست کہ این فقرہ بدہانہا افتادہ مے باید۔ کہ مہمانی او خار چشم دشمنان و گل باغ دوستان شود۔ تا رائت سرافرازی او از التفات شاہ برافراز د۔ از یک سو مرض حب جاہ گل کردہ از دیگر سو بخیال تش در عمل و خالت میکرد۔ اگر دست از مال شستہ بجوان مردی حرکت میکرد۔ برکت میشد۔ مدتے بود کہ بالتفات استشارہ مرا سرافراز نفرمودہ بود۔ و من طفیلے حقیقی بودم۔ اما چوں فکرمش تنگ کشودگی من و تدبیر و تزویرم را با حلیم فرنگی بخاطر آوردہ مرا بہ کنگاش خواست۔

حکیم۔ حاجی کار ما گیر کردہ است۔ نمے دانم چہ بایدم کرد؟ شنیدہ ام۔ قبلۂ عالم از من توقع پائے اندازی معتنابہ دادہ۔ معیر الممالک کہ درین کارہا سرآمد اقران و مسعود اعیان است بازبان خود بمن گفت کہ تو ہمت ہمہ ہمچی نمے توانی کرد۔ اصرارش این است کہ سرتاسر راہ شاہ را جائیکہ از مرکب فرود مے آید تا ما شاہ نشین فقاد در باغ اطلس و از آنجا تا ب شاہ نشین خانہ کہ محل نشستن شاہ است شال کشمیری بگسترم۔ اما بہ پیشے مسند البتہ باید چیزے از شال گران مایہ تر گسترد۔ حاجی۔ پیدا نیکہ من مرد این ہمہ مخارج نیستم۔ راست است کہ حکیم و حکیم باشی ہستم۔ [illegible] شب [illegible] در فکر جمع مال دنیا نیستم۔ وانگہے میدانم غرض معیر الممالک ازین حرفہا این است۔ کہ قدرے حریر رشتے و شال دارد۔ زمرد آمد۔ یعنے بمن بفروشد۔ خیر۔ بمرگ خودش من رو دست او را نمے خورم۔ بردو۔ این نصیحت را بدیگرے بدہد۔ خوب حالا چہ بینم۔ چہ بایدم کرد؟

حاجی۔ راست است تو [illegible] [illegible] [illegible]

وانگہے بملاحظہ ابروے خاطر [illegible]

نکنی و پادشاہ نداند کہ [illegible]

تلخ خواہد شد۔

حکیم - بلے - حق مے گوئی - ولے من حکیمے بیش نیستم - نمے توانم گفت کہ ایں ہمہ شال وزربفت در وقت لزوم بکار میبرم -

حاجی - خوب غیر از ایں پس مے خواہی چہ بکنی - نمے توانی - بگوئی چوں من حکیم بسر راہ پادشاہ برگ خطمی مے پاشم - یا ایں کہ مسند پیش را لیپہ میگزارم -

حکیم - نہ - نہ ولے میتوانم برگ گل بپاشم - کہ چنداں گراں نیست گاوے بسر راہش بکشم - شیشہائے شربت فراوان در زیر اسپش بشکنم - آیا ایں ہا کافی نتواند بود -

پائے حاجی - خیر - خیر - ایں گونہ حرکت وسلوک با پادشاہ مناسب نیست سر رشتہ بدست دشمنانت خواہی داد - کارے میکنند - کہ ریشات بآب برسد - شاید بایں طور ہائے گزاف کہ معیر الممالک گفتہ خرج لازم نباشد مے شود راہ را چیت - در باغ را مخمل وحیاط را زربفت - واطاق را کہ شال بگستری - وگویا ایں قسم چنداں خرج گزاف نداشتہ باشد -

حکیم بد نمیگوئی خوب است - ایں طور ہا سرش را ہم آریم چیت درخانہ حاضر داریم - سے خواستند - شلوار زنانہ بدوزند و ختنہ کنند یک ناخوشی پیرہ بیروزہ دو توپ مخمل اصفہانی آوردہ خلعت امسالہ راہم میفروشم - زربفت میگیرم شالہائے خانگی مان ہم برائے اطاق بس است - بیاری شاہ مرداں کار بسرانجام میگیرد -

حاجی بسیار خوب دربارِ حرم چہ میکنی - مے دانی کہ شاہ برائے اظہار التفات دیدنشان خواہد کرد - باید سرو وضعشان موافق حساب باشد -

حکیم - کاش - ہمہ دعوا ہا سر ایں بود - درخانہ ہر چہ لازم باشد - از جواہر آلات و چکن وشلوار و چارقد - وشال از دوست آشنا ہمسایگان - عاریت میگیرم - غصہ آں را ندار - چوں تفصیل ایں تدبیر بخانم رسید - علم مخالفت برافراخت - کہ قبول ندارم - شوہرم را فرو مایہ وپست پیہ خواندند - کہ چنیں کس قابل شوہرے من نیست البتہ باید لطیفے حرکت نمائی کہ شائستہ شخصے باشد - کہ بعد ازیں باید پیدا کنی - با خانم چارہ ندان و بحوال رفتن کار حضرت فیل وخرس بود - بنا بریں تدارک خیلے مکلف تر از آں شد - کہ حکیم پنداشتہ بود یعنی آنچہ ساعت حمید بے انکہ ہیچ کوتاہی کند وا نگرہ - ہمہ آں بیرون آوردہ بود از نظر چیند ودنبے نہ سر ہوئے وتاہی شود - از علقش درآورند - (رشاد ان بگرامی)

گفتار بیست و هشتم

در پذیرائی پادشاه و پیشکشها و چگونگی آن

منجمان برائے حرکت شاه روزی مخصوص از اسعد ایام و ساعتے خاص از اشرف ساعات برگزیدند۔ صبح روز معهود در خانه احمق ساز تدارک چیده شد یعنی جشنے که تا قیامت از یادش نخواهد رفت تهیه دیدند۔ پیش خدمتان و فراشان در اطاق سلام پر شدند فرش هائے زرین گسترده۔ شاه نشین را با شالے فرو اعلا فرش کردند۔ حیاط جاروب و آب پاشی۔ فواره هائے حوض را گشودند۔ بروئے حوض ردیفے ارسی شاه۔ از شاخ و برگ و گل شکلهائے گوناگون ساختند۔ گلدسته و گلدان هائے نارنج و ترنج براطراف حوضها چیدند۔ بطوریکه طراوت بهار بنظر ها نمودار بود۔ جمعے کثیر از آشپزان و پوست بز برکن با دیگ۔ و مجموعه۔ و طشت و سینی و لنگری۔ و دوری۔ و بشقاب۔ و کاسه۔ و کوزه۔ و قدح۔ و فنجان شربت خوری۔ و قهوه خوری۔ در رسیدند حکیم دست و پا ره گم کرد۔ که شما را بخدا۔ مگر مے خواهید همه شهر را غذا دهید گفتند۔ خیر۔ ولے نباید۔ شعر سعدی را فراموش کرده فرموده۔

اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے
بر آورند غلامان او درخت از بیخ
به نیم بیضه که سلطان ستم روا دارد
کشند لشکریانش هزار مرغ بسیخ

مطبخ حکیم که چهار یک گنجائش تدارک آن آشپزان را نداشت بدست آشپزان افتاد۔ ناچار با اجاق همسایگان التجا نمودند۔ دیگ بر دیگ پے در پے بپا شد۔ عده براۓ آشپزان یکدسته شربت دارد۔ شیرینی ساز در یکجانب دیگر حلویات و شروبات و بستنیها از میوه ترتیب میدادند۔ این قدر چیزهائے ندیده و نشنیده با قیمت هائے

گزاف خواستند کہ حکیم چوں پشت پیا ہئہ آں بدید۔ کہ باندہ بود۔ کہ روح از بدنش پرواز کند۔ بعد ازاں تو سطے باشی۔ یا دستہ مقلدان و بازیگران با بیست نفر سے زن

ودنبک زن از قبیل احمدی۔ اقری۔ اکبری۔ بابائی در رسیدند۔

ساعت معین حرکت شاہ طرف عصر بود۔ چوں شورت گرمی روز در گذشت و مردم الہیران از گرما چشمے وا کردند۔ پادشاہ بقصد خانۂ حکیم۔ ان ارک بیرون آمد راہ ہا ہمہ رفتہ بود و آب زدہ و پیش پائے شہ پارسے در ہر گام گلہا نثار مے شد حکیم بغیبہ عنبر حاضر بودن طعام را بردو در رکاب ہمایوں با غلامان سوارہ پیادہ برگشت۔

ریگایان پیشا پیش ودان لیسانلان با کلاہ با و گرز ہائے مخصوص از چپ و راست رواں مشغول برو۔ برو ید۔ ودور باش کور باش زنان از دور و نزدیک بر بامہا و پشت سوراخ دیوار ہا تماشائے دیدار پادشاہ دیدہ دوختہ۔ گروہے انبوہ از فراشاں پیش تندستاں با ترکہ و چوب ہائے بلند مردم را بر سر و صورت زناں بدیں سوئے و آں سوئے مے دو انیدند۔ بعد از فراشان گروہے غاشیہ بدوش یدک کش۔ پس ازاں مشتے غلامان با کمر ہائے زریں قلیان دار و کفش دار آب دار و جبہ دار و چتر دار و تر باک دار و بدان دار و ہمان دار۔ ایں گروہ چوں از خدام خاص اند۔ ہمیشہ پیش پیش شاہ مے رفتند۔ بعد ازیناں گروہے پیادگان با لباسہائے گوناگوں جفت جفت پارہ با رختہائے زردوزی و لوکلدار و دستہ با کلیچہائے مخملیں و حریر پا انداز پائے اسپ پادشاہ بر سمے داشتند۔ میر آخور با ترکچی و دستہ مینا بر کمر و در رکاب پادشاہ برابسپے زہرد گون با لباسہائے سادہ آقا گراں بہا سوار۔ سہ نفر شہزادگان در عقب بچہائے خاندان سلطنت در عقب شاہزادگان الخانی و بسیارے الشعراء جمع کثیرے دیگر ہمہ با خدمت گاران و نوکران خلاصہ ہمہ آنہاں را کہ با لیستے بر سر سفرہ میرزا احمق بنشیند اگر پانصد نفر بگویم کم گفتہ اسم۔

اسپ شاہ در حیاط خانۂ حکیم نزول نمے رفت۔ شاہ فرود آمدہ بر روئے پا انداز ہا مشی نمودہ بمندیکہ ۔۔۔ نشست ۔۔۔ بود بہ نشست بجز

شاهزادگان همه همراهان پدر ایستادند- حکیم باشی بمنصب خدمتگزاری میکرد- و پیوسته میگفت:-

یا در از بخت ندارم که بر تو جهان گیری
خیمهٔ سلطنت آنگاه فضلت درویش

ترجمه: همین که پادشاه بنا بگفتگو با امین خلوت یا میرآخور پای برهنه در پهلوی حوض پیدا شدند- امین خلوت از پر شال خود صد دانهٔ اشرفی تازه سکه بیرون آورد- و بآواز بلند گفت- جان نثار- خاکسار- نمک پروردهٔ حضرت شهنشاه [illegible] حکیم- بر خاکپای توتیا آسای قبلهٔ عالم و عالمیان سایهٔ یزدان شهنشاه ممالک محروسهٔ ایران بعرض این صد تومان پیشکش که بمثابه ران ملخ نزد سلیمان است- اجتسار میورزد- پادشاه جواب داد که خانه آبادان [illegible]

حکیم معقول نوکر جان نثاری است- ما در حق او التفات [illegible] یا این جان نثاری در نزد امثال و اقران روسفید شد- خیلی باید شکر [illegible] بجای آرد- و سر افتخار بآسمان ساید- که پادشاه قدر و منت [illegible] ارزانی فرمود و پیشکش را در معرض قبول قبول نمود-

حکیم که دست بسینه ادب ایستاده بود- چنان کرنشی کرد- که کم مانده بود دو بینیش بخاک مالیده شود-

پس پادشاه روی بایلخانی کرد- که پسر شاه- میرزا احمق خوب آدمی است امروز مانند او در ایران کم است- از لقمان و افلاطون [illegible]

ایلخانی- جواب داد که- بلی بلی- قربانت شوم لقمان [illegible] سگ کیست؟ این نیز از فیروزی بخت پادشاه است [illegible] نه ایران رچنین شاهی- و نه [illegible] در فرنگستان و هند [illegible] حکیم [illegible] است [illegible] حکمت در کجاست حکمت [illegible] پادشاه کجاست [illegible] حقیقت امر این است [illegible] پادشاه [illegible] است [illegible]

شهر یائے ما۔ کهنه معارف و علوم و منبع عرفا و علما بوده است مردم ایران همیشه بدانش و بینش معروف و بفرهنگ و خرد موصوف و سلاطین ایران خواقین دوران بوده اند۔ از زمان کیومرس۔ که نخستین خدیو کشورگشاست۔ تا عهد میمون ما۔ چه سلاطین نامدار را از ایران برآمده اند بلے در هند راجه گان و جیپالان در چین و ختا فغفوران۔ در توران خاقان۔ در عرب خلیفه گان در عثمانی خونکاران از قدیم بوده اند فرنگیان نمے دانم از کجا پیدا شده اند حمد خدا را که ما بنیله و زر و هدیه آوران خوبی پیدا کرده ایم۔ صاحب مردگان۔ خیلے پادشاهان هم داشته اند که ما اسمشان را نشنیده بودیم

ایلخانی۔ بله۔ بله۔ قربانت شوم۔ بغیر از انگلیس و فرانسه۔ که از قرار معلوم چیزکے اند۔ سائرین را کالمعدوم هم نمے توان شمرد۔ اگر روس را بگویند آن فرنگے نه از سگ فرنگ هم کمتر است

شاه قهقه کشان بروس خورشید کلاه دارد۔ اعتقاد روسیان این است که این زن خیلے نقل داشته است۔ اما امیدانیم که چون در کارے پائے زن بمیان آید۔ پناه بر خدا ولگیے روسیان پطرے دارند۔ که دیوانه حسابیست۔ ترکان بے خود (ولی پطرو) نگفته اند۔ برائے دیوانگی او همیں بس۔ که میخواست لشکر به هندوستان بفرستد۔ مثال اینکه گویا تخم قزلباش از دنیا برافتاده است روسیان خیال مے کنند بمحض کلاه فرنگی نهادن و رخت تنگ پوشیدن و ریش و سبیل تراشیدن آدم۔ فرنگی میشود۔ خیر ؎

هزار نکته باریکتر ز مو این جاست

پس تو هم اگر دو بال تاز بگردش بندی میتوانی فرشته بشوی۔

ایلخانی احسنت۔ احسنت۔ کلام الملوک ملوک الکلام ؎ این نه تکلم که معجزه است و کرامت۔ همه احضار۔ بله۔ بله۔ چنین است۔ عمر و دولت شاه جاوید و بدی باد۔

شاه از زنان شان چیزهائے غریب نقل میکنند۔ مے گویند۔ که درمیان ایشان بیرونی داند و فی محرم و نامحرم نیست۔ زنان شان مثل زنان ایلات بار و بند ندارند۔ زن و مرد باهم کارے کنند۔ د تو ے همراه مے روند۔ و کار یکدیگر را مے سازند۔

ور همه چو خیرے بیاید از آن خاندان
که بانگ خروس آید از ماکیان

سپلس باخندان واستهزا روئے باحمق فرمود۔ خوب حکیم باشی تو مردے هستی حکیم۔ بگو به بینیم چه ظهور شده است که در دنیا۔ قلمتی که بزنان خود مسلط باشند۔ تنها مسلمان واقع شده ایم۔ علی الخصوص تو که میگو بید۔ زنے داری بسیار فرمانبردار و حرف شنو۔ نرم خو۔ خنده رو۔ حد خود را نیکو میداند۔ و حق تو را خوب مے گزارد۔

احمق۔ از عنایت بے غایت پادشاه دوران بنده خاکسار مظهر سعادت دارین و عافیت کونین گردیده ام۔ و بنده غلامے از غلامانم و خانگیانم کنیزے از کنیزکان۔ و همگان (بحکم العبد و مافی یده کان لمولاه) تعلق بخاک پاے مبارک پادشاه داریم۔ اگر در غلامم فضلے است از مولا است که نور چراغم از زینت تو است و اگر عیبے است۔ در صورتے که منظور نظر همایون گردیده ام ؎

هر عیب که سلطان به پسندد هنر است

اما آنچه در باب زنان بالفظ گهربار فرمودید۔ بنظر بندهٔ خاکسار چنین مے آید که درمیان فرنگان و حیوانات مماثلت و مشاکلتے تام است و پستی فطرت و دونی خلقت آنان از اسلامیان از اینجا ظاهر مے گردد۔ که حیوانات نر و ماده باهم بسر مے برند۔ فرنگان هم چنیں حیوانات سر برهنه اند۔ فرنگان هم هم چنیں۔ حیوانات جنب راه میروند۔ فرنگان هم چنیں۔ حیوانات نماز نمے کنند۔ فرنگان هم چنیں۔ خلاجت حیوانات با خوک و گراز همدم و همراز اند۔ فرنگیان هم چنیں۔ چرا که بجائے قطع سل خوک و گراز نجس العین چنانچه ما مے کنیم۔ شنیده ام۔ که خوک چران خاص و طویله مخصوص دارند اگر زنان شان را سگ گو لید۔ خوب۔ کدام۔ سگ نر است که در کوچه سگ ماده را به بیند۔ و نزد و به استقبالش نزود و گرم گشتی ونکند۔ فرنگان نیز همیں مے کنند۔ در مملکت ایشان نام مرد لفظے بے معنی و اسمے مسمیٰ است چه یک زن۔ زن همه است و چند نکه در مذهب ما یک مرد مے تو ند چند زن بگیرد در مذهب فرنگان یک زن مے تواند۔ چند شوهر گرفته باشد۔

شاہ خوب گفتی حکیم معلوم است کہ بحر ما ہمہ دم بجا است ودرآں باب حضرت نبوی ہم وارد است کہ انا افضل الانبیاء وامتی افضل الامم۔

(او وار النعیم ومومن شود کافراں را جحیم و نیران (؟))

حکیم۔ از قرآنے کہ شنیدہ ام تو از حالا در بہشتی۔ آں دنیائے تو باین دنیا آمدہ است تفصیلے شنیدنی است یا دیدنی؟

میرزا احمق۔ زہے سعادت من بندہ کہ پائے فلک فرسائے حضرت شہریارے باندروں ذرہ خونم بسائید۔ تا اگر بر سر عرش سائیم شاید

شاہ خوب۔ با چشم خود خواہیم دید۔ نظر پادشاہاں مبارک است برو باندروں خیردہ اگر در میاں زنان بیماری شفا خواہ یا تازہ جوانی شوہر جوئے۔ یا از شوہر سیر شدہ نجات طلب باشد مطلب خود را بپادشاہ عرضہ دارد کہ نظر التفات پادشاہ دوائے ہمہ ایں گونہ دردہا ست شاعر کہ تا آنگہ غرق دریائے فکر الستادہ بود۔ گفت فرمان پادشاہے از طریق مہربانی و نیکو خواہی است پس لوئے کاغذ را از کمر در آوردہ باوازے بلند ایں قصیدہ غرا را شروع بخواندن نمود۔

بکیست بحر منور سپہر گرداں را	بدین دلیل کہ یک شاہ ہست ایراں را
حیات و پرورش کائنات پرتو شمس	بود مطیع و مطابع ہم ایں وہم آں را
طبیب چند بے بر علاج خود نازے	نظر نمائے شفائے نگاہ سلطاں را
بیا بحوکے بیرو مرد و دوئے کیانی خویش	مناز بین نگہ پادشاہ دوراں را
حکیم باشی کا میرزائے احمق کا	کہ نیست چوں تو مباہات ہیچ انساں را
بخانہ داری اندر دوائے ہر دردے	براز مست دار الشفائے یزداں را
نہال کنجے لقراط خویش وجالینوس	تو را خدائے فرستادہ ہمچو لقماں را
نگاہ شاہ چو کی احمد الدوا باشد	بگیر بروکہ آمادہ باش درماں را
خجستہ بخت حکیمے کہ شد بخانہ او	نہاد مقدم میموں بحر تو احساں را
براہے آنکہ رسد دست میرزا احمق	بہ نبض حق حرکت بر نہاد شریاں را
ہمیشہ تا کہ طبیب است میرزا احمق	ہمارہ تا کہ حماقت بود طبیباں را

غذائے دشمن او باد نقلۃ الحمقاء — خورد چو پیکاں خصمش بجان بسمل را

در وقت انشاد قصیدہ حاضرین سرتاپا گوش مدہوشانہ ایستادہ بودند۔ پادشاہ باآواز بلند آفریں! آفریں! عجب مضامین بدیع و معانی غریب بنظم آوردہ تحقیقاً شائستہ ملک الشعرائی ما ہستی فردوسی سگ کہ بود سلطان محمود غزنوی را کجا مے برند۔ ایلخانی برد۔ دہن ملک الشعرا را ببوس و دہانش را پُر از شیرینی ہا کن۔ دہانیکہ از آں ایں ہمہ سخنان شیریں درآید۔ شیرینی خورشتر است۔

ایلخانی۔ با ریش انبوہ بوسۂ سختی بر دہان شاعر نواخت کہ دہانش پُر از موئے ریش شد۔ و با مشتے شیرینی چناں دہان او را انباشت کہ سر و ریش پُر از آرد و خاکۂ قند شد۔

در ظاہر شاعر از آں شیرینی، تلخکام و آب از چشمان و شیر و شکر از گوشہ دہانش بروئے سینہ اش رواں شد۔ جد و جہد بسیار کرد۔ تا حالت خود از حاضرین مخفی داشت۔ آں گاہ پادشاہ اذن حاضر کردن نہار داد۔

گفتار بیست و نهم

در تفصیل ناهار شاه و واقعاتیکه بعد از ناهار پشت پای بساط عیش حاجی بابا زد

در اطاق ناهار شاه بجز پیش خدمتان سه تن شهزاده بودند- ولی شهزادگان دور از شاه دو زانو نشسته پشت بدیوار- شمشیرها بر روی زانو- میرزا احمق- در کفش کن منتظر فرمان- آئین خلوت- سفره از شال کشمیری زر دوزی بر زمین گسترد- پادشاه دست بشست- ظروفیکه در وقت بیرون آوردن از مطبخ- از ترس آمیختن زهر مهر کرده بودند- بگشود- استادی طباخی تمام بکار رفته بود- پلاو از هر گونه مانند زعفر پلاو یا قلا پلاو- عدس پلاو- ماش پلاو- شیر پلاو- شاه خوراک پلاو- نارنج پلاو- پخته بودند- و بوی عطر آنها مشام جان را معطر می ساخت- ماهی قزل آلا و ماهی شور- کباب ماهی و طبقهای چینی- مرغ های بریان- فسنجان- کوکو- آب گوشت مغز بادام پسته- فندق- آلو- تمر هندی- خاگینه یا شکر- بادنجان سرخ کرده و دلمه- وچندین غذای دیگر که بوصف نمی آید- یک بره بریان درست با دنبه و سر- و کبک و تیهو و قرقاول مازندران و گوشت گورخر و آهو وغیره وغیره- کثرت و ندرت اطعمه چشم بینندگان را لذت می بخشود- این قدر دوری و کاسه در اطراف پادشاه بود که نمی دانست به کدام دست برد- از جزئیات سفره از قبیل ترشیها و آچارها و مربا ها- و پنیر و کره- و سبزی- و پیاز و نمک و فلفل صد گز) که سر دراز دارد- اما از شربت ها در نمی توان گذشت- شاه کاسه های چینی با قاشقهای شمشادی منبت کار خوانسار و شیراز پر از شربت لیمو- و نارنج و سکنجبین همه با گلاب مقطر معطر و با تخم شربت مینذر- آخرین شربت انار از دستان بود- و یخ در همه شنا میکرد- پادشاه ازین قاب بدان قاب تنقل کنان و پیش خدمتان

در برابر دست بر سینه ایستاده بودند - با کمال خاموشی غذا خوردند - اوشاهد وحشت وحشت و با طلاق دیگر تقلیان کشیدن رفت -

و در سر غذا یک قاب پلاؤ را امر فرمود - تا پیش غذا سے حکیم باشی برد - چوں این اشارت نوعے از بشارت التفات بود - میرزا احمق ناچار شد که انعامے به برنده پلاؤ دہد - التفاتے از یں قبیل ہم به شاعر شد - و او نیز گویا چیزے مایه گرانی یکے از دو رباعی که نیز دست اقدس شہریار یه دو رسیده بود - بزن حکیم باشی فرستاد - او نیز انعامے مردانه داد - بدیں طریق دل و دو کس بدست ہمی آید احسان برنده و انعام گیرنده -

خلاصه - فضله شاہزادگان و فضله شاہزادگان را ایلخانی و ملک الشعراو میر آخور - و امین خلوت - و آب داران و سائر صاحب منصبان و مقرب الخاقان نوش جان فرمودند - عاقبت نوبت به نوکران و شاگرد آشپزان ہم رسید -

پس از آں حکیم پادشاه را تنہا باندرون برد - چوں اگر کسے میخواست گوش بزنگ باشد گوشش بقاپوق کوبیده مے شد - تفہیم در نیامد - و لے سخت مشتاق بودم که تفصیل آں را بدانم - امّا دریغ شنیدم که حکیم را برائے قدوم پادشاه باندرون، کنیز کُردی را پائے انداز کرد - از یں خبر رنگ و روئے من پرید - با ایں که مے بایست - از خلاصی او از دست زن حکیم دلشاد شوم - و لے به آں نتیجه فراق دائمی که در برابر چشم جلوه گر بود - خون در رگ و پیم افسرد - چوں عشق بیک دیگر مان زیاده بر آں بود - گوش به حرف عقل دہیم و اندیشه استقبال کنیم با ایں ہمه در آں حال زینب از صور ہولناک در نظرم متصور شد که دست ہیچ مصور مانند آں کشیدن نتواند -

با خود اندیشیدم که در آں ہرج و مرج زینب را ببینم و حقیقت حال را بفہم بیدرنگ - به پشت بام بمیقات مقرره رفتم صدائے زنان بملاء اعلی طنین انداز بود - چراکه علاوه بر خانگیان حکیم - جمعے دیگر نیز به تماشا آمده بودند - اما منظور خود را در میان ندیدم - بسبب نزدیکی شب - راه اشاره ہم مسدود بود - امّا به حکم ــه

درون
چه خوش بے مہربانی از دو سر بی

یقین داشتم کہ او ہم درہمیں تلاش است ۔ پشت بام مسعود مالک طرفش رو بکوچہ بود کہ در وقت سیر تماشا زنان بد آنجا جمع مے شدند ۔ صدائے سپاہیان و نعرۂ مردان و روشنی فانوسہا کہ دلیل بہ رفتن ۔ بادشاہ بود ۔ در رسید ۔ از زمین سخت و دلایح تق تق کفش و خشخش تنبان بلند شد ۔ معلوم نمودم کہ زنان بہ پشت بام می آیند ۔ در پشت دیوار چناں نہفتم ۔ کہ چو کسیکہ سرش در حباب باشد ۔ نداند و نہ بیند و چہ زینب را در میان تماشائیاں دیدم ۔ نگاہے بہ من انداخت و آنچہ می خواستم ہماں بود ۔ باقی تدبیر و ترتیب ملاقات را برائے او واگذاشتم ۔

صدائے دور باش ۔ کور باش ، بہ دو بریدا بلند و ہر کس حاضر رفتن شد بجز چند نفر ۔ باقی جمعیت از ہماں راہ کہ آمدہ بودند ۔ بہ ہماں ترتیب از ہماں راہ برگشتہ بارک رفتند ۔ و گویا رونق خانۂ حکیم با پادشاہ برفت ۔

زنان از پشت بامہا بزیر آمدند و صحبت شان ہمہ جنگ و جدال اینکہ پادشاہ یکہ بہتر و باوقت تر نگریست ۔ و از ہماں گاہ حسد ایشاں بزینب نمودار بود ۔

یکے میگفت ۔ نمیدانم شاہ در ایں دختر چہ دید ۔ گذشتہ از اینکہ خوش گل نیست خیلے ہم بدگل است ۔ دہن اش آں کشادتر میشود ۔ جاذبہ ہم کہ ہیچ ندارد ۔

دیگرے میگفت ۔ قوزش را چہ بکنم ۔

آں یک می سرود ۔ قد و بالایش را بہ بیں ۔ خدا فیل را بیامرزد پا ہایش را نگر خدا شتر را رحمت کند ۔

آں دیگر ہمی گفت ۔ گیرم کہ خوش گل ہم باشد ۔ یا نہ چوں یزیدی است ۔ البتہ شیطان بنظر انسان طاؤس می نماید ۔

عاقبت قرار بر ایں دادند ۔ کہ شیطان او را جلوہ دادہ ۔ بپادشاہ خوراند ۔ در ایں اتفاق رائے من با آناں متفق نبودہ ۔ و نی گفتم ۔

(دگر بند مردمان و مرا استوار نیست)

صدائے زناں بریدہ شد ۔ یکے بیش در پشت بام نماند ۔ آنہم زینب بود ۔

13|12 \ 55F

شادان بلگرامی

گفتار سی ام

رقابت شاہ با حاجی بابا و ربودن معشوقہ او

چون حجاب دیوار از میان من و زینب برخاست - دست و پائے آن [illegible] کیفیت خطر محفوظ را بہ زینب بیان کردم - گفت این دیدار آخرین است پس از این من از آنِ شاہم - اگر ما را باہم ببینند قتل ہر دو حتمی است خواستم تفصیل قبول او را از جانب پادشاہ بدانم - ولے کہ بہ خواہ اندرونے شاد [illegible] شاہ و خلاصی از اسارت [illegible] از جدائی من - امان بیانش نداد - کمتر از یک دیگر دیدہ نکردیم - پشت بام حکیم باشم سرائے خونی گردید -

زینب گفت - چون پادشاہ باندرون داخل شد - یک دستہ زنان سازندہ و نوازندہ با ساز و نواز باطل [illegible] پرفتند [illegible] پائے بوس الحضور [illegible] اندرون پائے انداز کرد - کہ بہ محض رسیدن پائے مبارک پادشاہ بدان غلامان [illegible] سیاہ بہ بہانہ تبرک پارچہ پارچہ کردہ و در ربودند - پیشکش خانم - عبارت بود - از سہ زوج غرق چین و شش [illegible] و دو شلوار شال - و سہ پیراہن ابریشم [illegible] جوراب - ہمہ معرض قبول یا تحسین در [illegible] پس زینب [illegible] ضعف اما من و عقب ہمہ - حتی [illegible] حاجب [illegible] گیس - سفید [illegible] شاہ افتادت را [illegible] عصمت [illegible] دیگرے تا [illegible] -

[illegible]

شاد [illegible]

بر [illegible]

[illegible]

[illegible]

چشم گیرا رخ زیبا قد رعنا داری
آنچه خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حکیم کورش آب و تابے کرده گفت. قربانت شوم. من غلام پادشاه وا بنیان کنیزکانند. اگرچه این دختر که به هیچ روئے لائق جان سپاری خاکپائے اعلیحضرت شهریاری نیست. ولے اگر طبع همایون پادشاه جهان پناه قبول ارزانی فرماید. پیشکش حضور معدلت دستور است.

شاه فرمود. قبول کردیم. خواجه باشی را خواسته امر شد. باین دختر بازی گری بیاموزند. ولباسش را درست کنند. همین که قابل حضور شود. بحضورش آرند.

امان! از حالت زن حکیم. چون این پدید نگاهے خشم آلودی بر من انداخت که کم مانده بود. با تیر نگاه مرا هلاک سازد. گرچه یک دفعه مرد. نور جهان خوشحال بود. چه که پیدا دار من است خلاصه من تنها نزد پادشاه میان همه زنان منظور نظر افتادم.

به محض دور شدن شاه. تبدیل حرکات خانم با من تماشا داشت نه تخم شیطان و نه دختر ملعون بودم. بلکه تا لی خواهر مهربان و نور چشم عزیزتر از جان. و فرزند گرامی شدم. من که هرگز نام قلیان پیش او بزبان نمی توانستم آورد. تکلیف قلیان کشیدنم کرد. خواه نا خواه با دست خود شیرینی به هانم گذاشت. گرچه در گوشه به سوگواری مشغول شد. سائرین هم مبارک باد و عاقبت بخیرے گفتند. که در عیش و عشرت و شراب و ساز و نواز و جواهر گران بها و لباسهائے فاخره بر ویت کشوده شد. کارے بکن. که مورد الطاف پادشاه شوی. و بانوے حرم گردی. ما را هم فراموش مکن. آداب سخن گفتن و پاسخ دادن بپادشاه یادم میدادند. خلاصه من که در هیچ حسابے نبودم در دم بانوے حساب شدم.

بالجمله زینب چنان از حال خود خرسند بود. که من خطریکه بپائے خود بدان می رفت نتوانستم. با دیبان کنم. هیچ واهمه آن نداشت که پادشاه او را نخواهد و قابل حضور نباشد. و حال اینکه دیده و شنیده بود. که در چنین حال بجز قتل راهے نباشد

وکسی را مجال شفاعت نہ بنابراں ناچار خود را شریک خورسندی او بازنمودم۔
و داد گیری جدائی بداں دل خوش بودم۔ کہ ... فرصت ملاقات دست خواہد
داد۔ مے گفت کہ پیش ... یکے از خواجہ سرایان خواہد آمد۔ و مرا خواہد برد۔ تا
فی العید ... با دیگراں شوم۔
پس کسے بنام او را نگہ ... و با اظہار مہرے چناں کہ گویا دیدار آخریں
است۔ از یک دیگر جدا شدیم۔ 14/12/55ء

آثار خواقین

فی ترجمہ

سیر المتاخرین

از

جناب محمد بہاء الحق صاحب اشک

ملنے کا پتہ:۔
تاج بک ڈپو، موہن لال روڈ، لاہور
قیمت ۱/۸

گفتار سی و یکم

اندیشه حاجی بابا بجهت جدائی زینب و حکیم شدن او

چون آرام جان از برم رفت - بے آرام بجائے او نشسته مستغرق دریائے تفکر شده باخود گفتم - این است معنی دو دوست چون دو مغز یک پوست اگر دنیا عبارت این است - که مراد و ماه مشغول داشت خواب است یا خیال مجنون لیلائے شدم - که تا زنده ام باید از آتش عشق بسوزم - و یاور دل بسازم - آواره کوه و بیابان یا رنج بے پایان یا وحش و طیر همراز و یا دلو بے دود نشوم - که عشق ازین کارها بسیار کرده است - این قضیه گویا ریشخند فلک است بر من - شاهی آمد - ماهی را دید - دو کلمه حرفے زد - کار از کار گذشت حاجی بابا فراموش شد - و زینب با بال شاهی پریدن گرفته باشد برائے من حاجی هم قحط الکرن نیست - ولے مزه دار نه خواهد بود - که رطب تیچے را حاجی خورده - و خرمائے خشک شاه رسید وقتے که ملاحظه شود خواهند دید -

صبح - اندوه که بیگانه میکرده فقاعے بجنبد تا چشم کور شود شبے تب ناک گذرانیدم سحرگاهاں سرے پر از اندیشه ناروا بیرون داشتم و برائے آسودگی خیال به پشت بارو ئے شهر رفتم - در وقت حرکت دیدم - که زینب بر خرے سوار - غلام سیاهی رکابدار با جمعے دور بار شن - و کوره باش - گویا از خانه حکیم بیروں مے شود - من باعتقاد بنده گوشه چشمے را کنده اما بیهات از ترس اینکه مبادا وضع سواریش هم نزدیکی خود مرا بجبانید - با اوقات تلخ خواستم پالمره از خیالش بیفتم - رو برو ... در ... نمی دانم چه شد - بجائے اینکه دروازه قزوین بیرون روم خود را در رکب دیدم -

... ابدان ... از ... سوار ... شد ... در ... دلیوان ... غ ... چه تماشائے میان و بیرون نشوان مشغول بود - از ... زینب ... نه شد ... باخندند - زینب

از نظرم غائب شد - و رنگ تماشایم دگرگون گردید - فوج سان - ده سواره نامرد
خان سیقچی باشی بود - که خود بر اسپی بسیار پاکیزه سوار - و فوج را فرمان میداد - کلیجه دو
سنجاب زرین درخشان در بر نشان شیر خورشید مینا کاری در کلاهش شعاع افشان
این تلألؤ دیده را خیره و خجل کرد - چون هرگز سان ندیده بودم این تماشا برای من تازگی
داشت تماشای اسپان و سواران و نیزه ها و تفنگها یاد ایام اسارت و سواریها در ترکمان
بخاطر می آورد چنانچه با طریقهٔ سپاهیان پیش گرفتن - در دلم میگذشت و زیر لشکر
با فوج سان ده در یک گوشهٔ میدان ایستاده - سردار با شش نفر مشرف به آواز بلند
نام سوار را می برد - دیگری حاضر و غائب می گفت - به هر آواز سواری از فوج جدا
شده - با تندی هر چه تمامتر در اطراف میدان می تاخت - و از روبروی پادشاه بعد
از کورنش بالا بلند می گذشت این قاعده تا آخرین کس جاری بود - سواران گویا هر یک
مشقی دیگر داشتند - حرکات پارهٔ بچگانه و بنظرم زشت تر بیامدند - پارهٔ دیگر اسپ
شان البته عاریتی می نمود) و اسپانشان شش [illegible] از جنگ برگشته - بنظرم آمدند - جمعی از
آنان را می شناختم - در آن میان جوانی بود چست و چالاک و موجب حیرت و تعجب
اسپ برانگیخت از قضای آسمانی پای اسپش بمیل میدان پیچید و اسپ بغلطید - و
جوان مرد بیچاره را به روی میل پرتانید - همان آن او را بر داشته - از آن دو جا [illegible] بیرون
بردند - یکی از آن میان مرا بشناخت - که از وابستگان حکیم شاهم به تداوی طلبید -
من هم بی آنکه پر تأملی از نادانی خود بهره (?) و اکنم قبول کردم - جوان را دیدم بر روی
زمین دراز و از قرار ظاهر مرده و پیرامونش - به یک نفر تو به عقل خود بطبابت
مشغول یکی بیادیگه (?) تا ز میدان کربلا آب بحلقش می ریخت تا دهان گشاید - دیگری
بحکم تجربه دود قلیان بدماغش می دمید تا بحال آید یکی [illegible] و [illegible] بیاد [illegible]
وحشت گرفته تا خون فسرده اش در رگ و شریان جریان یابد - [illegible] به تحقیق
درود من باطل شد - پیش رفتم - [illegible] نبضش را گرفتم چو [illegible]
من و دو جتة (?) بود به طمانیت تمام گفتم [illegible]
مرا [illegible] تا کلامی [illegible]
حاضران که هر چه در دنیا بدتر از آن نیست [illegible]

باید بقدر این هم مرده را سخت بنمایید - تا دانسته شود که بهر جان دمیدن دارد یا نه - هر گونه علاج تجویز بیا نگرند احیا شده بود - حاضرین هر یک عضوے از اعضا او را گرفته چالش کنایند که از بستر بندش آوازے برخاست - ناگاه آواز سر جانب وی را دمیدند - طلب شد حکیم فرنگی را که ذکر خیرش سبقت نمود از جانب ایلچی انگلیس که از تماشائیان بود در رسید - و بے آنکه ناخوش را ببیند فریاد برآورد - که زود خونش را بگیرید تا خیر جائز نیست -

من رو سیاه که برائے رو سفیدی ایرانیان در طبابت و هنر نمائی خود بدانجا دعوت شده بودم - گفتم چگونه خون گرفتن رسے طبابت مگر نمیدانی که مرگ سرد و خون گرم است - و قاعده کلیه در طبابت آن است - که مرض باز در باید با ضد معالجه نمود - بقراط که رئیس الاطبا بود بهمین اعتقاد است - تو منکر اعتقاد او نمی توانی شد - خون گرفتن همان - و مردن این مرد همان - برو با هر که مے خواهی بگو - من این را گفته و میگویم -

همین که حکیم فرنگی بر قضا زده افتاد - گفت دعوا را کوتاه کنید - نه از شما و نه از ما و نه لعن و طعن به بقراط حکیم - این شخص مرده و سرد و گرم باد علی التسویه است -

پس کلاه فرنگیش را بر سر نهاده مر القراط خود بدمغ نهاد و برفت - آنگاه گفتم - چون قضا آید طبیب ابله شود - با اجل حکیم کار زار نمی تواند کرد - ما معاشر اطبا با خواست خدا پیکار نمی توانیم - چنانچه آب کار ریز با رود و سیل خیز مقابله نیارد -

ملائی حاضر بود - انا لله و انا الیه راجعون گویان پا هائے مرده را رو بقبله کشید - شستہائے پا را بهم پیوست - چشمان و زیر چانه اش را با دستمالے بر بست - زین اثنا جمعے از صاحب مردگان در رسیده با شیون و شین مرده را بخانه بردند -

از قرار تحقیق دانستم - که مردیکے از صد و پنجاه نفر نسقچی الواب جمعے نامرد خال بوده است که پیش پیش شاه می دوند - و مردم را پراگنده میکنند و نظم و نسق کار ها را می دهند - زندگانی بانی و کار و بار محتسبی با آنهاست فی الفور ر خیال هم او داشت که بمرگ آن ناکام شاد کام بنشینم - با خود گفتم - که بے واسطه آدم کشتن بر از با واسطه کشتن است - با بودن شمشیر بران آنچه حاجت بعناب و

چوں آں ایں خیال بخاطرم آمد۔ کہ تسقچی باشی دوست یک رنگ میرزا احمق بخت
و خیال آں بود کہ بسے عذر مے کنند زیرا چند روز پیش ازاں بہ مخالفت شرع
سوگند در حضور شاہ خوردہ بود کہ اگر تسقچی باشی شراب بخورد و ضائع دولت ہم
بخورد و منع شراب با وہیچ معنی ندارد۔ چرا از برائے لذت نیست۔ بلکہ برائے
حفظ صحت است۔ بایں بہانہ نامردخان استغنائے کردہ۔ و با فتوائے عالم
نمایاں بے پروا شبانہ روز شراب میخورد۔ آہنگ آں کردم کہ باں شربت ناگوار
کہ ساغر قضا تسقچی را تلخ کام کرد۔ بدستیاری میرزا احمق ازاں شیریں کام
گردم۔ ۱۶/۱۲/۵۵ء

تاثرات

شرح

رباعیات ابوسعید ابوالخیرؒ

از

آقائے رازی

ملنے کا پتہ

قیمت ۱/-/-

تاج بک ڈپو موہن لال روڈ لاہور

گفتار سی و دوم

در آمدن حاجی بابا بخدمت دولت و نسقچی شدنش

فرصتی می‌جستم که تا پیش از رفتن حکیم بدرخانه سفارش دادن عهده نسقچی مرحوم را از برای من کند. بسیار اصرار بفوت ننمودن وقت نمودن چه شاه در آن روزها خیال سفر سلطانیه داشت. و حکیم نیز از ملازمین رکاب بود. و سبکدوشی بارم را از دوش خود از خدا می‌خواست.

وعده صریح داد و قرار بدیدن نسقچی باشی گذارد. در دیوان خانه منتظر آمدن او بایستادم. اذان ظهر رو بروی تالار بزرگ دیوان خانه که جای مخصوص نسقچی باشی است حاضر شدم. نسقچی باشی خود در گوشه اطاق به نماز. و جمعی دیگر با ملک الشعراء و ایشک آقاسی باشی در صحبت بودند.

ایشک آقاسی باشی لشاعر تفصیل مرگ نسقچی و پیروزی را با خیلی کم و زیاد و تعجب بیان همیکرد. ناگاه نسقچی باشی در میان نماز فریاد برآورد. که دروغ است! صبر بکنید. من بگویم چه طور شد. هنوز تشهد نخوانده مشغول بیان شد. با مبالغه بیشتر از دیگران قضیه را بدینجا انجامانید. که فرنگی خون بیچاره نسقچی را گرفت و مرد. و حال آنکه اگر حکیم ایرانی تمامه [illegible] داده بود نمی‌مرد.

در این [illegible] میرزا احمق داخل شد. و [illegible] بجای تکذیب بیشتر تصدیق [illegible] دو دست [illegible] با انگشت نمود. که اینک آنکه اگر میگذاشتند نمی‌مرد. [illegible] همه تقصیرها برمن دوختند. [illegible] قضیه را چنان واقع شده بود [illegible] نه چنانچه واقع شده بلکه چنانچه گفته شده بیان کنم و [illegible] داده بودم. اینجا با هم حکیم خرج و هم میرزا احمق از [illegible] خدمت نمودن من مهیا. به نسقچی باشی گفت که این جوان [illegible] مستعد [illegible] نسقچی مرحوم است.

نسقچی باشی تعجب کنان (گفت) که حکیم جلادی خواهد [illegible] تازه تازگی [illegible] شاه را گوشه چشم
با میرزا احمق نظری نیست که چندان تازگی ندارد [illegible] و جلاد [illegible] سیاه و زرد [illegible] یک دیگر
اند هرگز خواه آهسته آهسته از تاثیر حب باشد و خواه بتأثیر ضرب کارد هر دو فی یکی است.
حکیم گفت جناب ملک الشعرا شاعر هم را هم نمی توان از برادری سیاه و زرد
و طبیب و جلاد خارج دانست. چرخ و شکست و کشودن [illegible] دست و قلم
آنها بجاره ساری و جاری است کذا این نیز کم از آنها نیست. چنانچه ملک الشعرا
میتواند همین حالت شکسته بچاره شعر [illegible]
همه لشکریان [illegible] گردد
نسقچی باشی [illegible] گریبان [illegible]

[illegible]

بدنگ و بس بار از موسے بیجاں ہیچ مینیند کہ از حالک بیرا منش سے بود۔ قوم و خویش
با مصرت نیز ہیچ درنش ہموار بود۔ روے ہم رفتہ صورتش عیب دو حتش باموقعہ
تمش مطابق و موافق۔ شہرتش آباش شہرداکانی ہرزگرش دفع فساد معیدان دوانی
در خوش گذرانی و عیش و عشرت مشہور زمان۔ علی الروز گل کلکه یا بانگ کوس شراب
خوار۔ در قلاد و ملاد ملایان را ندمت گذار۔ با آنکه باید سیف الاسلامش شمارند با نام
غیر غضبی و جلادی از اراذل تا اسفلش می پنداشتند خانه اش عشرت آباد یعنی بیت اللطف
شب تا صبح صدائے تار و تنبک و رقص مرد و زن بلند بود۔ لوطیان ہمہ وابستہ او
متقلبان دستہ او۔ با ہمہ خباثت و نابکاری از ضعف و سختی کہ و ظیفه منصبی او بود سر موئے
فرو گذار نمی کرد۔ اغلب اوقات بآواز دف و نے و دور عرق و مے صدائے چوب
و فلک و لفت ع کشتن و کنگ ہم بلند بود۔ در سواری چست و چالاک در چیدہ ز لولو
بازی چیرہ و بے باک۔ با آنکه قالب و گوارہ مرد جنگی و پیر دلی داشت۔ در واقع
کم دل و کم زہر ترین ناس بود۔ عیوب ذاتی خود را در سایہ شاہ انداز می یا۔ در روباہ
بازی ہائی پوشیدہ باکسانیکه از چند و چون وے خبر نداشتند۔ شائی و افر اسیابی
می فروخت

تا وقت رفتن شاہ منزلم شبها در خانه حکیم و روز ہا کارم جمع آوری سیکورسات
بود۔ بنقد ہمہ چیز را بے زحمت بلنیہ می خریدیم۔ در زمان اقامت خانه حکیم از آنچه
از بیماران بنزد در آندوخته و آنچه با ہنر خود بدست آورده۔ زیر انداز۔ و رفتے ندازی
دست و پا کرده بودم۔ بیچاره تسنیچی که در دستجاں مرد۔ بخویشاوندانش گفتم که باعتقاد من
این جوان مسلمان پاک بود۔ در مرگش تقصیرے بر ما وارد نیاید۔ چہ ہر کس می داند
تدبیر ما با تقدیر خدا نساخت۔ رخت خوابش ابریشمین است و استعمال حریر
در شرع حرام۔ و آنکه چوں قدر این رخت پالیش را ز دے بقبیله نیز کشید ند۔
این رخت ہم ازیں جہت ببقبیله افتاد۔ این بود که رخت خواب او را بمن دادند۔
کہ الخبیثات للخبیثین۔

آئینہ لازم داشتم میرزائی۔ ناخوشی یرقان داشت و صورتش را در آئینہ زرد
می دید۔ خاطر نشانش کردم۔ کہ زردی در آئینه است و صورتش مثل گل شگفته

میرزا ابو اشرف آشیانہ را ایں داد کہ ایں آشیانہ ہم بہ جہنم رود من فوراً آشیانہ دیگرے
در اصفہان دیدہ میرزا احمق خیلے سخت رود و در نہایت کے معلومات بسیار دوستی بود
بجدائی لازم داشتم۔ و احمق در حقیقت اناں را در یک طاق داشت۔ نصف روز
دیدہ بر آنہا دوختہ بودم کہ بچہ تدبیر آں حقیقش را بیابم۔ اگرچہ از تدابیر درویش
مضغراً واضح اکنوں اسباب سفرم و ایں بچہ انہا شنفتہ بودے۔ عاقبت تدبیرے
کردم۔ یکے از سگاں را کہ در طہران از پیش و شاہزادہ و شتر کمتر نیستند، در نزدیکی
خانہ مادر زیر دیوار خرابہ بچہ نہادہ بود۔ پوشیدہ از چشم مردمان بچگان او را آوردہ در
یکے از آں بچہ انہا گذاشتم۔ و دیگرے را از استخواں انباشتم۔ و بوقت سفر حکیم برائے
العین بچہ انہا را پر از سگ بچہ دید۔ کہ مادر شاں آدم را پارہ پارہ می کرد۔ متعجب و
متحیر آں را بہ شگون نیک نگرفت۔ معانی و تاویلات چند بر آں زدند۔ یکے میگفت
ایں دلیل بر آنست کہ از خانم یک خانہ پر از حرام زادہ متولد خواہد شد۔ دیگرے
میگفت بچہ سگان چشم شاں باز نشدہ است؛ یعنی خدا نکند کہ ما ہم مثل حکیم بشویم!
حکیم خیلے دلش بہ بچہ انہا میسوخت و لے ناچار قرار بہ نجاست بچہ انہا دادہ۔ و
حکم بہ بیروں انداختن آنہا را با سگاں داد۔ و فوراً من مہیا بہ در آوردن آنہا گردیدم
بنا بر ایں تدابیر مردے شدم صاحب بچہ دان اندکے پس از ایں اینقدر رخت و
پرت جمع کردم کہ بہ زحمت سہ تا بہ گرفتن می ارزید۔ در ہنگام سفر دیدم کہ اگر
با رئیس بنہ بر داراں بندگان شاہی بر سر استرے بنہ بر دار چاپہ زدہ بخسپم
جا دارد۔

17/12/55

بیدار بخت خاں ایم اے

گفتار سی و سیم

شرکت حاجی بابا در اردوی شاهی و خوشی بخدمات دولتی

روز حرکت شاه باردوی سلطانیه از جانب منجمین تعیین شد. بیست و پنجم
ربیع الاول چهل و پنج دقیقه قبل از طلوع آفتاب براه افتادیم ... بکوشک
سلطانیه که ... فرسخی ... است فرود آمدیم. همراهان اردوی سلطانیه همه بساعت
معین ... آنجا حاضر شدند. همراهان شاه عبارت بود از یک فوج سرباز. و شتران
زنبورکخانه و یکدسته سواره ... صاحب منصبان بزرگ و مستوفیان همه یکبار بحرکت
آمد. شهر در یک روز از ثلث ... محروم ماند. منظره چیز ندیده آمد. گویا مردم طهران
بلکه مردم ایران مانند زنبور عسل ترک ... نحل کرده باتفاق در کندوی دیگر میروند.
قطارهای شتر ... و ... خیمه و فرش و اسباب مطبخ و چادر و جل
... و ... قاطرچیان و ساربانان
چشم ... میداشت.

روز حرکت ... گذاشتند تا مانع از ازدحام خلق در راه شوم. بقالان
کشمش ... آورده ... گشودن در پشت دروازه منتظر می ماندند.
امر شد که از راه دیگر بروند ... با وقت تمام چنان آب پاشی و رفت
و روب ... بودند ... از آب بتصور نمی آمد. و شاید ... زن بسبب بدا و
... بود ...

در آن روز ... خود خبرے ندیدم ... هرگز گمان ... خویشتن نمی
بردم ... مردان معتبر را اهانت کردم و چنان
بی ... ساختم که نسقچیان میگفتند. عجب
... ظلم شدادی ...
همقطاران ... امید داشتم که رفته رفته بمناصب عالیه برسم.

خلاصهٔ حکایت - اردو به راه افتاد و سپاه پیش یک قطار شتر زنبورک خانه با طبل و نقاره اردو و [illegible] رفت - و صدای توپ سواری شاه بلند شد - و سکوت به هر سوی مستولی گشت - همه صامت و ساکت منتظر ایستادند - اول تفنگداران و بعد از آن یدک داران با اسپان پاکیزه یراق و مرصع و زین بند های کشمیری و اطلس زر دوز اعلی [illegible] شاطران [illegible] ذات اقدس شهریاری و شهزادگان - و وزرا و [illegible] پس از آن یک توپ [illegible] [illegible] ایشان [illegible] و بسیاری از وابستگان [illegible] شاگرد و آشپزان و فراشان [illegible] [illegible] شتر همراهیان اردو بود [illegible] نمود - که از پیش چشم [illegible] پادشاه [illegible] گذشت - هر کلهٔ پادشاه [illegible] علامت [illegible] و جهار [illegible] [illegible] دیگه می کردند [illegible]

همگنان [illegible] رفع خستگی مشغول قلیان کشیدن بودیم [illegible] اجازت به همراهی شوهر بود - و به اردو می رفت - از آنچه [illegible] زینب [illegible] آن بخواطر [illegible] گذشت - شب [illegible] سازندگی و نوازندگی [illegible] شاه [illegible] از اردو زینب [illegible] اگر [illegible] رفتن [illegible]

[illegible]

[illegible] دیگر خیمه [illegible] چه عرض [illegible]

ومن بنظر مصلحت وقت تحمل می نمودم۔

نسقچی باشی علاوه بر آنکه ذکر خیرش لازم است رفیقی هم داشت که من بواسطهٔ او به اوج اعلای معروفیت و توانائی عروج کردم۔ این وکیل نقیبش شیرعلی واصلش شیرازی بود۔ اگرچه او شیرازی و من اصفهانی با آن همه رقابت موروثه با یک دیگر دوست جانی شدیم۔ روزی گرما او بمن قاچ خربوزه تعارف کرد۔ و من با دست خود قلیانی برایش چاق کردم۔ من هیضه کردم و او با چاقوی خود خون مرا گرفت۔ اسپ او قولنج کرده بود۔ من با آب تنباکو مالش کردم دوستی از دو سو محکم شد۔ و بقول حکماء نخل حیات ما از پی دیگر پیوسته یک میوه داد۔ اما او سه سال از من بیشتر داشت۔ بزرگ هیکل۔ خوش صورت۔ فراخ شانه۔ کمر باریک و توپ ریش بود۔ بروتهایش کلفت و گراه و مانند شاخ تاک که بر دیوار باغ پیچیده پیچان از بنا گوشش در گذشته بود۔ شیرعلی در خدمت جلید نه بلکه مربا بود۔ چراکه در مجلس اول چشمیا زلیش معلوم شد چشم مرا هم خیلی باز کرد۔

میگفت۔ برادر۔ شاه مواجب کمی دهد۔ اگر هم بدهد دوای درد ما نمی شود۔ مزد ما بسته بخدمت ما نقولاتی یا برشوت و نسق بها۔ یا چیز دیگر۔ از این قبیل ها ست۔ باید عبرت از رئیس خود گیریم که ضرب المثل است سگ را بصاحبش می شناسید۔ مواجب نسقچی باشی سالیانه هزار هزار تومان است۔ آنهم با سهم نه رسم برسد یا نه رسد۔ خدا میداند۔ اما اقلاً پنج و شش مقابل آن خرج دارد۔ اگر از جای دیگر نگیرد از کجا میکند۔ خانه مغضوب و مستحق کتک و جریمه می شود۔ البته هم کتک و جریمه مبلغ والسته است۔ که نسقچی باشی باید بدهد۔ اگر پول هنگفتی داد۔ ما چوب را بجای پای او بفلک می زنیم۔ این روزها یکی از مستوفیان با بی بلا مبتلا شد۔ برای جرمت کمدی زیر پایش انداختیم دو نفر نسقچی فلک را گرفته بودند۔ و من با یکی دیگر چوب می زدیم۔ عمامهٔ شال کشمیری را از سر و شال را از کمر و جیب اسلحه را از بر۔ چون حق صریح ما بود پدوا بردیم۔ آهسته چنان که نه شاه و نه کسی دیگر بشنود گفت۔ اگر هیچ چوب نخورم ده تومان میدهم۔ چوب پایش

به فلک برکشیده شد. مشغول کار شدیم. برائے اطمینان و خواطر جمعے از وعدهٔ او اولاً بنا کردیم. لتنبیه حقیقی زدن. تا فریادش بلند شد. پس باستادی چنانچه شاه هم نفهمید بخاطر خواه خود بر مقدار نقد موعود افزودیم. تا اینکه بنا کردیم. بزدن چوب بر روے فلکه متقاولهٔ طرفین همانا بدیں طریق شد. ایوائے امان مردم غلط کردم شمارا بخدا به پیغمبر دوازده تومان بجان پدر و مادرتان! پانزده تومان بریش شاه بیست تومان به دوازده امام. سی تومان. چهل تومان. پنجاه. شصت. صد. هزار تومان بحضرت عباس هرچه بخواهید. قسم که به حضرت عباس رسید کار تمام شد. اما نامرد پدر سوخته بهمان شد تیکه به سر [illegible] افزود. در فراغت کاست. واز آنچه اوّل وعده داده بود. زیاده نداد. آنهم از ترس اینکه اگر بار دیگر دمش گیر بیاید. جان بسلامت نه برد.

ایں حکایت شیر علی چناں رگ اشتهائے مرا جنبانید. که بجز چوب زدن و پول گرفتن هوسے در دلم نماند. روز تا شام تیرکه بدست در گردش. هرچه شکل آدمی داشت می زدم. [illegible] ورزش و ممارست گر میگفتند. آنچه در عالم پا هست همه را بیکبار چوب زن سے زدم [illegible] خود [illegible]. سنگدلی و شجاعت [illegible] ندا [illegible] دانم چه [illegible] شده بودم. اما حقیقت امر ایں است که ایں صفت از غیرت و سعادت [illegible] پیدا شد.

اسپ تازی را دو روزے [illegible] بیش تر [illegible]
نگشاں [illegible] نگردد [illegible] شود

دراں اوقات زندگی [illegible] بود. که بجز [illegible] داغ بنهادن. چشم کندن. دم توپ گذاشتن. زیاده [illegible] چیزے دیگرے شنیدم [illegible] گفت. که اگر پدرم [illegible] پوستش [illegible] ازکاه [illegible] نداشتم.

گر [illegible] بر [illegible] است [illegible] مردی

18/12/55

[illegible]

گفتار سی و چهارم

شمه از ظلم ملازمین دولت در هنگام مأموریت

پادشاه آهسته آهسته بسلطانیه نزدیک می رانیم چهارده روز در ساعتے معین و مقتدر اند. بکوشک تابستانی نو ساخته خود فرود آمده اند. این کوشک در پهلوے خرابه‌ہائے شہر قدیم بر تلے واقع و چمن سلطانیه مشرف منظرۂ خوش و خرم دارد و در زیر پائے لشکریان تا چشم کار میکرد. چادر سفید برافراشته بود. من این حالت نسقچی گری خویش را با حالت اسیرے خود درمیان ترکمانان قیاس کنان با عظمت و شکوه برخود مے بالیدم. که بارے امروز مردے هستم. زمانے مردم مرا می زدند. و امروز من مردم را میزنم. اسم فاعل و مفعول را مثالے صحیح شدم. مثلاً وقتے که آخوندم چوب مے زد تا عربی آموزم اسم مفعول بمنزله لازم بود. اکنون که فعلم مے تواند بدیگرے متجاوز گردد. بمنزلهٔ اسم فاعل و متعدیم.

من در تصور و تصدیق این قضایاے اتفاقیه که شیر علی داخل چادر شد که رفیق چه نشسته کار و بار چطور شد. همراه بیست پیاده کار را مدار برائے اردو سیورسات باطراف و جوانب حواله شده. سیورساتیکه از ده قارچ سوار که قیافه اینجا و همدان است، حواله شده بود. فهمیدی که چند روز پیش شاهزاده بعزم شکار آنجا رفته و سیورسات را چرانیده تو سیورسات تحصیل آن و تحقیق آن را آوردن ریش سفیدان و کدخدایان آنجا را بجهت نسقچی باشی بمن واگذار کرده اند. چون رفیق منی با همه لند لند نسقچیان که نوبت تو است تو را از دست ایشان گرفته ام. تو را همراه مے برم. بعد از نماز عصر همراهی حاضر باش که باید فردا صبح در آنجا باشیم. من از شادی بیتاب که باین زودے توفیق پیدا کردم در باب بے خبری از شالوده کار شیر علی میدانستم. که این چنین فرصتهاے امثال با مردان جاه جو را خیلے غنیمت است

باز هم گفتیم اگر شاهزاده از سوء نیات چیزے بداند یے ما بجائے گذاشته در لیخ از وحشت ما ما با دنجیال مے کردم که هر چه بجا مانده باشد - تقدیر گردن ما مانده چنانچه شاعر گفته است :-

خود نداز مغز را بر جائے ماند
اقلا پوستے از جینر وانه
کنند از چانه از ریش کسے را
از و ماند بجز البته چانه

اسم دم پہلوے چادر در چادر بود لیشتافتیم -

کشودم پائے بند از پائے رہوار
نهادم زین و ترکش بر بکاہل
برو گفتم که اے پا بستہ تا حال
ہلا پابند لوریش از پائے بگسل
اگر ایرانے را انگلاسند
چو تو پابند از پا اگر چہ مشکل
لکد اندازی و گردن فرازی
تماشا کرد باید رب ستہل

بالجملہ من و او با یک قاطر بند بردار در وقت غروب از دو بیرون رفتیم - در عالم نوکری باے لقب بیگی ہم دست و پا کرده بودم - از بیفتے رشتہ نقره برائے سر اسپ خود و کمرے نقره برائے میان خویش کرایه کرده بودم - بشرطیکه اگر گم شود - تاوانش را بدہیم - واگرنه بکرایه سوقاتے برائے او ببرم -

با آں یراق و آں کمر بند شب ہمه شب راه پیمایاں - دو ساعت پیش در راه نخوابیده وقت بیروں رفتن و قلیان کشیدن صحرا روندگان به قاق سوار رسیدیم - از دیدن ما معلوم است - اہالی دست و پاچه شده زناں روے پوشیدند و مردان بتواضع برخاستند حالا بیا و باد بروت میر غضبانه شیر علی را باش - که باچه قاآت و قوت که خدائے آنجا را خواست - مرد ریش سفیدی محترم با لباسے از

منش خود سادہ تر پیش آمد - و سلام داد - و بالیستاد - کہ کدخدا - بندۂ شما ہستم - خوش آمدید صفا آوردید - قدم بالائے چشم - بسم اللہ - از اسپ فرود بیائید - بفرمائید - یکے جلو اسپ را گرفت دیگرے رکاب را و سومے بغلمان را گرفتہ از اسپ فرود مان آوردند - بزرگ نمرا شی بادیہ نشین بود - بر روئے سکوئے در خانہ کدخدا قالیچہ گستردند - تا اطاق حاضر شود - تمام اہل دہ در دنبال ایستادہ و با بروئے قالیچہ نشستہ بودیم -

کہ خدا با دست خود چیمہ ما را از پائے کند - از انواع تعارفات رسمے کہ نسبت بہ بزرگاں بجا میآوردند سر موئے فرق نگذاشت (شیر علی) لیے حیا مثل کسیکہ در واقع مستحق آں احترامات است آنہا را بریش خود مے خرید بعد از دمے چند چپوق زدن - روئے بکدخدا نمود کہ مردکہ - تو کہ کدخدائے قاچ سواری بدان کہ من از جانب پادشاہ آمدہ ام - از جانب پادشاہ - محض اینکہ بدانم چرا بحسب فرمان پادشاہ [illegible] پیش از این [illegible] بمداں فرستادہ شدہ است - سقرری خود را [illegible] نفر ستادہ اید؟

[illegible] چشم [illegible] از چاہ در آیید - مردم را نشان دہان - ایں مردم [illegible] گذشتہ ام - ہر چہ گفتہ ام - [illegible] را میگویم - [illegible] کدخدا را چشم حقیقت بین و گوش [illegible] - [illegible] و خدا پرست من راست [illegible] خود [illegible] -

[illegible] پادشاہ فرمودہ آں را میکنم -

[illegible] پیش از ایں وقتیکہ [illegible] در پشت سر ما دراں خود مرمی کردند [illegible] مشغول بود - کسے از طرف [illegible] بیاید [illegible] کردہ - کہ تا وقت [illegible] شما است - از ایں خبر -

مردم ہراسان کہ کبادہ شہزادگان کشیدن نہ کارے ست آسان۔ خواستیم۔ بارشوت والتماس وانابت دفع بلا کنیم۔ نشد۔ قرار بخالی کردن دہ۔ وفرار کردن بکوہہا دادیم تا ازیں ستارہ دم دار رستگاری یابیم۔ سرکار نسقچی باشی۔ اگر آں وقت حالت ایں بیچارگان وریختن آنچہ دارند ونداریم۔ وفرار کردن ایشاں را بکوہہا مے دیدی دلت کباب وجگرت آب مے شد۔

شیر علی۔ بآواز بلند بارک اللہ وہ پادشاہ تق ولق میانداز یہ تا خراب گردد وتوقع آں ہم دارید۔ کہ دلم کباب وجگرم آب شود۔ چنیں نیست۔ اگر پادشاہ بفہمد ہمہ را از شمشیر مے گذراند۔

کدخدا۔ سبحان اللہ! تا آخر گوش بدہید۔ از اوقات تلخی فرود خواہید آمد۔ گاؤ وگوسفند خود را با آنچہ مے توانستیم بر داشتیم وبمیان دردو آب کند کوہہا فرار کردیم۔ در دہ ہیچ بجز گرہ بہا و ... زنان پیر ناخوش چیزے برائے شاہزادہ نماند۔

شیر علی۔ روئے بحاجی بابا کردہ باواز خشن گفت۔ حاجی بیگ مے بینی مال واموال وآنچہ از اشیائے کہ ... بہا داشتہ اند بکوہ بردہ اند۔ وبرائے شاہزادہ گرہ بہا را با زناں پیر ناخوش گذاشتہ خوب کدخدا باقی را بگو۔

کدخدا۔ سرکار آقا۔ ما درمیان ... کوہ ... بہا چادر زدیم۔ وآدمی چند گماشتیم۔ تا بجا خبر آرند۔ ظہر روز دیگر خبر آوردند کہ شاہزادہ با خدم وحشم بسیار آمد۔ از فرار اہل دہ در غضب شدہ امر فرمود۔ [illegible] ... تنخواہ ... را بزور شکستہ ... وجائے کہ شنیدند گشتند بجائے ... حق ... غضب شاہزادہ ... یکے از زنان پیر ... [illegible] ... شدہ ... باقی نگذاشتند ... شاہ ... [illegible]

... خانہ ما ... شکستند ... [illegible]

... ۔ [illegible]

ہمہ ... [illegible]

چیدند۔ وبردند۔ [illegible]

[illegible]

ازیں سخنان شیر علی۔ از جائے برخاست و ریش پیر مرد را گرفتہ گفت۔ مرد کہ۔ با ایں ریش و پشم سفید حیا نمے کنی۔ ایں طور دروغ مے گوئی۔ در حقیقت ریشت با قرار خودت ہر چہ گراں بہا داشتہ بکوہ بدوید۔ و ملا خانہ خراب شدہ آید۔ ایں سخنے نشود۔ ما ایں ہمہ را برائے حرف و ناحواط شنیدن تو نیامدہ ایم۔ اگر خیال ریشخند ما داری۔ اشتباہ کردہ تو شیر علی را نمے شناسی۔ ما ایں جور مرد نیم اگر یک چشم مان در خواب باشد آں یک دیگر بانا است اگر تو روبا ہے ما پدر رو باہیم۔ اگر تو کہنہ آپارتی ہستی۔ ماکہنہ آپارتی تریم۔ با یدریش تو خیلے سفید تر و ازیں دراز تر باشد۔ و بخت خیلے دینا دیدہ ترمگر نتوانی ما را بعدست بزنی۔

کدخدا۔ خدا نکند۔ من ہرگز فریب تو نخواستم۔ من کجا و ایں خیال کجا۔ ما رعیت پادشاہیم۔ ہر چہ داریم و نداریم از پادشاہت است اما چہ کنیم لخت مان کردہ لوتمارہ کندہ اند۔ ایں تالپویان ایں لتہ ہا مان نہ در خانہ مان جہ الیست۔ و نہ در کشت مان خوشہ۔

شیر علی من ایں حرفہا سرم نمی شود۔ پوست کندہ یا کندہ حیہ داریائی حبہ یا یک کار کردنی داریم۔ و یک حرف گفتنی حکم پادشاہ باید بجا بیاید۔ یا سیورسات یا بدل سیورسات با تو و سائر ریش سفیدان را البلط نیہ بحضور حاکم می بریم۔

ازاں بعد کدخدا ریش سفیدان راگوشہ کشیدہ باسرگوشی با ستشارہ و استخارہ پرداختند۔ و ما باکمال تخص وکیف بے آنکہ کیمان کنزو چپوق مے کشیدیم دفیں مے کردیم۔

نتیجہ استشارہ و انیکہ ما را پہ ند۔ یکے شیر علی را بکنارے کشید۔ و کدخدا باکمال چرب زبانی و چاپلوسی بہ نزد من آمد کہ آقا سیم من دہم سایوال ایں دہ۔ محبت غریبی تعبیدا کردہ ایم۔ بما تا تو خضر وقتے کہ خدا بخلاصی ما بیچارگاں فرستادہ است کہ کسے ازیں ورطہ نجات دہد تو ئی لہ خدا۔ بیں آنہا سے چاپلوسانہ را میز دمن با وقار تمام باچپوق خود لبے صدا بازی مے کردم۔ ۔ ۔ شنش بگیریم۔ ہمیں کہ حرف رشو۔ بمیاں آمد۔ طور دیگر شدیم۔

مدتے گذشت۔ و مشورت بردیم۔ و نشستیم برائیکہ چیزے کہ نداریم چگونہ بفرستیم

این مسئلے است آدم بر سر اینکہ اگر شما این بلا را از سر ما دفع کنید۔ حاضریم چیزے بشما
پیشکش کنیم۔

من: بسیار خوب۔ ولے میدانید۔ تنہا نیستیم۔ بزرگی داریم۔ اگر چہ بزرگ ما را نہ بینی۔
این حرف‌ہا مفت است۔ ازیں گذشتہ۔ چربیے دست او را من من روغن
باید۔ نہ مثقال مثقال۔

کدخدا: چہ بکنیم۔ ہر چہ داریم ظاہر و باطن۔ اما تحمیلات امسالہ ما خیلے گران
بود۔ بجز فرزند و زن چیزے بجائے نگذاردہ کہ بدہیم۔

من: رفیق راستش این است۔ کہ اگر پول نقد انداز ید۔ بیہودہ زحمت
میکشید۔ با پول نقد بالائے سبیل شاہ نقارہ مے تواں زد ولے بے پول بجز
ضرب چوب چیزے درمیان نیست۔

کدخدا: از کجا پول۔ پول این قدر کمیاب است۔ کہ اگر زناں ما بیابند تعویذ
گردن مے کنند۔ و اگر ما مردمان بیچارہ پنجاہ تومان بدست آوریم خود را مالک
کوہ نور مے شماریم۔ و در زیر خاک پنہاں مے کنیم۔ کہ قارونیم پس نہ بگوشہ فرود آورد
کہ تو مرد مستمند بینے۔ احمق نیستی۔ اگر خلاصی ممکن است ما را بدہان شیر نیندازی۔
رفیقم را لشان و دہان ہم گفت: بہ بینیم پس این را چہ طور مے تواں دید: بہ پنج
تومان نقد و یک شلوار قصب سرخ مے تواں دہنش را بست یا نہ: گفتم: این
را نمے دانم ولے میدانم۔ کہ رحم ذرہ در دلِ او نیست۔ تومان را دہ و شلوار را
یک دست رخت کنید! بلکہ بگردن ثبوتش بگذارم۔

پیرہ مرد گفت: او خیلے است و ہمہ دہ بہ بین این مبلغ نمے ارزد۔ پنج
تومان با یک شلوار تو ادرا باین کرمے گوئیم راضی کن۔ لعرف تو تہ بالائے چنند
مان۔ تو را ہم راضی خواہیم کرد۔

مجلس ما بدانیجا انجامید۔ من مشتاق اینکہ آن دیگر گوش شیر علی چہ بہ سیف
خواندہ واو مشتاق نداند۔ من چہ فسیت دبیدہ خود۔ بہ یک دیر من نرسید
از فقرات گذشتہ یکدیگر را مصلح ساختیم۔ معمولہ شاکہ بہ دوش خوستہ نہ بدنت
ما چند مردہ حلاجیم۔ لبیہ حق گفتم۔ رفیق من توا جب نو۔ سے قسمہ دادہ۔ امیر شنو

وچندان که شتر مرغ آهن می گوارد. تو نقره و طلا. حرص است به حدیکه احاد و عشرات
حرف زدن در نزد تو کفر است. همه از آمات و الوف باید گفت.
شیر علی ... راست و خوب گفته. اگر تو را راضی بکند. بااین نرمی همه حق از
دست من برمیاید.

در آخر بعد از بحثهای بسیار همه اهل ده با کدخدا هدیه بزرگی از سیب و امرود و شل
و پنیر تازه در خوانچه آوردند. با کمال فروتنی. التماس پذیرفتن آن نمودند.
کدخدا آهسته پنج تومان و شلوار را در پیش ما نهاده از بیچارگی اهل ده نوعی سخن
گفت. که بجز دل شیر علی به دست آورد آسیب می شد
ما باهم ساخته هدیه شان را رد کرده پیش پای ایشان انداختیم دست پاچه شد خوانچه میوه
بر سر آمد بی صدا و ندا برگشتند.
بعد از نیم ساعت کدخدا به حکم دستور العمل یاده تومان و یک دست رخت آورد. بعد از
خوردن میوه ها و گذشتن شیر علی ده تومان را در جیب من بروی کدخدا نگران که
حال من کو. ... بجز اینجنس شرارت در موزی چیزی در میان ندیدم. از تنگی حوصله
بیتیا با ته گفتم. آخر بود چه و چه قدر؟
گفت اند که تا این جنبه نید. نیز حاضر نیست.
در آخر بعد از [illegible] دبقه تان. شلوار مرده ریگ رد کرده شیر علی را
در مجموعه بزرگ با [illegible] اعتذار خیلی از مجموعه بزرگتر بحضور آوردند.
[illegible] برآوردم [illegible] چه چیز است؟ عجب مرد بالب بشر مید مگر نمی
دانید که من تقسیم چپر آوردم [illegible] سوزانم. بالای بستر تان بیاورم که بر روی
نان گذاشته بخورد.
[illegible] توجیه [illegible] : با این شلیته مادر صمد
[illegible] خواهی مرا چه بکنی؟ تو می پنداری که این
[illegible] از [illegible]
[illegible] آنگاه شیر علی
[illegible] که می خواست بر

آورد کلّه رو به روے آفتاب گرفته نگریست و تکرده ودپهلوے نهاد که ایچ عیبے ندارد - خوب چیزے است - من قبولش دارم - که خدا خانۂ آباد آن خدا بیامرز را بیامرزد -

ازیں سخن مردم دو انگشت بر دہان کیے را یارائے دہان کشائی نماند من یا دست تہی یعنی بالنگ بے شلوار چیزے که فهمیدم تجربه ایں بود که بعد ازیں ہم شہریان و ہم کاران خود چگونه حرکت کنم - و یکے که خود را دوست من گوید چه طور اعتماد نمایم - باایں حال برگشتیم

گفتارسی و پنجم

در تبدیل ترشروئی بخت بخنده روئی

و رسیدن حاجی بابا بالعهده وکیل نائب نسقچی گری

دو بره بزرگ - که تبرک قاطرینه گرفته بودیم - تنها پیش کش بزرگمان آمد از دو بار دو اول پیش نائب رفته او مارا پیش رئیس برد رئیس در چادر با جمعے از رفقا باختلاط مشغول بود -

بشیر علی گفت - خوب - چه کردی ؟ سیورسات را آوردی یا کدخدا را -

شیر علی جواب داد - خدمت سرکار عرض مے شود که نه سیورسات را - نه کدخدا را - کدخداے قاچ سواران دو بره خدمت سرکار فرستاده وما بچشم خود دیدیم - که بیچارگان بجز ایں دو بره چیزے در بساط بلکه جانے در جهان نداشتند - ہرچه داشته و نداشته از دست شان گرفته اند - بلکه اگر چیزے باایشان فرستاده نشود

از گرسنگی گوشت یک دیگر را خواهند خورد۔

ناصر خاں :۔ بسیار خوب۔ اگر گوسفند نداشتند۔ به جای آں کجا فرستادند؟

شیر علی :۔ راست است و حرف سرکار درست۔ اما سخن من بر سر گندم بود۔ نه گوسفند۔

ناصر خاں :۔ چرا بموجب فرمان کدخدا درویش سفیداں را نیاوردی؟ اگر من آں جا بودم۔ زنده زنده آتش شاں سے زدم۔ زانو بند شاں مے کردم۔ تا اقرار چیز داری کنند۔ بگو به بینم چرا نیاوردی؟

شیر علی :۔ بمن نگاه استشهاد کناں، ما خیلے جهد کردم۔ بستیم زدیم۔ فحش دادیم۔ حاجی همه را دیده و مے داند۔ و گفت اگر پول ندهید۔ البته کسے به شما ها هم نخواهد کرد۔ توجهے از ما بایشاں نشد۔ و خلتے کردیم۔ که خان رحم در دل ندارد۔ اگر بیکے زیر دستش بیفتید دیگر خلاصی ندارید۔

ناصر خاں :۔ [illegible] همه را گفتی؟

شیر علی :۔ گفتم و چناں ترسیدند۔ که اگر زمین مے شگافت فرو مے رفتند۔

ناصر خاں :۔ رو به حاجی نموده [illegible] من نمے فهمم۔ چرا شما بے آنها برگشته آمدید؟

حاجی :۔ [illegible] استی نبود هم نمے فهمم۔ او نائب دویم بود۔ و همه کاره [illegible]؟

ناصر خاں :۔ [illegible] رو به [illegible] گفت۔ ای وه پدر سوخته بد بهم انداخته اند۔

شیر علی [illegible] بگو۔ به بینم۔ چه قدر گرفتی؟ حاجی تو که یک [illegible] نیست [illegible] بگو به بینم۔ چرا اندوختی؟ سر چه قسم خوردیم۔ و غدر [illegible] کرد۔ در آخر [illegible] چادر بیروں کرده بدست نائب [illegible]۔

[illegible] نچه گرفته با من قسمت کنند ده تومان [illegible]

[illegible] شراب را خورده درد سر و خمار را هم تو

بلکہ مگس چرا خود بخود ناخوش شوم - تو خود درس خوبی بمن دادی - جز این دیگر و اکن -
بسیار سعی کرد - که در وقت روبرو شدات با ید خدا انیخ حاشا کنیم - و هر نوع
قسم بخورد - من شهادت بدهم - اما من فریب وے بخوردم - میگفت اگر پائے من
بفلک رود - زندگی بر من حرام است - همه چیز تن در دیہد کہ بگویم - الا یچوب - من چوب
زناں را چنداں رنجانده و جیمی در تن شاں کرده ام - که اگر بدست شاں بیفتم زنده
جاں بدر نمے برم - سوگند ها یاد کرد - که بچوب خوردن تن در نخواهم داد - بار دیگر
که بحضور خواستند کسے را از وے خبر نشد -

(رفت بد آنجا که عرب نے فگند)

تحقیق حالش از من خواستند - ایں قدرے توانم گفت که از چوب بخت مے
ترسید -

در رود کد خدا و درویش مفیداں هرا روبرو دند - همه باتفاق گفتند - که حاجی
چیزے نخواست و نگرفت - بلکه [illegible] هم داشت - بر پیش کشی لائق باید به بزرگ
ما داد - همه شکایت ها را بجاں شیر علی [illegible] بستند - که اسکنرا [illegible] بدبختی ما بدست او شد - و
پوست بدن مجروح ما را داد کند [illegible]

ایں وقائع - همه آهسته آهسته دلیل عافیت بخیے بے من مے شد - در راه
پیش رفت ترقی [illegible] کشود - قصه راستی من بهر سو [illegible] و حکایت یگانه
روزگار بوده [illegible]

یکے میگفت [illegible] راستی [illegible] علامت و محبت دوست
[illegible] دانند آبرو [illegible] دیگرے میگفت که [illegible] ست - جائے
نمے خواهد که آب از [illegible]

خلاصه با [illegible] شده [illegible] چرا که
[illegible] شیر علی [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

گفتار سی و ششم

با میرغضبیش اظهار شفقت

و جوانمردی حاجی بابا در باره زنی از ارامنه

لشکر پادشاه روس که با دولت ایران جنگ داشت - آن روزها در گرجستان بود - و ترس آن می‌رفت که از حدود رود ارس بگذرد و حاکم ایروان ملقب بسردار و مقرب شهریار از دم تیغ باز با چپچیهای روسیه بطریق جنگ. و گریز - بستیز و آویز بودی و خود را بانجزاب کردن دیهات و تخریبات سر راه مشغول میداشتی - ولیعهد که در دول عهد حاکم تبریز - در نزدیکی اینجا با اردوی قرار بر آن داده بود که دشمن را تا تفلیس و باصطلاح اهل دربار تا پشت دیوار شهر مسکو براند.

اردوی سلطانیه هر روز منتظر ورود خبر بود - خبر پرش که بالیست بقمسکو برند. بود - و در تدارک پذیرائی سران دشمنان که برای نشان فتح و ظفر بایستی فرستاده شود - تا اینکه چاپارهای چو بیز همراه بچپا . هر - ورود آمد که بارها با طنطنه تمام در سر راه چادر زچپیدند - اما چون موکداً متعدد و خواسته بود. معلوم می‌شد - که حادثه تازه واقع شده است - از این جهت بزرگ نامه و خان ر فردای همان روز باده هزار سوار برگماشتند - ... ب .وو -

... باشی - ... با ... ... شیان در - وو ... سوداں سوشتابان تهیه . ایرک نامه و خان ... دیدند - و دستور ... خویش ... گرفتند - چادر نامرد خان پراز

سرکردگان بود - با ایشان دستور العمل و چگونگی حرکت شان را مے داد - اما مزیت من
این کہ با یک فوج تنفیقی یک روز پیشتر از ہمہ برائے ترتیب سیورسات مے رفتم -
این کار کوشش و رنجے فراواں در کار داشت ولے اگر پر کردن کیسہ ہمے خواہم
نیکو فرصتے بود - اما از حرکت شیر علی متنبہ شدہ جرأت گرفتن رشوہ نمودہ عہد کردم با
قناعت آتش حرص و طمع را فرو نشانم -

با ابوالحجیے خود بشتاب یک روز پیش از ورود اردو با یران رسیدیم - سردار
ہم بعد از ہجوم بہ قشلو خود را بدانجا کشید - منتظر سواران نامردخان بود - سوار دوسے ولیعہد
از سمت دیگر سر حد بسر حد گنجہ - کہ تازہ بدست افتادہ بود مے رفت - وچوں ولیعہد
نمے توانست از اردوئے خود لشکر جدا کند - سردار از اردوئے شاہی استعانت
جست -

بعد از ملاقات سردار با نامردخان و گنگاش ایشان قرار براین دادند کہ از برائے
اطلاع از حرکت لشکریان روس بہر سوئے جاسوسے رود - من با بیست نفر از جانب
نامردخان مامور بدیں کار شدیم - سردار نیز برائے بلد بیست نفر ہمراہ مان کرد - وقت
غروب ہمہ جمع شدہ بعد از شام براہ افتادیم - نزدیک طلوع آفتاب بہ اشتراک
رسیدیم - تا از آنجا بطرف کلیسا جائے گاہ خلیفہ رویم - در کنار پل اشتراک - کلیسا
خراب بلکے ارمنیاں بسیار است ناگاہ یکے از ہمراہاں بانگ بر آورد - نادِ علیاً
مَظھَرَ العَجَائِبِ این ہیکل عجیب و غریب چیست ؟ آنچہ من بینم - شما ہم مے
بینید - یا نہ ؟

یکے گفت - من ہم مے بینم - غول بیابانی است یا ہیکل شیطانی این ساعت
ساعت غولاں و این وقت وقت شیاطین است کہ میآیند و مردگاراں میخورند
شاید حالا ہم در آنجا مردہ میخورند -

من ہم چیزے میدیدم - اما تشخیص آں نمے توانستم داد -

بر سر پل ایستادم وچشمہا بجانب سیاہی دوختہ ہمہ باعتقاد اینکہ چیزے خلاف
از عادت و ماورائے طبیعت است جملہ پناہ بہ پیغمبر و امام مے بردیم و کسے یارائے
پیش رفتن نداشت ہر یک بنام دفع رفع دیگر بہ اذان شیطان و غول آیت و عزیمے

میخواند.

پیرمرد عراقی گفت. که بند تنبانها را بکشائید. اگر غول است در رود چادر اصفهان این امر را تجربه کرده ایم. خیلی مجرب است.

جوانی ترک گفت. این تجربه بند تنبانی برای گریزاندن غول اصفهانی است غول آذربایجان این چیزها را نمیداند. در نمی رود باید پاچه را در بالید داد [illegible] این بگفت. و اسپ را انگیخت پس از لحظه چند خبر آمد [illegible] غول زنی است چادر سفید با مردی در پناه دیوار پنهان شده اند.

با پنج شش تن از همراهان برای تحقیق بجزایر رفتم. چه وظیفه جاسوسیم چنین اقتضا میمنود.

[illegible] شکسته. زنی دیدم [illegible] روی زمین دراز کشیده. و جوانی سر بگریبان پهلویش نشسته. مرد جوان و هردو با لباس گرجی. و با اینکه زن پژمرده و زردگونه بود. [illegible] دست از او [illegible] جوان قمه در کمر تفنگ بدیوار نهاده یکی از آن بهادرانی بود [illegible] هرگز [illegible] جوانان ندیده. [illegible] زن [illegible] جا بجا خونین و دریده بود.

پرسیدم ای مرد. [illegible] چه میکنید [illegible] دید. جوان سر برداشت. [illegible] جوان مرد. [illegible] دوشیزه است. اگر هم بگرفتم [illegible] بحق مردی و مردانگی که این زن را [illegible] سردار [illegible].

گفتم [illegible] گرفتن تو مامور نیستم. تو خود بگو از کجا میائی و بکجا میروی.

جوان مرد جواب داد.

آن [illegible] تو [illegible] نگویم
که افشای راز باعث [illegible] ملال است

[illegible] پناه گاهی برسانی تا [illegible] چه [illegible] آن [illegible] بیان حال خود را خواهم کرد. [illegible] سوخت [illegible] سردار نباشی.

[illegible] چند [illegible] سوخته [illegible] لازم نداشت [illegible]

را روئے پوشیدہ باآہ وزاری بجانب پیرہ زنے بردہ بہ تیمار داری ما بپردیم۔ چوں
مرد گفت۔ من ارمنیم واہل اشتراک ہم ہمہ ارمینید۔ ایں کار سخت بجا شد۔ دایں
خبر ما را بشارتے بود۔

گفتار سی وہفتم

سرگذشت یوسف ارمنی ومریم

خیال ایں بود۔ کہ برائے استراحت خویش وچریدن حیوانات بکوہ را بہراں روم۔
ولے قبیلہ کہ بایست سیورسات از ایشاں گرفتہ شود۔ از ترس جنگ بکوہ ہا گریختہ
بودند ناچار بامید خبر یافتن از لشکریاں روس در دہ اشتراک) ماندم۔

بعد از دو ساعت خواب۔ وصرف ما حضر جوانمرد ارمنی را طلبیدہ تا شرح حال
خود خصوصاً کیفیت فرارش را بیان نماید۔ چوں روز روشن شدہ بود۔ از ملاحظۂ وجنات
حال وحرکاتش چناں استنباط کردم کہ سرگذشت او نباید دروغ وساختگی باشد مختصراً
بدیں گونہ بیان حال خود نمود:۔

من اصلاً ارمنی۔ واسمم یوسف۔ پدرم کدخدائے دہ۔ (قمشلو) کہ در دہ فرنجی اینجا ست
مے باشد۔ بمناسبت سردسیری آنجا ودوستانی مکانات وچیزی استحکامات۔ از ظلم
وجور حکام اندک در زمان بودیم۔ عموی ناویم در خدمت راوج کلیسا بودند وما مرا بواسطہ
نمودن بدانجا خواستہ۔ بمدرسۂ آنجا فرستادند۔ ودر کتاب خانۂ مدرسہ۔ بابتے کہ اکثر
کتابہا راجع بدینیات بود۔ کتبے در تاریخ ارمنیاں پیدا کردہ۔ مطالعہ نمودہ فہمیدم
کہ وقتے در دنیا قومے وملتے وصاحب حکمرانی بودہ ایم۔ ایں معنے رگ غیرتم تجدید
چنانچہ ترک طوق رہبانیت کردہ اختیار رفتن سپاہیگری نمودم۔ در آں اثنا دجنگ

پس بود من با ایرانیان بیش از ده ماه در کنار لشکریان واقع شده بود - بسیاری مجاهدان
زن ها را بجا شناختم زیرا مے گریبانیش و زندگانی با بود - پامال سیلاب خون حود مے
گردید - از آشنا و بیگانہ بسیارے را از زبان و پریشان یافتم - اینک شرح حال یک از ہم
وازآن من علی الخصوص - اینکہ -

روزے مسلح درگشت زار بہ یک سوار ایرانی برخوردم کہ زنے را بر ترگ داشت
واز میان درہ بہ پلہ کیمپ میخواست بگذرد - چشم زن از دور کہ بمن افتاد - بسیاری اشارہ
نمود - و من از روئے غیرت دعوتش را اجابت کردہ تیغ بردست سر راہ بر سوار
ایرانی بستم - بجہت سنگینی سر بار خود دست بہ تفنگ و شمشیر یازیدن نتوانست - یا شاید
تا زیدن آنمدید - سخت بروئے بتاختم - و از ربانیدن اسپ او زن را از ترکش بیدا
خواست با من در آویزد - حریف را سخت دید از ترس جان چارہ جز اینکہ
بگریزد ندید -

فوراً بیاری زن دویدہ در پاس از میش دیدم - چوں پرستاری شتافتم -
بہترین دانش یافتم - سالش چاردہ و بہ از ماہ چاردہ بود - چشم بروے افتاد - از
پائے در افتادم - زانویم لرزیدن گرفت و دلم طپیدن عشقش چناں لبریزم مستولے
شد کہ ے

گفتی از یں جہاں بجہانِ دگر شدم

اگر چشم خیرہ نے شد - تا قیامت از دیدارش دیدہ بر نمے کندم چوں خویش را در
پیش بیگانہ دید از عقل بیگانہ گردید - ہراساں چہرہ بخراشید - کہ خواب است یا خیال
من و بیگانہ امرے است محال - ولے چوں مرا ہمجنس دید - میلش کشید - واندکے
آرام شد گناہ من نہ آن کہ او را از چنگ دشمن ربودم - بلکہ چرا نقابش کشودم - چہ
در میان ارامنہ جز شوہر کسے نقاب زن را کشودن نتواند - سوگندہا خوردم کہ کشودن
برقع نہ از روئے ہوا و ہوس بلکہ برائے افاقت و راحت تو بود - اطمینانش دادم -
کہ ایں راز در میان من و او ماند - و کسے دیگر نداند -

پس از آن او مے گفت : - من ایں سوار ایرانی را نمے شناسم ولے چند روز
پیش از یں جنگے بین ایرانیاں و گرجیاں واقع شد - ایرانیاں جمعے از گرجیاں را اسیر

گرفتند- واین مرد بهانا در آب گل آلوده ماہی گرفتن و مرا بجائے اسیر گرفتہ گروگان خواست- شیشے زود کوزہ آبے در دست پسرخود رفته بایں مرد و از پشت دیوار کارد بدست برآمد- و تہدید گفت- اگر صدایت برآید شکمت بدرم- مرا بہ ترک بنشاند و براند- دخترکے چند از دور ایں حال را مشاہدہ نمودہ بفریاد و فغاں برخاستند- و ممکن است- بخانوادۂ ام خبر رسانیدہ باشند- مرا از راہ و بے راہ بدینجا رسانید و باہمہ تہدیدات او از تو استمداد نمودم- باقی را خود دانی-

دریں حال جمعے سوارہ و پیادہ تازاں تازاں دواں دواں در رسیدند- دخترک فریاد برآورد- کہ اینک خویشان من-

چوں بہ ہم نزدیک رسیدہ بوس و کنار پرداختند- من از یک سوئے ہراساں و لرزاں کہ مبادا ایں نامردی را از من دانستہ باشند- و لے حمد خدا را کہ دختر مرا ہوادار خود شمرد- و ایشاں از من اظہار تشکر نمودند-

پدرش نام و نسیم پرسید- گفتم- من پسر خواجہ پدروس کہ خدائے تسالونیکی شناسا در آمدیم- شادماں گردید- و برائے ادائے شکرانہ باصرار و ابرام بہ مہمانیم برد-

در نزدیکے منزل- مرد و زن بدیدن ما شتاباں مے گفتند کہ دیوے دجال خوئے آہن سر فولاد پنجہ- روئیں تن زرہ دار بر اسپے سوار کہ در وقت پویہ زمین را شگافتی و مانند رعد غریدی- در سر چشمہ آمدہ- مریم را بر بود و حاملہ ساخت- پس فرشتہ بصورت جوانے کشتا ور زاز میان ابر کوہ و از کوہ بدرہ فرود آمد- با سلاحے اژدر شکل آتش فشاں- مریم را از دست دیو خلاص ساخت- و او را خاکستر ساختہ بباد نیستی داد- و خود ناپدید گردید- ہمانا آں فرشتہ روح القدس مجسم بود- کہ بخلاصی مریم آمد- مرا نادیدہ فرشتہ انگاشتہ بودند و سخت بخود مے بالیدم کہ بہماں اعتقاد باز مانند- و لے یکے از کودکان کہ مرا بارہا در گلہ بانی و گاؤ رانی دیدہ بود- گفت- ایں فرشتہ نیست- ایں یوسف پسر فلاں تسالونیکی مے باشد- باآں ہمہ مرا صاحب معجزہ مے شمردند- خویشان مریم از شکرانہ نجات دل من از عشق او بالا مال بود- و ہمہ تن بسوختم و مے ساختم- چہ دیگر او را بے نقاب بدیدم

مگر آں ہمہ لذت یک دمہ بود۔ بہ خود مصمم کردم کہ

دست از طلب ندارم تا کام دل برآید

یا جاں رسد بجاناں یا جاں ز تن برآید

اگر ہمہ باید باد بود جاں خوشے بسازم۔ آں فرشتہ مثال را سے رباہیم پس بہ تصریح بہریم بے نقاب برخوردہ۔ دانستم کہ مہربانی از دو سوست بے سوال و جواب در گذشتیم۔

فردائے آں روز بخانہ برگشتہ بدست و پائے پدر افتادہ۔ مادر را شفیع ساختم کہ مریم را بہر بہار کہ باشد برایم خواستار کنید۔

پدر پوزش کناں کہ ایں وقت عروسے را نشاید۔ من بے سرو سامان جنگ بہ درمیان۔ درمیان عرصات عروسی؟ یعنی چہ؟

خلاصہ بزور و زاری عاقبت راضی شدہ بخواستاری رفتند پدر و مادر بہ دختر نیز راضی شدہ۔ نشان دادہ نامزد شد۔ شیرینی خوردہ تدارک عروسی دیدند و ہم دراں روزہا دہ ما بدست روس افتاد خانہ ما بحکم اینکہ خانہ کدخداست منزل سرہنگ روسی شد۔ اتراپاناں بیش از روس مے ترسیدیم سرہنگ روس با ماوں گرمی داشت و لے از جانب مریم بیمے نداشتیم۔ ایں سرہنگ مردے بود در صورت بعینہ نشنا س۔ رویش مانند رخسارۂ برصیان سپید مویش مانند موزن یا خارہ خار پشت برنگ کاہ چشمانش کوچک و گود و کبود۔ بلکہ زاغ۔ و در پشت تیرہ عذار و در دامنہ کوہ پیشانی درمغاک طولانی بینی۔ اما چانہ اش تورہ کشیدہ و در نوک آں موئے دو سہ نمودار

عکس گفتی بنوک تیرہ تحمۂ درخ برپیدستی

خلاصہ شب زفاف شد۔ و من درحجلہ رفتم۔ ناگاہ طوفانے برخاست از یک سوئے رعد و برق و باراں و از دیگر سوئے غرش توپ و تفنگ و شیہہ اسپاں چیزے درمیان تجدا افتاد۔ گماں بردم۔ برق است۔ بمریم صیحہ زدم بگریزیم۔ او در کار جستن تعقب بود۔ کہ من بیہوش افتادم۔

چوں بہوش آمدیم عروس خوابے و خیالے نمود۔ در روشنائی برق۔ سر

سرهنگ روس را خون چکان در دست سرباز ایرانی دیدم روسیان را تعاقب کرده مردم از بام بیام میگریختند۔

دو سوار دیدم۔ نسلے بزرگ است میرانند یا د مریم آمد۔ از پئے ایشاں دویدم پایم یارائی نکرده۔ بیهوش بنشستم۔ تا صبح بیدار شدم۔ فردائے آں روز چوں بحال آمده بده رفتم ده را خراب و مریم را باسیرے رفته دیدم۔

ایرانیان در کار شادی بعد این فتح خبر ورود لشکریان روس در رسید۔ خیمه از آنجا کنده با یروان زدند۔ چندے از مریم بیخبر بودم۔ آخر شنیدم که در حرمسرائے سردار است۔

با یروان رفته۔ در پل زنگوئی (رود زنگی) که دیوان خانه بر آنجا مشرف است۔ پانزده روز پے در پے ایستاده۔ اثرے ندیدم۔ عاقبت روزے ببالائے بام آمده مرا دید ولتِ ناخت بدست اشارتم کرد۔ من خود را بنهر انداخته بپائے برج رفتم۔ او از بالائے برج خود را بپائین انداخت اما بیاری بخت در نیمه راه به شاخه درخت بیدے گیر کرده۔ زخم دار شد۔ ولے هلاک نگردید۔ او را ربوده شناکنان بکناره آمده بکش بکش تا اینجا خود را رسانیدم۔ اینک من و اینک او۔

گفتار سی و هشتم

بقیه سرگذشت یوسف ارمنی و سلوک حاجی بابا

یوسف حکایت خود را به اختصار تمام کرد۔ و من متعجب ماندم۔ دستورے خواست برود۔ زن خود را دیده زحالت وے خبر آورد۔ چوں تنها ماندم۔ با خود

گفتم - این جوان چنین حکایتی فی البداهه در حضور من نمی‌توانست بسازد - البته واقعیتی دارد - زن خون آلود هم گواه صادق اوست - اما اگر بگذارم فرار کند - در پیش سردار چه جواب گویم - رفتن منصب سهل است - حرف در سر گوش و بینی است او را - نابود نباید کرد - که منافی نسبتی گری است - لقمان حکیم چه خوب گفته "اگر پلنگی بر ستی باش تا سائر جانوران بدانند - سر و کار شان با کیست - اگر دراز گوش و در زیر پوست پلنگ باشی پوستت را بدر تو از آن می‌کنند - که خر واقعی باشی"

من در تردد - نه پلنگ واقعی باشم یا خری در پوست پلنگ - که یوسف خبر آورد که مریم بخویش آمده و اندک راحت یافته اما از کثرت نشر خون از جراحاتش ضعفی بر او طاری است و بجهت صدمه ساق پایش در اضطراب - و تا چند روز از جا حرکت نمی‌تواند کرد - مگر این که سردار تعاقب کند و بزور حرکت مان دهد" و نیز گفت از وقت بیرون آمدن از ایوان تا این دم مریم حالت بیان شرح حال خود نداشت -

اکنون گفت که چون از حجله با نقاب بیرون دویدم - دستگیر سربازی ایرانی شدم - در روشنائی برق صاحب جمالم دید - از دو دور تر - با یاری دیگر بار دیدم پرده سپرده فروخت و سردار مرا باندرون فرستاد - با آن حال در نظر سردار جلوه نمودم بلکه جلوه نمودات نه تخواستم - چه حرکات و اطوار وحشیانه او را باندرونیانش شنیده بودم - گفتم زنی شوهر دارم - و نام شوهرم فلان است - و چون در خانه مسلمانان زن شوهر دار محترم است [illegible] شنفتند - و کسی بخیال من نیفتاد - اما از شوهر سخت با امید رهائی بیکی [illegible] کشودم - [illegible] خود نمائی [illegible] داد - سردار خواست که اقرار [illegible] خود کنم - [illegible] شد [illegible] تا [illegible] رسد - من بخیال فرار افتادم [illegible] راهها بسته بود تا [illegible] پنجره اطاق خود نشسته بودم - چون آنجا را دیدم - [illegible] کردم [illegible] از ناموس خود درآمدن [illegible] دو سه ساعت [illegible] روم و مهیای پذیرائی او شوم - [illegible] بیرون فرستاده در را بسته [illegible] شودم [illegible] تو رسیدم

یوسف بعد از تمام سرگذشت متحیر بیاری من التماس والتجا نمود۔

چوں روز بالا آمده بود ہمراہاں برائے پیش خدمتی سوار منتظر من بودند۔ خیالے بخاطرم رسید۔ که دفع ہمه دشواریہا شد۔

یوسف را طلبیده گفتم بعد ازیں حکایت من تو را۔ بائی نے تو انجام داد۔ با قرار خود تو زنے از اندروں سردار گریزانده که در سلمانی بالاتر ازیں خطائے نیست۔ ناچار بالستی تو را با یرداں بفرستم۔ اما نے فرستم۔ تو با ما بیا۔ و در جاہائے نابلد تقلیدے کن اگر غیرتے درست و خدمتے بزرگ کردی۔ مورد مکافات مے شوی۔ و من ہم در خدمت سردار طرفداری و کارے میکنم که شاید باز نت بے دغدغه خلاص شوید بالفعل زنت در اینجا آسوده است۔ و تا وقت برگشتن تو البته از صدمات راحت مے یابد۔

جوان۔ ازیں سخنان شاداں دستم بوسید۔ و بموجب دستور العمل من وداع زن کرده مسلح ہمراه ما روانه شد و مانند گوزن کوہے بیک چشم بر ہم زدن تا قلعه کوه پیش روئے ما بالا رفت۔

گفتار سی و نہم

در اطمینان دادن حاجی بابا یوسف را

از میان در [illegible] بود [illegible] خلوت [illegible] یوسف [illegible]
بحسب [illegible] بود [illegible] یوسف [illegible]
نخواست که [illegible] نخواسته [illegible]
خبر [illegible]

مغلکی زده وجمالو را تصرف کرده با استحکام (قراکلیسا) می پرداختند. چون از (قراکلیسا)
چندان دور نبودیم بسیار مشتاق بودم که از چند و چون لشکر روس اطلاعے بهم رسانم
با خود اندیشیدم - که با این تجویز ارمنی را کشتن صحیح ندهیم - یا رستگارش میکنیم - چه
با از آن که او را بجاملو فرستم - اگر خبرے بدلخواه آورد - امکانے بخلاص او و زنش باقی
نمی ماند - و اگر خیانت کرد - بلائے از سر خود دفع کرده ایم و از سردار الیها مے گیرم
که کینه گریختهات را آورده اید - الحاصل غرض خود را بدو بیان کردم - ذرّه‌ام نتیجه قضیه
را احتیاط کرده بے تردد پذیرفت - کمر را تنگ بست و دامن بکمر زده کلاه را کج نهاده تفنگ
بشانه راه کوه فرا گرفت - و به یک طرفة العین در جنگل دامنه کوه ناپدید شد -

ولی خان میگفت : - رفت که رفت وعدهٔ ما و او بقیامت ماند -

گفتم چرا - مگر دیدش در دست ما نیست ؟ یا مگر ارمنی که شد از زنش دست بر
میدارد -

ولی خان جواب داد که چون او ترسا و روسیان هم ترسا هستند - مرده آنان
را گذاشته - بزنده مسلمانان برنمی گردد - با این اسپ سواری خود نذر مے بندم
که اگر او خود یوسف کنعان و زنش زلیخای مصر باشد - دیگر ایشان را نخواهیم دید -
پیچه مرقت . . . دستے پیچیں از آفتاب حساب و سوخته بار ریش انبوه بر تن
از ریش انبوه ترسید - به ولی خان برد که حرف مفت مزن اسپ سواری تو شاهی
است - به طور بے سر آن نذر مے نبندی "

ولی خان گفت : - بخشید اسپ از من اسپ از شاه نیست مرا همیان
جیب می - خواستند -

مباش بدر نرسید - " از چیزی از اسپان پیاده شدیم بهر سوئے پراگنده از
. . . سپاه . . . پوش بود - یک آفتاب گردانی ساختیم و اسپان را بمرغزار به چریدن
. . . گذاشتیم که اگر یوسف تا شب نیاید - شب را در آنجا بمانیم
. . . چیزے دیگر برائے شام دست
. . . بزور آوردند - فی الفور
. . . با تفنگ بدو تاختند و قسمت مرا بجهت احترام

جداگانہ دادند۔

تا انجام روز از یوسف خبر نشد و ما آمادۂ خواب شدیم۔ دو نفر کشیکچی قرار دادیم تقریباً نیم ساعت از شب گذشت و ماہ درحالت غروب بودند۔ ناگاہ صدائے چند پشت سرہم شنیدیم بمراجعت یوسف یقین کردم۔ صدا را جواب دادیم بعد از اندکے صاحبش پیدا شد۔ با ہمہ خستگی و کوفتگی راہ واقعہ را بدیں سال گفت۔

چوں بمحاملو داخل شدم یکے از سالداتہائے روس کہ در دہ از دست ایرانیاں گریختہ بود۔ مرا شناخت از در دوستی پیش آمدہ مرا بہ نزد سردار خود برد سردار باکمال وقت بجستجوئے حالم برآمد۔ بہ بہانہ جستجوئے زن خود گریبان را خلاص کردم۔ وانگہے اطلاعم از خراب شدن دہ از حملہ ایرانیاں وغیرہ شاہد راست گوئی من بود۔ از اطلاعات و استفسارات آنچہ مے خواستم آوردہ بودم چنانچہ باحدس و قیاس حرکات دشمن بعد از آں قوت و تعداد شاں را استنباط کردم۔

یوسف را اذن استراحت دادم چوں بہ راستی و امانت یوسف اعتماد داشتم بدستہ خود امر برگشتن بایروان دادم بحکم خستگی یوسف را نیز بدیگراں سوار شدن اجازہ دادہ و از نزدیک تریں راہ با رسیدن بہ دہ نزدیکے دہے قدرے استراحت نمودیم۔ تا از حرکت سردار و نسقچی باشی خبر گیریم۔ و یوسف را ہم اذن دادم تا برود زن خود را بہ بیند۔ از شادی بے خود شد۔ بہ وقت خبر بہبودی اورا باز آورد۔

سردار و نسقچی باشی۔ از ایروان نزدیک منزل خلیفہ ارمنیاں آمدہ بودند۔ با یوسف روئے بدانجا شتافتیم۔ (باقی دارد)

از

بیدار بخت ایم اے

گفتار چهلم

در سلوک حاجی بابا با رؤسائے خود!

اوچ کلیسا در صحرائے وسیع و پُر آب در پائے کوه آغرے داغ واقع است که باعتقاد عیسویان خصوصاً ارمنیان کوه جودی و مقر کشتی نوح است کلیسائے آنجا که در مشرق زمین بقول مشهور در میان دیوار هائے بلند با درهائے آهنین است خلیفه بزرگ ارمنیان با تولیع و خدم و حشم اندر هیا تان و سائر کشیشان در آنجا مے نشیند ایرانیان او را خلیفه لقب مے دهند۔ ارمنیان با احترام تمام گروه گروه از هر جانب بزیارت مے روند۔

بالاخره [illegible] بدانجا نهاده۔ دیدیم که سردار نسقچی باشی در اطراف کلیسا با چادر هائے [illegible] زده۔ [illegible] بے نظامی [illegible] نظام داده بود۔ پیش از آنکه آنجا برسیم۔ شنیدم که دو [illegible] جوان خفیف [illegible] زیر تیغ شادان [illegible] بسوئے من تاخت که بیا حاجی [illegible] سوز [illegible] از شب [illegible] خستگی خوبی در میکنیم۔

گفتم [illegible] نوح و شراب کجا؟ پس پدر سوخته تو لی گفت به جمشید من [illegible] خواسته [illegible] تو و شراب مثل آب مے خوردی من چرا نخورم؟ خرے [illegible] بایدید۔

[illegible] طبیب وصیت [illegible] داده که گر در فلان و فلان باب قسم لازم آید [illegible] نست [illegible] خود را شاخ و برگ بسیار [illegible] باد ائے آں فشرده البته [illegible] شوی۔

[illegible] طبیب [illegible] زینه و اعزوق و اتباع سردار و [illegible] در میان زین و برگ ها

پاکشیده یکسو قاطران بازنگ و درائے واز یکسو قاطرچیاں در جنگ و ہیاہوئے ۔
اسپاں نوکران بزرگ در حیاط دوئیم و خود در حجره ہائے اطراف آں ۔

در باربند پائین آمدیم سچادر نسقچی باشی رفتیم ۔ وقت نہار بود و او در پیش سردار ۔ بیدرنگ باچکمہ و شلوار مرا آنجا خواستند ۔

گویا مالک حرم مبارک خلیفہ بودند ۔ آناں در حجره نشستہ خلیفہ بدیں سوئے واں سوئے نگاہ میکرد ۔ ہماناں از تصرف آناں بسے شرم داشت ۔ اسپان خاصۂ سردار نسقچی باشی بدیوار کلیسا بستہ بحالت استراحت وآسودگی آنہا بیشتر از حالت ارمنیاں وقت میکردند ۔

بخوانندگان کتاب قبل ازیں نمودم کہ نسقچی باشی کہ وچہ بود ۔ اکنوں دو کلمۂ ہم از سردار بگویم ۔ ہرگز صورتے بشومی و نحوست او ندیده ۔ چشمش زاغ مانند ۔ توتیا و مثل چشم گربہ در شب تاد رخشاں لب آتش فشاں گفتنی از حدقہ در پلو تپیده بود ۔ صاحب مرده بعد از نگاہے تبسمے ہم داشت ۔ کہ ملک الشعرا درآں باب گفتہ بود ۔

صورت سردارے مانند کوه آغرے زاغ
لیک ہنگامے کہ اندر قلعہ اش پر برو تیغ
واہمنش گفتی کہ تا پیدا است نور آفتاب
آں چنانکہ میتواں گفت از چنیں طوفاں دریغ

از دستبرد پدر پیر فلک دو چین در دور رخسارش بود کہ ریش کوسہ اش باہمہ تخلخل آں راضی انباشت پیرے بے پیر کہ از دندانہایش چیزے برجائے نمانده مگر یکے کہ مانند گل گراز از دہانش بیروں بود ۔ دو لبش زرد ۔ بسختی بگودی فرورفتہ و موہائے تنکش خاشاک صورت آں مغاک ر پوشے کرد ۔ بسیار مشکل بود ۔ کہ تشخیص تواں داد ۔ بہ پلنگ شبیہ تر است یا بنسناس اما آنچہ محقق است ایں است کہ ہرگز صورت آدمی بہ ... بعینہ صورتش ... ستعد و آئین انسانی ... گرفتہ ... مے جنبید ۔ سنگدے و تہورش ...

خصائص خصائل مخصوص ہم داشت - زیردستانش را مے نواخت - دستگیری میکرد - خندہ روئی تحویل میداد دلداری مے نمود - و باآمنا چناں حرکت میکرد - کہ در نزد شاہ معتمد تر و محترم تر از ہمہ بود - شاہ مانند بعیش و عشرت گذران مے نمود - و بادانہ سفرہ ہر دم را بدام میکشید - از فسق و فجور مانند بیاری از مسلماناں پاک ترس و باک نداشت و پوشیدہ و پنہاں نمے داشت - در ودر راستی الیستے نمیکرد - در پنہاں ہر چہ بود - در آشکار ہم ہماں بود - زیردستاں را انیسی و ہم ساغراں را جلیسے خوب بود - بجز رفیقش نسقچی باشی کسے از دائم الخمران بسے دغدغہ از خشم و غیظ پادشاہ عہد ابد با مینا لئے مے و آداے نے نہ پسند تر بود -

باری سر تن از تامیناں خود بحضور آں دو بزرگوار در آمدہ بالیستادیم -

نسقچی باشی تو ئے بمن کرد - حاجی در رسیدن بخیر من بگو بہ بینیم - چند روس کشتی ؟ سر آوردی یا نہ ؟ سردار بگو - بہ بینیم چہ کردی ؟ روس تا سرحد آمدہ یا نہ ؟ (من) بلے سرکار آنچہ مے بایست کردم - از یمن طالع سرکار ساعت سفرماں ساعت سعد بود - بقدر دلخواہ اطلاع حاصل نمودیم - خدمت شما عرض خواہم کرد - بدیہی است - کہ بخت بلند سردار و سرکار نسقچی باشی را خیلے یار است کہ مانند من بندۂ خاکسارے مورد خدمت بالیشاں توانستہ بشود -

سردار چشمہا را گردانیدہ با چہرۂ خندہ رو بہ نسقچی باشی زراستی بخت خوب چیزے ست اما پشت گرمی ما بشمشیر است نہ بہ بخت -

نسقچی باشی - گلولہ و باروت - تیغ و تیر - سہم الغیب و سہم السعادہ و ساعت سعد ما ساعتے است کہ سر کافرے را بہ بریم - اگر ہر امینگونی قتزلباشم و منزم ہمیں کافی است اسپ عربی در زیر راں تیغ ہندی در دست - نیزۂ خطی بر کتف از خدا - میدانے پر از روس منحوس میخواہم و بس -

سردار نسقچی باشی از شراب خوب ہم نگذر - اعتقاد من - ایں است شراب خوب ہیچ کم از تیغ نیست خلیفہ را بگو بیند بیاید - و یک شیشہ از آں شراب ہائے علی بخاجی بہ بیہا ہید - ای حاجی پیش زنبہ بگو بہ بینیم چہ دیدی و چہ کردی ؟ لشکر روس در کجا ریزد زدہ ؟ چہ قدر است از توپ چیزے دارند یا نہ ؟ سردار

شان کیست؟ قزاقهاں کجاست؟ لزگیاں چہ مے کنند؟ اسمٰعیل خاں مرتد در کجاست؟ زود باش ہمہ ایں ہا را درست بیان کن۔ سپس روئے بمنشی خود کرد کہ میرزا تو ہم زود باش ہر چہ حاجی میگوید بنویس۔

پس من با کمال وقار و تشخص آغاز گفتگو بدیں طریق نمودم۔

بجان سردار و بنان و نمک نسقچی باشی لشکر روس ہیچ ہیچ نیست بہ نسبت لشکر ایرانی چہ سگے حیانی اند۔ من کہ چکیدۂ کارم۔ مے توانم گفت: کہ یک ایرانی بے آنکہ شمشیر بکشد مے تواند دہ روس را بکشد

نسقچی باشی ازیں گفتگو ہائے من شاداں۔ بے تابانہ فریاد برآورد۔ کہ ہائے شیر نرم حاجی ہائے من میدانستم کہ تو کارے خواہی کرد آفریں۔ کہنہ اصفہانی باید خیلے شیوۂ دجالی بکار زدہ باشی۔

حاجی:۔ در سرحد روسی خیلے کم است۔ پانصد۔ شش صد۔ ہفت صد یا ہشت صد۔ شاید ہزار نہ دہ ہزار۔ البتہ بیش ازینہا ست نیست۔ دہ بیست منتہا چہل۔ یا پنجاہ توپ دارند۔ قزاقشاں را مے گوئی۔ ہیچند و پوچ بسیار کم است کہ آدم ایشاں را در جائیکہ گمان مے برد بہ بیند۔ با آں نیزہ ہائے کلفت کہ بہ دلنگ ضخامت ریش رانی مے مانند۔ نہ بہ نیزہ جنگی نمے دانم چہ مے تواں کرد۔ آں نیزہ ہا بارند تہ مردم ادبار آمیم بر سر اسبشاں یا لوئے حاجی است ہرگز بیگر داسپاں چہل و پنجاہ تواں نے مانمیر سد۔ کہ تا دشمن چشم باز کند از نظر غائب مے شود۔

نسقچی باشی۔ چرا زحمت مے کشی۔ نام قزاق مے بری بگو میمونند بر خرس سوار ریششاں ہم گفتار۔

حاجی ریششاں گفتار نیست۔ اورا ازدلی میوہ یعنی دلوانہ سردار میگویند۔ چیز ہائے غریب از وشتی سے منند۔ از آں جملہ میگویند۔ قرآں لغلی سردار را بردہ۔ بجبہ پس مثل علامت ظفر بزرگ مے نمایند۔

سردار۔ آرہ۔ راست است۔ پس سگ پدراں ات دلوت سال گذشتہ مرا غافل گیر آوردند۔ دست بچہ فرشتے نہیں جا چادر زدہ بودیم۔ مرا فرصت

شانه درخت نداد ندید. پیراهن و زیر جامه با اسپ بے زین در رفتم. چادر را لغما کردند. و در میانه قرآنم را هم و زدیدند. اما من هم تلافی را خوب درآوردم. در قشلو کردم آنچه کردم. هنوز هم پدر سوخته ها پدر شان را در آوردنی خیلے دارم. گفتی چه قدر توپ

حاجی پنج پاشد.

میرزا. من حالا سی تا چهل نوشتم. که ام یک، ست است؟

سردار. را با چشم خود دیده، بما هم دروغ. اگر آنچه مے گوئی. بخلاف آں درآید با امیر المومنین پوست از کلات در مے آورم. خواهی دید با مفتی ریش خندی نے شویم.

حاجی. راستی این است. که این اطلاعات و استحضارات از من نیست. از مین طالع سردار و بستگی با ثق و سیله [illegible] جستم. و این اطلاعات در سایه این جوان ارمنی است. که جان خود را به [illegible] نهاده. به سلطه و عده انعامے که من از جانب سردار باو داده.

سردار. از جانب من. باین ارمنی ایست؟ ارمنی ها هیچ وقت قابل التفات نمی شوند؟

حاجی. حکایت ایست. [illegible] ندی و تو نیانی تدبیرم. مفید فائده نشود. با خود مے گفتم. اگر محال است سردار حق این جوان ارمنی به بے اعتدالی رفتار کند و زنش را واپس ندهد.

بعد از سخنان من سردار چیزے نگفت. حاضرین گاه گاه: لَا اِلٰهَ اِلَّا الله. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِالله میگفتند. آں گاه سردار باطراف نظر کنان [illegible] تا بیایند.

[illegible]

ایرانی آنچه باید حالے بکند کرد۔

خلیفہ۔ مردے بود۔ درشت اندام۔ فربہ۔ خندان چہرہ۔ گلگوں۔ روئے لباس مخصوص کشیشان ارمنی۔ بادو سہ تن راہب بیامد۔ و بعد از اندکے توقف بہ اشارت سردار نشستن کرد۔ با ادب تمام بدو زانو نشست۔

پس سردار۔ روئے بدو کرد۔ کہ خلیفہ راستی با مسلمانان و ایران از سگ ہم کمتریم ارمنیان بحرم ما داخل مے شوند۔ زن و کنیز ما را مے کشند و بے گور پدر ما مے رسند۔ ایں ہا چہ معنی دارد؟ ایں کار شما است۔ یا کار شما؟

خلیفہ [illegible] شنیده [illegible] بنا کرد عرق ریختن۔ [illegible] ایں گونہ شر ما مقدر چہ پیہ بزرگ ست۔

بمدافعہ برخاست کہ اینہا چہ فرمایش است [illegible] کہ نسبت بسرکار ایں طور بے ادبی از ما سر زند [illegible] شما ہستید۔ پشت و پناہ ما شمائید۔ ارمنیاں در زیر سایہ سرکار آسوده اند۔ اینچنیں تہمت بسرکار [illegible] است۔

سردار۔ یوسف [illegible] بگو بہ بینم تو بہ [illegible] ؟

یوسف گفت بغیر از آں خود پرده عصرو مستحق ہر جزا ئیکہ فرمائید ہستم۔ اما [illegible] از چہره خود [illegible] کنیز شما شود [illegible] بوده است [illegible] شما [illegible] واند۔ کہ بما [illegible] گفت

[illegible]

کرده تخیلہائے اولین فوراً امید اثبت نمود - واز روئے علی دعوا یاد گفت - بس است
بسوزنت رانگیر و آه وفریاد را کوتاه کن چوں ورد حالی خدمت کرده در خدمت
حق بجان ومخصوصاً همراه باش - برو فرا باشی تکلیف را معین مے کند - همیں کرخت
تیتو بپوشانید - بیا بحضور ایں را ہم در خاطر داشته باش که التفات من درباره تو
به رفتار وسلوک بعد از امنیت وابسته است - یوسف ازیں سخنان شادان از دل
وجان بحضور سردار دوید - و در عین آں شادی بے آنکه بداند چه میگوید - وچه میکند
زمین خدمت ببوسید -

همه حضار اظهار حیرت وتعجب نمودند - نسقچی باشی شانه برافراخت وخمیازه بزرگے
کشید - خلیفه مثل اینکه بارے گراں از دوشش افتاده دست وپائے باز کرد -
قطرات عرق از جبینش چکیده وداعش تر شد - همه مردمی ونیکوکاری ودادرسی سردار
را به نوشیروان عادل معادل نمودند وبانگ بارک الله بارک الله وآوازه احسنت
احسنت به پروان پیچید - و در همه اردو نقل مجلس شد - من میتوانم ادعا کنم - که غرض
اصلی سردار بهمان جرات مردی چه بود - اما سردار را خوب شناخته بودم - ویقین میدانستم که ایں
نیکوئی ونوشیروانی - اندازه درستی وخوبی نے توانست بود -

درخت ... نه ثمر داد و نه شاخت نو

گفتار چهل ویکم

حمله ایرانیاں به لشکریاں روس و نامردی نامرد خاں

چوں سپاه ... یوسف ... مستعد ... تمام به حال ومحل روسیاں
... سپاه را بحرکت امر فرمودند -

همانا آن از دو راه افتاد - توپ خانه از میان کوه با جهتے سخت و دشوار و پیادگان بدلخواه خود بے نظام - و سواران دسته دسته پراگنده و تار و مار از هر سوئے تا موان راه بسیار گردیدند. پیش از آنکه فراموش کنم - خوب است این را هم بگویم - که پیش از حرکت با ارمنی ملاقات کرده دیدم - آن کوهستانی با قلپاق کذائی و کمر چین کوتاه کرجی و کفش پاشنه دار - و قمه دراز در کمر و تفنگ چپ و راست انداخته پوش نیست - بلکه قبائے اطلس سنجاب ترمه و زرین تکمه در بر شال اعلائے کشمیری با چند گره در کمر - کلاه بخارائی فرد اعلا کج نهاده و زلفکان دراز را با نهایت مشاطگی و سلیقه شانه زده و تاب داده عروس آسا عطر سائے بود.

چون مرا دید از آن استحاله و انتقام در شرم پیش آمد و زبان و بیانے که می توانست اظهار تشکرانه و امتنان بجائے آورد و گفت بجائے آنکه خود را بسردار لین العریکه نمایم - با خود مخمر کرده ام - که از زن بلکه از جان درگذرم - چه با او دست از جان شسته سخن گفته ام - و با این تغییر لباس و اوضاع هرگز ننگ پیش خدمتے سردار را بر خود هموار نمے توانم کرد - اگر نه دو تن ترک سعادت خدمت سردار گفتم - نامردم و همین که زن مرا بجائے امن نهم این ننگ را بر خود نمے نهم - از آن بعد گفت - که در کوهستان گرسنه برهنه و بے خانمان گذرانیدن بهتر که در پرنیان و حریر زیر دست ایرانیان بودن اگرچه در دیار بل در دربار خسرو پرویز باشد

با اینکه اگر دیگرے را محرم راز ساختی کمال سعادت او بودی چه در فرارش پائے مواخذه را در میان میدیدم - ولے از امتحان خیال و همت او از خود داری نتوانستم گذشت.

باری - لشکر راه مے پیمود - در پهلوے (اشتراک) یوسف دستورے خواست تا مریم را با خود آورد - چه در آن حال مریم زن [illegible] بود - مختفی [illegible] سردار سواره و محترم و معتبر [illegible] شب [illegible] بودند - [illegible] شد - [illegible] جنگ آنچه [illegible] تا وقت برگشتن [illegible] و نامرد خان [illegible] خود [illegible] جنگ [illegible] زند.

ودرهم آفتاب براه افتادیم - چون در بزنگاه رسیدیم سردار از دیری جنگ دل تنگ ماند و [illegible] ایرانیان که توپ خانه چندان اعتنائی ندارند گفت - دلم نمی خواهد - با سواره خویش را نمی گویم - که آرزوئے رئیس ما هم کمتر از آرزوئے سردار نبود چه منتها ئے شاه اندازی و غرابی را خرج میداد - و می خواست هر کس نمایند محض [illegible] از معرکه کارزار روی فرار خواهد نهاد - عاقبت بخواهش نسقچی باشی قرار [illegible] با سوار [illegible] خود بجا ملو تا زد - و او با دنباله لشکر از دنبال [illegible] آفتاب بجا ملو رسد - و راه بر دشمن تنگ سازد از [illegible] شد تا [illegible] نشیب [illegible] سر آفتاب بجا ملو رسیم - که اگر [illegible] [illegible] شده [illegible] را در یابیم -

چون [illegible] رسیدیم [illegible] تیغ کشید - در دور نسقچی باشی قریب [illegible] عقب سے آمدند - نتوانستیم از گذار بگذریم - [illegible] غیر معروف سخنے چند شنیده [illegible] را از حرکت باز داشت - [illegible] رنگ مرده پژمرده تر نزد من [illegible]

[illegible] از و [illegible] سال

[illegible] رندیان قراول دارند [illegible]

[illegible] شغالی شد - و رساله شعار [illegible]

[illegible] چون سرکرده ما خطر را [illegible]

[illegible] لشکریان کرد سپے در [illegible]

[illegible] با و [illegible]

[illegible] تپه کشیده

[illegible] گفتند

[illegible] اقدامے به خودکشی

نکرو نسقچی باشی بیهوده دشنامها و عدها و وعیدها و التماس، انوقت که پرویده ۔ آنان را برائے من بیاورید۔ کسے بیش رفتن نخواست عاقبت خود بہ او زنده فریاد بر آورد کہ اے بے غیرتان! خود میروم و سرشان را میاورم۔ راه بدهید۔ ... آید پاشنه ؟ سپس روئے بمن کرده۔ گفت حاجی! بہ مرگ من بروید این دو سالدات را بیارید۔ تا هرچه دلت بخواهد بدهم و دست بہ شاه من زده کہ این دو سردار دست بسته۔

درین گفتگو بودیم۔ کہ گلوله بر کلاه نسقچی باشی خورد ... بنا کرد، بهر چه بدتر بہ تفنگ و باروت و روس فحش دادن ریختن۔ لکن پدر مثل سگ ... شدند این طور بہ جنگ نے شود۔ آدم را مثل برہ میکشند۔ عجب جانورند۔ بہ کار ... فرار نمی کنند۔ ز جانور هم بدترند۔ جانور اقلاً شعور دارد و اینها ... هم ندارند۔ خدایا تو بهتر میدانی۔ کہ اگر پاے مرگ در میان نبود ... جنگ آورده بودند بارے چون قدرے ... برفت۔ ... سالدات روس پشت بہ یک دیگر داده نشسته بودند نمیدانست چه کنند۔ ... دو لشکر سردار و عوارض طے کرده۔ بہ ناگاه دیدیم۔ سردار ... بہ جنگ ... پیش ... دشمن برگشته معلوم شد کہ حمله ... باز گشت ... شنیده است۔

بیان کردن حال پر ملال ... بیچارگان ... خسته دو ... بے شفا کنند ... خود ... زمین ... خود ... سوراخ شد۔

[illegible]

رفتم۔ چوں چشمش بر من افتاد۔ اولین سوالش اینکہ یوسف کو؟ و زنش کجا است؟
فی الفور دریافتم کہ با او گریختہ است۔ با کمال صاف و صادقی اظہار بے خبری
گفتم۔ چہ میدانم۔ من اصلاً از حرکت او خبر ندارم۔

سردار چپقہا را در کاسہ بدوران انداخت۔ و دہان را کج و مج کناں۔ و دندان خایان
دشنامہائے شداد و غلاظ دادن گرفت و قسم یاد کرد۔ کہ دمار از روزگار یوسف و
خاندان و خانمان و دہ و ساز و برگ و آنچہ کہ رابطہ و پیوندی با او داشتہ باشد۔ در
آورد۔ و روئے بہ من کرد۔ کہ او ہنوز از عدم معاونت تو با او خاطر جمع نیستم۔ بداں کہ اگر
بوئے دست تو در کار فرار او گوش زدم شود۔ صفحۂ زمین از لوث وجود خبیث
تو پاک میگردانم۔ بعد ازاں شنیدم جمعے بہ قشلاق فرستاد۔ تا پدر و مادر یوسف
را با آنچہ دارد بحضورش آورند۔ و خانماں شاں را غارت کنند۔ و بسوزانند۔ اما یوسف
از زرنگی ہمہ را فہمیدہ و دانستہ بود و چناں خوب دستِ پیش را گرفتہ بود۔ کہ
دست سردار بہ ہیچ بند نشد۔ خود و پدر و مادر و خویشاں و دوستاں و اموال جز
کشت زار ہمہ چیز خود را برداشتہ سنجاک روس گذشتہ بودند۔ آنچہ معلوم شد۔
دولت روس و سائر ملت عیسویہ مقدم آناں را بجان و دل پذیرفتہ آں قدر
ملک و مال بایشاں دادند۔ کہ تلافی مافات شاں شد۔

گفتار چہل و دویم

بازگشت حاجی بابا بہ اردوئے سلطانیہ و بروراندن دروغہائے نسقچی باشی را

از تہدیدات سردار سرتاپایم بلرزیدن گرفت و چوں رفتار زبردستاں از رجال را

بازیر دستان خود میدانستم. قضیه را به نسقچی باشی باز گفتم. آتشے گرفت. که اگر [illegible]
دامن می زدم درمیان ایشان نزاع بزرگی واقع مے شد. ولے چون ضرر سردار
یقینی و یاری نسقچی باشی در حق من مشکوک بود مناسب دیدم که مسئله را کوتاه کرده اذن
برگشت بطهران گیرم. از کثرت مدح و ستائیشم در نزد نسقچی باشی که مثل تو کسے با زیر
دستان خوش رفتار نیست بمقصود نائل گردیده اذن رجوع و دستور العمل کامل
داد. که در باب سفر و جنگ بصدر اعظم چنان و چنین گویم. و شرح حال مردانگی
او را به پیرایه مختلف بنمایم. من بعد با کمال پر روئے گفت:۔

حاجی تو خود آنجا بودی. و قضیه را بچشم دیدی. البته مثل من نقل می توانی
کرد. در واقع مانمے توانیم گفت. که غالب آمدیم. اما مغلوب هم نشدیم. خر واقعی
سردار بجائے آنکه منتظر توپ و توپخانه شود. و با پیاده جنگ کند. با سواره شهر
مستحکم حمله برد. عجب اینکه متحفظین درها را بستند. و از برج و بارو گلوله بارانش
کردند. و کارے از پیش نبرده شرمنده واپس برگشت. با وجود اینهمه کسے که با
دشمن دست و گریبان شد. زخم بر داشت من بودم. اگر وجود خانه حائل نمے
بود موت و حیات در قبضه اختیار من بود. یک روسی زنده نمے گذاشتم. تا
بمملکت خود خبر برد اینها را همه می گوئی. و آنچه مناسب دیدی از شاخ و برگ
میافزائی. زان بعد یک دستمال که نذر برائے صدر اعظم و سائر بزرگان و عرایض
بسته داده بمن تسلیم نمود.

تابستان گذشته موقع رجعت بطهران در رسید. ولے هنوز پادشاه در
سلطانیه بود. [illegible] بگرمی اسب کاغذ هائے خود را
بحضور صدر اعظم بردم. بعد از [illegible]
علامه تشخیص [illegible] گفت. خوش [illegible]

حاجی:۔ [illegible]

صدر اعظم:۔ [illegible]

حاجی:۔ خیر [illegible]

صدر اعظم:۔ [illegible]

از جان سپاران دولت است - خدا رحم کرد.
الحمدلله - چندان ضرری بوجودش نرسید.
حاجی :- خیر - خیر - آقا.
صدراعظم :- در کنار آب پنبک جنگ پر زوری کرده آید.
حاجی - بله - بله - آقا.
بهمه سوالها جواب "بله - بله یا خیر - خیر" دادم - خوشم می آمد که مرا بچشم آدمی از جنگ برگشته میدیدند.
صدراعظم یکی از میرزایان خود را گفت - پیش بیا - فتح نامه بنویس - که بهر جا خصوصاً بخراسان فرستاده شود - تا فتنه جویان عاصی فرو نشینند - و قدر پادشاه غازی مظفر و منصور معلوم نزدیک و دور گردد - در حقیقت ما را یک فتح لازم بود - اما ملتفت باش که این فتح خیلی عمده و بزرگ بوده است.
میرزا :- درست میفرمایید - خوب عدد دشمن چه قدر بود؟
من مترددم که چه گویم - تا موافق طبع ایشان شود - ناچار گفتم - هر قدر میل حضرت عالی باشد
میرزا گفت - آخر عددی بجهت ایشان مقرر کن.
گفتم :- بسیار بسیار.
صدراعظم - آهسته در پیش او بنویس پنجاه هزار.
میرزا :- چه قدرشان کشته شد.
صدراعظم :- بنویس دو پانزده هزار ولی ملتفت باش که فتحنامه به بلاد دور میرود. شان پادشاه اجل از آنست - که دست بخون پنج شش بلکه هزار دشمن بیالاید - پادشاه ما اگر نفسش از رستم و افراسیاب کمتر است؟ خیر - خیر - تا پادشاه خونخوار و خونریز و دشمن کش قلمداد نشود - ... دست از حساب نمی برند. بعد از این سخنان رو به میرزا کرده گفت: بنویس ...

[illegible]

... ... فت اتفاق ... که ما مانند که در ...
... ... رسید ... چون دو باره حاجی سازگار و برگشتگی - بخت

ناموران بے بجا روش بمخاصمت ذات اقدس ما که سایهٔ آفریدگار و مایهٔ رحمت شامله پروردگار عالم
را بخت سیاهی گمراه شقاوت پناه باچند عراده توپ ازانسو ورود دارس ببعضی محالات آذر
بائیجان این بلاد بلیه نهاد ایران حرکت داد از انجا که همواره تائیدات الٰہی و فیوضات و
تفضلات نامتناهی در خاطر دریا مآثر مکنون و مکمون است امر و مقرر فرمودیم تا مقرب
الخاقان و معتمد السلطان نامرد خاں باسپاہے شیر افگن کتیبه لشکر شکن بمدافعه و مقابلهٔ آں گروه
شقاوت انبوه رهسپار گردد به یمن بخت بلند و کوکب ارجمند فیروزی موکب شهریارے
که همه جا فتح و ظفر همعنان دارد۔ و شوکت و نصرت همدست نامرد خاں موسے الیه در یک
یورش چوں مردان شیر شکار و شیران دلیر رفتار در میدان کارزار آں فرقهٔ نابکار را تار و
مار نموده و مانند طومار بهم پیچیده در یک حملهٔ اوّل مردانه پانزده هزار و پانصد و شصت
نفر ازاں نابکاراں را بر خاک ہلاک افگنده و آں را شکست داده پست نموده و بقیة السیف
ایشاں را تعاقب کردند بے گور و گوزن را همیں که اجل نزدیک شود۔ و مرگ بسر آید۔ خود را
همو زن شیر ژیاں بخواند۔ و هم سنگ پلنگ دماں بیند لهذا بر حسب ایں فرمان جہان مطاع
همایوں لجوم ممالک فسیح المسالک ملوکانه خود امر و مقرر میداریم۔ که با هم چه یک لشکر
بسیارے از دور و نزدیک با سیورسات زیاد و لوازم سفر و جنگ گرد آورده جمع آوری
نمایند۔ و بطرف رود ارس اسوق و اعزام دهند تا اینکه بالکلیه ریشهٔ عداوت پیشهٔ ایں
قوم مستحق اللوم بخت برگشته را با تیشهٔ قهر و تبر انتقام از بیخ و بن بر آورده عالمے از لوث
و کثافت روس منحوس پاک و پاکیزه گشته قاطبهٔ رعایا و برایا در کنف امن و امان و کهف
راحت و آسایش در سایهٔ خدیوانهٔ جهانبانهٔ حضرت ملک داری ما بیارامند۔ المقرر مضمون
حکم مطاع و فرمان واجب الاتباع را مستوفیان عظام ثبت دانند۔ و در عهده شناسند
فی شهر فلان۔

صدر اعظم۔ بارک الله! خوب نوشته اگر قضیه هم چنداں واقعیت ندارد۔
همیں نیت و همت بادشاه ان شاء الله واقعیت بهم رساند فال نیک میزنیم تا انشاء
پردازی تو بهدر نرود حق واقع خوب است۔ وقتیکه با میل شخص مطابق باشد
دگر نه چه فائده ازاں۔

میرزا۔ سر از زانو برداشت۔ برائے همیں شیخ سعدی فرموده دروغ مصلحت

آمیز یا از راست فتنہ انگیز است۔

پس صدر اعظم گفتش خواستہ۔ سوار شدہ بمژدۂ فتح بحضور شاہ رفت من ہم ہمراہ نوکراں مے رفتم۔ روئے بمن نمود۔ کہ تو بہ گرد و پیر۔ استراحت کن۔ آمدنت لازم نیست ۔

*

گفتار چہل و سوم

وقوع واقعہ ہولناک کہ تا جی را دردناک ساخت

چند روز بعد ازاں [illegible] پشت۔ و من در سرکار خود مامور بہ نظم و نسق [illegible] لہٰذا شاہ گشتہ [illegible] بیش [illegible] زور و شاہ در قصہ باید حاضر باشد۔ این [illegible] چنانچہ گفتیم [illegible] بہرت [illegible] قصہ است۔

از یں خبر خیال فراموش شدۂ [illegible] در حقیقت [illegible] ہندوستان یاد آمد از آخر [illegible] تا آنگاہ [illegible] در مدت ہفت ماہ ہمہ را با مردم دل سنگ [illegible] فراموش ساز [illegible] بانی و مودت [illegible] ازیاد آں واقعہ ہولناک [illegible] کہ سبب آں [illegible] خود بودم [illegible] بیمارہ دو دو ازدہ [illegible] بر مے آمد و با خود [illegible] و [illegible] نزدیک رسیدہ و [illegible]

[illegible] خود [illegible] شد [illegible] شنیدہ مے شد [illegible] شدہ [illegible] دادم۔ و چہار کرمے

کردم پرسش حالش از کسے موافق مصلحت نبود۔ چہ خوف عروض شبہ می رفت و رفتن هر دو سے ما ازیں دیبلے باشیست و در حقیقت اگر وایں تاب هم سعی میکردم بجائے نمے رسید چہ لیسے نگذشت۔ کہ صدائے توپ سلام از پشت شتران زنبورک خانہ بلند و آمدن شاہ معلوم شد۔

بادشاہ بعد از کشیدن قلیان و روانہ کردن همراهان داخل اندرون شد۔ مقارن قدوم میمنت لزوم شاہانہ آوازہ زنان و صدائے ساز و تنبک بآسمان بلند گردید۔ من [illegible] سراپا گوش بودم۔ اما صدائے زینب را نمے شنیدم۔ و سعیم بیہودہ بود۔ ازیں سبب در خوف و رجا و بیم و امید معلق بودم ناگاہ خواجہ سرائے بیروں دوید۔ [illegible] احمق حکیم باشی را حاضر کنید یقیناً عقلیہ در مواد سے کہ ما را بداں علاقہ و مدخلیت [illegible] ماند [illegible] صحت مے بودند۔ ازیں خبر لرزہ بر اندامم افتاد و غرق عرق سرد شد با خود گفتم وا ویلائے کہ کار زینب تمام شد۔

آمد بسرم از آنچہ مے ترسیدم

میرزا احمق [illegible] اندرون رفت۔ و فوراً بیروں [illegible] مردہ درد دیدہ بکنارے کشید۔ و لعنت [illegible] آتش گرفتہ است [illegible] داری کہ من در لو روز کنیزے بشاہ پیشکش کردم۔ با ناخوشی ها [illegible] نیامدہ و خود را بنا خوشی زدہ است و شاہ هم برائے [illegible] لود۔ [illegible] آں [illegible] بودہ هم قسم خوردہ [illegible] دشمنی [illegible] ریشت ما از [illegible] خدا لعنت کند [illegible] آں دختر کنیز [illegible] شد۔ و لعنت بدل ساعتے کہ من شاہ را بخانہ خود مہمان ساختیم۔

ایں بگفت۔ و زود روانہ شد۔ تا [illegible] تو دا [illegible] در رسانیدہ۔ در سر بخت [illegible] خود [illegible] چہ [illegible] خوش [illegible] را [illegible] [illegible] شد [illegible] بجا ست [illegible] کہ شاہ [illegible] [illegible] شد [illegible] شاید حکیم [illegible] کار [illegible]

دیدم نمے شود۔ عاقبت تنگ از این اشعار دل خوش شدم۔

نه در جهان گل روئے و سبزهٔ زنخے است
و نخلها همه سبز است و بوستان گلزار
چه لازم است یکے شادمان و من غمگین
یکے بخواب و من اندر خیال او بیدار

آسمے باین اشعار [illegible] حکمت راندن ها میخواستم کار را سرسری گیرم و بعادت [illegible] نان زن [illegible] نشمارم اما هر دنده که غلطیدم و هر جا که خیالم رفت۔ گویا زینب و نقش [illegible] پیش چشم مجسم مے نمود و توجهم را [illegible] بیدار [illegible]۔

[illegible] با تماشائیان پیش باز آمدگان داخل [illegible] شد۔

[illegible] زینب اطلاع حاصل کرده از شک و [illegible] شب [illegible] آرزو کیم۔ [illegible] کہ ساعات [illegible] درکار فرمان دادن بودم۔ ناگاه [illegible] دل۔ قوزش [illegible] ایستاده۔ سلام دادم [illegible] گفت [illegible] خوب شد۔ [illegible] مے جستم۔ در زمین یافتم بیا اینجا بگوشه [illegible]۔

[illegible] خاک بر سر من ریخت۔ والله۔ بالله۔ شوو [illegible] شده [illegible] ست۔ [illegible] گرفته تا خواجه سرا [illegible] مے [illegible] عصر را بجوید۔ از همه پیشتر مرا ببرد۔

[illegible] ست؟
[illegible] شده است"

[illegible] مے خواستی۔ برائے چه بود؟
[illegible] باشد۔ من استغفر الله۔

تو را بخدا این حرف ها را جای دیگر مزن - برای اینکه اگر چنین شبهه در حق من بشود - پادشاه همان دم قول خود را نقض میاورد - خوب تو کی شنیدی - که من خواطرش را میخواستم -

حاجی :- در همه روز ها در حق شما خیلی چیز ها می گفتند - و همه کس تعجب میکرد. که چگونه آدمی مثل شما - لقمان عصر - جالینوس دهر - بآن چنان متاع نمرودی و شیطان زاده حسابی دل بدهد که جز بدبختی و عاقبت بشری چیزی نداشته باشد - این [illegible] امر نه تنها برای خرابی خانمان تو - بلکه خرابی مملکت را کافی است -

حکیم :- سری جنبانید - و دستی بر روی زد - که راست میگوئی - حاجی! چه قدر خریت دامن گیر بود - که مفتون چشمان سیاهش شدم در واقعه آنها چشمه نبود - دام بلا بود - که خود شیطان در آن آشیان داشت - و نگاه او عینا نگاه شیطان بود - که بجزای او فرمان ابدیم ساخت - بعد از همه این حرفها حکیم گفت :- حالا چه باید کرد -

حاجی :- چه بگویم - چیزی بعقلم نمی رسد - پادشاه چه - میتواند با او بکند -

حکیم :- هر چه می خواهد بکند - بجهنم برود پدر [illegible] دوست پدرش من درد خود دارم -

آنگاه با صدای نرم رو به من کرد - حاجی! میدانی من چه طور همیشه تو را دوست داشته و دارم - [illegible] ت دادم - [illegible] دادم نه بواسطه من درین منصب رسیدی؟ اگر [illegible] داری [illegible] را از حق گذاری و نمک [illegible] نیست - بیک وقت [illegible] کنی [illegible] قدری با [illegible] خود [illegible]

حاجی :- خیر [illegible]

حکیم :- [illegible]

این حرف [illegible]

دارد - بگوئید فلان [illegible]

حاجی :- [illegible] راست میگوئی - [illegible]

باشی مرا چه پنداشتی؟ چرا خود را بکشتن بدهم؟ جانم را فدائے سر تو بکنم؟ بعشق چه؟ بیاد که؟ آنچه از من بر می آید اینست که اگر از من بپرسند میگویم از حکیم باشی نیست چرا که خیلے از خانم می ترسید۔ اما این که تقصیر را به گردن خود گیرد۔ هرگز نمے شود۔ این جوان مردے که شما برایم خیال کرده آید تهیه جوان مرگی است۔

درین اثنا خواجه سرائی نزد من آمد که خواجه باشی امر داده که نگهبانان تا نصف شب نخوابند۔ تا وقتے که وکیل میر غضب باشی (یعنی تو) با پنج نفر جلاد در زیر برج پشت حرم برود۔ و تابوتے با خود بیاورید که جنازه ایست باید بقبرستان برسانید بجز چشم پا چیزے نتوانستم گفت۔ از مین طالع زود برفت۔ حکیم باشی نیز رفته بود۔ تاریکی شب هم به فریادم رسید۔ وگرنه باختن رنگ و دست پا چلکے و اضطراب زیاد و تلاش به خطرم مے انداخت۔ عرقے سرد از سرا پایم جاری شد۔ دلم مانده بود که در دم حرم سرا غلغل کنم۔ باخود گفتم۔ سبب کشته شدنش کم نبود۔ که باید عاملش هم بشوم؟ قبر بچه ام را بدست خود بکنم؟ خون مادرش را بریزم؟ یا رب! بچه مذلے معذب شد۔ سه

ے طالع بخس و اختر زشت
این خط به جبین من که بنوشت

[illegible] حال چه [illegible] آنجا [illegible] کار بهتر اینکه دشنه آبدار به سینه خود فرو برم؟ اما نه معلوم که تقدیر چنین بوده است یا سرنوشت چنان چه چاره۔ اے قضائے بے تغییر! اے تقدیر بے تدبیر! کوشش بے فائده است خطائے که تو آغاز دیده باید من با انجام رسانم۔ تف بر تو اے دنیا! اگر هر کس پروانه ها۔ خود بر شمع [illegible] می نمودے۔ [illegible] حلوم شدے که دنیا چیست و [illegible] بود دماوند را بریشم۔ بار کرده اند [illegible] خوند۔ خدمت خود را به کمال رسانند [illegible] نزد ایشان تازگی نداشت [illegible] بر خلاف سائر اوقات ماه در میان [illegible] زشب [illegible] میگذشت ابرها نبود نه [illegible]

واز نوک کوه (البرز) غرش رعد - و روشنائی برق پرقوه تر دیده و شنیده می شد
ماه پاره وار گاه از میان ابرهائے تنگ سر بر میکرد و سے و عالمے را منور میکرد و سے
وگاه یکباره می نهفتے و عالمے را به ظلمت مے نهفتے من در گوشه اطاق جلاهسے قعر
نشسته - تا صدائے شب تواناں گلدستها که با آواز غرایب البین رحمت می خواند
و آوائے پاسبانان پشت بامهائے بازار که بیدار و شعار و گفتار می ماند - بلند
شد می شنیدم و نیمه شب در رسید و آواز پیش آهنگ قافله مرگ بیچاره
زینب را بگوش رسید - لرزه سراپاهم را فرا گرفت - بیش ازاں ماندن نتوانستم
در حالے که از جان نومید بودم - روانه شدم در جائے موعود رفقائے خود
را پیش از خود در کنار تابوتے که بایست نعش مقتول را در آں گذارند نشسته دیدم
تنها سخنے که توانستم گفت - "این بود" شد" گفتند - هنوز نشده همه ساکت و صامت
ماندیم - مرا گمان که آں تماشائے [illegible] تمام شد و من بجز بردن نعش چیزے
نخواهیم دید - اما [illegible] قدرت نفس کشیدن نه - در گوشه
حرم [illegible] چند گز از عمارت بلند تر از
همه جائے تهران نمایان در بامائے آں اطاقے است - تفرج گاه شاه - اطراف
آں برج زمین نمالی که اکثر در بائے حرم است - که در آنجا گشوده می شود - و
بام پهنائے مشرف است در سال خود را هرگز فراموش نمی کنم - همه چشم بدان
بام دوخته بودیم - در بالائے بام [illegible] گاه گاہے دو مرد یک
زن [illegible]
والتجی [illegible] شد
[illegible] وحشت
انگیز [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وحشیانه کشان فرو نشست و از افتادن نعش از بام چنانستم که کار زینب گذشت من از اندیشه بیخود و بارادم سرم از خیالات درهم و برهم پر- واقعه را می دیدم و باور نمی کردم- معنے بجائے که نعش ویلی بجائے که زینب خود با طفل من در بغل افتاده بود- دیدم هنوز نفسش باقی- ولے در کشاکش مرگ بود- با اینکه از دهانش خون مانند فواره فرو مے ریخت- لبانش بهم می خورد- چنانچه گفتی حرف می زند- وا اناں حالت با این حالت از خرخر هایش چیزے مفهوم نشد- مگر آنکه بهمراهش به فرزندم! فرزندم! گویان می ماند شاید این خیال من بود- با کمال نومیدی بر روئے نعش متحیر اندیشه نعش از یادم برفت- و چناں بیخود شدم که اگر همراهانم اندکے از عالم با خبری بودند او را که نائی الضمیرم می نمودند همراه نجه مرگ هیچ خلاصی بود- ملتم بیخودی را بجائے رسانده کرد دستمال خود را از جیب در آورده بخون زینب آلودم و به بغل نهفتم- که تا عشق تا آخر عمر یادگارم باشد-

با سے از صدائے وحشت افزائے یکے از جلادان که از بالائے بام مانند موکل دوزخ فریاد بر آورد- که مردیاشه؟ بخود آمدم- یکے از پنج همراهان نابکارم گفت- آرے مثل سنگ جواب آمد بیرون-

نابکار دیگر آهسته گفت: بجهنم با تو- همراهیانم نعش را بر دوش گرفته و در بیرون شهر بقبرستانے که قبرش در آنجا آماده شده بود بردند- من با فکرهائے تیره و تار خواه نخواه همراهی نمودم- چوں بقبرستان رسیدیم- بیخود بر روئے مزارے در آں نزدیکی نشستم- و آنچه می گذشت بزود می فهمیدم- و با نظرے بے معنی ملتفت آداب نسنجیاں بودم- نعش را نهفتند- و قبر را از خاک انباشتند و سنگ بر سر و پائے قبر نهادند- پس به نزد من آمدند که کار ما تمام شد- گفتم- بروید بخانه من می آیم- مرا در قبرستان گذاشته خود برفتند-

هنوز تاریکی شب بجا و رعد و برق از کوه هائے دور هویدا بود بجز آواز شغالاں که گاهے توام و گاهے جدا جدا که در اطراف قبرستان مانند مرده کشاں میگردند- صدائے شنیده نمی شد-

هر چه بیشتر در آنجا نشستم- دلم از شغل خود زیاده واز زده گردید و بیشتر بخیال ترک

آن گاه بفکر فرجام افتادم - از زندگی سیر آمده بودم و دلم می خواست - ترک دنیا بنمایم - تنها خواستم اینکه لباس درویشان پوشم و باقی عمر را در گوشه عزلت و خلوت با توبه و انابه دور از مردم بسر برم - از همه گذشته خیال اینکه مبادا رفتار و گفتار من نسبت بحالت مرده - رفقا را شک زده ساخته باشد - مرا این اندیشه استوار تر ساخت -

خلاصه در دم آفتاب بمناسبت خطر محفوظ به آرزوئے دوری از محلے بدان شومی ونکوهی عزم جزم شد - که به (کنارگرد) روم و از آنجا با اولین کاروان خود را به اصفهان رسانم -

با خود گفتم میروم پهلوئے پدر و مادری نشینم - به بینم چه شده اند - شاید پیش از مرگ پدر برسم - دعای خیر او شوم و شاید در پیری چشمش بدیدار پسر گم گشته روشن شود - با این بار شامت بجائے خود برگشتن نمی توانم - گناه گاری بس است دیگر وقت توبه و انابه است -

بارے این قضیه هائلے چنان تاثیرے بر قلبم افگند که اگر آن تاثیر بجا مے می ماند - هر آئینه یکے از اولیا و ارباب کرامات مے شدم -



گفتار چهل و چهارم

ملاقات حاجی بابا یکے از دوستان قدیم خود و رهاندن وے را از خطر

دستمالے که هنوز از خون زینب تر بود - از بغل در آورده بروئے قبر گسترده نمازے

و که مدتها نخوانده بودم ، خواندم ۔ از این عمل دلم اندکے تسلی یافته به ترک طهران مصمم واز سر قبر زینب رو با صفهان نهادم ۔ چوں به کنار گرود رسیدم ۔ اثرے از کاروان نبود ۔ ولے در من قدرت پیش رفتن نبود ۔ عزم آں کردم ۔ که در حوض سلطان رفته شب را در آنجا بسر برم ۔

در نزدیکی کارواں سرائے حوض سلطان درصحرا مردے دیدم با وضعے غریب به چیزے در زمین خطاب کناں گفتی مسخرگی و بازی میکند ۔ چوں قریب وے رسیده دیدم به کلاه خود مخاطب است چنیں که نزدیک تر رفتم ۔ آشنا بنظرم آمده گفتم :

[illegible] دوانده بود ۔ مگر یکے از درویشاں در تکیه مشهدم در واقع رفیق نقالم بود ۔ [illegible] بسیار پیر شده بود و تعادلش [illegible] کرده بعضی دیدم بشناخت و با شادی [illegible] پیش [illegible] این همه سال کجا بودی ؟ حکایت در [illegible] کنان به گفتگو باز آمدیم ۔

سرگذشت خود [illegible] بود ۔ از سفر [illegible] دور و دراز با [illegible] و تدابیر متعدد [illegible] نقل کرد ۔ معلوم شد که پیاده از شمالیاں می آید ۔ و [illegible] پیاده به اصفهان [illegible] و [illegible] نشد ۔

[illegible] آں حال پر ملال و با [illegible] گفتگوئے چنداں نداشتم ۔ ولے با اصرار وا برام وے تاب نیاورده ۔ شرح حال خود را از وقتے که با درویش سفر از مشهد بیروں آمدیم تا [illegible] بیان کردم ۔

[illegible] سرگذشت بزرگی [illegible] می شد ۔ عزت و احترام او در [illegible] ۔ چوں [illegible] شدم ۔ از کثرت [illegible] داشت ۔ که مانده بود که به من سجده برد ۔ اما [illegible] پیش رفت [illegible] یک [illegible] عزت [illegible] تشریف کرد ست قدر به بالا بیت [illegible]

سالها باید که تا یک مشت پشم از پشت میش
زاهدے را خرقہ گردد یا حمارے را رسن

خوب - پادشاه خواست کنیزکے را از بے رحمی که در تقصیر او تو را هم دخیلت بود بکشد بتو چه ؛ بگذار بکشد و تو چرا باید از درے که دولت بروئیت گشوده برگردی ؟ و باز راه دور و دراز و سرگردانی را که از راه من هم پست تر است ، پیش گیری - پس از اندکے توقف گفت : - آرے راه طلب سعادت مردم مختلف است : - یکے شاهراه میگیرد - دیگر کوره راه - یک از راه راست می رسد - دیگرے هرچه بادا باد گویان به دره می زند - اما من تا حال کسے را بجز تو ندیدم که از همه راهها که وی پیش رویش گشوده برگردد - و با میل خود چنان راه را گم کند که دیگر روی بازگشت - هم بدان نداشته باشد - آخر الامر برائے تسلیت من این بیت فردوسی را بخواند :-

چنین است رسم سرائے درشت
گہے پشت بر زین گہے زین به پشت

ما درین گفتگو که کاروان اصفهان به آنجا رسیده بار انداخت - درویش از روئے خنده روئی و خوش صحبتی گفت - رفیق گذشته است - به نقد آویز و گذشته را فراموش کن - با اینکه در بیابان بے آب و علفیم - شب را خوش میگذرانیم - بگذار مسافران و چارواداران جمع شوند - بعد از شام حکایتے تازه نقل می کنم - که در استانبول واقع شده - و البته تا حالا به ایران نیامده است -

از این گفتار خیلے خوشنود شدم - چرا که بسیار وقت رفع ملال می خواست با هیچ باشد - و هر طور که میسر شود - با هم بکاروان سرا رفتیم -

همراهان به یک یکایک مشغول بودند [illegible] بار مے گشود - یکے حجره و خود را می رفت - [illegible] درویش [illegible] صحرائے [illegible] میکرد -

خیلے می خواستم [illegible] درمیان

قصہ ذہنم بجائے دیگری رفت - درست سخن را گم میکردم بلکہ فی الحال ستم چہ میگوید با خود می گفتم :-

من از وجود بہ نجم مرا چہ غم بودے
اگر وجود پریشان من عدم بودے
ہمہ عذاب وجود است ہر چہ می بینم
اگر وجود نبودے عذاب کم بودے
بلے وجود کہ در رنج و ترس و بیم بود
اگر نبودے خود غایت کرم بودے

امامید مدھم کہ شنوندگان نہایت لذت را دارند چہ در بحبوحۂ اندیشۂ من یکبار صدائے خندہ وکف زدنشان بلند می شد - ومن از جام بری جستم - بیخود تحمر کردم - کہ وقت دیگر آں حکایت را از او بشنوم - و بہ نقد فارغ البال بخیال خود پردازم - چہ قدر حسرت سبک روحی رفقا را می بردم - کہ پلے در پلے صحن کاروان سرا را از خندہ شادی پر صدا می کردند - باخود می گفتم - می شود من نیز مانند اینان یا دلے بے غم وجانے خرم از زندگی برخورم ؟ در عالم خیال خود بجواب خویش می گفتم :- بلہ غم نیز مانند سائر تاثیرات نفسانے نوبت و وقتے دارد - وبہماں گونہ کہ آب تند از بالائے سنگ ریزاں آہستہ آہستہ در جوئے نرم روی اختیار میکند - غم و اندوہ ہم باید - بتدریج لیکاہد - تا خیالات معوج معتدل گردد - وکم کم ہوا ہائے فاسدہ جز ہوائے صالح شود -

در آنجا قصہ درویش روز نیز بہ خاتمہ انجامید - سقف پیروزگون آسمان از ستارگان روشن و تابناک شد - باران شب دوشین آب و تابے تازہ جوہوار انا دہ بود - ماہ در کار آں کہ بر سیارگان فلک رونق افزاید - کہ ناگاہ سوارے سراپا مسلح بہ دلیز کارواں سرا در آمد - چاروا داران لبسر پرستی چارپایاں وقد حنگاران لبسر رسی خواجگان و خواجگان قلیان در دست بر روئے ہتلبے بہ بلے حشے کم وکیف قصہ مشغول بودند - من از رنج راہ و درد و آہ خورد و خمیر در خیال آں بودم کہ سر بر سنگ نہادہ بر روئے خاک بخوابم چوں چشم لسوار افتاد - خیالم دگرگوں شد -

دیدم یکے از قچیانی است کہ در شہادت زینب بیچارہ با من بود پرسید
این کاروان از طہران میآید یا بہ طہران می رود۔ آدمی بہ فلان و فلان نشان در
این میان ہست یا نہ؟ و دانستم کہ خودم ہم۔

رفیقم درویش فی الفور احتیاط کرد کہ چہ خبر است۔ عاقلانہ بہ چارہ کار کوشید
و از زبان ہمہ ہمراہان جواب دادہ۔

ہمہ بہ طہران می روند۔ مگر من و یک نفر کہ از استنبول می آئیم سہ روز پیش چنانکہ
تو میگوئی دیدیم۔ اندوہناک و دردمند روی بہ بیابان نہادہ می رفت۔ پارہ چیز ہائے
دیگر ہم مطابق علامت و نشان من میفزود تا سوار را شکے نماند۔ کہ جوشندہ او بودہ است
سوار چار نعل بہ جائیکہ درویش نشان دادہ بود۔ بشتافت معلوم است کہ درویش راہ
خلافے با و نشان دادہ بود۔

چون تفنگچی برفت۔ درویش مرا بہ کنارے کشیدہ گفت:۔

اگر میخواہی از شر این جانور۔ دو پا در امان باشی۔ باید ہمین حالا حرکت کنی۔ برائے
آنکہ او می رود و چون ترا نمی جوید یا نہ اینجا باز میگردد۔ آنگاہ کیست کہ ضامن
نمودن تو شود؟

گفتم من ہر چہ باید بکنم میکنم سفاش من دیگران از نہ نمودن من نمیتوان شد۔ مگر
نمودن خود البتہ او را بجہ قتل من فرستادہ اند و از چنان بے رحمان چشم مرحمت نباید
داشت و آنگہی نقد ہم نیست کہ باو دہم۔ چہ زبان بندا و نقد است و بس۔ پس چہ
بایدم کرد۔ کجا بایدم رفت؟

درویش قدرے فکر کردہ گفت۔ بتہم۔ پیش از صبح با آنجا میرسی و بلے فوت وقت
یکسرہ صحن معصومہ بہ بست مے روی آن وقت از شر شاہم در پناہی۔ وگرنہ اگر در بیرون
دیوار قم ہم بگیرندت۔ امید خلاصی برایت نیست! دستہایت را می بندد۔ باید زندگی را
خدا حافظ بگوئی۔

گفتم۔ در بست از کجا گذران کنم۔

گفت آن با من کہ از عقب تو می آئیم۔ و چون اکثر سکان آنجا را می شناسم۔ کارے
میکنم کہ بد بو جودت نہ گذرد۔ مترس۔ من یک دفعہ بہ بست رفتہ ام بجہت اینکہ۔ برائے

یکے از زنان شاہ زیر تحصیل کردم - کہ رقیبش را بکشت - مرا گرفتن خواستند - ولے پنج دقیقہ پیش از آنکہ فراش بمن رسد - خود را بشاہ عبدالعظیم رسانیدم - در عمرم ہرگز چناں خوش نگذرانیدم - کہ در آنجا بر من گذشت - چراکہ زنان متوجہ من می شدند - و زنانیکہ برائے زیارت یا عیش و عشرت بآنجا مے آمدند - ہر یک لطفے و دستگیریم می کردند - یک ترس ہست و بس کہ شاہ امر کند - کسے چیزے بتو ندہد - تا از گرسنگی بمیری یا تسلیم شوی آں وقت پناہ بخدا باید برد - ولے تقصیر تو چنداں بزرگ نیست - کہ کار باینجا کشد - شاہ را از مرگ یک کنیزک چنداں غم نیست - چہ درویش بہ از وکم نیست و آدم چناں کہ ما ایرانیان می پنداریم - بدیں آسانی نمی میرد - نمی بینی شیخ چہ می گوید؟

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کاراند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

گفتم درویش جان - من از آنہا نیستم - کہ خوبی ہائے تو را فراموش کنم - شاید باز آسیب بو سے کار ہے آید - آں وقت تلافی خوب می کنم - حالا - ریش حاجی بابا بدست تست او را می شناسی - از آنانیکہ ہنرہا بکف دست و عیب در بغل می نہند نیست بازیچہ نمایندگ در شہر بود - قلیان فروش - تنباکو ساز - وکیل میر غضب باشی - در معنی یکے اند - چہ ہر دو آدم می کشند

پس دستم را بگرفت و گفت - دست علی بہمراہت در صحرائے نمک زار از غول مردم آزار بر حذر باش - و بخدمت سپردیم -

در طلوع آفتاب گنبد [illegible] حضرت عبدالعظیم نمایان شد - ولے من ہنوز مبلغے راہ پیمودنی داشتم - از دیدن نشان اطمینان درستے بیابان نوردیم قوتے تازہ گرفت چوں بپشت [illegible] رسیدم - از دور پوشیدہ خود را دیدم - بنا بر ایں نہ براست [illegible] زنجیر در [illegible] صحن درمیان من و [illegible] حائل شد [illegible] شدم [illegible] وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ آنانکہ [illegible] نجات یافتگان از سر صدق و خلوص بجائے

آوردم۔

اوّل دیدارے کہ دیدم روئے پنسقچی بود۔ پیش آمد کہ بحکم شاہ ہر جا تو را دیدم۔ باید ببرم۔

حاجی: اگرچہ بحکم شاہ بے ادبی نمے کنم۔ ولے میخواہم از برکت و فیض ایں سر زمین محترم و مقدس مستفید و مستفیض شوم تو مرا از اینجا بیروں نمے توانی برد۔ آیا ازیں بست کسے را یارائے بیروں بردن من ہست۔

پنسقچی: حاجی جان! بیا بیروں خودم واسطہ شدہ نجاتت میدہم و اگر شاہ راضی نشد و حکم بقتلت کرد، مثل گل خودم سرت را می برم۔

حاجی: صلاح خود را در بیروں آمدن ازیں آستان قدس ندیدانم۔

پنسقچی: حاجی پس من چہ کنم۔ ایں اوّل دفعہ الیست کہ مرا بہ آدم گرفتن فرستادہ اند۔

حاجی: مرگ تو! من [illegible] است کہ بہ بست آمدہ ام کہ مرا نگیرید۔

پنسقچی: مضمون فرمان من ایں است کہ اگر بہ تو بازگردم پادشاہ گوشم را مے برد۔

حاجی: ہر کہ راضی نشد چشمش کور شود۔

پنسقچی: خشمناک۔ عجیب۔ عجیب۔ من [illegible] آمدہ ام۔ کہ تو مسخرہ کنی؟ [illegible] نیستم۔

حاجی: [illegible] شدست کہ چند لفظ از [illegible] خواہم [illegible] چہ خبر ہست؟

[illegible] بشکند من بہ آستان پناہ آوردہ ام [illegible]

[illegible] گرچہ خواہی [illegible]

بست [illegible]

[illegible]

پنسقچی [illegible]

[illegible]

من میکلیم سکہ تنقیحی حق تولاق نداشت چہ اگر من ہم بودم ہمی میکردم با ایں ہمہ تنہا ئے تنگدستی خود را اظہار نمودم کہ عودت میدانی بسچہ حال از طہران گریختہ پو کلاہے باخود برنداشتہ ام۔

گفت ،۔ وآنچہ در طہران بازگذاشتہ ای بمن بر بخش۔

گفتم ،۔ تو را بخدا از راہے کہ آمدہ برگردد۔ غمزدگان را بحال خود گذار۔ جواب من ایں است و بس۔ اما در واقع ونفس الامر می خواست حلال شود۔ ورنہ یار و پیش از وقت آنچہ از رخت و صندوق و قلیان وغیرہ داشتم ہمہ را ضبط کردہ و خبر را ہم خوش بشاہ دادہ بود۔ کہ از تاثیر مرگ کنیزک باو معلوم شد۔ کہ مایہ کار اوست۔ وتعہد کردہ بود۔ کہ مرا بگیرد۔ و در عوض منصب من سرافراز گردد چوں بے قدرتی خود و بے عرضگی فرمان شاہ را بعد آں آستاں دید بہ برگشتن طہران مصمم گردید۔ اما در وقت رفتن فرمان را بہ حاکم قم دادہ قدغن بلیغ کرد۔ کہ ملتفت باشد۔ اگر از بست بیروں آیم دست بستہ بہ طہرانم فرستد۔



گفتار چہل و پنجم

نشستن حاجی بابا و دفع ملال وے از شنیدن قصہ درویش

بعد از دست لبسر کردن تنقیحی۔ صدائے درویش بلند و مدح خوانان داخل صحن شدہ نزد من آمدہ گفت ،۔ چشمت روشن دولت شان جان مفتی بر بردی کہ لبسر تنقیحی گرفتار نشدی ؛

قرار براین شد - مدتے باہم بسر بریم - در صحن امام زادہ حجرہ گرفتیم - از یاری بخت نقودم را یعنی بیست اشرفی طلا و چند قرآن نقرہ) کہ با خود آوردہ بودم - قدرے از آں را بلوازم ضروریہ از قبیل حصیر و کاسہ و کوزہ و جاروب و گلگ خرچ کردم -
اما پیش از تکمیل اثاث حجرہ درویش پیش آمد - کہ رفیق پیش از ہمہ بگو ببینم - نماز و روزہ و غسل و ضو ت بقاعدہ ہست یا ہنوز ہمانی کہ در مشہد بودی ؟
حاجی :- اینہا چہ حرف است - تو ضامن - نماز و روزہ من نیستی تو را بکجا سے برند ؟ بتو چہ داخلے دارد ؟
درویش :- بمن چہ - یعنی چہ ؟ اگر بمن دخلے ندارد - بتو خیلے مدخلیت دارد ؟ قم جائے است - کہ حرف دیگر غیر از ثواب و عقاب و حلال و حرام و نجس و طاہر میان نیست - ساکنیں آں ہمہ یا سر سبز اند - یعنی جناب سید - یا سر سفید یعنی سرکار اخوند علمائے دین - یعنی مقدس - ہمہ زرد رنگ - دراز صورت - عبوس رو - اگر کسے را با چہرۂ پر آب و تاب کشادہ بینند منافق و فاسق گویند - ایں است کہ من بعد از ورود بہ اینجا پیش از تبدیل آب و ہوا تبدیل صورت و سیما میکنم - بمقتضائے وقت و مقام ملاحظہ طہارت و نجاست و کثافت و لطافت مے نمایم - مگر م کہ ہیچ وقت بہ رکوع خم نمے شد - و سرم کہ ہرگز بسجود نمے رسد در رکوع و سجود یکے مے شکند و دیگرے پنبہ مے بندد - تو خود میدانیکہ من در سائر اوقات

(روئے نیاز از ہمہ سو تافتہ)
(قبلہ نفہمیدہ مسمانیم)

اینجا مجبوراً وقت خواہم رو بقبلہ مے خواہم - و طریقہ قبلہ اینجا را از انحراف زمین بہ لیسار و یمین و جنوب و شمال بہتر از رہ دہان خود می شناسم -
حاجی :- خوب اینہا کہ می گوئی صحیح - اما بچہ کاسے خوردہ من مسلمانم بخدا و پیغمبر و قیامت اعتقاد دارم بس است با ایں شدت بایں درجہ چرا . . . .
خیر ہرگز . . . . ؟
درویش :- چہ طور بچہ کار مے خوردنہ بہمہ ؟ اگر او بیک کاسے خوردنی نمے آمد تو از گرسنگی بمیری - یا سنگ سار شوی - ایں ملایان حد وسط را نمے دانند - و باید

ملک شان بود۔ که تو راستی مومنی یا نه مگر مومنے۔ باید که سر موئے از سنن شرع فرو نگذاری
مثلاً اگر بدانند که قرآن را معجزه و کلام غیر مخلوق ندانی۔ خواه معنیش را بفهمی خواه نفهمی۔
با احترام تجوید و تلاوت و قرأت نمائی سد لیشات را بآب مے رسانند خدا نکرده اگر
بفهمند که تو صوفی مستی۔ بیچاره پدر و مادرت که با دندان تکه تکه ات مے کنند۔ با این اعتقاد
که برائے هدایت صراط مستقیم مستقیم تر از این راهے نیست۔ رفیق جانم۔ حاجی!
را اینجا راقم مے گویند"

(سر زمینے است که ایمان فلک رفته باد)

اینجا لشیعی گاه میرزا ابوالقاسم مجتهد است۔ که اگر همت کند هر طریقے بخواهد مردم
را تلقین تواند کرد۔ در پیش رفت حرف۔ اعتقاد همه اینکه با پادشاه سر دکله میزند۔ و فرمان
شاه هم در پیش از پارچه کاغذی قلم نے دهد۔ حقیقةً آدم خوبے است۔ عیبش اینکه
دشمن درویش و صوفی مے باشد۔ و ما را سخت خواهی دارد۔ بجز این دیگر هیچ عیبے
ندارد۔

بعد از استماع این سخنان۔ اگرچه بسبب این عهد۔ نماز خواندن بمن زور و
دشوار بود۔ مے بود برائے مصلحت وقت بخصوص بجهت قبول عامه لازم آمد بنائے
طهارت و وضو و نماز نگذاشتم۔ شد تیکه گفتنی برائے همیں کار پیدا شده ام۔ فی الواقع
اول تکلیف و تحمل مے پنداشتم۔ خود دیدم۔ پیشه خوبیتے نیست۔ برائے دفع ملال
و وقت گذرانی معقول بکار مے خورد۔ اذان نیز بے مے خواستم۔ و در سر حوض با این بے معنی
ترین و سخت ترین تکلیفات وضوئے ساختم۔ پس از آن در محضر همه انظار با جهر و قرأت
تمام که از چهار جانب شنیده مے شد۔ نماز طلبی خواندم۔ با این امید که آهسته آهسته گوش
زده شود۔ هیچ صورت مثل صورت من عبوس و منحوس و ناهموار و پر لعنت و بے
آبرو نبوده۔ و رویش۔ خود نیز در اقدس فروشی و ظاهر سازی۔ در قبیل زمین نگرستن۔ آه
سرد کشیدن۔ بیهوده لب جنبانیدن۔ سبوست ساختگی۔ ترشروئی۔ کج خلقی۔ بے مزگی
[illegible] رسانی بکار بردم۔ بر پیشانی رو داغ نهادم۔ سبیل ها را از بیخ پر چیدم۔
[illegible] ریش دراز۔ تسبیح در دست۔ مسواک در کمر۔ با پائے بے
جوراب و کفش شکسته پاشنه محدّے شدم حسابے۔

عنقریب معلوم شد که از بستیانم خاصیت زهدفروشی که درویش بیان کرده برائے العین مشاهده نمودم - آوازه مظلومیم بطریق خاطرخواه بهر جا تجید - که مجرم بجرم دیگریم و مجد و یقین میگفتند (خطا) از حکیم است وایں بیچاره محکوم شده است - کم کم با معارف و شاهیر آشنا شدم - و کار بجائے رسید - که بعضے می گفتند اگر دربست نبودے - ہر آئنه تورا در مسجد خود پیش نمازے کردیم - دیدیم زهد ریائی بهترین وسیلهٔ اکتساب شهرت و دانشمندی و دانائی است - و در سایه گرداندن تسبیح پے در پے و جنبش لاینقطع خنک و لوزه و آه اندوہناک کشیدن شاهراه اعتبار و احترام بر دیم کشوده شد -

از کثرت وصول لقمهٔ مفت من و درویش بے آنکه دینارے مایه گذاریم وقتے خوش مے گذرانیدیم - زناں از میوه - و غیره - و نان روغنی آوردند - کوتاهی نمے کردند من هم گاہے گاه تعویذے بیازو طلسمے بگردن شان مے انداختم -

خلاصه - با اینکه گذرانیدن در ظاهر موافق طبع شد - اما در دلمنی خیلے خنک و بے مزه بود - از اتفاقات خنده روئے رفیقم نیز کم کم شد بلکه هیچ باقی نماند - عاقبت برائے گذراندن پارهٔ از آں ساعتهائے سال نما او را وا داشتم - تا حکایات از بر کرده خود را یکاں یکاں بگوید و قصه را که در ابتدا بے حوصلی سلطان با آن حسن نتیجه بیان کرده بود فراموش نکند - که گذراندن وقت را دست آویز خوبے است -

خوانندگان کتاب هم البته مانند من بے طاقت شده که بهمان گونه که درویش بداں حکایات از من رفع دل تنگی بر و من زبیناں نیز یکے زقصه ہائے درویش می گویم - خواه خوش - خواه ناخوش - خواهی دانست که خاطر بیچاره و بست نشیں چگونه از اندوه و ملال رهائی می یابد -

---

بیدار بخت خاں ایم اے

حکایت سر بریان

خونکار امروزهٔ روم - که سنی پاک متشرع و متدین است - در راه ایمان سخت پایدار - و در حفظ ناموس شرع استوار می باشد - چون بر تخت سلطنت استقرار یافت - آوازه در انداخت - که باید لباسی از رسوم و عادات خاصهٔ کفار را که بمملکت اسلام با تمدن آلافرنگ راه یافته براندازد - و بر خود واجب کرد - که همهٔ اشیاء بحالت اصلی و سادگی طبیعی برگرداند - و طریقهٔ حکمرانی ترکان و رسوم قدیمه را که متروک شده تجدید کند - بنابرین عادات تبدیل گردی و تجسس احوال واقعه را که از دیر باز متروک شده بود نو کرد - و در لباس تبدیلی خود و همراهان - بسیار سخت گیری می نمود - و بنوعی پوشیده میداشت - که کسی از حرکات ایشان سر موئی وقوف نمی یافت -

چندی پیش ازین در ممالک ترک خاصه در استانبول - ناخوشنودی بسیار و آثار شورش در مردم پدید گردید - خونکار اطلاع حال مردم را بنفسه خواست - و آهنگ آن کرد - که تبدیل گردد - خویش را از ندیمان خاص و همرازان مخصوص خود نیز پنهان دارد -

بنابرین امر بآوردن پارچه‌های مختلف - و ساختن لباسهای منقسم نمود وقتیکه یکی از غلامان خاص خود خواجه "منصوری" را برگماشت که خیاط غیر معروف را باکمال احتیاط برای دوختن لباس طرز نو آورد -

منصوری زمین خدمت ببوسید - و بهر جانب شتافتن گرفت - در پهلوی بزستان (بزاز - پارچه فروشی) پیره مردی خمیده قد دید - که چشمانش از شدت نظر بکار - بتحمل بار عینک و چهار در دکانیکه گنجائش اندام او را بیشتر نداشت مشغول وصله کاری یافت گفت "این وصله کار من است" سلامی داد - و دست به پیر و لقمه پیش رفت پیره مرد از شدت توجه بدوختن و دوز خود ملتفت او نشد - در آخر بهوسه سر سری بلند کرد - مردی موقر یافت - محل نگذاشت

چو خود را قابل خطاب او نمے پنداشت۔
از تکرار پرسش خود را منظور نظر آں مرد موقر دیدہ عینک از چشمان برداشت
و کار را بکنار گذاشتہ خواست بدو زانوئے آداب بنشیند۔ منصوری دست
بشانہ اش نہاد۔ کہ زحمت مکش۔ از کارت باز نماں۔ اسمت چیست؟
خیاط۔ غلام شما عبد اللہ اما دوستان و یک جہتان بابا عبدل
نیز میگویند۔
منصوری۔ تو خیاطے۔
بابا عبدل:۔ ہم خیاط و ہم مؤذن مسجد بازار ماہی۔ چہ باید کرد؟
منصوری:۔ خوب۔ میتوانی برائے ما زحمتے بکشی۔ حمالے بکنی؟
بابا عبدل:۔ کارم چہ چیز است۔ برائے ہمیں کارہا اینجا نشستہ ام۔ چہ
خدمتے است؟
منصوری:۔ رفیق! آہستہ تند نرویم مبادا بیفتیم۔ آیا بدیں مسئلہ
راضی ہستی۔ کہ نیمہ شب آمدہ چشمانت را بستہ برائے حمالے کہ گفتم ہمراہت
ببرم؟
بابا عبدل:۔ این مسئلہ دیگر است۔ وقت خیلے نازک و ناہموار و سرہائے
پران از ہر سو پدیدار است۔ سر خیاط بینوا از سر وزیر و قپتان پاشا متشخص تر نیست
مزد درست بدہ اگر بخواہی۔ برائے ابلیس ہم لباس تلبیس تو مزدوخت۔
منصوری۔ از ین قرار باین قرار راضی ہستی؟ ایں بگفت و دو دانہ فی در
مشتش نہاد۔
بابا عبدل:۔ راضیم۔ خدمت را بفرمائید۔
آخر قرار بر ایں شد۔ منصوری نیمہ شب بدکان بابا عبدل آمدہ او را چشم
بستہ ببرد۔
چوں بابا عبدل تنہا ماند۔ مشغول بکار۔ متحیر و متفکر۔ خود میگفت حمالے من
چشم بستہ چہ مے تواند بود؟ برائے ایں کہ مژدۂ ایں سعادت تازہ بزن خود بردہ
از سائر اوقات زود تر دوکان خود را ببست۔ و در پہلوئے مسجد بازار ماہی بخانہ

فرو رفت ۔

وقت غروب، زن باباعبدل که دختیدگی قد باشوهر جفت وهم سر بود ۔ بدیوار آن حواشی وبامید حقبچه آن سفره را از کباب وسبزی ومیوه ومربا بیاراست وقهوه تلخی هم پشت آن نهاده زن وشوهر بنالے فکر یاب زنے گذاشتند ۔

نیمه شب ۔ باباعبدل صادق الوعد ۔ ومنصوری از او صادق الوعد تر در دکان باباعبدل یک دیگر را جستند ۔ وبے آنکه باباعبدل سخنے گوید منصوری چشمانش را به بست ۔ واز کوچه وپس کوچه به حرم سرائے سلطانیش برده ۔ از در کوچکی بخلوت خاص درونش برد ۔ چون چشم بگشود ۔ اطاقے دید که بر زمینش انواع قالین ہائے نفیس گسترده ۔ ودر صفه ہایش تماثیلے گوناگون آراسته ۔ اما بجز یک چراغ کور در آن روشنائی نه ۔ منصوری باباعبدل را در آنجا نشانده برفت ۔ وبا یک بقچه شال کشمیری برگشت ۔ از میان بقچه لباس درویشی در آورد ۔ وبه باباعبدل نشان داد ۔ که نیک بیازمائے وببین که برائے دوختن لباس بدین قسم چه قدر وقت لازم است ۔ ودرست پیچیده باز به بقچه بگذار ۔ واز جائے نجنب تا من برگردم ۔

باباعبدل لباس را بدین سوئے وآنسوئے گردانید ودرست بیازمود ۔ وآنچه بایست نیک حساب نمود ۔ وبموجب امر باز به بقچه نهاد ۔ ناگاه مردے مهیب ۔ بلند قامت ۔ که از دیدارش باباعبدل را سراپا لرزه گرفت ۔ داخل شد وبے آنکه سخنے گوید ۔ بقچه را برداشت وبیرون رفت ۔

دقیقه دیگر ۔ هنوز باباعبدل از حیرت حال اولے بخود نیامده در دیگرے بگشود ۔ ومردے بالباس فاخر ۔ بقچه کشمیری بوضع وبزرگی بقچه اول بیاورد ۔ پیش پائے باباعبدل نهاد ۔ وبے آنکه لب بسخن ویا چشم بروئے باباعبدل گشاید ۔ زمین ببوسید ۔ وبرفت ۔ باباعبدل خود در اندیشه که این کار بد نباید باشد ۔ ومن باید آدمی بزرگ شوم ۔ ولے بهتر از همه آن بود ۔ که در گوشه دکان بازیہاں وصله کارے مشغول باشم ۔ واین حمالے را با همه سود بگردن نگیرم ۔ که مے داند ۔ مرا برائے چه کار بدینجا آورده اند؟ دخول وخروج این مردان

فریب کہ زباں بستہ می ماند۔ بالاخرہ خوبی برائے من ظاہر می دارد۔ اگر آنچنان نباشد نمودند و سخن می گفتند ہمانا بہتر می بود۔ ولی من بیدار شدم چرا بہ اینجا آمدہ ام۔ کشیدہ می شود۔ پارۂ زناں را بحول جہد و زند۔ و دو آب بیا ندازند۔ شاید برائے تن گوشت خیاطے مرا بہ اینجا آوردہ اند؟

بابا عبدل باخود دریں سخناں بود کہ منصوری داخل شد۔ و بے آنکہ حرفے دیگر زند گفت بقچہ را بیار۔ بازچشم اور البتہ از جائے کہ آوردہ بود۔ بدآنجا رسانید۔ بابا عبدل در عہد خود استوار بے ہیچ جواب و سوال وعدہ داد۔ کہ بعد سہ روز حاضر است۔ دہ اشرفی بیار دوکاں در گیر۔

بابا عبدل بخانۂ خود برگشت۔ تا زن خود را از انتظار بدر آرد۔ و در راہ باخود میگفت۔ (راستی ایں کار بہ جنتش میارزد۔ بخت دریں آخر عمر خوب نانے برایم پخت) دو سہ ساعت بصبح ماندہ بود۔ کہ در خانہ را برد۔ زنش با عزت و احترام بگشود۔ و بقچہ را دو دستی بگرفت۔ بابا عبدل فریاد بر آورد کہ دلفریب جان مژدہ۔ کار ایں را مے گوئید۔ تمام شود۔ بہ بیں چہ قدر مزدے دہند۔" دلفریب بخندید و دماغش چاق شد۔ خواست سر بقچہ را بگشاید۔ بابا عبدل گفت۔ (حالا بیا بخوابیم وقت گشودن او نیست)

دلفریب گفت:۔ تا نگشایم و نہ بینم۔ چہ آوردہ۔ آسودہ نمے شوم و خوابم نمے برد) پس بقچہ را بگشود۔ دوم روستائی بود۔ چہ دید۔ و چہ شد۔ تو خود قیاس توانی کرد معلوم است۔ خیاط و زنش کہ بجائے لباس در بقچہ سر آدمی در ہم و برہم کشیدہ بینند۔ چہ حالتے برایشاں دست مے دہد۔

دست زن لرزاں و سر بریدہ از دستش غلطان بیفتاد۔ اوّل زن و شوہر اند کے چشم پوشیدہ تفکر کردند۔ بعد ازاں ساکت و صامت بروئے یک دیگر نگریستند۔ بطورے کہ ہیچ زبان بہ بیان نیاید۔

ازاں بعد زن بہ شوہر گفت:۔ کہ عجب کارے آوردی۔ مثل جان آدم۔ قربان کارت بردی۔ مرد کہ ایں چہ کار است۔ مگر بدبختی در درون خانۂ ماں کم بود کہ ایں ہمہ را دفتی وازبیرون با سر مردہ آوردی۔ کہ لباس بدوزی۔ خاک بر سر مردہ ات)!

بابا عبدل:۔ (اے انا سنہ! با با سنہ اے بجلہ پدر و مادر) آنکہ ایں بلا را لبسر من انداخت

همان وقت که آن سگ سیاه چشم مرا می‌بست و می‌گفت صبا در میاور- دلم می‌طپید- و گواهی می‌داد که بی چیزی نیست با همه ترکی و خری میدانستم- که خیالی گفتن او محض لباس دوزی نباید باشد- پدر سوخته شیاد بجای لباس سر آدمی جا زن کرده است خدایا- حالا چه باید کرد؟ راه خانه‌اش را نمیدانم- تا سرا بهرم بصورتش بزنم- که رند سگ با بیا لباست را بگیر) حالا است که بستان چی باشی یا بزاز باشی- دیگه بنجاه ایم میریزند که ربیا خوان بهای این سر را بده- آن وقت خربیا- و معرکه بار کن! احتمال آن هم هست که مرا بیاویزند- یا خفه سازند- ویا پوستم را زنده کنده کاه پر کنند- دلفریب جان! بیا و تدبیری بکن؟

دلفریب: - باید گریبان خود را از شر این سر خلاص کنیم- مگر غیر از ما آدم قحط بود- که باید این سر بگردن ما بیفتد؟

بابا عبدل: - خوب- (حالا روز روشن می‌شود- هر کار کردنی بیستیم- زود بکنیم)

دلفریب: - یک تدبیری بخاطر من رسید- همسایهٔ ما حسن نانوا حالا تنورش را میافروزد- اکثر اوقات همسایگان ویزی و کماچدان می‌دهند- بپزد عادت شان اینکه اول شب آنها را می‌برند- و در تنور می‌گذارند چه طور است این سر را در ویزی گذاشته در تنورا و بگذاریم- تا بپزد؟ چه لازم است بعد بروم بیاوریم- گو پس پدر ویزی و ویزی پز بگذار بگردن حسن بیفتد-

بابا عبدل بعقل زنکش ماشاء الله گویان- سر را در ویزی نهادند و نمک زیک پیر زال پهلوی ویزیهای دیگر (که آورده بودند به پزد) مستور بگذاشت و مخفی بجست- از آن پس زن و مرد در را محکم چفت کرده بغنیمت شال و دستمال خورسند بخوابیدند-

حسن نانوا- پسری داشت محمود نام- پدر و پسر هر دو تقدس معروف در آن حال که تنورش افروختند. [illegible] که برای ریزه چینی نان کثیر بدکان شان می‌آمد [illegible] می‌شدند. سید و اجنبی غریب و لطور عجیب [illegible]

حسن رو بہ پسر کرد کہ (این سنگ را چہ شدہ؟ باید چیزے غریب دیدہ باشد)
محمود بدیں سوئے و آں سوئے نگران سبب پارس سنگ را ندید گفت (ریشمی بوق) (چیزے نیست) و برفت۔

ولے سنگ چنداں پارس کرد کہ حسن ناچار بہ تجسّسِ سبب برآمد سنگ دیوانہ وار بوئے مے کشید۔ و پیرامون ویزی بابا عبدل مے گشتی۔ و بوئے حسن ہمے جستی۔ تا آنکہ حسن را الیقین شد۔ کہ در ویزی چیزے ہست چوں سرپوشش را برداشت سر بریدہ ویزی با چشم باز دید۔ چنداں لازم نیست۔ بیان شود حالش چوں شد۔

فریاد برآورد لا الہ الا اللہ چوں آدمی کم جگر بود سرپوش را از دست نینداخت بلکہ زبجائے خود نہادہ۔ پسر را طلبید کہ (فرزند محمود دنیا بد ذلیلے شدہ مردم دنیا بد مردمے تا بکاسے سرِ انسانی برائے پختن در تنور فرستادہ است۔ امّا از ہمیں طالع و برکت شو۔ سنگ تنور ما ملوث نشد۔ و [illegible] باب آسودہ باش۔ و [illegible] چوں پائے سنگین درمیان است۔ بگذار آنچہ ما باید بہ بینیم دیگرے بہ بیند۔ اگر بدانند در تنور ما سر آدم پختہ مے شود۔ دیگر کسے از نان ما نمے خرد۔ باید از گرسنگی بمیرم۔ آنہم مال بدی در میرود۔ و بدیں مشہور مے شوم کہ نان را با روغنِ آدم چرب مے کنند۔ اگر اللہ تو موئے از نانِ ما در دید۔ خواہند گفت موئے ریشِ انسان است۔

محمود چوں نے بود بیست سالہ در خشت خزے پر [illegible] زود نہیم دستش [illegible] اسباب شوق [illegible] ہیئت غریب [illegible] سخت بجنبید گفت [illegible] بدکان [illegible] کرد [illegible] است [illegible] و با [illegible] خوب [illegible] [illegible] کار خود [illegible]

[illegible] شدہ [illegible] خود [illegible] پشت [illegible] [illegible] شیدان [illegible] است [illegible] خود باز آمد [illegible] تا تدبیر خود بہ [illegible] کوشیت کند۔

ملی گور عصائے زنان داخل دوکان شد. باطراف نظر کناں از عکس شعاع آفتاب کہ تازہ بر پنجرہ ہائے [illegible] دوکان تافتہ بود۔ آں صورت را بدید و در حقیقت مشتری پنداشتہ گفت: [illegible] خوش آمدید۔ [illegible] خیزی طلب کردہ آید چشم درست [illegible] تراشیدن لازم داشتہ است۔ چرا پیش [illegible] آید۔ بلکہ زکام شود۔ چوں ہم لبے نشیند با خود [illegible] ناہم کر کوایم یا ہم درحوالی تو انیم رفت پس [illegible] چشمے [illegible] ہم کور شویم۔ [illegible] تراشیدہ [illegible] در سر [illegible] از چاقوئے گوشت بُراں تیز تراشت۔

آنگاہ [illegible] تیغ افشان زد [illegible] مشتری رفت ہمیں کہ دست [illegible] زد [illegible] گفت [illegible] گفت۔ رفیق! سخت [illegible] سر داشت [illegible] ؟ بار دیگر دست پیش برد۔ سر از جائے لغزید۔ [illegible] گز از آں دور تر جست۔

فریاد [illegible] از کنج دکان [illegible] ایں تنہا ایں [illegible] شیطانی۔ سخن [illegible]

چوں [illegible] ترس نیست پیش آمد و [illegible] رفتہ۔ از زمین [illegible] راستی سر برید بودہ۔ [illegible] زیر سر داشتے؟ [illegible] چشم است [illegible] چشم دیگر ہر چہ در دنیا مے شود دیدن مے تواند۔ [illegible] نو مے [illegible] پرستش پر شیطاں و نادرست است [illegible] شود خوب۔ حالانکہ چنیں است۔ بجائے عبرت کہ کسے

[illegible] پیش [illegible]

بصرافت نیفتند ـ تورا بدکان کبابی ریاتقوی یونانی مے برم ـ تا بجائے مزۂ عرق
بشترہان و پلس بیک دست چپوق ـ و بدست دیگر سر بریدہ را در زیر دامان گرفتہ
در کوچہ پہنو تین بدکان یونانی رفت ـ

علی کور این دکان را لباید و دکان ہائے کبابی مسلمان ترجیح مے داد چہ در آنجا
بلیہ مزہ شراب نیز مے توانست خورد ـ داخل دکان دولابی بود ـ کہ کبابہا گوشت
[illegible] در مجانگاہ مے داشت ـ [illegible] بریں عوئے ذال سوئے کرد چوں
کسے را [illegible] خود ندید [illegible] در پشت [illegible] گذارد ـ کہ پالیست آں روز کباب
شود ـ [illegible] قیمت [illegible] و برائے پے گم کردن چپوق
خود [illegible] ریاتقوی [illegible] خود سفارش داد و
برفت ـ [illegible] آنکہ ظرفہا [illegible] پشت [illegible] کباب
را [illegible] چیدہ ـ آتش بہ فروخت ـ شربت لب خشت ـ دکان را جاروب
کرد [illegible] گوشت بیاورد ـ

[illegible] بزرگان
[illegible] نمایاں
خود [illegible] داشت
[illegible] فرود بیاورد ـ
[illegible] بلائے
[illegible] دریدن
[illegible] را مے
آزمود و میگفت [illegible] سر برید
[illegible] تا دانہ
[illegible]
دست [illegible] آورد ـ
[illegible] بودش
[illegible] طورمی شود

ہمچون کباب کنم - و سگ ہائے استانبول را رائیگان فربہ سازم کاش عاقبت ہمہ
ایشاں ایں طور شود - کاش ہمہ یونانیاں امروز مثل من خوش وقت و خوش بخت
شوند - پس باغیظ سر را بر زمین انداخت - و با نوک پا غلطانید - بعد ازیں بازی ہا
... گفت رخوب - حالا چہ باید کرد ؟ اگر ایں سر را کسے بہ بیند - کار من
تمام است مے پندو من مسلمانے کشتہ ام)

ناگاہ تدبیرے بخاطرش رسید - باحلقے نابکارانہ گفت زہے طالع یہودی
خوب ... ایں سر از آنجا بہتر جائے نخے شود - اے اندام خبیث
است ... پیش دست اندام خبیث من موسیٰ -

... سجائے نعش یہودی سر در میان پا بود -
رو ...

... باید ... وقتے ترک وقتے سر ترکی را ببرند - سر را
... تا اینکہ مردہ از مردہ یہود و نصاری افتراق
شود ... وشاں میگذارند)

... یہودی پہلوئے سرے گذاشت
... زینکہ بہ یکے از ظلمہ
... بدکان برگشت -

... مسلمانے را دزدیدہ و کشتہ است
... پامالے کند) ازیں تہمت
... کشتار بعمد دوم درخانۂ یک یونانی
... آنجا ماند - تا یونانی
... ہم بہ عم میر منصب درو نجرۂ
... یہودی در ہماں جا بود بجز مسلماناں
... مے بود - ... اینکہ مبادا مہماناں ...

... شد ... کردند - از وحامے درآنجا

شد۔ و آوازہ بہر سو پیچید۔ کہ دیشب معجزہ شدہ۔ نعش یہودی دو سر پیدا کردہ است۔

ازیں خبر تمام اہل شہر تماشا دویدند۔ کعب الاحبار یہود خبر داد کہ چوں چیزے خارق عادت درمیان قوم بنی اسرائیل بظہور پیوستہ است۔ البتہ صاحبے برائے ایشاں ظہور خواہد کرد۔ دانشمنداں یہود از سر سوے نگاہ [illegible] ایں مردہ با دو سر برخیزد۔ و یہوداں [illegible] را از نتیجہ [illegible] ایں ہیچ و واہیچ کار۔ برائے [illegible] بار آورد۔

درآں گیر و دار [illegible] از انگلیہای [illegible] میان تماشائیان [illegible] سبحان اللہ۔ دیگے از ایں [illegible] رگ [illegible] دیگر شہادت دادہ۔ رگ غیرتشاں [illegible]

خبر ہمگانی شد۔ و آتشے بجان [illegible] چنیدند۔ معلوم شد کہ [illegible] نداشتند۔ میگفتند [illegible] سرش را درمیان پائے یہودی گذرند۔ ایں [illegible] اہانت کردہ اند۔ ہرگز چنیں معاملہ [illegible] یہود ایں کار کدام سگ است [illegible] سر با کدام پا چہ [illegible] رئیس افندی۔ [illegible]

واللہ! باللہ! [illegible] خواہیم کشید!

بگذار از دحام زیادہ شود۔ [illegible] کہ یہوداں درآں وقت [illegible] دویدند۔ [illegible]

[illegible]

چاره همه تن میگوشید - و [illegible] چه می گویند؟ گویا حالا قیامت برپا و آسمان و زمین بهم خورده و در چنین شهزمیان این مردم شمارا رها کرده می گویم - با گوشه چشم نگاہے برائے سلطان بنیدازید - تا معلوم شود - با این حال درآں حال جناب شوکت مآب افندی مزبور به حال و درچه کار اند -

شب آوردن خیاط برائے شاہی سلطان امر فرموده بود که سر آغائے ینگچریان مارک درآں - وزیا فساد [illegible] بزرگ می کرده بود)

از کثرت [illegible] الحضور آرند - [illegible] امر در وقت آوردن [illegible] اگر [illegible] روئے سلطان نداشت ہیکل خیاط را سلطان فرش [illegible] بوقت - سلطان ایلچے اینکه منصوری خواجه [illegible] خیاط زلف کتبه - ونقیر پیش ازآں باطاق [illegible] دیگر آورده - و ایں اثنا منصوری آمد - و خیاط [illegible] لباس برداشت سوسیل برده - پادشاه [illegible] در ستاین و خیاط را بازآوردن [illegible] منصوری شد [illegible] در انتظار [illegible] ینگچریان را بخواست حالا بیا و جیرت مرو مامور را تماشا کن

سلطان دست [illegible] اگر خیاط ایں سر را نزده من ایں ریش را نتراشم !

سلطان [illegible] و خودکشی [illegible] الله [illegible] اگر آدم نمی فرستادم [illegible] گشت - و خیلے خیالها بهم رسید [illegible] زد خیاط [illegible] ینگچریان [illegible] زود است برو - بگیر -

بیاور- وگرنه قیامتے برپا خواهد شد- آنگاه قضیه را حل‌ے منصوری کرد- نوبت حیرت بمنصوری رسید- چه دوکان خیاط را میدانست- وخانه اش را میدانست پیش از صبح بود و بزستان باز نشده- فقط قهوه خانه را باز یافت- از آنجا همه جا ره ندید- دستش از همه جا برید- عاقبت بخاطرش آمد- که خیاط مے گفت- موذن مسجد بازار ما هم- بد آنجا دوید- خیاط را دید- دست در بناگوش- چشم بسته باد بغبغب چون غاز گشوده برائے فراموشی از حال شب بانگ نماز صبح مے داد- نفس زنان ببالائے مناره رفت- چون چشم خیاط بمنصوری افتاد- از ترس استنطاق دوباره سر اذان در گلویش گره شد- وکم مانده بود- سکته کند- بے آنکه فرصت حرف زدن بمنصوری دهد بگریبانش آویخت- که ای مردکه با شریفے مثل من این چه بازی بود- ؟ مگر خانهٔ من قبرستان است یا کله پزخانه ؟

منصوری : رفیق ! داد و بیداد مکن- مگر نمے بینی که عجب اشتباہے در کار است ؟

خیاط : چه اشتباه کجا ؟ عمداً هو کردی که هیچ [illegible] ندانی مرا ریشخند مے کنی [illegible] دیگر سر بجائے او ننهاده- سبحان [illegible] بیابان [illegible] بوده بودم ؟ آنجا کجا بود شیشه [illegible] گان [illegible] شیطان ؟

منصوری : [illegible] مردا میدانی باک [illegible] ؟

خیاط : [illegible] قدر [illegible] را [illegible]

منصوری : [illegible] بهشت را [illegible] باش [illegible]

[illegible] تصیرود گذر

بیا بخانہ قدمت بالائے چشم)۔

منصوری:۔ خانہ ات آبادان۔ زود باش۔ من کار دارم۔ دگو بہ بینیم سر آغائے ینگچریاں کجاست)؟

چوں خیاط دانست۔ کہ ساز کیست۔ و می دانست کہ او وزنش بر سر آں سر چہ آوردہ اند۔ قوت زانویش بدید۔ و سراپا غرق عرق شد گفت: سفیدانم کجاست۔ خداوندا! عجب طالع بد و بخت شومے داشتہ ام)؟

منصوری:۔ (کجاست ؛ آخر کجاست ؟ زود باش بگو)

خیاط:۔ (با اضطراب):۔ (نمے دانم خبر ندارم)۔

منصوری:۔ سوزاندی ؟

خیاط:۔ نہ۔

منصوری:۔ انداختی ؟

خیاط:۔ نہ۔

منصوری:۔ پس چہ کردی ؟ تو را بہ پیغمبر بگو! خوردی ؟

خیاط:۔ نہ۔

منصوری:۔ در خانہ تو ست ؟

خیاط:۔ نہ۔

منصوری:۔ در جائے پنہاں کردی ؟

خیاط:۔ نہ۔

منصوری:۔ بیتاب۔ یقہ خیاط را گرفتہ۔ دیوانہ وار فریاد بر آورد مردکہ! پدر سوختہ دیوث شوی پدر ات! آخر بگو بہ بینم چہ کردی ؟

خیاط:۔ نیم مردہ با وزنے در گلو گرد شد (رفتہ۔ بریاں شد)

منصوری:۔ چہ بریاں ؟ مگر میخواستی بخوری ؟

خیاط:۔ نے خواستم بخورم۔ اما بریاں شد۔ حالا در تنور است! دیگر چہ مے خواہی ؟ پس نشیب تدبیر نیش۔ باز گفت۔

منصوری:۔ بیا مانند نواز بمن نشان دہ۔ وگرنہ مارا آتش میزنند سبحان اللہ

بعقل کہ می رسد - کہ سر آغائے نیچریاں را دو تو دیریاں سازند؟ پس بدکان حسن نانوا رفتند و او بے تحاشے تفصیل - بدول سر ابدکان علی کور راند گفت - خوشا بحال آنکہ از الزام و تہمتے کہ براو دارد میا ید بجہد -

منصوری - وخیاط و نانوا - بدکان علی کور رفتند - کہ سر شتری کو -

علی کور اول قدرے تردد کرد - اما در آخر قرار نمود کہ او را بجائے سر شیطان فرض کردہ - بہ دکان ریا (قصائے) کبابی بردم کہ البتہ تاکنون از ایں قبیل سرہائے مستان خیلے کباب کردہ است -

عاقبت ہمہ - یا علی! یا خدا! یا پیغمبر! گویاں بہ نزد کبابی شتافتند - چوں چشم (یا قصائے) بداں دستۂ مسلماناں افتاد دانست کہ مشتری کباب نہ - بلکہ مامور کباب کردن جگر او ہستند - چوں پائے چگونگی سر میان آمد - بانکار برخاست کہ ندیدہ ام و ہیچ اطلاعے ندارم -

دلاک جائیکہ سر را انداختہ بود نمود - و لقرآن قسم یاد کرد - کبابی انکار کرد - و بہ انجیل قسم خورد - تا آنکہ آوازۂ تجزیۂ یہودی و سر بلند و غوغائے نیچریاں برپا شد - منصوری ہنوز در تجسس و تفحص کہ یکبارہ از شورش و آشوب خبردار گردید

پس خیاط و نانوا و دلاک و کبابی را در عقب انداختہ بجانب نعش یہودی دوید و باحیرت تمام سر را بشناختند - تا کبابے چوں [illegible] فہمید - و آنچہ [illegible] بیاید - [illegible] دانستہ بود - [illegible] کار خود [illegible] از شہر بگریختند -

منصوری [illegible] - [illegible] پس کردند [illegible] پادشاہ روم - یونانی را ندید [illegible] بود

[illegible] اگرچہ [illegible] یونانی دارم

منصوری خواست [illegible] - [illegible] فہمید - [illegible] شاں [illegible] نزد سلطان [illegible] -

چوں سلطان دانست - کہ سرا در کجا یافتہ اند - و باچہ پایہ آنجا رفتہ و چگونہ شورش برپا شدہ است منقلب گردید -

خوانندہ نیکو [illegible] اند کہ نویسندہ صورت حالت را چنانچہ باید و شاید - نتواند مجسم نمود - سلطان دید [illegible] واقع حال مخالف شاں و مایہ رنجش است و از طرف دیگر باید جلوی ایں فتنہ گرفتہ شود - وگرنہ منجر بہ سرنگونی تخت و واژونی بخت خواہد شد -

متحیر و متفکر و لاحول گویاں وزیر و شیخ الاسلام را نجواست - ترساں ترساں و ہراساں ہراساں - با علتے کہ جائے رشک نیست یک یک رسیدند - پادشاہ شرح شورش شہر را بہ ایشاں بیان کرد -

بعد از استخارہ و استشارہ قرار براین دادند - کہ خیاط و نانوا و دلاک و کبابی را بمحاکمہ کشند - چنانچہ گویا آناں را در قتل آغا مداخلتے بودہ است و ایشاں را متہم سازند کہ سر را پختہ و تراشیدہ و کباب کردہ اند و [illegible] خونہائے او را بدہند و ہم [illegible] زر دادند - کہ (چوں علت غائی شورش کبابی است - با سر آغا آں طور بے ادبی کردہ او را نگہ نداشتہ و بہ تانی) سرش را باید برید و بہ ہماں جا کہ سر آغا را نہادہ بود باید گذاشت) تمہید ی تیز نمودند کہ برائے تسکین ہیجان و غلیان ینگچریاں باید آغائے از نو ایشاں خود انتخاب کنند و نعش آغائے مقتول را بعزت و احترام دفن سازند -

ہمہ ایں ہا شد [illegible] بہ دو رسید و شہر آسودہ آما بہمت سلطان ایں را [illegible] باید [illegible] نمود - کہ [illegible] خاطر زحمات خیاط و نانوا و دلاک نمود - بلکہ انعامے لفراخور حال ہر یک ایشاں براد - تا کفارہ زحمت آناں شود -

من ایں قصہ را خیلے [illegible] گرفتہ - بخصوص جلے را کہ منصوری حالت سر السلطان بیان کردہ - [illegible] دیش شاخ و برگ مے نہادم - خیلے دراز مے شد - و بیم آں [illegible] بود [illegible] امتداد [illegible] شود - چنانچہ قصہ خواناں و قصہ [illegible] باید [illegible] باشد - نیز ملاحظہ داریم - کہ مورث ملال نشود [illegible] بیشتر [illegible] شنوندہ را شائق [illegible] زد - و انگہے روش قصہ [illegible] تجس حکایت [illegible] روز متوالی مے [illegible] باز چیزے ازیں قصہ

باقی مانده باشد -

گفتار چهل و ششم

در تقدس فروشی حاجی بابا آشنائیش با مجتهد

عاقبت - میرزا ابوالقاسم قمی - خود آوازهٔ تقدس و زهدم بشنید. روزے در وقت رفتن بزیارت حرم - کس بعقب من فرستاد - این فقره را خوفناک دیدم و ترسیدم - که علم و فضلم را که عبارت از مبادی شریعت بود و بس - در مقام امتحان آمده بخیه ام را بر روئے کار اندازد بنا برایں مسائل - لازمه را روان و زیر چاق کردم - و آنها عبارت بود از اینها :-

اوّل :- هرکس که گرد نبوت محمد و امامت علی نگردد - کافر و واجب القتل است -

دوم :- بجز امت محمد را آنهم شیعهٔ علی ، همه مردم بدوزخ میروند -

سوم :- لعنت بر عمر و یزید رجمه واجب است - سنیه پیروان ایشان اهل جهنمند -

چهارم :- همه نصارٰی و یهود و سائر اهل کتاب وغیره نجس اند -

پنجم :- شراب نوشیدن - و گوشت خوک خوردن حرام است -

ششم :- کافر - خوک - سگ - نجس العین اند

هفتم :- نماز - روزه - زکوٰة - خمس - حج بر همه کس واجب است -

هشتم :- وضو از واجبات نماز است - آب ... از ... روئے بسر انگشتان ریخت - و مرفق را باید شست - ... و ... است - ...

این کنفرانس باطل است۔

درین خیال بودم که این فضیلتها پاره چیز باشد، دیگر نیز میخواهم که درویش از در درآمد۔ بی پروا اظهار نادانی خود دلیری نمودم۔

درویش: این همه مدت عمر خود نفهمیدی که در دنیا هیچ کار بی گستاخی نمی شود؟ و حکایت های من، درویش صفا را فراموش کردی۔

حاجی: چگونه حکایات شما را فراموش میکنم۔ و حال آنکه در سایهٔ آن حکایات چوب خورده ام که لذتش تا قیامت از دماغم بیرون نمی رود۔ البته شما هم میدانید چوب و فلک حافظه را زیاده میکند۔ ولی در اینجا بقول خودت۔ اگر فهمم بروز کند بجائی چوب و فلک خوف سنگ ریزی در دست۔ بهرحال این معنی برای تو علی السویه است نه برای من۔ درویش جان! حالا بگو چه باید کرد؟

درویش: اگر آن قدر نمیدانی که مجتهد بالای زنی توانی بکار بری۔ حاجی و اصفهانی نیستی۔ سکوت۔ حیرت۔ آه سرد۔ زمین نگاه کردن۔ داغ پیشانی۔ زدن شارب۔ خود را احمق نمودن از دست مده۔ دیگر کار ندارد۔ من هم پیش از نهار میدانم و نمی توانم"

حاجی: درین باب خدا گواه است "من شاه خواب میدانم بهتر از همانی رفتن و نامربوط گفتن و خوردن است"

پس با پیچ [illegible] مجتهد رفتم در حالیکه معیت خود و در شهر قم۔ [illegible] داشت ور ونقید [illegible] برای ملاقات مجتهد [illegible] فضیلت درویشان بخواهم آمده [illegible] رسانی را بسید چگونی [illegible]

جواب [illegible]

[illegible]

وہم از شیخ بزرگوار فقرات دیگر بخاطر آمد - که اگر فرصت بجویم به مناسبت مقام برائے مجتهد بخوانم - از آں جمله ، الٰهی افعل بی کما انت اهله - و لا تفعل بی کما انا اهله -

گر گشی ور جرم بخشی روئے و سر بر آستانم
بنده را فرمان نباشد هر چه فرمائی بر آنم

آقا نماز ظهر را تمام کرده - سر به دوش راست و چپ خمان سلام می داد - که برسیدم - مقتدیان و مرده - پشت سر چوں خُشُبٌ مُسَنَّدَة ، دیده به آقا دوخته بودند - چوں از اوراد اذکار پرداخت یکے از ملایان پیش رفته مرا معرفی کرد - آقا اشارت به نشستنم فرمود - دامن عبایش بوسیده به نشستم -

فرمود - حاجی ! خوش آمدی - مشرف [illegible] - تعریف تو را خیلے شنیدیم - بالا تشریف بفرمائید -

با توقف و اعتذار بسیار از سعت نعال [illegible] - زانو زنان خود را بجائے نزدیک تر کشانید - دست ها در آستین عبا [illegible] آستان مقعد نهفتم -

مجتهد : شنیدم شما مرد مومن و متعبد [illegible] قول و فعلتان یکے است ؟ پشت و رو ندارید - یعنی [illegible] منافق نیستید -

حاجی : سایه سر را آقا از سرم کم نشود ! الحمد [illegible] آقا و سگ آستان سرکار شریعت مدار هم

مجتهد - [illegible] فراره تو داشته [illegible] برائے [illegible] تعاونوا و تحالوا [illegible]

بعن من لا یسعه.

[illegible] و گذشت [illegible]

[illegible]

مجتہد:- ازایں قرار روزے کہ بیاری خدا اصلاح کارت شود نزدیک است شاہ بہ زیارت معصومۂ قم می آید۔ چوں بمن یک نوع ارادت خاص دارد۔ یقین داشتہ باش کہ در استخلاص تو ہیچ وجہ کوتاہی نخواہم کرد۔

حاجی:- بندۂ خاکسارے مانند ایں بے مقدار۔ در ازائے ایں ہمہ التفات سرکار شریعت مدار چہ میتواند کرد۔ وگفت:- ہر احسانے کہ در حق حقیر بفرمائید محض عنایت والتفات است۔ وگرنہ من کجا و لطف سرکار کجا۔

مجتہد:- اپاداش تملقات من معلوم است تو آزمائی۔ بحکم المومنون اخوۃ مومنین پاک یک دیگر را بمحض ملاقات مے شناسند۔ چنانچہ میگویند۔ طائفہ از فرنگان ہستند بنام اہل فراموش خانہ کہ یکدیگر را در میان ہزار نفر بمحض یک منظر تشخیص میدہند۔

ہمہ حضار لا الہ الا اللہ گناں ولاحول گویاں استحسان کردند۔

مجتہد:- حاجی! قلندرے با تو است کہ درویشش میگویند شنیدہ ام گفتہ است با ہم آستاد ہمراہ بود آید۔ راست است۔

حاجی:- عرض کنم زندہ دوانہ بے فقیر و مردے بے نوا است در پہلوئے خود جائے دادہ ام۔ خدمتے ایں زدمی در حق من کردہ است باآں ملاحظہ رعایتش می کنم۔

مجتہد:- دست بہ پریشاں کہ وہ مریداں دانستند کہ در اینجا سر افادہ دارد) ہمہ گوش شدند:- اینانکہ ہمہ نام خود درویش مے گذارند۔ خواہ نور علی شاہی۔ خواہ نعمت الہی۔ خواہ ذہبی۔ خواہ نقشبندی۔ خواہ سلسلۂ ملعونہ اویسی ہمہ کافر ند و مرتد و واجب القتل ہر کہ بدینہا معتقد باشد۔ کشتنی و سوختنی و گردن زدنی است۔ پارۂ از اینان می گویند۔ کہ روزۂ رمضان صرفۂ نان و نماز کار بیوہ زناں و حج تماشے بہمان شدن بدست گردون کو رنیکاں است۔

پارۂ دیگر می گویند:-

طاعت آں نیست کہ بر خاک نہی پیشانی

صدق پیش آر کہ اخلاص بہ پیشانی نیست

یکے دیگر مے گوید۔

گر کسے زیں سجدہ با رہبر شدے
ونگ ہر رتر از پیغمبر شدے

دیگرے مے گوید۔

فسق من و زہد ملک را چہ تفاوت
آنجا کہ بصر نیست چہ خوبی و چہ زشتی

پس حسن و قبح اعمال و افعال باعتبار ماست۔ در حقیقت حسن و قبحے نیست خلاصہ (عبد تھم شتی و معناھا واحد) حقیقت ایں است کہ بہ قرآن و احادیث و اخبار و سنن اعتقاد ندارند میگویند در قرآن رطب و یابس است۔ و اخبار و احادیث مجعول و ساختہ ما رالسنن و آداب گذشتگان پیروی بچہ کار آید؟ قومے زیدا ھو یا من ھو یا من لیس الا ھو گویا ایں قدر سری مینا شند کہ دہان شان مانند دہان شتر کف می کند۔ واسم ایں را ذکر حی نامند۔ قومے دیگر گویند کہ ما اہل حقیقتیم و برتر از ہمہ مردم۔ پیروان ما اہل طریقتند۔ و باقی مردم اہل شریعت۔ حقیقت۔ حقیقت محمدی طریقت افعال او و شریعت اقوال است۔ ما را با حقیقت محمدی کار است و با فعل و اقوال او کارے نیست۔ ما اہل باطنیم و بس۔ پیروی افعال [illegible] ظاہر [illegible] است۔ حرکات و سکنات ایں قوم اکثر بحرکات و سکنات [illegible] مے مانند بحرکات و سکنات [illegible] [illegible] گویند ما بالذات واجب الوجود متحدیم۔ یعنی وحدت وجود۔ [illegible] جنتی سوی اللہ و ذات حق بقاب زدہ اند خرقہ [illegible] کہ پشت پا بر دنیا زدہ [illegible] و شوق [illegible] فنا فی اللہ [illegible] معنی [illegible] خود می فہمند [illegible] حرام۔ حلال۔ مباح۔ مکروہ نمی [illegible] شان [illegible] آیہ [illegible] و ہر چہ [illegible] می گویند۔ یہود و نصاری و گبر و ترسا۔ در نزد شان یکسان

است لیکن حقانیت مذہب ودین نمی شناسند خذلہم اللہ اخذلہم اللہ کیے ازو سائے ایشاں گفتہ است:-

نے بہ آئین مسلماں و نہ در کیش کشیشم
حیرتے می برم از خود کہ من آخر بچہ کیشم

آں زندیق ملائے روم را نمی بینی - با آں غوغو و کوکو ہائے بے معنی چہ نامردیہا و چہ جنگہا قالب زدہ است در مثنویش ہم می گوید:-

ہر کہ را خلقش نکو نیکش شمر
خواہ از نسل علی خواہ از عمر

آں عطار بے مزہ شان کہ بہ دور افتادہ است وحدت و کثرت و ریاضت و مجاہدہ و مشاہدہ و سلوک و سیرش با نچیزے است اما از طرف دیگر خدا می شود - گدا می شود - آب - آتش - زمین - زمان - بہرہ - ترہ - زرد آلو - شفتالو می شود - می شود - نمی شود - ایشاں ہمہ خود را اہل معنی - صوفی - عاقل - حکیم - راہ نما - راہبر سے دانند نہ بے راہ نما - نہ بے [illegible] راہبرو - نہ بے راہ جوئے -

ذکات الغراب دلیل قوم
سیہدیہم لوادی الہالکینا

از ذوالنون مصری - حسن البصری - حبیب عجمی - معروف - شبلی البغدادی - منصور حلاج و اویس قرنی گرفتہ تا بہ سرمد بہ چرسی و بنگی و تریاکی امروز ہمہ را باید لعنت کرد - حاضرین ہمہ لعنت کردند و من با ملعنت ہم بایشاں لعنت کردم -

چوں سخنان مجتہد تمام شد حاضران از استحضار و اطلاع متحیر و از طریقہ و اعتقادات صوفیان متعجب و متنفر بودند کہ ایں سخنان در من تا چہ پایہ تاثیر بردہ است من ہم در تہار حیرت و تعجب ہیچ از ایشاں واپس نماندم و در تملق و [illegible] [illegible] داد سخنگی بسیار خرج دادم - چنانچہ مورد آفرین تحسین ہم گشتم

[illegible] حیرت آں حضران سرگرم چناں داد تقبیح و توبیخ صوفیان بداد - کہ

[illegible] بالحمد بدست قدرت تو

[illegible] آنحضرت قدس سره بخود [illegible] بخود [illegible]

وطن [illegible] بخود گفتم -

اگر [illegible] اینجا است چیزے نیست بااین حالت [illegible]

[illegible] ناملائمات دنیا [illegible] و علاوه بر حالت [illegible]

[illegible] گرویده

بااین مواظبت بجمیع آنحضرت قدس سره بمنزل خود برگشتم - چون باز [illegible] آنچه در حق درویشان علی العموم - و در حق او علی الخصوص گفته شده بود باد اظهار نموده گفتم مناسب آنست که ترک توقف در مقام مذکور نموده گردی

همراه دیده برست اگر موقع یابند مارا از روزگارت بدر میآورند

و همچنین شد که سر ایشان را به سنگ می زدند! فلان فلان شده و آشفته حال [illegible] شده اند - از کشتن من بیچاره بے اذیت چه ثواب بے حاصل خواهند کرد من ولے انجانه کارے بطریقت دارم نه بشریعت نه بصوفے می پردازم - [illegible] بنا بخاطر ایشان سرم کروسے فلک نمی دید پنج وقت بسجده می رود - این قدر بلاے ایشان بس نیست که می خواهند اینجا هم بنا شتم؟ من میروم این شهر بلاد ریا کاران ارزانی - اگر دیگر سرم به مهر رسید یاد دهیم آب و وضو [illegible] که سزاے شیطان است بمن یاد -

از ینجا چه [illegible] - اذیت درویش بدرم نیامد - برخاست - رشته و جوز [illegible] بیکسو - تسبیحها اگر دوست - تخته پوست و کشکول بر دوش و منشا در دست روان شد - وداع یکدیگر گفته خلوت را من واگذاشت - با آنکه بجز دو پاے [illegible] الدنیا نداشت باشادیے که گویا مالک دنیا [illegible]

از وضع [illegible] بلا خندان گفتم بدوست علی جرات پاییت از گیوه [illegible] و چیزات ازقصه ہاے تازه [illegible] تا دکه با این [illegible] و دراطراف می آوانی بکام خود و بکام [illegible] اطراف جهان را بپیمائی - والذ [illegible] امارت [illegible]

[illegible] که تو با این بے احتیاجے و بے نفسے [illegible] - [illegible]

گفتار چهل و هفتم

در آگاهی حاجی بابا که درویشش

بی برگ و نوا ساخت و نجات او از لیست

در خلاصی از لیست همه امیدم به وعدهٔ مجتهد بود۔ و گوش زدم چنان شد۔ که برائے اطمینان از وعدهٔ او باید به قدر امکان هدیه تقدیم نمود۔ چه همه کار در ایران بے مایه فطیر است۔ پس بایستے پیش از وقت بدیں امر بیندیشم۔ بجز بزغی و جهی که بالفعل مایه گذرانم بود۔ چیزے نداشتم۔ و از روئے احتیاط او را در یک گوشهٔ حجرهٔ بزیر خاک نهفته بودم۔ خیالم بر آن قرار گرفت۔ که جانمازے برائے پیش نماز بخرم۔ لذا سفارش کردم بیاورند۔ به تنهم با خود میگفتم۔ که جانماز همیشه در حضور مجتهد مرا بخاطر او میآورد به موضع دفینه دویدم۔ ناگهان می ایستم۔ و تو هم تفکر کن۔ نقشے کردیدم جا تر است و هیچ نیست با حیرت و نومیدی وحدت و خشونت از جا بر آمدیم چه قدر میشود۔

جگرم بدانغم آمد بے تاب برسر زده فریاد بر آوردم۔ که اے نرهٔ قلندر سگ صوفی! عجب کشتی مرا بلنگرگاه رسانیدی۔ و بے لنگر گذاشتی! الهی از تلخ کامی خلاص نشوی۔ از گدائی و دریوزگی رهائی نیابی۔ چنانچه مرا بخاک سیاه نشاندی و گدایم کردی۔

چوں ازیں سخنان تسکینم نشد بنا کردم بهایهاے گریه و زاری نمودن چه ترس آں داشتم که اهل قم با رحم نکنند و از گرسنگی بمیرم۔ چون نومیدی تا خشی است که هر چه بادش رود بیشتر زور آورد بنا کردم۔ به اندیشه ناے چندی چند نمودن قول تو جهنم رفت به قتل زینب به آں حال ناگفتنی۔ بعد از آں بحالت فلک

زندگی خود در زیست - که نوعے از زندان است از آں پس بدزدیده شدن مایه که سرمایه توکل و امید دایم بود نومیدی خود را بمرتبہ دیدم که اگر زهر داشتم هر آئینه می خوردم -

در این حال پیره آخوندی از پیره آخوندانیکه نزد مجتهد مرا باجتناب از درویش تحریص می نمود داخل شد - سفرۀ دل بگشودم با سوز و گدازی که دلش بحالم سوخت گفتم :-

جناب راستی گفت که باید از آں درویش ملعون پُر حذر بود - پولهم را بُرده و مرا بخاک درویشی نشانده - خود را دوست من می گفت و در واقع دشمنم بود - اکنوں چه کنم ؟ کجا روم ؟ چه چاره سازم ؟

گفت :- غم مخور - خدائے هست - اگر مشیت الٰهی به زندگانی تو با ذلت قرار گرفته - هر چه سعی کنی بیهوده است پول رفت برود جانت بسلامت چه سلامت نفس برتر از همه چیزها ست -

گفتم :- ترا بخدا! این چه حرف است ؟ از جان خشک و خالی چه فائده ؟ سلامت نفس - پول مرا از درویش نمیگیرد! عاقبت التماس کردم که واقعه را به مجتهد باز گوید و عذر عدم تقدیم هدیه را بخواهد -

آخوند - بالتعهد درست کردن کارم برفت دهم و در آں روز خبر نزدیکی ورود شاه بقم - بواسطۀ فراشباشی که برائے تهیه و تدارک آمده بود رسید - خیابانهائے صحن آراسته و صحن شسته و رفته [illegible] و تالار خصوص بادشاه فرش شد جمعے از ملایان مامور به پیش باز شدند - خلاصه اندر رسوم استقبال و پذیرائی پادشاه سر موئے فروگذار نشد -

من هم باندیشۀ استقبال خود افتادم - چه مدتے بود نه همان [illegible] نداشتم و نه امید [illegible] - که مغضوبیه تا چه اندازه است - چون [illegible] وقت ملاحظه میکردم - دیدم هر فروشنده [illegible] لب - نه حرف دیگر با خود می گفتم .

(مصرع اول) [illegible]

بهمت شاه عطا و جاه او.

(مصرع دوم) (آنچه دیدی هیچ حاصلی نبود خون من است)

اما گهی امید خود را بر شفاعت و وساطت مجتهد متعینی می ساختم!

فراش باشی دوست قدیم بود. در همراهانش هیچ نفر از آشنایانم بودند. با اینکه گفته اند.

هر کرا پرورش بیندازد
کشتی از سیل خانه نوازد

بالاخره آشنائی با ایشان شد. از سید حسین آنچه در غیبت من روی داده بود باز گفتند. با اینکه تبرک دنیا مسلم شده بود هم باز حرف [illegible] ایشان بگوشم خوش آیند می نمود. گفتند که نسقچی باشی از جنگ روس برگشته است. برای بسیار برای شاه آورده. از جمله [illegible] اسیرات غیرت و نجابت از کنیزان و غلامان گرجی قربان بود. بر ایشان مستحسن افتاد و شاه برای همه را التفات خلعتی با بخشید بایین شرط که من بعد از شراب خوری توبه کند. همچنین شنیدم که با قبیله شاه که مرا در تقصیر زینب دخالت است. و با اینکه حکیم باشی پیشکش قبیله داده بود. شاه بهمت [illegible] زینب. ریش حکیم باشی را التماس کنده بود. [illegible] که در اتفاق همه اهل حرم [illegible] زندگی [illegible] ازندگی [illegible]. بلکه [illegible] کمال و از چرخهای بیان جلال [illegible] زیاده.

از قرار [illegible] فراش باشی [illegible] وقدش مثل میان سرو مکرر در باغچه صحن مشهد [illegible] آخر گفت که [illegible] میان طفل از غضب شاه [illegible] گذشت [illegible] است [illegible]

از [illegible] که خبر [illegible] قلندر اگر [illegible] دلم بدان خوش [illegible] نه پنداری

بنا بر ایں بر سر حصیر صبر، قلیان انتظار بر لب با ورود الصبر مفتاح الفرج - و من صبر ظفر منتظر عاقبت کار نشستم -

روز دیگر پادشاه رسید - و در بیرون شهر در چادرے منزل کرد - تفصیل پذیرائی او درد سر آورد - با آنکه پادشاه بقدر امکان آں را مختصر گرفت تا ثواب زیارتش بیشتر شود -

تدبیر پادشاه خوش رفتار است با ملایان قم بود - چه از ایشان در باطن واهمه داشت از ایں سبب بمیرزا ابوالقاسم مجتهد خیلے اظهار ارادت نمود - پیاده بدیدنش رفت و او را در پہلوئے خویش بنشاند - ایں التفات بکمتر ملائی شده بود - در ایام مجاورت در شهر پیاده مے گشت بفقرا و لاسیما بسادات عانه زیاد میداد - همراهانش نیز بحکم (الناس علی دین ملوکهم) [illegible] و من چوں ایشان را در ریاء همرنگ خود مے دیدم - خورسند میشدم - و در ایام ظلمگی شنیده بودم - که پادشاه در باطن صوفی [illegible] منتشر [illegible] است - از بزرگان بے دین یکے [illegible] [illegible] - لباس ایمان ظاهرے در بر کرده است -

روز زیارت [illegible] مجتهد [illegible] خاطرش نزدیک [illegible] پیاده [illegible] تعلیمے منقش در دست [illegible] [illegible] داشت [illegible] ایں [illegible] بود [illegible] فروشند [illegible]

مجتهد [illegible] شاه [illegible]

[illegible] باد [illegible] گشت [illegible]

[illegible] پادشاه [illegible] رسید اطراف [illegible]

[illegible] من [illegible]

پادشاہ روئے بہ مجتہد کرد۔ کہ این کیست از شماست؟

مجتہد جواب داد۔ کہ مردیست بستے و عادت است کہ بستیان بیچارہ در چنیں وقت از پادشاہان تظلم و استغاثہ مے نمایند۔ خداوند۔ سایہ پادشاہ را از سر ضعفا و فقراء کم نگرداند!

پادشاہ روئے بمن کرد: کیستی؟ برائے چہ بہ بست آمدہ؟

گفتم: تصدقت شوم کمترین وکیل نسقچی باشی بودم۔ اسمم حاجی بابا است۔ بلائے گناہی بہ تہمت ہم چشماں گرفتار شدم۔

بعد از اندکے سکوت فرمود: یافتم! بسیار کہ حاجی بابائے معہود تو بودہ؟ پس روئے بہ مجتہد نمود۔

پادشاہ: خواہ نسقچی باشی، خواہ وکیلش، خواہ سگے دیگر، ہر خطا کردہ باشد حرف در این است۔ کہ مال پادشاہ را آتش زدہ اند۔ سرکار آقا غیر از این است؟

مجتہد: خیر سر شاہ ہمیں طور است۔ اما اغلب در چنیں موارد۔ یعنے در مسائل متعلقہ بہ مرد و زن، مناط اعتبار قول طرفین است نہ قول خارج۔

پادشاہ: اما سرکار آقا چہ مے فرمائید در صورتے کہ این چنیں موارد تعلق بشاہ داشتہ باشد؟ کنیزے از شاہ ہلاک شد۔ دنے نفس را تم دیت لازم است۔ روس بہ تمدلیہ دینی از چنیں شخص مفت نمی گزرد۔ ما چرا برائے لذت نفس حلیم باشی یا برائے استیفائے شہوت وکیل نسقچی باشی مفت از مال خود بگذریم؟

مجتہد: راست است۔ ہر نفسے را دیتے است و حفظ نفس از واجبات است اما عفو خطا یا نیز از مثوبات مے باشد۔ اگرچہ انتقام را در این امور لذتے ہست۔ اما لذت عفو بیش از لذت انتقام است و نیز در حدیث است کہ عفو مقصرین را ثواب بیش از عفو مذنبین است۔ اگر اعلی حضرت از خطائے این مجرم مسکین [illegible] ثواب [illegible] بدست خود کشتہ۔ یا قبر جد فرنگی را آتش زدہ [illegible] نمودہ باشند۔

پادشاہ [illegible] دست بشانہ مجتہد گذاشتہ فرمود۔ [illegible] و وجدان نمایلے دید چشمت را

واکنون برو - دیگر تو را چشم نه بیند -

گفتار چهل و هشتم

رفتن حاجی بابا با صفهان و تصادف و رود وی با رحلت پدرش

من در دل خود میگفتم «احتیاج تکرار این لفظها نیست» - بی آنکه یکبار دیگر به عقب نگرم بی هیچ دل نگرانی از قم و تجسس روی به اصفهان نهادم - و دو سه قران بیش که مرا با صفهان برساند در جیب داشتم اگر منزل را یکی گرفتی - در ایران بهمت شاه عباس این قدر کاروانسرا در راهست که مسافر محتاج به بالین خانگی نمی شود - با همه جوانی از دنیا سیر شده بودم - شاید اگر در قم مانده بودم، باستصواب مجتهد مواظب ترشی و تلخی زهد شده - عاقبت همه را ترشیدم - و هم می تلخیدم - اما میدان عمر هنوز وسیع و ممد امید هنوز از تنگ و تاز جهان خسته و ناتوان نشده بود - میخواستم [illegible] بینا شدم - باید بجهت فراموشی پدر و مادر و عدم [illegible] رعایت حق والدین بوشد -

با خود گفتم [illegible] وقتی که [illegible] آماسیده باد افتخار بودم - و اکنون [illegible] نکشت - حالا که سرم [illegible] خوش [illegible] بیاد پدر و مادر افتادم - [illegible] خود [illegible] شنیده بودم [illegible] آمد -

[illegible]

[illegible]

گفتم [illegible] دوستی [illegible] باتکرار این کلمات رفته و دست [illegible]

در دل گذراندم که «بگذار پدر و مادر ببینند پسری داشته‌اند چون بخانه برسم می‌بینند که ناخلف نبوده‌ام» اما گویا یکی بگوش جانم میگفت که:

در روز مرگ آمدی ای غمگسار دل
وقتی نیامدی که بیائی بکار دل

همسرم که از تأسف زینب در حال بیرون آمدن از طهران با آن حالت تقوی زده بودم بخاطرم می‌آمد.

چون چشمم بکله کوه کلاه قاضی که علامت نزدیکی اصفهان است افتاد دلم در سینه طپیدن گرفت در هر قدم بر اضطرابم می‌افزود که «خاندان خود را چه حال خواهم دید؟ آیا آخوند پیرم هنوز عمامه بیاضش در سر است یا کفن حمائش در بر؟ اقبال همسایه دکان بان که پولهای سیاه و زر دیده از دخل پدر را بهم در [illegible] و شیرینی آب نی کردم دکان نشینیش بسته شده است یا هنوز گشاده؟ [illegible] سرداری که در شب الامان ترکمانان چندان ترسانده [illegible] و [illegible] زاست یا دست اجل بر رویش بسته است.

تا بدیدار منارهای شهر از این قبیل خیالات همی کردم سازو بدیدار خاک پاک شادمان شکرانه اینکه باز وطن با این همه سفر هنوز در خاطرم مانده است دو رکعت نماز [illegible] سجده شکری بجای آوردم. بعد از آن دو سنگ بروی هم گذاشتم و نذر امام رضا کردم که «یا امام ثامن ضامن اگر ضامن من [illegible] و من بسلامت پدر و مادرم بشوی نذر کردم که در راه تو یک گوسفند بکشم و پلو پخته بدور [illegible] خود بدهم».

[illegible] شهر [illegible] که امید پدرم یاد حال [illegible] دکان پدر [illegible]

[illegible]

[illegible] خسته بودم و در [illegible] شب [illegible] است [illegible]

مقدس شده - و شب جمعه را به تخت پولاد بزیارت اہل قبور رفته است"

خلاصه در کاروان سرا باز و منظر من ہماں بود که بود - لنگ ہائے بازرگانان بدیں سوئے و آں سوئے افتاده - در ہر گوشه استر و اشتر چاروادار و مسافران و مردمان دیگر با لب ہائے زنگارنگ - ہمه با ہائے و ہوئے صحبت کناں - پارهٔ مرده دارد و تماشا - پارهٔ لبے ہیچ خیال با آتش ہائے پاستہ تخته بروئے سنگ فرش ہا بصدائے بلند تند در رفت و آمد [illegible] بہ [illegible] ناک و دہم سرا ہمه پر از سود و حساب - دوست ، با ہر کودکے خود دروازه ہا [illegible] - ندیدم ترسیدم که دروازه کاروان سرائے حیاتش کلید شده باشد - ناگاه دیدم قلیانش را چاق کرده - سرش را مے بر داشتش بگذارد -

سر بیچاره بمیان تنها فرو رفته بود - و از خمیدگی قدش معلوم شد که در پشت بار سالیان بسیار دارد -

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حاجی بابا :- چه طور؟ مگر پدرم کجاست؟ چرا دکانش بسته است؟ دم مرگ یعنی چه؟

علی محمد :- ای حاجی! پدر دلاک پیرت سر آخرین‌اش را تراشید فرصت را فوت مکن. برو بخانه. شاید در دم آخر او را دریابی و دعای خیرش بگیری او در حال نزع است. دنیا فانی است. ما همه می میریم. من پنجاه سال است که در این کاروان سرا را می گشایم و می بندم. حالا می بینم همه درها بروی من بسته است. کلید این درها از ساییدن دست ها روز به روز شفاف و پاکیزه تر می شود من از فرسودگی دست روزگار زنگ دار گردیده ام.

ما کاروانیان و جهان کاروان سرا

در کاروان سرا نکند کاروان سرا

فرصت به تمام شدن گفتگو نداده بسرعت تمام بخانه پدر شتافتم در دم در دو نفر آخوند دیدم. با خود گفتم این ها بوم شومند که بجز خبر مرگ دیگر خبری نمی آورند. هر کجا دست اجل کوس رحلت می نوازد. اینان پا را قامه می اندازند.

بی آنکه با آنها سخنی بگویم داخل اطاق شدم. پیره مردی دیدم بروی بستر افتاده. و جمعی کثیر پیرامونش را گرفته و او پدرم بود کسی مرا نشناخته و چون در چنان حال نشستن بی مانع نزدیک پدر داخل توانید شد. کسی با او نشد. جا نشد در یک طرف بجا ماند طرف دیگر. پیره مردی که آخوند قدیم بود به تسلی بیمار می پرداخت میگفت. ها ها اینک که بابای حسن امیر است. انشاء الله خوب نشوی. هنوز عمرت باقی است. شاید دیدار پسر نصیبت شود شاید حاجی در این نزدیکی باشد. ... در حال وصیت مبارک است بهتر این است که برای خود وصیت تعیین کنی یکی از حاضران را وصی کن.

پیره مرد آه کشید که افسوس. حاجی چنان دست از من برداشت که در من امید باز دید خود نگذاشت ... از ... پدر و مادر خود عار ... میراث من تا ... وصیت ...

این سخنان تأثیرے عظیم در من کرد بیش از آن تاب ناشناسائی نیاوردم بنجوا نفس . یاد برآوردم . که حاجی اینجاست حاجی اینجاست حاجی با امید دیدار تو بپائے پوست آمده . دیده باز کن . پدر جان !

من فرزند توام .

پس در پائے بستر دوزانو نشستم . دست پدر را بوسیدم و بہ نشان مهر بشرے اشکم ریخت . وگریه در گلویم گره شد .

حاضرین از این حالت در حیرت دیدم پاره را خوش نیامد و پاره این حال را باور نداشتند . و بعضے مات و متحیر مانده اند .

چشمان پدرم آنکه دیگر تاب گشادن نداشت . دقیقهٔ چند بر رویم دوخته شد گویا جهد می کرد تا مرا نیک بشناسد . پس دست برداشت گفت . الحمدلله نمردم تا پسرم را دیدم . انیک وصی من بعد از آن برو سے بمن کرد . که فرزند اچگونه دلت تاب آورد . که این همه وقت ترک ما گفتی ! چرا اندکے پیشتر نیامدی ؟ خواست بیش [illegible] سخنے بگوید . دیگر ضعف بیماری [illegible] سود نداد و یا زبان از سوئے دیگر [illegible] طاقت و توانش . از دست گرفتم بیهوش بیفتاد .

[illegible] مرا بشناخت . و گفت . حاجی دست مزن . بگذار پدرت بحال آید هنوز نیست مرده است .

[illegible] نگریست گفت [illegible] و [illegible] پذیرفتا نیم [illegible] است [illegible] بعد از آن [illegible] برادر زن [illegible] بود . و امیر میراث بردن [illegible] ترسید . [illegible] و معلوم شد . که سائرین نیز همه قبیل از طمعان میراث [illegible] اخروم [illegible] داشت در آن [illegible]

[illegible]

[illegible] بودند [illegible]

[illegible]

ماندن در اندرون تنها ورده. بغل گشوده. بمیان مردان دوید. که: "کو فرزندم؟ کو حاجی بابایم؟ مادر جان! کجائی؟"

بمحض دیدن — دست در گردنم انداخت. و در کنارم گرفت و با اصطلاحات و تعبیراتیکه مخصوص مادران قابل ترکیب و ترتیب آن نیستند نیابت شادمانی و مهربانی گذاشت.

حکیم شربتی برای بهوش آوردن پدرم ترتیب نمود. خواست بحلقش ریزد. چون ناخوش را از جای حرکت دادند غش کرد. حاضران گفتند. صبر آمد. باید دو ساعت صبر کرد. بنابراین دوا دو ساعت در کاسه بماند.

بعد از سه ساعت خواستند. بیمار را برخیزانند. که روحش از قالب پرواز نموده شده بود.

پیره ملا هر چه گفت "برخیز! وصیت نامه ات را بنویسیم" و خیلی زور کرد. که سرش را از بالین بردارد. کار از کار گذشته بود.

پس دهانش را بستند. پاهایش را رو بقبله کشیدند. کاسه آبی بر بالینش نهادند. انگشتان بزرگ پاهایش را بهم پیوستند. همه "انا لله و انا الیه راجعون" خواندند.

این مقدمات با آهستگی انجام یافت. پس از آن کسانیکه بنام خویشی و پیوندی گرد آمده بودند [illegible] شروع بگریه نمودند و شیون بلند شد. از این اشخاص. دو نفر آخوند که ذکر خیرشان سبقت یافت بیام خانه قرار گرفتند. و [illegible] یکی از مؤمنین بنای کلمات [illegible] آیات قرآنی که اخبار از مرگ میدهد گذاشتند.

[illegible] شیون و شین بر خاستند [illegible] بود. مادرم که [illegible] معروف بود [illegible] که میتوان گفت.

در مرگ" ہیچ امیرے آں قدر عزاداری نشدہ بود"

من تازہ خانہ دید۔ و نو دودمان یافتہ۔ در گریہ حقیقی رشک امثال واقران شدم۔ یا د اعمال گذشتہ۔ و فراموش نمودن اہل و عیال خود میکردم۔ امیدہم کہ بابر بزندۂ من گریہ کنند نہ بمردۂ پدرم۔

در گوشہ تنہا آواز گریہ راستین را با گریہ ساختگی دیگراں دمساز نمودہ بودم۔ ناگاہ آخوندم پیش آمد۔ کہ گریبان بدر تا پدر سردگیت معلوم شود۔ آنانہا۔ پہ پدر۔ و ید بدر"

گفتم "این ثواب را تو بجائے آر" والد وزی از گریبان پیراہنم بشگافت وسہ پارچہ از لباسم بیاویخت۔ وکفش و کلاہم بیرون آورد۔ گو "اقلا باید تا بسر مزار سر و پائے برہنہ بروے"۔

درد مادرم بے درمان بود۔ چادر سیاہ بر سر موئے کناں فریاد کناں حسن حسین گویاں۔ خانہ را از جا میکند۔

دراں حال ہمسایگان۔ و رہگذران۔ و آشنا۔ و بیگانہ۔ و خویش و اقوام۔ در دور خانہ جمع شدند۔ پارۂ قرآن خواں پارۂ گوشش وہاں این اعمال را از سنن مے شمروید۔ بعضے ہم برائے تسلی [illegible] بودند۔ وہر یک باصطلاحے خاص تسلی [illegible] دکان [illegible] میدادند۔

آخوند [illegible] شست

بدیں سخنان بہ تسلیم [illegible] حاجی [illegible]

مگر ما [illegible] بحمد اللہ [illegible]

[illegible] یادگار [illegible] دنیا [illegible]

[illegible] حاصل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بہیں کہ ایں حالت مایۂ شادی است ۔ مثلاً احتمال داشت ۔ پدرت کافر باشد وحال آنکہ مسلمان است ۔ احتمال آں بود ترک باشد ۔ وحال آنکہ تاجیک است ۔ مے شد سنی بود ۔ وحالانکہ شیعہ است ۔ محتمل عیسوی باشد ۔ وحال ایں کہ محمدی بود ۔ با کلمۂ شہادت ودرہاں مرد کہ اولین سعادت وا ریں است ۔
بائے ازیں قبیل چیز البسیار گفت ۔ بعد از تمام ایں افادات مرا بگریہ خود بازگذاشت و برفت !!

مردہ شوی ۔ مردہ روئے را خواستند ۔ تابوتے آوردند ۔ پرسیدند عماری لازم است یا نہ ؟ اشارہ براے آناں کردم آخوند و سائرین مردہ را باآب قراح شستند ۔ و باسدرہ و کافور حنوط کردند ۔ ودر کفنے کہ باآب تربت تمام قرآن را نوشتہ بودند ۔ پیچیدند ۔ و باتحمید و تمجید بگورستانش بردند ۔
از اژدحام مردہ کشاں متشایعین معلوم شد ۔ پدرم خیلے محبوب القلوب بودہ است ۔ بیگانگاں ہریک براے ثواب گوشۂ تابوت را مے گرفتند ۔ تا قبرستان جمعیت لبسیار شد ۔
من نیز باآناں کہ خود را متعلقان مے گفتند ہمراہ رفتم با اذن از من ۔ نماز میت شد ۔ مردہ را بگور سپردند ۔ و باعربی تلقین نمودند ۔ کہ یا عیس اللہ اذا جائک الملکان المقربان ویسئلانک من ربک قل ۔ اللہ ربی و محمد نبی ۔ وعلی اما می والکعبۃ قبلتی و القرآن کتابی واللہ حق ۔ والنبی حق ۔ والکعبۃ حق ۔ والقرآن حق ۔ والصراط حق ۔ والجنۃ حق ۔ والنار حق ۔ والقبر حق ۔ وسوال المنکر والنکیر حق ۔ والبرزخ حق ۔ والثواب حق ۔ والعقاب حق ۔ پیش تا ختم خواندہ سر قبر را پوشانیدہ و آب برآں پاشیدند و حاضران بخانۂ صاحب مردہ برگشتند ۔ تنہا خوندے درآنجا براے قرآن خواندن گذاشتند ۔
برگشتن بخانہ چوں خود بیگانہ وارث پدرم ۔ ناچار از روئے خود نمائی ددا طاق فرش گستردند ۔ یکے مردانہ و دیگرے زنانہ جنانہ ۔

کشان و آهسته رفتند و اعلام غذاے که در راه کرده بودم - بجز اطلاع آمدند
و گفتند و پلاو هم بخرج رفت - سه ملا کرایه کردم یک بلکے قرآن
خواندن در چادر کوچکے که بر سر قبر پدرم برپا کرده بودم - تعزیه
داری که از سه روز تا هفت روز طول مے کشد برپا نمودم و چند
تن از ریش و گیس سفیدان آمده مجلس ختم زنانه و مردانه را برچیدند - گریبانهاے
دریده را دوختند - در آن روز هم ناچار غذا دادم - آنان نیز در عوض هر یک جزوے
از سیپاره قرآن خواندند - بعد از آن مادرم همراهی چند تن زنان بر سر قبر رفت - حلوا و
نان فطیر به فقراء داده با گریه و زاری برگشت -

چند روزے بعد از آن ما را از عزا بیرون آورده بحمام بردند حنا بستیم - و
من سر را تراشیدم - آداب ماتم داری تمام شد و آن وقت بحال خود ماندم
تا لیکارهاے پدر صورتے دهم و بآینده روزها دستور العملے ؎

گفتار چهل و نهم

اطلاع حاجی بابا بمیراث پدر و سوء ظن وے به بعضے

چون پدرم بے وصیت مرد شرعاً من وارث منفرد او شدم و آنانیکه دندان
بمال او تیز کرده بودند محرومی نصیب شان شد براے فرونشاندن آتش دل
بدشنام من پرداختند "ناکس نامرد - بیدین - هرجائی - عاق پدر - با لوطیان
هم نشست - با درویشان هم مشرب - خانه بدوش بے سر و پا" هم
گفتند"

چون مقصود من ماندن در اصفهان نبود - محل سگ باین حرفها نگذاشتم خوار
شمردم - و بیک دشنام ده دشنام جواب میدادم با اصطلاحاتے تازه که

محصول سفرہائے بے اندازہ و یادگار قلندران و میر غضبان بود۔ جواب ہمہ را میدانم کہ پدر و جد شان ہم نشنیدہ بودند۔

چوں با مادر از تعزیہ داری و سوگواری فارغ شدیم۔ در گفتگو بدین طریق باز شد۔

من :- مادر جان! بیا بگو بہ بینم۔ در میان مادر و پسر چیزے پنہان و پوشیدہ نباید بود۔ کار مرحوم بابام چہ طور شد؟ تو ہمسر دیرینہ و محرم اسرارش بودی۔ بنا برایں باید از کار و بار او سر رشتہ کامل داشتہ باشی"؟

مادرم :- (با دست پاچگی) :- فرزند! من چہ مے دانم۔

من (بے تاب) :- مے دانی کہ شرعاً باید وارث۔ قرض میت را بدہد۔ قرض ہائے او را باید دانست۔ ولے بے ایں ہمہ خرچ کفن و دفن کردم۔ من امروز لخت مادر زادم۔ ہیچ در دست ندارم۔ دست خالی، ہیچ کارے نتواں کرد۔ در میاں مردم سرے نتواں در آورد۔ برائے اظہار حیات و در پیش ایں و آں پول لازم است۔ وگرنہ نام من و پدرم ہر دو آلودہ مے شود۔ زبان دشمنان و سرزنش کناں دراز مے گردد۔ در ظاہر پدرم باید توانگر بودہ باشد۔ وگرنہ آں ہمہ زاد۔ کہ در وقت مرگ بہ دیدن خویش منتظر بودند و از دیدار من از ہم پاشیدند۔ و دورش را مے گرفتند۔ مادر جان! بگو بہ بینم۔ پول نقدش را در کجا میگذاشت؟ بدہ کارانش کیا نند؟ تخمیناً مالش چہ قدر میشود؟ بغیر آنچہ در میان است دیگر چہ دارد۔

مادرم :- خدایا! پناہ بر تو! اینہا چہ حرف است؟ پدرت مردے بود۔ لات و لوت آسمان جل۔ نقد چہ؟ تنخواہ چہ؟ نان خشک را بہ ہزار زحمت و بلا پیدا مے کردیم۔ اگر آیند و روند دکانش بسیار مے شد۔ ماروے گوشت و برنج مے دیدیم۔ والا زندگانی ما منحصر بود۔ بہماں نان و پنیر۔ از ماست و پیاز بستوہ آمدہ بودیم۔ با ایں حال از من پول پرسیدن روا؟ پول نقد یعنی چہ؟ مال پدرت عبارت بود۔ از ایں خانہ۔ از ایں دوکان۔ از ایں اسباب خانہ کہ مے بینی و ... ہست و نیست ما ہمینہا! و آخر سخن ایں"

من :- زندہ! تو خوب بجا و بوقت آمدی۔ در سکوے دکان پدرت نشین بیشہ

اورا پیش گیر۔ اگر خدا بخواهد دست مبارک است از یں سر سال تا آں سر سال خلق و
بیکار نخواهد ماند۔

من: بخدا؟ خیلے عجیب است از ابتدائے پنجاه سال کسب و کار۔ نه یک درم
نه یک دینار! این بعقل هیچ آدمی مے گنجد۔ باید فال گیر و رمال آورد۔

مادرم: رمال تلاش، فال گیر و رمال برائے چه؟ بیایند چه بکنند؟ بلے۔ فال گیر
و رمال را وقتے میاورند که بجویند دزدیده و گم شده را پیدا کنند۔ تو مادرت را دزد
می گوئی؟ اگر بگوئی می گویم دروغ می گوئی۔ بر وفات آخوند رفیق مرحوم پدرت به پرسه
او از همه کار و بار پدرت خبردار است۔ یقین دارم او نیز همیں را خواهد گفت۔

من: بلے حق داری مادر! آخوند باید از تمامی حالت پدرم مطلع باشد۔ چه ترتیب
امور پدرم را ظاهر او میداد۔ اگر پدرم نداشت یاداشت و درکجاست او بمن
میگوید۔

بنابر این سخن پیش آخوند رفتم۔ آخوند در همان گوشه بیست سال پیش از یں
درمیان شاگردان بود۔ چوں چشمش بمن افتاد شاگردان را آزاد کرد۔ که بروید۔ دعا
برکت قدوم حاجی کنید که به جامے رود شادی پیشا پیش او مے رود۔

من: آخوند! تو را بخدا دست بردار تشخند نیست۔ مبارکی قدوم کجا و طالع یکباره
از من گردانیده مرا گمان که گر آسمان پیری از دستم گرفت۔ میراثے از وے یادگار
نماند۔ ... وقت شود۔ و ... نزدیک است ... کار من ازهم بگسلد چنانچه
دیگر انتظار نپذیرد۔ ... پیش ... وقت ماند۔

آخوند: ... آسمان و دستهاش ... فان الله یفعل ما یرید۔ یعز
من یشاء و یذل من یشاء بغیر حساب! اے فرزند چنیں است دنیا و همیں
است پیشه بندگان۔ فرزندا آدمی ترک دنیا و ما فیها کند۔ همیں خواهد بود۔ چیزے لازم
نداشته باش چیزے مطلب۔ هیچ چیز دائمی نیست۔

من: آخوند ... ... انتها کرده ... و مرشدی ...
... حرف ... من ... شوی بخت ... شد ... شده
همیں حرف بار می زدم۔ ... ... مطلب شود۔ والتماس ...

که در باب کار و بار پدر من اشتباه برده -

آخوند سرفه کرد - و با وضع حکیمانه اولاً چند تبسم خورد - بعد از آن بعینه همان حرفهائی که مادرم گفته بود گفت - یعنی اعتقادش اینکه پدرم نقد نداشته - و چیزی میراث نگذاشته است ما ملکش عبارت است از آنچه من دیده و میدانستم من. - اولاً قدری سکوت کردم - پس از آن با شدت تمام اظهار حیرت نمودم - که میدانم پدرم بسیار مقدس بود - پولش را بر باد نمیداد - چرا که در کوچکی برمن این قضیه مدلل شد. سلیمان آقا خواجه او نیم پولی از پدرم بقرض خواست و سود بسیار عرضه کرد. پدرم آیه و حرم الربا را نخواند و سود نخواست. مگر از آن بعد خوارش آن را نمی دانم. اما یقین دارم - پدرم مومن پاک منزه از اعمال ناپاک بود -

[illegible] بیم - و باز هم تنها به اولین کسب دکان یعنی به دکان پدر) [illegible] مانده محال - چه لعنت بر اصفهان و بر هرچه اصفهانی [illegible] اینکه [illegible] و هیئت خود را فروخته بازیهائی [illegible] ما را تنهاست اما از این خیال هم [illegible] - این خیال که بیانش را رها [illegible] محکمه قاضی اندازم - پدر کاروال [illegible] درازی و برکت عمرم از خدا [illegible]

[illegible] شده است با این حرفها چه مسلمانی؟ [illegible] که تو میگوئی [illegible] دلم آب شد و [illegible]

[illegible]

[illegible] شده [illegible]

[illegible]

من ـ آرے تنها وارث او ستم - اما کو ارثیه؟ از یک خانهٔ گلین و چهار پارچه گلیم کهنه و کاسه و کوزهٔ شکسته چه فائده؟ بودن از جناب حضرت برای مرده ریگ صاحب مرده -

علی محمد ـ حاجی پولها کو -

من ـ کو پولها -

علی محمد ـ پدر مرحومت [illegible] دست گشاده بود - در [illegible] [illegible] حضرت [illegible] پیدا کند [illegible] [illegible] که بی‌غیرو [illegible]

من ـ [illegible] باشد - وقتی که یک دینار [illegible]

[illegible] پدر [illegible]

[illegible] حال [illegible]

[illegible]

من ـ [illegible]

علی [illegible]

[illegible]

[illegible] پیدا [illegible]

وبنام تو در دامن بازگردانیدند و آں ہمہ غوغا بپاشد۔ (خدا رحم کرد۔ کہ علی محمد نعیم کو روئے و تاثیرے کہ حرفہائے او در رنگ و روی من میکرد نمی دید۔ وگرنہ فسق من بر روئے دائرہ می افتاد)۔

خلاصہ سخن بریں قرار یافت کہ نفر ستدو ماہر ترین طاس گردانہائے اصفہان رابخواہد۔ تامیراث پدرم را بیابد۔ می گفت کہ ایں طاس گردان آدمی است۔ اگر یک ذرۂ طلا بیست گز زیر زمین بلکہ در چاہ مشہور کاشان ہم باشد فوری در میآورد۔

گفتار پنجاہم

تدبیر حاجی بابا برائے یافتن پول پدر و چگونگی حال طاس گردان

روز دیگر بعد از نماز صبح مردکے داخل شد۔ دانستم کہ طاس گردان است۔ کو نپشت بغایت سر بزرگ۔ چشمانش نشین و چنان تند و تیز کہ گفتیم ہ۔ یک نگاہ ہر چہ ہستم خواہد دانست۔ تاج کلاہے با عمامۂ کوچک بر سر موہائے قلندر دار بر شانہ ریختہ ریشش پہن و نہ بیشنت و بہ بنت چشمان تیزش را کہ خواہ ساختہ و خواہ داشتہ ، تر ثت پے در پے می درخشید۔ معلوم می شد کہ آں جانور رنقیس آدمیان۔ بلہ نوعے از شیاطین و بنیان است۔

مرا بہ دو سوال کشید۔ اکثر و تمامے عمر لدیہا وقائع بعد از عود تمرا باصفہان پرسید۔ و دانست کہ دو دوست تشقی پدر مرا بودہ۔ بلکہ گمانم می رود۔ خلاصہ

مانند حلقہ کہ انبار کیفیت ورمشل نعش را استنباط کند۔ ہمہ را ازمن احتراز کرد۔
ہمیں کہ تمام گفتہ ہایم را بدقتی شنید۔ جائے راکہ اکثر اوقات پدرمی گذشت
پرسید۔ اتفاقاً مادرم بحمام رفتہ بود۔ من او را باندرون بردم۔ و تمام دالان ہمہ جا
را دید۔ التماس کرد۔ کہ او را تنہا بحال خود گذارم۔ تا از راہ و چاہ و کار خبردار گردد۔ و تدبیر
آں پردازد۔ چہار یک ساعت تمام آنجا ماند و چوں بیروں آمد۔ گفت کہ یاران
عزیز و مراودہ کنندگانت را جمع کن۔ بعد ازاں من آمدہ کار خود را می بینم۔
بے آنکہ ازایں مسئلہ سخنے بہ مادر گویم۔ از وے خواستم تا یاران پدرام را بنا ہار
طلبد۔ من ہم آخوند و دربان کاروان سرا و متعلقان زن اوّل و خالوئی خود کہ نیکہ بخانہ
مارا ہے داشتند۔ ہمہ را طلبیدم بے خلف وعدہ ہمہ آمدند۔ بعد از نہار سر مسئلہ را کشیدم
کہ طاس گرداں آوردہ ام۔ تا جادو چند و چوں پول پدرم را کہ ہمہ می دانستند بودہ است
بفہمند۔ باایں سخن بسیمائے ہمہ حاضرین نگاہ می کردم۔ شاید علامتے کہ بدردم دوا
بخشد بتوانم دریافت۔ اما ہمہ را مستعد یاری بخود بے غرض دیدم۔
عاقبت درویش تیز نگاہ بہ ہمراہی شاگردے کہ پارہٴ چیزہا در دستمال با خود
داشت۔ بیامد۔ زنان روئے پوشیدند۔ و درویش دست بکار شد۔
اوّل ہمہ حاضرین را از نظر گذرانید۔ اما بر روئے آخوند بیشتر نگریست۔ آخوند تاب
آں ہمہ نگاہ تیز نگاہ را نیاوردہ۔ در زیر لب (لا الہ الا اللہ۔ اللّٰھم وقنی شر من
لا یخاف منک) خواندہ و باطراف خود دمید۔ و دست بر شانہا مالید۔ چنانچہ
نفی شیاطین را می گریزانید سر دوم قدرے بدو خندیدند۔ اما خندہ، ہیچ یکے را بر لیش
نگرفت۔

پس تیز نگاہ شاگرد خود را پیش خواند و از دستمال طاس مسین بیروں آورد۔
و بر اطراف او آیاتے مناسب دزدی و مال یتیم نوشت از قبیل (السارق والسارقۃ
فاقطعوا ایدیھما۔ فلا تقربوا مال الیتیم) ایں مرد کم حرف می زد۔ ہمیں قدر
گفت و۔ (ذالک اللہ عالم الغیب والشہادۃ ولیعلم ما فی الصدور دخائنۃ
العین) وطاس را بر زمین نہاد و قدرے عزائم مناسب بخواند۔
آں گاہ روئے بحاضرین نمود۔ کہ ایں طاس مارا بجائیکہ پول مرحوم کمربند من

پیدا بایست خواہد بُرد۔

پارہ با سستی اعتقاد۔ پارہ با اعتقاد کامل برروے او نگران و چوبے را گل زد کہ باطراف آں پارہ اشکال کشیدہ بود، در دست ما کرد و بہ طاس زدن۔ پس چلہ طاس آورد۔ و او را با دست حرکت داد کہ بہ بینیم۔ کجا می رود۔ چیزے در دم ایں طاس بند نمی شود۔ ما مثل رگے می توانند لیست۔ بزود خواہد رفت۔ انشاءاللہ اما ماشاءاللہ اے طاس! مال را پیدا کن و دزد را رسوا کن۔

بجاری او رفتیم تا طاس را بدر با اندروں رسانید۔ در را بزدیم لہذا از مشورت یکشودند۔ جمعے کثیر زناں بودند۔ پارہ روی البتہ پارہ نیم باز۔ ہمہ بہ معجزۂ طاس بے شکیب۔

زناں را امر کرد تا از سر راہ طاس واپس روند۔ رہبر ما چیزے نتوانست باز داشت طاس را بہ کنجے کہ روزنۂ اطاق بداں جا مشرف بود براند۔

زینکہ میدانستم مادر من است بار ہا جلو طاس را بگرفت۔ تا اینکہ تیز نگاہ با نگاہ تیز و آواز تند او را واپس راند۔ کہ نگر کوری کہ نمے بینی کہ ما کار خدائی مے کنیم؟ خواہ مخلوق بخواہد خواہ نخواہد خالق کار خود را خواہد کرد۔

عاقبت طاس بہ کنجے رسید کہ معلوم بود خاکش تازہ کندہ شدہ است، و باز بایستاد۔

طاس گرداں آستین بالا زد کہ بنام ایزد اکنوں ہمہ خواہند دید کہ چہ خواہم کرد و در زمین را بشگافت۔ نیمہ کوزۂ بیروں آمد و معلوم بود کہ پہلے آں نیمہ کوزہ۔ کوزہ دیگہ بودہ است۔ گفت پول اینجا بودہ است۔ اما حالا اینجا نیست۔ پس طاس را برداشت و بنواخت کہ جان من طاس، عمری طاس!

ہمہ متعجب بدو نگراں۔ گفتند۔ العجب ثم العجب! زہے معجزہ! زہے کرامت! عوزک را ہر دو سے خارق العادۃ را از قبیل معجزہ و کرامت شمردند۔ تنہا دربان کارواں سرا کہ از ایں کارہا بسیار دیدہ بود۔ وحدت ذہنی داشت۔ از آں میانہ گفت کہ دزد کو؟ آنچہ نمودی شعبدہ کارگاہ است۔ شکار کجاست؟ ما را شکار می باید۔ یا دزد یا پول۔ یا پول بے دزد۔ ایں است آنچہ ما را لازم است۔

درویش گفت نه رفیق آهسته این زودی از گناه بیگناه گاه هیچ - مادران همه
بعدا راهی دانیم - هر چیزی را وقتی و هر کاری را هنگامی است -

پس نگاهی تند بحضار کرد - که امیدوارم همه شما را از قضیه بیرون آرم - لطفی
کنم قبول فرمائید - عمل خیلی ساده و آسان است -

همه گفتند بچشم - سو من از درویش خواستم تا عمل را بجای آرد -

با ناز شاگرد خود چیزی خواست و کیسه بیرون آورد - که این کیسه پر از برنج کهنه
است - هر کس را مشتی از آن بر دهان می ریزم - بجود و بخاید و ببلعد - هر که تواند -
لعنت باشد که پای شیطان در میان است -

پس ما را قطار کرد - و بر ردیف مشتی از برنج بر دهان هر کس ریخت - همه بنای
جویدن گذاشتند - چون من مدعی بودم مرا مشتی واشت - مادرم نیز خود را شریک من
قلم داده خواست معاف باشد - قبول نه کرد - که مالیکه می جوییم از آن پسر تو است نه از
آن تو - اگر بسرت شوهرت بود چه مضائقه - اما چون شوهرت نیست تو را هم بباید جوید

مادرم این بار ترش روئی پذیرفت و برنج را در دهان گرفت - ار وا رهای همه
بجنبش افتاد - پاره این آزمون را بازیچه شمردند و برخی برنج را تخیل المضغ می
گفتند - یعنی جاویدنش ممکن نیست هر که می جاوید - وی خائید - دهان را بدرویش
می نمود -

همه بیگناهی خود را اثبات می نمودند - مگر آخوند و مادرم - آخوند با خنده مجانی
و ترس حقیقی دهان را لبسته - برنج را در دهان می گردانید - عاقبت با شکایت فریاد
کرد - که این چه لعن بود - بدهان من انداختید؟ این دانه باب دندان من نیست
برنج ها را بریخت - مادرم نیز از سختی برنج شکایت کنان همین کرد - همه خاموش شدیم -
راه شبه از هر سو گشود - از این واقعه موجب شبه در حق مادرم شدیم - پیره زنی
فغان برداشت - که " این بازیچهای کودکان چیست؟ هیچکس دیده کسی با
مادر و استادش این نوع گستاخی و بی ادبی کند؟ تف بر شما! بد دیدم پسر کار خود
مان شاید دزد خودش است -

درویش گفت: " ما گر دیوانه ایم یا شما - که این طور حرف می زنید؟ در این

کہ فعل او ہمہ راست باشد و در صفت عملی در دست باشد۔ اگر خود او ہم را نمود کہ ایشان آنچہ دیگراں آرند کمتر نبود۔ شاید براستی کہ ہیچ ہستند و تجربہ نے آمدند کہ یکے کہ در دفع ملی تماشے کاشانہ بدیشاں نمود کہ۔ ایشاں خود نے دانند کہ طاس گرداں شہود را کہ ہزاراں نے گویند او برادر کہ ملک و رب اکبر و بار نادر زحل لقب داشت سوالیکہ را کسے نیست نے کرد یا کردہ بود۔ ہمہ راستے دانست، او گفتہ است۔ کہ براے شناختن مجرم از معصوم۔ حیلے بہتر از عمل بہ ہیچ نیست۔

حالا رفیقاں۔ مے بینیم کہ ہیچ یک از شما شیر افگن نیستند۔ شما را ترسانیدن کارے ندارد۔

اگر دریں ہنر من شکے دارید۔ تکلیفے دیگر حیلے سادہ تر و آسان تر مے کنم۔ کہ یکے حریر تو جانور کہ او را زر و قلم ندہد۔ مثل سحر براں کار مے کند و دزد با پاے خود میآید۔ از مشغول ذمہ گی و مال مردم۔ خوردن فارغ مے سازد۔ و ہمہ اینہا از روئے اختیار و رضا مے شود۔ ایں تکلف خاک ریزی بطاس است در ایں گوشہ طاس را مے گذارم وامشب چناں بشدت و سختی عزائم میخوانم کہ بیاری خدا حاجی بمراد خود می رسد۔ یعنی آں لکہ بردہ اند بجائش می آورند۔ فردا ہر کہ مے خواہد ببیند۔ بیاید۔ اگر اثرے و آثارے ندیدند۔ یک مثقال موئے ریش من بگیرد۔"

پس طاس را در گوشہ در زیر تلے از خاک نہفت و مردم در اطراف او جمع شدہ ہر یک از کار او سخنے مے گفتند۔ پارۂ مرا مانند درویش از ارواح خبیثہ و تابع سوء ظن مے شمردند پارۂ ایں گمان را در حق ما دروا آخوندم مے بردند۔ بعد ازاں ہمہ از ہم پاشیدند۔ بیشتر وعدہ رجعت فردا و تماشاے طاس نہفتہ نمودند۔

گفتار پنجاه و یکم

میسر شدن مراد طاس گردان

و خیال حاجی بابا بعد از یافتن پول

از شما چه پنهان من از پیدا شدن گم شده - مأیوس و نومید بودم - اخبار غیبی طاس گردان همین قدر فایده داد - که دانستم که در خانهٔ پدرم حقیقت پول بوده است - و گمان بدی در حق مادر و آخوندم حاصل آمد - پیش از آن امید نداشتم که کاری بکند - ولیکن فردا دربان کاروان سرا و جمعی از دیده وران باز آمدند اما آخوند پیدا نشد - و مادرم نیز به بهانهٔ عیادت یکی از دوستان غائب گردید - ما با جمعیت به کنج طاس نهفته رفتیم - درویش عزائمی چند با جماعت خواند - و با حرمتی خاص رمز آمیز پیش رفت که به بینیم دیشب جنیان و پریان کاری کرده اند یا نه؟

بنام خدا زمین را بشگافت - سنگی بزرگ نمودار و در زیر سنگ بشادی دل من و بحیرت بینندگان - کیسهٔ بزرگی آشکار گردید -

فریاد برآورد که "ای جانم! ای آفرین بر پسر و برجنی"! کیسه را برداشت تا به بینند - درویش تیزنگاه موی ریش در گرد نمیگذارد - و مشت من نهاد - که برو شکر خدا کن بدست من افتادی - حق سعی مرا فراموش مکن"!

همه بر دور من ریختند تا از کیسه چه برآید - من به امید طلا گشودم نقره در آمد - زنگ غم رنگ چهره ام را تار و دلم را تیره ساخت - پانصد ریال در کیسه بود - پنجاه عددش را نیاز چشمان درویش تیزنگاه کردم - که - بگیر! خانه آبادان! اگر بیشتر می بود - بیشتر میدادم با آنکه این ده یک نهادهٔ پدرم نیست - اما باز هم خانه آبادان! بسیار ممنون و متشکرم"

درویش - از حرکت من خوشنود یا ساٹرین پدرود نمود - دربان کاروانسرا بماند - ودر حے بمن کرد که راستی امروز سحر کردیم - من تو نگفتم - که این درویش بیلے نقش است به مردکه اعجاز دارد -

گفتم :- آرے ہرگز مرا باور این امید نبود -

چون چشم بنقود افتاد - رگ طمعم بحرکت آمد - یعلی محمد - گفتم :- باید کار ما را برافعه کشانید - بہمین طور که پانصد بدستم رسید باقی نیز بدستم خواہد آمد - تو نیز شہادت میدہی - که این اقل قلیل ارث کربلائے حسن است -

علی محمد گفت :- رفیق! آنچه بدست افتاد - غنیمت شمار -

آمدیم بر سر قاضی :- اولاً یقین را باید بدہی شک بخری - آں ہم بدست آید یا نیاید - یقین بداں که بعد از مخارج خواہند گفت بروید صلح کنید - سر مردم باید دنیا وارید - وانگہے مگر نشنیده که " ہمه کس را دندان بترشی کند شود - مگر قاضی را که بشیرینی کند گردد "

بعد از استخاره واستشاره - قرار بر شنیدن نصیحت علی محمد دادم چه مدعی ماده وآخوندم بودند - ودر تعاقب آں احتمال داشت که مبالغے دشمن ہم رسانم - ودر آخر از وطن وپیتن ہمه گردم -

بناصح خود گفتم :- [illegible] اصفہان [illegible] فروشم را بائی نیت کرد دیگر بر نجا [illegible] آنکه وقت وحال [illegible] مساعد باشد اصفہان ودیگر مرا نخواہد دید - مگر با قوت وقدرت -

من [illegible] را بدست [illegible] میگرفتم - وخبر نداشتم که طالع چگونه برا [illegible] [illegible] آورده [illegible] شد -

[illegible] وباد [illegible] دکان ماجائے [illegible] خریدن [illegible] اسباب [illegible] دکان واسباب [illegible]

[illegible] داشتم [illegible] انگاه [illegible]

چوں دکان را از علی محمد که او نیز مانند پدرم اندوخته داشت گرفتم همه کس مے داند
که با آں پول به اندازه آں دکان از حیثیت چار دکان خریدن ممکن نبود.
همه باہم صد تومان شد. لهذا بدل کردم. تا سنگینی نکند.
قدرے را برخت ولباس خرج کردم. البته خریدم نه اسپ بجهت اینکه
از طریقت شمشیر بندان نیز شده بودم. بعد از همه زحمات در آں راه و بعد از قضیه قم.
طریقت عزّ سواران را ترجیح مے دادم که اسپ. شمشیر. طپانچه. تفنگ. دیگر بکارم
نمے خورد. کلاه را نمے [illegible] بجائے شال با جوراب گره. شال شل
و مل بسته و عمامے گذاشتم. بجائے قبائے مرچین قبائے بغلے مے پوشم. تا خلائق
همه دانند که مومن شده ام. بالعوض طپانچه. لوله کاغذ بر کمر نهم. بجائے پا السقه.
قرآن حمائلی مے اندازم. بجائے ارسی. کفش بے پاشنه بپا میکنم. بجائے لوطی.
احیلافی وقشنگی. شولیده. کوریده. خمیده قد. دیده بر زمین. دست به شال.
بے جوراب. پا بزمین کشاں. در رفتار بے تختر می شوم. چشم مردم همه بظاهر است.
ظاهر خود را میآرایم [illegible] وقت اگر [illegible] بوسے [illegible] بجائے [illegible] تخرج
[illegible] علی الخصوص [illegible] مرتضی [illegible] شال بزرگ
[illegible] باسکوت
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بود. گفتم که به خوبی بردم. تا گوید فراموشم کرده.

بعد از خیلی اندیشه. راهم بخزیدن جا به مانند قرار گرفت. خریدم در حقیقت در راه و به روی خاطر. زیر انداز خوبی بود.

همه بسیج سفر ساز شد. ظاهر ملائی از بر که هفت ساله ترش تر بستن القاب را بر خود بوقت مرهون گذاشتم. چه لقب حاجی گری مادر زادی. نقداً کفایتم میکرد یک کار باقی مانده بود. ادائے وجه کفن و دفن پدر. راستی تصور کردم که با آن نهیب و غارت خویشاں این خرج سخت دشوار است بارها در دلم آمد که بے خبر از اصفهان بروم. و این بار را بدوش مادر و آخوند اندازم. اما حسن نیت و پاک دلی نگذاشت. گفتم با این حرکت البته موجب دشنام پدر سوختگی اصفهانیاں مے شوم. که بد دشنامے است. بنا بر این بے تاب به نزد ملائے و گوریه کن مرده شو. گورکن رفته مزد همه را دادم. و از همه حلیت طلبیدم.

گفتار پنجاہ و دوم

وداع حاجی بابا مادر خود را و محرر شدنش به خدمت یکی از ملایاں

مادر را بے دلواپسی وداع کردم. آن هم نیز چندان دل نگران نماند. چه او در خیال خود بود. وقتی در بند خود. ندانستم که چرا شیفته مجلسی دیگر بود خود نداشته باشیم.

بدرود گفته سوی ... یکشنبه تا آفتاب بلند شود. مبادا که راه قم را پیموده بودم

دلم بسیار مے خواست - که قدرے در راه لنگ کنم بخصوص در کاشان اما از ترس تضییع وقت به بیهودگی روز نهم - بار دیگر با گنبد مصور مقدس قم دیدارے تازه کردم -

قاطر را در کاروان سرا بستم - و پس از وارسی بکاه و جوش پیشکشی را در زیر بغل ورو بخانهٔ مجتهد نهادم در خانهٔ مجتهد باز بود - و مانند در خانهٔ سائر بزرگان - کبر و ناز و حاجب نداشت - هر کس میخواست می آمد - و هر که میخواست مے رفت - جامها را در در کفش کن نهاده - و به اطاقے که مجتهد در گوشه اش خزیده بود داخل شدم -

فی الفور شناخت تازه نمودم - با اعزاز و اکرام در زیر دست خود نشاند - واز شدت میلے که به کیفیت کار و بارم داشت به تفصیل استعلام و پرسش حالم نمود - من هم به تقریر و تمطیه جوابے دادم و از استخلاصم در سایهٔ او اظهار امتنان کردم - گفتم - اکنون دلم از همه راه سیر شده - و طریقهٔ عباد و زهاد پیشه گرفتن - و از امور دنیوی باعمال اخروی پرداختن - و در سلک علما عمر گذرانیدن می خواهم اگر بوساطت سرکار جائے معین شود که یقیناً عمر را در خدمت شرع شریف بسر برم - اجر این مسئول عند الله و عند الرسول ضائع نخواهد ماند -

مجتهد قدرے بتامل فرو رفت - پس از آن گفت که - مرزا [illegible] از ملا نادان - که یکے از علمای مشهور طهران است - که [illegible] رسیده - [illegible] که هم [illegible] و هم نوکر - یعنی [illegible] سوادے داشته باشد - و [illegible] کاروان - [illegible] و تربیت و تفتیش [illegible] است -

از استماع این نوید دلم چپیدن گرفت - [illegible] منتهی [illegible] بود - بخود گفتم - [illegible] بوشه [illegible] شود - بعد از آنکه مورخ خود شدم [illegible] چه مے شود -

بے هیچ تردد - اظهار شکرانه و امتنان [illegible] نمودم - با دست خود سفارشنامه نوشت - و مهر کرد - به دستم داد - [illegible] و دیگرے این لقمه را ربوده باشد - [illegible] -

شادمان دستش بوسیدم - و [illegible] دیگر داشتم - و آن ملغے بر [illegible] نیاز آورده [illegible] -

عالی محو نشوم.

گفت — حاجی خانه آبادان — همین قدر که ما را فراموش نکردی بس است. احتیاج باین زحمتها نبود. اگر عنایت مرا میخواهی امر بمعروف و نهی از منکر را از دست مده. علما را دوست بدار. عرفا را خوار شمار. بیش ازین از تو نمی خواهم.

پس اذن خواسته بکاروانسرا رفتم. و بی آنکه بزیارت حرم یا ملاقات دوستان روم. سوار شده در همان شب به رپل دلاک، و از آنجا بطهران رفتم.

شام گاه بطهران رسیدم و برای ندیدن قبر زینب از دروازه قزوین داخل شدم. بیمن اقبال دربانان مرا نشناختند. و مانند سائر اوقات مامور به السلام علیکم نایستادند.

در حقیقت نیمچی را در لباس آخوندی دیدن بی تماشا نیست. از میدان و بازاری که وقتی بجز صورت دیگر در آنجا جلوه گر نمی بود بی آنکه کسی بصورت ما اکنون ملتفت شود.

بگذشتم راه خانه ملا نادان را پرسیدم بیش از آن مشهور بود. که کسی نشناسد شب را در همسایگیش در کاروانسرائی ماندم. و برای تهیه حضور، صبح را بحمام رفته دست و پا و ریش را حنا بستند. رختی عوض کرده بدر خانه اش رفتم.

خانه ملا نادان در پشت مسجد شاه. نزدیک خانه زنبورکچی باشی و مانند سه در سرای مغان رفته بود. و آب زده.

دهلیز و حیاطش سنگ فرش. اطاقهایش پر محتشمانه و نه پر فقیرانه فرش گسترده.

در تالار روبروی حوض آخوندی نشسته بود. پژمرده رخسار. بیمار دار. پنداشتم که ملا نادان است. آنچه را همراهان گفتند. که آقا در اندرون است. حالا بیرون می آید. دانستم که آن است.

واشتر تار شده و [illegible] آخوندی [illegible] نشان دیدم بنشستم و صحبت باز شد [illegible] آخوند [illegible] ملا نادان است تا آخوند بسیار کوشید [illegible] و [illegible] عجب [illegible] واقع شد.

[illegible]

من:- بلے جناب۔

آخوند:- البتہ اینجا خیلے وقت خواہید ماند؟

من:- خدا مے داند۔

آخوند:- طہران جائے خوش گذرانی است چنین نیست؟

من:- چنین شنیدہ ام۔

آخوند:- ما در طہران تنہا بہ آدم بد مے گذرد۔

من:- ہمہ جا اینطور است۔

آخوند:- اگر خدمتے بہ بندہ دارید حاضرم۔

من:- خیر لطف شما زیاد۔ خود آقا را مے خواہیم۔

آخوند:- چرا آقا [illegible] وقت [illegible] شکستہ نفسی بہ نحوہ شما [illegible] بخواہید [illegible] است۔

من:- [illegible]

آخوند:- [illegible]

[illegible]

کردند؟ انشاء اللہ تکلیفے نداشتند؟

من ہم بے تکلف گفتم۔ الحمدللہ صحیح و سالم بودند۔ سلام بسیار رسانیدہ اند۔ نامہ را با دقت تمام مطالعہ فرمودند و از مضمونش چیزے نگفت۔ بعد ازاں عذر قلیان نیاوردن خواست۔ کہ چوں من خود قلیان نمی کشم و غدغن کردہ ام کہ مہمان ہم نہ بند۔ تکلیف ما اہلِ شرع ایں است کہ از آنچہ شائبہ نہی و منع رود۔ کف نفس نمائم اگرچہ در حرمت قلیان نص صریحی نیست۔ و از مسکرات بودنش ہم مشکوک است و در نزد اہل تسنن و تشیع ہر دو استعمال آں خیلے متداول است۔ اما چوں احیانا کیفیتے مخامر وار دے دہد و باعث نوعے دوار مے شود۔ لہذا احوط اجتناب از آں است۔

پس از صوم و صلوٰۃ و از سائر عبادات و طاعات خود در سخن گشود۔ و من با خود مے گفتم کہ لقمہ کہ مجتہد قم گفتہ بود۔ چنداں ہم چرب نباید باشد۔ صورت بیان و عیان او را قیاس کناں دانستم کہ سادگی بیرونش با تکلفات درونش منافی نباید باشد۔ اما تر و تازگی صورتش را با آنچہ گفتہ بود موازنہ کردم۔ گفتم آقا نباید چنداں پابند قوانین پرہیزگاری خود ہم باشد۔ البتہ راہ تاویل شرعی را خود نیکو مے تواند جست۔ و با ایں ظاہر سازی در معنے۔ باید خیلے نقش باشد۔

گفتار پنجاہ و سوم

تدبیر ملّا نادان در اندوختن پول

آخوند زمانے چند بیرون رفت۔ و ہمیں ملّا نادان مرا با خود تنہا دید کاغذ مجتہد قم را نجیب بر درد۔ بموجب ایں سفارش نامہ در نزد خود نگاہ داشت و از من از حال کیفیتم سوالے چند نمود۔ و جواب ہائے خیلے حذر کرد۔

پس این مسئله بایں طور کشوده - که مادتی بود - مانند توئی را می جستیم - اما مخبری یافتیم. این اخوند که حالا ان اطاق بیرون رفت معاون و دستیار من است - اما بسیار ناپاک است - آدمی دلم میخواهد که مال مرا مثل مال خود بداند - و با لقمهٔ نانی که می خورد - قناعت کند - و زیاد طلب نباشد"

چون غرض من (چنانچه به مجتهد قم گفته بودم) با زهد و پارسائی و در زیر دست علمای ماندن بود تا بر جای پایه جا شوم - جواب دادم: "به کار آقا من آدمی جهان گشته و جهان دیده ام - تکلیف خود را میدانم - و ان شاء الله مرا در خدمت خود آدمی - راست کار و درست رفتار - بدلخواه فرمان بردار خواهید دید"

گفت: - تو هم آسوده باش - که در خانهٔ من سعادت دارین نصیب تو خواهد شد۔

اولاً بدانکه من عماد الاسلام و قدوة الانام - نخبهٔ ملت حنیف شرع شریف المنوذج دین احمدی و ملت محمدی علیه - اجتهادم بهمه جاری و فتاوی و احکامم بهمه ساری است - شاربین خمر را حد می زنم - زانیان محصنه را رجم می کنم - و امر معروف و نهی از منکر و تالیف قلوب و موعظه و خطابت وعید و [illegible] - حاجی بیغمبر اسلام و رهنمای خواص و عوام - آیت عظام [illegible] معنی قائم اللیل [illegible] و [illegible] عبرة للناظرین و صوم و صلواتم اسوهٔ للسامعین است - و بحکم اجتهاد خود - از استعمال [illegible] و [illegible] نوع قش و حریر مجتنب و مو[illegible] [illegible] [illegible] گنجیفه و شطرنج و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] داب و دیانت و [illegible] [illegible] و در باب تخفیف [illegible] [illegible] [illegible] از من استفتا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] یک [illegible] [illegible] [illegible] - حاشا و

اگر دہان بہ کلا و نعل مے گشودم۔

اگرچہ ایں قدر شدت در پرہیزگاری بمذاق من گوارا نمے نمود اما بازاز امتحان از ظاہری دریغ نداشتم۔ و بمناسبت مقام اظہار استغراقی مے نمودم۔ کہ حیلے حذف مے کرد۔

از انشاء امتحان و استغراب من سرگرم۔ شروع بسخنان آشنا کرد۔ کہ پارسائی من بہ بیں تا بچہ حد است۔ کہ از زن گرفتن اجتناب کردم۔ فکمال نفس من در ایں باب از درجہ کمال نفس حضرت نبی مآب گذشتہ است۔ کہ آنجناب در تعدد زوجات از حضرت سلیمان گذشت۔ و من در ترک تزوج از عیسیٰ در گذشتم۔ کہ یکے ہم ندارم۔

در ایں خصوص بحدیث شریف اخیر امتی لعابی کہ (رجل خطب) عمل کردہ ام اگرچہ سنت نخوح بجا نیاوردہ ام۔ اما از ثواب ایں سنت محروم نیستم دیگران را بمناکحت و مزاوجت مے رسانم و تو را مے خواہم دریں ثواب شریک سازم۔

اگرچہ در گشت [illegible] از کشا ورزان [illegible] کہ سر رشتہ تو بودم۔ اما باز سخن [illegible] [illegible] و دنبالہ سخن را بدیں نوع کشید۔

درمیان خودمان باشد [illegible] سنت۔ از وظائف اسلام بقدر یک فرنگی [illegible] تا چہ [illegible] ایں گونہ مو دہم ودہ نبدہ شما ملا نادان منافع عوام [illegible] من شرع مطابق و موافق کردہ بقوت تتبع احادیث و اخبار [illegible] نمودم۔ کہ بلے ضرر و [illegible] منافع [illegible] [illegible] و مذہب شیعہ [illegible]

[illegible]

[illegible] از عہد [illegible] و [illegible] اب

[illegible]

ملا باشی کرد در سرکار خرجهایی است - و در حساب کار خود نیست دو باره است. تکلیف ما پسندید - چه چیز خود را در آن دید.

راه این شیعه را دست اجتهاد من گشاد - و این فکر از خیال یکی من نزاد. و ملا باشی هیچ بهره از آن من نداد - و این تدبیر هم با اسم او نقیم رفت من هم - رهنما و نفی تقلید آن کرده ام - که زمام حل و عقد این کار خانه ابداع را به نفس در دست گیرم و خدمتی خاص بعام کنم و لی زنهار این راز را سربسته دار - که ملا باشی بو نبرد - آنچه از دستش بر آید فرو نمی گذارد - شاید عاقبت مار اخراج بلد کند.

ملا نادان مشغول این سخنان - و من [illegible] با خود می گفتم: آیا این گونه آدم می تواند - عماد الاسلام شود؟ مجتهد [illegible] آن چیزها نیک گفت - آیا راست است؟ اما چون [illegible] بر جا شده - از مراتب متشرعین بی خبر بودم ناچار تصدیق سخنان وی نمودم. و او مطلب را بدین طریق پی کرد -

من مواجب علاوه نمی دهد - [illegible] دولت [illegible] موجود است تنگی می کشی - مرد پای [illegible] صفت [illegible] مهمان دار صبر پایی می بایستی - نوکری [illegible] نشینی [illegible].

[illegible] فوات باز [illegible] [illegible] چه چوب خواهد [illegible] [illegible] [illegible] پایست [illegible]

[illegible]

و بود [illegible] [illegible]

پیدا کرده ام معلوم شد [illegible] [illegible] [illegible] ننگ ندارد - و به ننگ نام [illegible] و شهرت [illegible] [illegible] از هر در که باشد شهرت دست [illegible] [illegible] من [illegible] چنین مخدومی و سالک [illegible] [illegible] [illegible] که ترک این تکلیف را [illegible] [illegible] [illegible] بعماد الاسلامی شهرت داشته - [illegible] است - [illegible]

وردوادم۔

پس ازاں گفت۔ کہ "انشاء اللہ درایں باب عریض وعمیق۔ صحبت خواہیم داشت اکنوں مرا ملاباشی خواستہ است۔ باید بروم" در وقت بیروں رفتن گفت کہ "من از جاہ وجلال خوشم نمے آید۔ وزیاد از لزوم نوکر نگہ نمے دارم" وراست مے گفت۔ خدم وحشم آقا۔ عبارت بود از یک آتش پز۔ ویک نوکر پاسبانم۔ ناظر وفراش ومیر آخور۔ ودر سر طویلہ اش بیش از یک خر سفید نبود۔ کہ میگفت "بہزار مشقت گیر آوردہ ام۔ چوں خر سفید نشان تشخص واعتبار است۔ ومشتریش و بدست آوردنش دشوار چوں کار وبارم روز بروز ترقی واعتبارم در تزائد است انشاء اللہ بعد از تجمر تبغل ہم اختیار خواہم کرد۔ استرے میخرم" من ایں فرصت را غنیمت شمردہ گفتم۔ کہ "اگر سرکار آقا میل داشتہ باشند۔ قاطرے از بندہ حاضر است وموافق دلخواہ سرکار" بعد از گفتگوئے قرار براین شد۔ کہ او بسمت خادمی بہ قاطر من ومن بسمت مخدومی بہ خر آقا سوار شوم۔ وچنین کردیم۔

گفتار پنجاہ وچہارم

دفتردار متعہ خانہ شدن حاجی بابا

ہمیں کہ دستور معین گردید۔ دلالان شخص مرا بزنان وشخص زنان را بہ من معرفی کردن خواست۔ تا بہ رشتہ ہائے اتحاد در شان پیدا کنم۔ وباید وارد در تعیین وتعریف شان [illegible] در رشتہ نویسم۔ وچند وچون ارزش ومقدار شان را معین سازم۔

نخست ببازار رفتہ بہ دوستداران چیاوش خود بصورت آخوندان آراستم۔

نخست به بازار رفته قبا و دستار و عبا و شال خود را بصورت آخوندان آراستم.
بعد ازان بمتعه خانه رفتم. چون از پیش خبردار بودم. سر زده داخل شدم.
متعه خانه مختصر خرابه بود منحوس و خراباتیان بقلیان کشیدن مشغول از دیدارم. رو پنهان پوشیدند.

سلام دادم. که ای بانوان حرم سرای عفت! ملا نادان مرا بخدمت شما فرستاده و معلوم است. از برای چه؟ پس این رو گرفتن از برای چیست؟ و از که؟.

از در التفات در آمدند. که خوش آمدی سایه ات از سر ما کم نشود ان شاء الله قدمت مبارک است و آخرت بخیر۔

پس دو تن پرده از رخسار برانداختند و گلزار جمال را عرضه ساختند دیدم. که شاخ گل نسرین شان را از گردش ایام خزان است و چراغ لالهٔ شان را از دم سرد روزگار آفتها با همه وسمه و سرمه و خط و خال شکنج عذار شان از دور نمایان بود.

بانگ ایشان رو چنان تیورهٔ قهقهه بر ریشه تو فانیدند. که کم مانده بود. چه تاب شوم. بی اختیار گفتم: "روی پوشیده ای قران خانگی که عقل را بدیوانگی ره نما شدید. چشم بد دور. این چه چشمان نیکوست. چشم زخمی باید. این چه [illegible] [illegible] سپند سے بوزانید. [illegible] [illegible] است. آتش [illegible] بجان من. [illegible] نهان [illegible] [illegible] [illegible]. [illegible] شود. اما شما بخدا آن [illegible] [illegible] [illegible] مستحق [illegible]؟

رحیمت [illegible] [illegible] [illegible] باشد۔

آن دو روسے بازال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دارد. [illegible] نیاز است. [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نهان باشد. تا چه رسد به [illegible]. [illegible] [illegible] [illegible] کشادی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] است:

گفتم شاید چشم من شور است [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

افلاک از شرم افہمیدہ است - از آخوندی مفلوک پوشیدن دریغ است -
بالتماس من و اصرار آں وقت تاب نیاوردہ گفت :- خوب حالا که باید پردہ از
کار برداشته شود - بگذار آنچه در رو یک است پخته آید - با ہزار غنج و دلال نقاب
از جمال برداشت - چه دیدم ؟ مخدرۂ عصمت سرائے حکیم باشی شاہی - مخدوم
قدیم بندگان پناہی - میرزا اسحق - خود شئے حیرت آمیز بر آوردم - که سبحان الله!

(آنچه مے بینم به بیداری ست یارب یا بخواب)

چشم مالیدم که منم و او یا کار پری و جادو -

گفت :- عجب مدار - من ہمانم - که میدانی - اما تو که قاتل شوہر منی بایں لباس
زہد و تقوی چه کار - ؟

من :- مگر شوہرت ! چه شد - مرا از مرگ شوہرت چه خبر ؟ وقتے خادم و
مخدوم بودیم آں وقت گذشت - یادش بخیر - او مرد خدا بیامرز د شما زنده - آید -
خدا عمرتاں [illegible] !

خانم :- [illegible] کاری مغرورش - تو باعث مرگ زینب شدی مرگ
زینب سبب [illegible] کندن [illegible] حکیم - و ریش کندن حکیم سبب فلاکت او و فلاکت
او سبب مرگش شد - پس سبب مرگ [illegible] تو شدی - [illegible] او را کشتی

من :- [illegible] چه [illegible] تقصیر [illegible] چه [illegible] ننگ از شوہرت دور تر
بود - [illegible] نگوید تو او را [illegible] کشت ، گناہ ایں -
[illegible]

[illegible] چشم من [illegible] !
[illegible] گذشتن [illegible] رواج
[illegible] کاروا ریم اچه
[illegible]
[illegible] کیفیت خود
[illegible]
[illegible] شاہی [illegible] عقل و اشتم پادشاہ برایم

ے عمر و بختم از همه بیش و زیبائیم از همه پیش بود - اما از بازی فلک غافل نتوان ماند - زن تو باندرون آمد به تیر سرکش دفش و بقوت قند و فعل پادشاه را از دست من ربود و از ترس اینکه مبادا آب رفته ام - باز بجوی آید - تا از اندرون بیرونم نکرد - نیارامید تا مرا بحکیم باشی بخشید - از بهشت بجهنم - یعنی از میان مشک و عنبر بمیان معجون و مرهم افتادم این حکایت زینب در اندیم - من توسلسله روشنتوانی ندارم - بحکیم باشی هم مرده - بعد از آن خیلی کوشیدم که باز بیخبر باندرون پیدا کنم - تا گوش شاه برسد - اما هیهات! از آن فایده - نه چنان راه چشم و گوش را بسته بود - که ممکن باشد لیکن میرزا حاجی بابا! مگر یکبند آن ریش پادشاه معتقد بودم ریش شوهرم را کندند - ناچار در کوچه و بازار بسراغ خریدارم افکندند -

پس از اطلاع زینب - [illegible] شروع کرد - بنا بیاسی گریه کردن دلداریش دادم - [illegible] - [illegible] این کلیه احزان [illegible] بیابیت گلستان [illegible] شود - [illegible]
[illegible]

[illegible] وقت من نگذشته است [illegible] رسیده - [illegible]
[illegible] هنوز [illegible] آب [illegible]

[illegible]

[illegible] بود -

[illegible]

[illegible] بود -

[illegible] خود [illegible]

عرضه داشتند - و من هم اسم و رسم و خواص و قیمت ایشان را در جریدهٔ محل خود ثبت کرده طوق الفائے خدمت هر یک را جداگانه بگردن گرفتم -

در وقت بیرون آمدن از خانه یکے از دور فریاد بر میآورد -

"فراموش نکنی - که من هجده سال بیش ندارم"

دیگرے میگفت: "پیوستگی ابرویم را فراموش مکن"

گفتم - اے چشم! خاطر جمع باشید - خواہان پیدا بشود ؎

(من حدیث همه از سرو و گل و لاله کنم).

در دل خود گفتم: "ثلاثهٔ غسالهٔ مرده شو برده پس بکثافت بشره و عنق منکسرهٔ ایشان خنداں و برائے خنکی دل - بآں سه کندهٔ تنور دوزخ - و مترس بستان زنخ دشنام دہاں پے کار خود گرفتم"

گفتار پنجاه و پنجم

ملاقات حاجی بابا با عثمان آقا که

او را مرده انگاشته بود و زن دادن با او

بعد از ترتیب دادن مقدمات کار خود برائے پر کردن کیسه ملا نادان بجانب کاروان سرائے که بیشتر از همه جا محل آینده و رونده بود - روان شدم - در نزدیکے کاروانسرا اشتران و استران بسیار بود بار بسته دسته دسته بصورت قطار دیدم - چون آمدن کاروان تازه را خبر داشتم - دانستم که زوار مشهد اند - در گوشهٔ ایستادم تا غلغله و هیاهوئے کاروانیان فرو نشست - داخل صحن کاروان سرا شدم و با امید آنکه یاری

بحث یکے از استانهای مشهد بود و من چشم بر ما غیب جنبانیدم - و در وقت مهلت
مے نگریستم - اگرچه بعد از کتک خوردن من رنگ مشهد لباس شهیدان عیالی قلاده
کرده بود - امّا در شناختن آدم ماهر بودم - و بیوه بخت مشتریان مشهد چنان
در نظرم بود که بعض ایشان هر کدام بوده شناختم -

از آنجا که امید در کار برگشتن بودم - ناگاه یک مرد دهقانی بلند و باریک صورتے
حلیم و ... گفته - خیال عثمان آقا خواجه او لیکن در خاطر جلوه گر ساخت -
با خود گفتم :- که این هیئت اقش بنظرم آشنا مے آید، اگرچه یقین داشتم
که عثمان آقا تا آن گاه فدائے سخت گیری ہائے ترکمانان شده است - امّا
باز دیده از دیدارش بر نداشتم - هرچه زیاده تر نگریستم خیالم بیشتر قوت می گرفت
که عثمان آقا یا برادرش یا عمه عموی ای اوست ، بهوائے شنیدن صدایش
نزدیک تر رفتم - امّا با زیاد طلب از قلیان بر نمیداشت - تا صدا در آورد -

بعد از مطلے بسیار ، عاقبت سرے بالا کرد و از تاجرے که اندر حجره اش می گذشت
پرسید - تو را بخدا ! هیچ میدانی که نرخ پوست بخارائی در استنبول چه طور
بوده است ؟"

بمحض شنیدن این سخن گفتم والله - خود عثمان آغاست بالله - خود عثمان آغاست
پیش رفتم و آشنائی دادم - او در شناسائی پیش از من متردد شد -

بعد از گفتگوے بسیار یکدیگر را بشناختیم - و در کنار گرفتیم من مے گفتیم :-
- ریش تو جو گندم شده است !

او میگفت :- عجب ریش سیاه خوبی بهم زده ، او مے خندیدم - پس
با کمال آهستگی و وقار - از ایام گذشته و دنیائے ناپایدار سخن گشودم - دیدم
که اعتقادش بقضا و قدر همان است که بوده و بجائے اینکه از مصیبت کمتر شود افزون
تر و استوار تر شده است - پس بطریق اجمال - از وقت مفارقت تا زمان مواصلت
سرگذشت خود را بدین گونه بیان کرد -

چون تلخے ابتدائے ایام اسارت را گذاشتم روزگارے از آن شد که مے پنداشتم
همدم و هم نفسم شترانے بودند - در بردباری و نرم خوئی هم مزاج و هم خوئی - از خورک

بگذرد۔ اما آب کے گوارا آشامیدم۔ انچیزے کہ تشنگی مے کشیدم تو توان بود۔ سالہا با محال بودن بامید خلاصیم گذشت۔

ناگاہ چرخ بازی گر۔ از آں بازیہا کہ بخاطر کسے خطور نمے کند باخت۔ مرا بامید نجات انداخت۔ زندے پا چہ ور مالیدہ درمیان ترکمانان بادعائے پیغمبری برخاست۔ ویش بود۔ تبر دستے دو سہ معجزہ تنگ مغزان دو دو ویش را گرفتند۔ ترکمانانیکہ مال خدا و رسول را مے زدند۔ ہرچہ داشتند۔ نثار پائے او نمودند۔ و مرا از خط فرمائش نمے کشیدند۔ من لباس سنت و سیادت۔ یا و پناہیدم بنام خدمت بدیں مبین سپے سرہا از دست ترکمانانم خلاصی داد۔

نیمہ جانے مشہد انداختم۔ از برکت قضا درمیان تجار بغداد از یکے خویشاوندانم سرمایہ چیزے گرفتم۔ رواج متاع بخارا در ممالک عثمانی مے دانستم۔ تا بہ بخارا رفتم۔ در ... افت ... یان و تجارت ترکمانان درمیان بخارا و ایران راہ سوداگرے شد۔ ... نقد اندوختم۔ کہ بدیار من توانم رسانید۔ با چیزے نزاید۔ اکنوں با چند ... ز منتعہ بخارا و کشمیر محمول باستانبول میروم۔ و بعد از فروختن اموال بہ بغداد بسے خانہ و ... ل و عیال پر میگردم۔

سپس گفت: اما تا جمع آمدن کاروان۔ بہار۔ در طہران خواہم ماند۔ و داد۔ ولی از خوش گذرانی پائے تخت ایران خواہم داد۔ در ایں مدت درمیان ترکمانان از لذائذ جہان محروم بودم۔ راہ گذرن در طہران چہ طور است؟ میدانی؟"

دیدم کہ بنگاہ شاہ راہ بخت زن حکیم و جادۂ کار من باز شد از اول طبیعت عثمان آغا را سے دانستم۔

گفتم: - لذت طہران عبارت از زن بردن است و آوردن آں ہم دست من۔

زیں قضیہ مرا محقق شد۔ کہ ہر آئینہ در دنیا قضا و قدرے است بیہودہ سخن باید در زی نمے شود۔ چنانچہ دست قضا از شرق یعنی از اقصائے خراسان زر ... خوش گذرانی۔ بہ پشت سر عثمان آغا مے زند۔ و بجانب غرب مے دواند۔ ... بہ ... نے اینکہ خواجہ اولم بازلش خوش گذراند۔ در آں اوقات

در طہران میراند مرا با ہمہ اوقات تلخی برائے زحمت کشیدن درایں کار۔ از جنوب بشمال۔ یعنی از اصفہان بری میگشاند (اذا اراد الله شیئاً فانما یقول له کن فیکون) زن حکیم از سائر زنان گندہ تر و عثمان آغا ہم گندہ سر حضور کردم۔ قبول شد د۔ (وافق شن طبقه) افتاد۔

بدخوئے زنگ باندک اعتدالے استحالی و تعریف پیوستگی ابرویش را فراموش نمودہ تا بقوس و قزح رساندم۔

خلاصه از سراپایش چناں تعریفے بعثمان آغا نمودم۔ که آب در دہانش بگردش آمد۔ پس دواں بہ نزد ملا نادان رفته۔ از نوید ایں فتح و ظفر چہرہ اش بشگفت۔ سوائ شرح حالی آں دو گندہ با بیاباں واقع حظے کرد۔ و گفت۔ اما پیش از کار باید توصیغہ متعه خواندن را بیاموزی تا عمل عقدت بر وفق شرع باشد۔ بدانکه در متعه دو وکیل لازم است یکے از طرف مرد۔ و دیگرے از طرف زن۔ و صیغۂ ایجاب و قبول۔ باید بعربی جاری شود۔ مثلاً بعد از تعیین مدت و مبلغ و وکالت۔ وکیل زن بطریق ایجاب میگوید۔ (متعت نفس موکلتی لموکلك علی الثمن المعلوم فی المدة المعلومة)

وکیل مرد بطریق قبول می گوید۔ (قبلتها لموکلی علی الثمن المعلوم فی المدة المعلومة)

و چوں احوط آں است۔ که صیغۂ۔ متعت و قبلت۔ با حرف تعدیه متعدی شود۔

وکیل زن مے گوید۔ (متعت نفس موکلتی لموکلك بموکلك من موکلك علی الثمن المعلوم فی المدة المعلومة)

وکیل مرد میگوید۔ (قبلتها له بعقد و عقد و صیغه علی ثمن معلوم فی المدة المعلومة)

پس قرار براں داده۔ [illegible] ملا نادان [illegible] از طرف [illegible] واقع شده۔ چو شخص [illegible] [illegible] فرصتہا را برائیگاں از دست نبید داد۔ [illegible]

چوں ایں خود را انگشت نمای عالم ساختم معلوم است که رنگ غیرت در چهره ملان
را مقابلم گفتند ملانا ساختگی نیست ابله بے پیوست نیست و کرّه جهنم
اقبال آب که می گیرد گندگی و کفتی صفت نیست ۔

بارے بر راستان ایں داستان پوشیده و پنہاں نماناد کہ زن حکیم را سے
جلوه گری و دلربائی عثمان آغا کہ بے اضطراب بود ۔ گویند خود سراغ جمہرے چیدا
کہ استیلائے میں تنگی نمایاں داشت ۔ و من براں سر بودم ۔ کہ با ہمہ و
بہرہ و سرمہ و بزد و کمان ابرو و بغمزه چشم آنچنا باید
مغرور بود ۔

از نزد خانم به نزد عثمان آغا رفته ۔ دیدم ۔ کہ حاضر یراق
ایستاده است ۔

چوں دیرگاہے میان کثیر و سرگین حیوانات بسر برده بود ۔ صفائے سر و صورت
واستعمال عطر و طیب لازم داشت ۔ بحمام رفت و دست و پا را حنا و ریش را رنگ
بست ۔ لباس عوض کرد بدست خود را بخلاف عادت مستمره چشمائے تابید ۔ پس
بالک یراق خود ۔ یعنی بنده به نزد ملا نادان آمدیم راستی عثمان آغا با آں ہیئت
ہیچ نبود ۔ پانزده شانزده ساله کوچکتر از خانم مے نمود ۔

ایں قرآن نرو ماده تماشا داشت ۔ عثمان آغا بحکم اینکه یک بار حق الرویة
دارد ۔ خیلے گردن دراز کرد ۔ تا رازے از پرده براند ولے خانم نه از آں استادان
فن بود کہ از پرده رازے برد اندازد ۔ در زیر رو بند عشوه و کرشمہ لئے چند
اظہار کرد ۔ کہ دل سنگ آب نمودی ۔

من از دور در تماشا و در دل بے مسرت و ذوق نبودم ۔ اما ایں را ہمخیال
مے کردم ۔ کہ اگر عثمان آغا از فقره پنجاه اشرفی مطلع شده باشد ۔ بخواہد اورا
بپائے حق متعہ بگیرد ۔ چه خاک بسر ریزم ۔ بارے صیغه شرعی جاری شد ۔ و به چرا
قسم مے تواں خورد ۔ کہ تا آنکہ با ہمہ گردن درازی و کوشش عثمان آغا سر موئے
از اندام خانم ندید ۔ و ہم سوگند میخورم ۔ کہ بعد از ویدن ہم عشق عش نکرد ۔ ہمیں کہ دیدها
بہا التمتعش زلیخائے مصر و لیلائے عصر نیست ۔ مرا بخنارے کشید ۔ کہ حاجی روایت

سفید سیاه من هم، خوش گفته‌اند بجسم که اش جوان بود ـ درویش پیش از گردن خود وتلخیصِ دانشت!

من بدست و پا افتادم ـ وبرائے تزکیهٔ نفس خود گفتم: ـ این زن مستفے چشم وچراغ اندرون پادشاهی بوده است ـ وانگهی دو زن چندان جوانی و زیبائے فرما نیست ـ سازگاری ومطابقت ستاره شرط است ـ گذشته از این ایں امر شعبده بازی بخت وطالع است! گفت: ـ بلے بخت وطالع بدیں جو لبے نیست ـ نه هرگز یک ویک سه وند هیچ وقت پیر جوان مے شود ـ

مے ترسیدم که آنچه داده بود ـ باز خواهراما بملاحظه اینکه از زن متعه جمال خواستن از جیب سنگ چاقو ساختن را ماند ـ و زنے که با عمر دو زید بخفت و خیز یک ساعته راضی شود باید از چه قماش باشد ـ تا آلت و کهنه اسقاطے نباشد تن بایں کار ها در نمے دهد ـ بنابریں صدائش در نیامد ـ ما منتظر اینکه مهمان آقا شکار خود را عقاب وار برباید ـ برخلاف پندار ما با کمال طمانیت روئے به نکره کرد که: هر وقت دلت مے خواهد بیا ـ مرا به بین! و راه کاروان سرا پیش گرفت ـ

(آقا بیدار بخت خاں)

گفتار پنجاه وششم

پریشانی اوضاع ملانادان از نکبت حبّ جاه وحرص بیجا!

بعد از راز داری ملانادان دانستم ـ که نه تنها ناخوش حال بوده است ـ بلکه مرض

جاه پرستی را هم دارد۔ هم واعدش شب و روز آنکه ملاباشی طهران شود۔ و درین باب از هیچ تدبیر و تزویر کوتاهی نمی‌کرد۔ در مسجد امامت داشت۔ و در مدرسهٔ شاه صدر بود۔ در میان مردم و غوغاے می‌انداخت۔ تا خود مرافعه کند و در دربار خاصه در روز نوروز بالادست همه علمائے مے ایستاد۔ و از همه بیشتر در دعا و ثنا قیل و قال و ولوله مے کرد۔

بایں وسیلتها قبول عامه خوبی پیدا کرده بود۔ ولے آنان که از آں روئے کارش خبردار بودند۔ گاه هم بارش نمیکردند۔ برائے اثبات ایں مدعا و دگر گونئے اوضاع من ایں قضیه روئے فزاد سرمائے زمستان از سرا بالی دست برداشته بود۔ و تابستان پائے پیش گذاشته از جانب جنوب ایران خاصه از لار و فارس خبر خشکی و آثار قحطی بهر سو پراگنده و در جانب شمال هم بیم ایں معنے می رفت۔

پادشاه بملاناداں مرد دعائے باران کرده بود۔ و ملاناداں در تلاش افتاده ایں فرصت را دست آویز خویش ساخت و برائے اظهار دینداری و غیرت دین پرستی هم چیزے برخاست۔ بقول عامه فریفته خواست تا در میدان رقابت گوے برانگیزد با جمعے ساده دین دینت خارج [illegible] نماز گذارد۔ [illegible] نخواست خشکی [illegible] از هر صنف با ملاناداں به [illegible] ملاناداں از ایں معنے بجائے نصاری و یهود دیگران را نیز همراه برد۔ با فایده حاصل نشد۔

چناں آسمان بر زمین شد بخیل
که لب تر نکردند زرع و نخیل
بخوشید سرچشمه‌هائے قدیم
نماند آب جز آب چشم یتیم
نه باران فرود آمدی ز آسمان
نه برمے شدی بانگ فریاد خواں

[illegible] خشک تر بود۔ تحریک باطنے او جمعے

بدعادہ ستش آمدند۔ ملانادان پروستے بلاناں نخود کہ تلے مردم طہران مے بینید۔

حقیقت پاک شیداست از میانہ
محبت برطرف شد از زمانہ
زبس کردند مردم روسیاہی
بدل شد باغضب لطف الٰہی!
بمیخانہ چناں روئے نیاز است
کہ خشت خم او مہر نماز است
ز مسجد نعرہ مستاں علم زد
مؤذن بانگ از آنجا بر قدم زد

[illegible] بلا بجز فسق بر ملا [illegible] خارج [illegible] یاران [illegible] پیشوا شیعہ کجا شائستہ ترسایان [illegible] دیگر تواند بود؟ ایں ملا [illegible] سعید [illegible] ساختند۔ و بر و دیوار دار الخلافہ [illegible] کو [illegible] طہران [illegible]

[illegible] نوشتہ

[illegible] امیر واللہ خان [illegible] المومنین [illegible] دیگر [illegible] است

[illegible]

[illegible] بسم اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وشدید وادن نمودیم - گمان کردند - کہ تعقیب عام ایشان بر آمدہ ایم - ملا نادان - بخانہ کہ بجہت از روسائے ایشان رفت سبلے ملاحظہ اندرون و بیرون بہ دو رکہ رسید شکست - و بہر جا سر زدہ داخل شد - ہمراہان بے سرو پا ایش ہمیں کہ شیشہ یا خمی شراب مے جستند خوانندہ قیاس تواند کرد کہ چہ مے کردند -

بمے خانہ در سنگ بردن زدند
سبو را نشاندند و گردن زدند
مے لالہ گون از بط سرنگون
چناں ریختی کہ از بط کشتہ خون
شکم تا بنافش دریدند مشک
قدح را پر از چشمہ خون بے اشک
عجب نیست با لوعہ گر شد خراب
کہ خوردند آں روز چنداں شراب

بعد از وا سے ایں مناسک مسیح ۔ مر وسم افزودہ - از میکدہا رو بکلیسا نہادند وا ز صلیب و شمعدان و قندیل والواح تورات وانجیل آنچہ یافتند - شکستند - و ریختند و دریدند و پامال کردند - معلوم است - ایں قبیل بازار ہائے آشفتہ باب کاروز والست - جیب و بغلہا را از غنیمت دیغما پر کردند -

.. دید کہ تاثیر ہیجان ملا نادان لقینا عام ارمنیاں منجر شود - ناگاہ فراشے زحا مت ۔ ؛ یکے از بزرگان .. پیدا شد -

.. شِ عقص از سر ہا و رنگ از روہا پرید - پیروان ملا نادان از ترس تنبیہ گستاخی خود ہمہ رو سے بگریز نہادند - در حضور فراش نادان ماند - و من وقتے کہ فراش گفت ... پادشاہ شما را خواستہ است ۔ ما حالتے پیدا کردیم - کہ گویا کسے پدر ما را .. شستہ .. نادان بناکرو ہمین نگریستن - و من ہا دہرگز .. درویش دار دیوانہ بر روئے مہ نگاہ نکردہ اند - ملا نادان بحیص و بیص ولیت و لعل خواست رہ و غلطے چرید - روئے بہ فراش کرد - کہ بخانہ رویم جا قنشور بر داریم -

فراش ۔ تکلف ضرور نیست ۔ ہمیں طور بفرمائید!

این سخن میلا نادان خیلے کارگر افتاد ۔ فریاد برآورد ۔ کہ خوب این چہ باید کرد؟ خم شراب را نباید شکست؟ شراب را نباید ریخت؟ دشمن دین را نباید زد؟ من چہ خلاف شرع کردہ ام؟ سنگ بخانۂ خدا انداختہ ام؟ خون شہدا را ریختہ ام؟ از مسلکے کہ شما پیش گرفتہ اید ۔ سگ اصحاب کہف را ہیچ نباید کوفت؟ گربہ [illegible] را پشے نباید گفت؟ چنیں نیست؟

فراش ۔ خواہید دید!

چوں بدیوانخانہ رسیدم ۔ صدر اعظم با ملا باشی نشستہ بودند ۔ و منیجی باشی با ہمراہانش ایستادہ ۔ روبروئے ایشاں ایستادم ۔

صدر اعظم روئے بملا نادان کردہ گفت ۔ [illegible] خدا! تو را [illegible]

این چہ اوضاع است؟ دیوانہ شدہ؟ پادشاہ مردہ است؟ چہ خبر است؟

ملا باشی ۔ اگر من مردہ بودم کہ تو [illegible]

را بجائے آری؟

منیجی باشی روئے [illegible] کرد کہ [illegible]

منتظر اند!

[illegible] ۔ بیک [illegible]

[illegible]

نادان [illegible]

ملا باشی [illegible]

منیجی باشی [illegible]

[illegible]

پادشاہ [illegible]

[illegible] مملکت [illegible]

[illegible]

[illegible]

شکسته لبت لقطه چند از قبیل بی دین - شراب گناه ثواب - یاران خراب - در زیر دندان سجاد بید و نفسش بگرفت.

پادشاه - (روی به ملا باشی کرده) - که چه میگوید؟ من نمی فهمم - برای چه این گره را خورده است؟

ملا باشی: - برای چه عامی گوید - با وجود شراب یاران نخیه بارد.

پادشاه: - پس باید در فندان اینهم نباشد - پس باید نصف مردم را کشت - تا برای نصف دیگر باران بیارد - باز روی به نادان کرده - که خوب نادان تو را بخدا! بگو به بینم - من چه کاره ام؟ در روم دماغ مشتی رعیت بیچاره هم را هیچ دلپوچ این طور کسوزاندن و داغ کردن چه معنی دارد؟ هر وکه خرمناک خورده بودی؟ چرس کشیده بودی - دماغت خشک شده بود؟ گفت در آید جواب بده - دیشب چه خواب دیدی؟ سگ هارت گزیده بود؟

پس آواز بلند گفت: "آری مردم بیدان مرگ می خواهد باشد" سلمان [illegible] بدانند که پادشاه قلب دارند - دو در زیر [illegible] زندگی کنند" فراشش [illegible] این مرد را بردار ریشش را موی کن - دو دستش را از قفا به بند - دارو بر [illegible] سوارش کن - در کوچه و بازار بگردان - بعد از آن از شهر بیرون کن!

[illegible]

[illegible] بخواطر [illegible] بیام - ورنه کار من تمام بود - فرمان [illegible] بجا [illegible] تا آن [illegible] [illegible] من نسبت به نادان از [illegible] بودم

[illegible] فرمان [illegible] ریشش را موی کنند دستش را [illegible] [illegible] من بنده [illegible] [illegible] از دروازه بیرون انداخته [illegible] فرستادند

[illegible] موی [illegible] آمد [illegible] کوه کوه
ابر [illegible] بارش آمد [illegible] نیست زار زار

شهر نیز شهر اسیل باران ویران کرد. گفتی این همه خشکی و سخت گیری آسمان در طلب نکال باد و بد فضا سے بود و گردون منتظر انتقام از مینیان از نادان بے ایمان۔

آقا سید ار بخت خلی

گفتار پنجاه و هفتم

در وقوع واقعه غریب که در حمام

[illegible] دیوار خطر

چاپ [illegible] خوش [illegible] آقابان [illegible] ثبت [illegible]
[illegible] سفارش محمد [illegible]
[illegible] خانه تو [illegible] گشتم [illegible] شدی
[illegible] پاک با شدا [illegible]
[illegible]
[illegible]
آخر تو چه کار [illegible] بهشت [illegible]
مردم [illegible] یا در بهشت [illegible] توجه
[illegible] خودت [illegible]
نوشته هم؟

در این حالت در دوا [illegible]
[illegible] ساعت و صباحت [illegible]
و انتخار [illegible] بے چاره نادان با این حالت [illegible]

طوفان بلا روے برگشتن بطهران را نداشت. هر دو باین اندیشه که هست و نیست ما چه
رسد او بفکر خانمان و مال و من بفکر رخت و خاطر قرار دادیم من بشهر برگردم. و خبر ما
جراے بعد از ما را باو برم.

عصر تنگی داخل شهر شدم. بے آنکه خود را بکسے بشناسانم. از کوچه و پس
کوچه تا نزدیکے خانۀ ملا نادان آمدم. در اول وهله چه دیدم! قبه و بارگاه ملا نادان
از دست برو تیغچیان زیر و زبر درها و پنجره ها شکسته. تا ناودان بام بیغما رفته. اول
کسیکه راست آمد فراش معهود ما بود! بر قاطر من سوار. بقچه که بے شک کهنه
ها ے من یا نو ها ے ملا نادان در آن بود. در پیش روے مے رفت. از ترس
نزدیکے نکردم. که! (در دست او جامه بهتر که من)

سرگردان. بهر سو پویان. عاقبت در نزدیکے خانۀ ملا باشی دشمن ما بحمامے
داخل شدم. بے آنکه کسے ملتفت شود. رخت کنده بگرمخانه در گوشه بفکر ها ے
دور و دراز مشغول شدم.

با خود مے گفتم. که خوب. بعد ازین چکنم؟ آسمان بازیچه ام ساخت و دودم
ند خشت. مد نسق شدم. پادشاه رفیقم شد. غضبم کرد. میراث پدر خواستم.
فریب خوردم. بجاے تو نمری گدا گردیدم. مجتهد قم خواست از خاکم بردار
د بخت ... نشاند. ملا نادان ... علم موزی جاکشیم آموخت رفیقم رحمت
به ... رحمت طبیبه. اخراج بلدمان کردند. مالمان تاراج رفت. آیا کسے
مانند من! که درین گوشه حمام فلاکت خویش را تواند شمرد؟ آیا کسے بقدر من. بلا
مبتلا شده است؟ بهارا سے گفتم و آرزوے مرگ مے کردم در حمام مشتری
نمانده بود. ناگاه آواز ... متشخص باعظمت و جلال داخل حمام شد
پیشخدمتان ... حمام متشخص ... باشی پور ... را دادم. آقا و خدمتگارانش
متشخص ... حمام شد. بعد از آن فش فش و غرغرے
چند ... معقول گفتم شاید ما ... مضمضه
و ... استنشاق ... با همه از سنن شرع باشد. آواز غرغر
... سرکے از در خزینه بیرون بردم.

تا ببینم چیست - دیدم نعش ملاباشی بر روی آب در حال نزع شناوری میکند! مگر که گرمی بر سرش زده - نفس نتوانسته برآورد - خفه شده بود -

شومی فرجام این قضیه بالمره پایم را استیلا نمود - با خود گفتم "اگر مرگ این بابا را از چشم بدانند - در صورتیکه جای باور هست - ا چه خاک بسر کنم؟ شکر آب میان نادان را با این همه کس میدانند - متهم که جز من نادانم - البته مرا واسطه قتل او خواهند - دانست [illegible] من در پله خزینه با این اندیشه - که ناگاه آدم ملاباشی با جامه لنگ و قطیفه او را آوردند مرا ملاباشی - پنداشته لنگم را بگشودند - انداختند زیر بغلم گرفتند تا لب سربینه آوردند چون نشستم به شمائلم مشغول شدند - آن گاه به سر صبر تیکه افتادم! دیدم این شبه کاری نجات مرا این محل تهمت - بلکه موجب خیری هم برمن تواند شد - دل به دریا زده گفتم! ای هرچه بادا باد - من خود را بجای ملاباشی می گذرانم -

(تا خود فلک از پرده چه آرد بیرون)

چراغ حمام عبارت بود از قندیلی کوچکی - آنهم کور کورانه میسوخت با تیرگی کاری یاری میتوانست کرد - چون در قد [illegible] با او و جمیعاً [illegible] و ریش [illegible] شبیه ملاباشی بودم - حمامی و نوکران با آن لباس خاصه آن مرحوم [illegible] اوگرفتند - در سایه رفت و آمد با ملا نادان بجا نه او [illegible] حرکات و سکناتش هم قدری [illegible] شدید [illegible] بودم [illegible] تقلیدش [illegible] رسانم - اشکال امروز و خون [illegible] ملاباشی در حرم - ناشی بوده [illegible] شنیده بودم [illegible] نیکون خیلی ناساز [illegible] است - و خبر [illegible] روی [illegible] نادان تفصیل حال [illegible] کرده - و همه میدانست [illegible] بود [illegible] عبارات غلیظ [illegible] زخرف [illegible] میکرد [illegible]

بنا بر [illegible] رخت پوستیدات [illegible]

بیان بزبان نداذم - صورت خود را لقدر امکان دور از روشنائی گرفتم - غلیان را ما تند او بآں قدر شدید و جزر مدید کشیدم از خدا حافظ گفتم و بجای (؟) یکے از نوکران راشبه عارض شد - ماگرانی جثه ام در وقت سواری اسب رفع شبهاتش را کرد - یک در خانهٔ مرحوم از اسب فرود آمدم اگرچه من راه را کمے دانستم اما ریش سفید حرم بعادت همیشگی بے صدا پیشاپیش مے رفت تا فرپاچراغ آوردن کرد - و خود برگشت - دو کنیز جوان برقابت یکدیگر دوان دوان چراغ آوردند -

تالار خانه منور بود - از قرینه دانستم که نشیمن خانم است مے ترسیدم - کنیزکاں مرا آنجا بردند - پاسست کردم - از قضا در آں روز ها میان ملا باشی و زنش بر سر کنیزکے نزاع شده بود - کنیزک از سست کردن پا صدمت زد - که رفتن بدآنجا را میل ندادم - بخلوتے که حکیم بود -

کار مشکل - و موقع خاصی از دست کنیزک رسید - چوں از در خانه تا دم اطاق پیشاپیش من مے رفت، روی‌ام را نمے دید - ترسیدم که اگر با من داخل اطاق شود - پرده از روئے کار برافتد - شمع را از دستش گرفته - با اشاره دست بسرش کردم اگر مانند اوائل جوانی لاابالی بودمے - شاید حرکتے مثل خانهٔ حکیم باز بنیب میکردم [illegible] برکتے در وجودم نمود تا حرکتے شود - تسبیح ساعتے که آنها گذاشته جوری پشت بر من بود - گویا دولت روئے بمن نمود - ایں واقعه غنیمت تر تے دانستم در ذهنم یاد در مورد تشبیه کردم - که لعنت تحریه لے و ملک [illegible] در عدد خود رسیده شده - از آں لمحه تصور اینکه اگر دنباله کار بدرگاه آید باید محو کرد - عمر در رنج تر [illegible] پذیرفتن نمودم -

---

آقا بیدار بخت

گفتار پنجاه و هشتم

در نتیجه قضیه خطرناک حاجی بابا و نخجیر گذشتش

پس از رهائی از دست میزتپ - در را استوار بستم - چراغ را گوشه نهادم که اگر کسے از روے پژوهش و تحقیق از بیرون بنگرد مرا شناختن نتواند -

سپس با خود اندیشیدم - که ازین قضیه سے توان نتیجه دیگر حاصل نمود بیش از همه خوب است - قدرے جیب و بغل مرحوم را بکاوم - و پلوله کاغذش نگاه کنم - شاید به سے آید از چیزے نافع و قابل باشد -

در جیب راستش دو ورقه بود - و یک تسبیح با یک مهر - و در جیب قسمت [illegible] و چپ [illegible] یک [illegible] - در بغلش ساختے و لیشر پولے -

پیش [illegible] شود [illegible] تومان اشرفی بود باده قرآن ساعتش [illegible] [illegible] مضمونش [illegible]

[illegible]

از کتاب اصفهان، که در این اوقات آسان بدست آوردن توان ارسال نمود
شد - در پیش است که کار را بخوبی دیده ام اگر خلاف واقع عرض نمایم، حکم حکیم
دام حاکم است که بنده شراب بخورم اگر بخورم از عهدهٔ ماموریت خود که قلع و قمع
کفار و تنبیه و آزار فساق و فجار است - بر نتوانم آمد -

آمدی شرمست کشد بار گران را

امیدوارم که در این باب التفات نموده فتوای شرع دریغ مدارید - که
میدانید - و میدانم که گفته اند -

ای حکم شرع آب خوردن خطاست
وگر خون بفتوای بریزی رواست
اگر شرع فتوی دهد بر هلاک
الا تا نداری ز کشتنش باک!

(والسلام)

بے شک دانستم از نسقچی باشی است - چه مردے بود کوتاه سخن و چاپلوس و دائم الخمر - حراف - نکته سنج - مناسب گوئے گفتم - "بد نیست ازیں نسخے بهتر" آن دیگر را به بینم در آں دیگر نوشته بود -

سردار - بزرگوار! معلوم ملازمان جناب حجة الاسلام حامی الانام محیی الاسلام بوده باشد - که بهزار مشقت و زحمت از رعایائے قریه سرکار صد تومان نقد و پنجاه خروار جنس - واصل گردید حسین علی بده محمد را نمے توانست بدهد - هر چه او بفلک بستم چوب زدم - فائده نکرد - عاقبت بناچاری جفت گاوش را در عوض بده از دستش گرفتم - از چه بکار رے و شکنجه دریغ نخواهد شد - تا همه بده دیگراں نیز وصول شود - هر کس قبض سرکار را بیاورد - صد تومان نقد موجود است بندگی خواهد شد - رقعهٔ خاکسارانه تمام و بنام عبدالکریم مهر بود -

گفتم: "زهے طالع یار و اختر ساز گار! باید این عبدالکریم و آں ده را یاد گرفت و صد تومان را زود بلید" ایں رقعه را بکنارے گذارده - بعد از اندک تأمل به نسقچی باشی جوابے نوشتم بدیں مضمون -

دوست جانی کمن - مکتوب بدیع الاسلوب رسید - مضمونش مفهوم گردید -

درصورتیکہ اطلاعے عدم ایمان است بوجود آن اندیشہ خالی - طالب و مضطرے غالب است براۓ تقویت ذات و بہروزی جہد و سرگرم بہ چیزے تواں داد و از چہ مضائقہ تواں کرد۔

شراب ہست تقوائے من ہیبناک
قسمے نوشش و بے خوف خورد کافر

خربوزہائے التفاتے رسید - خانہ آبادان درباب خربزہ دو بیتی مناسب در خاطر بود عرض شد -

ہست نیکو نعمتے نزدیک دانا خربزہ
نعمتے خلد است در دنیا ہمانا خربزہ
ہمچناں کز انبیا ہمتا ندارد مصطفےٰ
ہم ندارد بالیقیں در میوہ ہمتا خربزہ

مانا الاکرام بالاتمام - اسپے براق مرحمت صبح زود لازم است دو روز مراسلہ باجل آں ارسال شود - کہ بہ بیرون شہر عزیمت شدہ - بعد از رجعت ارسال خدمت خواہد شد - زیادہ عرضے نیست -

مہر مرحوم را بپائے کاغذ زدہ - قرار دادم کہ صبح گاہاں خود بدست خودش برسانم -

بداں دیگرے جوابے نوشتم بدیں مضمون :-

معتمدے عبدالکریم بسلامت باشد - کاغذت رسید - مضمونش مفہوم شد - حامل مکتوب دوست و محترم من حاجی بابا بیگ است - صد تومان کہ حاضر است باو تسلیم کن - درباره سائر امور وقت دیگر دستور العمل ارسال خواہد شد - اما تو بہر حال از کنک و سخت گیری دست بر ندارد والسلام -

پس از نوشتن اینہا بفکر فرصتے افتادم تا بجنبم - بنحوے کہ دم گیر نکنند -

ہمہ در خواب رفتند و شب از نیمہ گذشت - و من در تدارک جستن از فرار دیدم - در را آہستہ آہستہ مے خواہند بگشایند - زہرہ ام آب شدہ کہ دیدی

گریبان را بدست دارو فشرده ام! دراین حال نزع منتظر که چه بر سرم آید۔ صدائے مرمرئے را شنیدم اما اضطراب نگذاشتم چه گفت۔ بعض جواب بنا نے خرخره کشیدن نهادم۔ یعنی حالت پذیرائی ندارم۔

چون اثرکے بگذشت۔ و مطمئن شدم۔ که هیچ کس لغنود۔ و جائے ترس نماند آهسته آهسته دروازه خانه را گشوده۔ مانند کسیکه سر به پیش گذاشته باشد۔ بنا کردم۔ بدویدن از گوشه و کنار ها و پائے دیوار ها۔ از آنجا دور شدم۔ کشیکچیان و شب گردانهم ندیدند و سپیده صبح بر آمد۔ و بازار ها بباز شدن آغاز ید۔ بدر دکان کهنه فروشی رفته۔ رخت و لباس ملا باشی را۔ که در برم بود۔ تعدیل و تبدیل کردم۔ تا کسے نشناسد۔ اما از لوازم کرانبها چیزے کم نکرده بودم اولین کارم بود۔ که۔

یک سر بدر خانه نسقچی باشی رفتم۔ و کاغذ را بنوکرے ناشناسا داده گفتم۔ ملا باشی زود جواب مے خواهد۔ برائے کارے لازم فوری بیرون رفتنے است!!

بیاری بخت نسقچی باشی هنوز در اندرون بود۔ و برائے جواب تاملے مے بایست۔ اما فوری۔ حکم بحاضر کردن اسپ داده شد۔

چون چشمم باسپ دیراق مرصعش افتاد۔ دیدم چندان خوب است که اگر دیگیے مے بود۔ بکار من بهتر مے آمد و کم مانده بود۔ که ساده تر ازان را طلبم۔ با خود گفتم۔ آه! خوش دولتے است۔ و خوش مے درخشد۔ اما حیف که مستعجل است از ترس اینکه اگر منتظر گرفتن جواب شوم۔ شاید قضائے پیش آید۔ بالذت خیال منتهی شدن نکبت۔ سوار بر مرکب شده تا بگوئی "چه"۔ از شهر بیرون رفتم۔

بے آنکه بر پشت نگرم۔ یک نفس تا بکنار رود کرج راندم۔ شنیده بودم که دهات ملا باشی در حوالی همدان است۔ بنا بر روئے بدان سوئے نهادم۔ اما راستی وقتیکه نفسے گرفتم و نشستم۔ از آن حال غریب خود۔ و از آن حال عجیب دنیا۔ و بازی خود۔ با بازیچه گردون۔ چنان هراس بر من مستولی شد۔ که کم مانده بود بگریم و خود را بعجز ئے اسباب خود مواخذه سازم۔

با خود گفتم۔ که خوب! دزد شاخ و دم ندارد؟ اینک من دزد اگه بگیرندم

آسان‌ترین عذابهم بدم خمپاره گذاشتن است - حالا ببینیم که ما چنین کرده‌ایم؟ البته این کار کار تقدیر است - و در صورتیکه کار تقدیر است - بر من چه تقصیر؟ ملا باشی را تقدیر آورد و در پهلویم گشت - تقدیر به پشت گردنم زده مرا بجای او نشانید و شناسانید - هرچه کردم بجا کردم - اگر غیر آن می‌کردم - بخلاف تقدیر حرکت کرده بودم - پس این رخت الآن من و این صد تومان از من است - هرچه باسم او نوشتم بجا نوشته‌ام - (المقدر کائن) بر من حرجی نیست -

از ترتیب این مقدمات - گستاخیم افزود - اسب راندم - تا از ده پیش‌تر بپرسم - که ده ملا باشی که عبدالکریم مباشر اوست - در آن حوالی هست یا نه؟ گفتی براستی این کارها را تقدیر برای خاطر من می‌کرد - و این قرعه را بنام من انداخته بود - یک فرسنگ دور ترک به دهی رسیدم - که از آن ملا باشی بود - مباشرش عبدالکریم که خدا و ملای آنجا بود - باخود گفتم "این مرد ما است و کاغذی که نوشتم باین مناسب نیست باید عوض کرده والقابی مناسب شان او نوشت"

از اسب فرود آمدم - و با قلمدان و دوات و لوله کاغذ خود ملا باشی - رقعه از فراخور حال ملا نوشتم - و بدو دادم - باین نیت - که اگر صد تومان را بگیرم هرچه زودتر - با راهی هرچه کوتاه‌تر بسر حدی هرچه نزدیک‌تر - خود را برسانم.

[illegible] بخت خان

گفتار پنجاه و ششم

جلوه‌گر شدن حاجی بابا در دکانی - و سرگذشت ملا نادان

با سوداگری [illegible]

[illegible]

چون بعید آباد رسیدم (نام ده ملا باشی است)، از کوچه‌ها با عظمتے تمام گذشتم
و روستائیان بدیدنم دویدند - و همه بسلام و تهذیب ایستادند از اسپ فرود
آمده - عنان را بدست کسے داده پرسیدم "ملا عبدالکریم کجاست ؟"
مردم بدین سوئے و آں سوئے دویده آوردند -

بعد از تعارفات متعارف کاغذ را بدستش دادم - که برائے آنکار ملا باشی
که بعید آباد آمده ام "عبدالکریم آدمی بود - تیز نگاه تیز نگاهے، و مثلے با کاره من
قلم چیدن گرفت - اما بعد از مطالعه رقعه تبجے گفت که این پول حاضر است -
ولے باید قدرے استراحت کنید - ازین کلمات او قدرے استراحت
شدم ۔

از تیزی نگاهش ترسان و درازی زبان اختلاطش را چندان طالب نبودم
ولے برائے آنکه شک زده نشود - ازین کلمات او بقدر خوردن میوه و نوشیدن
آب و خربزه و دوغے خواستم تا به بهانه خنکی از آتش چشمانش محفوظ
مانم -

چون قاچ اولین خربزه بدهان بردم - عبدالکریم گفت "من شما را
هیچ نزد ملا باشی ندیده‌ام - همه وابستگان او را مے شناسم"
من خودی جمع کرده گفتم آدم او نیستم - آدم نسقچی باشیم گویا با ملا باشی شما
حسابے دارد - زین جهت مرا فرستاد -" این جواب رفع شبهه او را کرد -
اما خدا پدر اسب و زین و یراق را بیامرزد - که پیشتر بفریاد من رسید -

چون صد تومان بجیب در آمد - با دلے آسوده بر اسپ روان شدم - و بعد
از طهران پیش گرفتم - در بیرون [illegible] اسپ را بر گردانیده [illegible] تا براه کرمان
شاهان افتادم - خود را بر [illegible] رسانیده اسپ [illegible] باشد بفروشم -
و هر چه زود تر خود را بدار السلام بغداد [illegible] رسانیده [illegible] سلامت مانم -

بعد از [illegible] تندور
[illegible] نزدیک تر شدم دیدم
[illegible] میانش آشنا بنظرم

آمد۔ کہ اگر آوازہ نمے خواند مے گفتم۔ ملا نادان است۔ اما آوازہ اش مرا خطل کردہ بود۔ ازآں مرد سنگین ایں حرکت سبک دور مے نمود۔ بارے پیش از آنکہ او مرا بشناسد من اورا بشناختم۔

مرا اسپ را کشیدم کہ بشناسم۔ چہ اگر بے آشنائی بگذرم ظلم است۔ اگر آشنائی بدہم بر دوش پیدا کردہ ام و اگر بے آشنائی بگذرم و بشناسد مرا غ گیرند از روئے دشمنی تہر سید بد۔

شب نزدیک بود۔ [illegible] بیک دہ وارد شویم۔ از شدت خستگی اسپ۔ گرچہ ممکن نبود۔ گفتم۔ بحکم رحمت الا مور اوساطہا از میانہ راہ پیش [illegible] راہ درست را مے گیرم۔ اگر شناخت من ہم ورا مے شناسم۔ ورنہ از دستش مے جہم۔

[illegible] نزدیک رسیدم۔ [illegible]
نگریستم [illegible] بشناسد [illegible] بے نوا بکن [illegible] و پیاسے [illegible]

[illegible] شدم [illegible] دیگر [illegible]
[illegible] شدہ۔ چو [illegible] بود۔ [illegible] کہ [illegible]
[illegible] باشد۔
[illegible]
زدہ [illegible] شور عشق [illegible]
شدہ چہ [illegible]

[illegible] خندہ خود داری [illegible]
[illegible]
[illegible] شد خوب [illegible] حقیقت
واقع [illegible]

[illegible]
شدہ [illegible] نقش زدہ [illegible] مے [illegible]

زود باور شدی و بدروغ حمل نکنی - کہ قضیہ ہم متعجب است و ہم مضحک - ہم از عقل دور و ہم بدروغ نزدیک"

خلاصہ - با ہم بدہ - و دردہ - بکاروان سرا - رفتیم تا شب در آنجا بمانیم - معلوم است - من با آں ہر دو ضع - مردے مشارٌ الیہ بودم کہ خدائے دہ نیغہ بخدمت پرداخت -

سرگذشت خود را بملا نادان بیان کردم - چوں سعادتم را و نکبت ملاباشی دید - بسیار خورسند شد - از صحبت یک دیگر بسیار حظ مے کردیم - چہ شرح پریشانی دیگراں موجب تسلیت آدم پریشان است - دیدم کہ ملا نادان نہ آں بودہ است - کہ من مے پنداشتم -

گفتم :- از خلوص و صفائے تو معلوم مے شود - کہ در باطن نہ آں کہ در ظاہری - با آں ہمہ زنگ یک رنگی در تو گمان نمے بردم"

گفت :- حاجی! نکبت بزرگ چیزے است - بلندی و ایام عمر من بسیار است من خود را بدولاب بازی تشبیہ کردہ ام - اما از بدبختی ہیچ گاہ بمفاد ایں مثل عمل نکردہ ام - کہ گفتہ اند - جائے بخواب کہ از زیرت آب در آید"

گفتم :- تو را بخدا! سرگذشت را بمن نقل کن - کہ اسباب گذرانی وقت ما از آں نے شود - وامید دارم کہ ایں قدر اعتماد بمن داشتہ باشی - کہ چیزے پنہاں نداری"

گفت :- سرگذشت من تازگی ندارد - سراپا عبارت است از حملتے کہ اکثر ایرانیاں را دست مے دہد - چنانچہ یک روز پادشاہ مملکتند - و دیگر روز گدائے محلت - اما بنا بخاطر پژدہش تو نقل مے کنم"

من ہمدانیم - پدرم ملائے بزرگ بود - از برائے اجتہاد جاں مے دادم - اما در مسائل اجتہاد خود - چنداں از طریق متعارف انحراف ورزیدہ کہ جمعے از علماء بمخالفت او برخاستہ - رد اجتہاداتش کردند - ہنر بزرگ پدرم رواج تشیع بود - یکے از جدادم گویند در حین تربیت اطفال برائے انتشار بغض و عداوت اہل خلافت اختراعے کردہ است کہ تا قیامت باقی خواہد بود - یعنی در مکتب وقتیکہ قضائے

حاجت لطفے نمودم و درے شد نشان اذان خواستن این را قرار داده بود که طفل پیش معلم بیاید و بگوید (لعنت بر مخالف) از نتیجه این باقیات صالحات است که گویا تو دیگر هیچ ایرانی نیست که اقلاً در روز یک مرتبه مخالفین را با بدترین دشنام فحش نداده و بابدترین صفتی متصف ننموده باشیم.

گفتم: - آرے - بر پرورش لعنت - که ایرانیان حق دارند اورا لعنت کنند

پس از آن گفت: - احداث عداوت دینی پدرم منحصر باهل سنت نماند بلکه شامل همه خارج مذهبان از یهود - گبر - ترسا - بت پرست - وغیره بود - چون هم این کار را وسیله تحصیل جاه و مال کرده - رفته رفته در ایران حکم طبیعت ثانوی پیدا کرد - چنانچه اکنون مثل ذاتیش و واجبات مے شمارند و اعتقاد شان اینکه اگر کسے مشغول رد مخالفین دین شد - سلام باو نباید داد - تا از ثواب جواب سلام باز نماند - تا اگر مشغول صلوة بر پیغمبر باشد - یا کسے در سلام نمودن باو مشغول داشتن وے بجواب سلام نیست - همه خواندن و مجموعش [illegible] - در سایه او باین اعتقاد بار آمدیم - و چون باو نسبت این اعتقاد منسوب بود - که مردم [illegible] در زمره دیگر مے شمردند - [illegible] کفر [illegible] ایمان [illegible]

[illegible] فساد من منحصر باین نیست در کودکی نیز [illegible] بزرگ [illegible] شنیده است۔

[illegible] فرستاده بود که روزها از [illegible]

[illegible]

[illegible]

معلوم است ایں گرگ تمامی بے باکی مے ماند۔ کار پرداز از ایں حرکت انجلیس دور رفت۔ خواست در دم چاپارے بطہران فرستند۔ و خود بیغداد رود۔

والی ہمدان از عقیدہ کار ترساں و ہراساں برائے خاطر جوئی و استمالت تعلیم باید و انتقام او از ما تعہد نمود۔

من بر اعتبار پدر ناداں و از مصدر چناں فعل شدید شادان با ایں حرفہا گوش نمیدادم۔ اما والی از عزل خود مے ترسید۔ ولے کہ مردے بود کہ شیعہ و سنی ہر دو در نزد او بے معنی مے نمود۔ نہ ایں را ناجی مطلق و نہ آں را ہالک بالحقیقت میدانست۔ مرا با رفیقان بکار پرداز سپرد۔

چوں مرا بحضور سلیمان آفندی بردند۔ سخت برآشفتم و چوب خوردن ہیچ بخاطرم نمے رسید۔ ہمہ را مشق الفاظ رکیک جواب مے نمودم۔

ترکان در ایں خیال کہ سرمایۂ تلافی را با سود از در مادر آوردند۔ و چناں فرصتے گویا از خدا میخواستند۔ اغماض و مضائقہ سر شاں نمے شد۔ اعتبار پدرم نیز کارے نکرد۔ با چناں بغض و عداوت ما را چناں چوب کارے کردند کہ گمان میکردم۔ چناں عداوت بجز در دل من در ہیچ دلی نمے تواند بود۔ بارے رضائے خاطر ترکان بجائے آمد۔ و ایں کار بعقدہ برائے چند سالے آتش غیرت و دینیم را فروزانند۔

چوں خطم دمید۔ باصفہان رفتم۔ تا در آنجا بتکمیل تحصیل و اظہار فضلے بتمام بجزئیات مقاصد خود رسیدم۔ اما برائے شہرت فرصتے میجستم ناگاہ آنہم بدیں طور روئے نمود۔

شاہ صفی چوں خود ہمہ زندیقی بودہ است۔ وقتے بخارج مذہباں۔ خاصہ بفرنگان بہانۂ رواج تجارت و داد و ستد۔ رو دادہ۔ جمعے را باصفہان کوچانیدہ و اختیار اجرائے آئین۔ و آوردن رہبان و حتی زدن ناقوس ہم۔ کہ بالمرہ خلاف شریعت اسلام است بایشاں داد۔ فرنگاں خلیفہ بزرگ۔ (پاپا)، نام دارد۔ کہ مثل بزرگان دین ما مشتہر دین محمدی۔ او ہم مشتہر دین عیسوی مأمور است (پاپا) از صفویہ بلطائف الحیل

اذن گرفته بود که فرنگان در نفس اصفہان و در جلفا صوامع و دیری چند بنا نہادہ و در آنجا نشینند۔ ساختہ بودند۔ لیکن آں وقت خراب شدہ و تنہا یکے ماندہ بود۔ من بفکر خرابی آں یک افتادم۔

در آں دیر دو راہب بودند۔ یکے از آناں کار دیدہ جہاں گشتہ دانشمند زیرک چنانچہ شیطان را درس میداد۔ در ہیئت و صورت ہم بلند بالا۔ باریک اندام قوی دل۔ چشمانش مثل زغال افروختہ صدایش مثل رعد در ہر جا با علمائے ما در لجے افتاد۔ بے پرواہ مے گفت۔ کہ پیغمبر شما دروغ گو و تلبیس کار بودہ است۔ بمباحثات تقریری اکتفا نکردہ۔ کتابے نوشتہ و چاپ کردہ۔ تا خطاہائے خود را ثواب نماید یکے از مجتہدین ما خواستہ بود۔ جواب و ردّے بآں کتاب نویسد۔ در آں کتاب مثل کتاب بحار مجلسی بجز آنچہ نباید نوشتہ باشد۔ چنانچہ در حقیقت تقویت اقوال معترض نمودہ بود۔

در وقت بودن من در اصفہان در ہمہ جا ذکر آں کتاب مے رفت من بداعیۂ ایں برخاستم کہ در فلاں روز در مدرسۂ نوشاہ فرنگی بیاید۔ تا مباحثہ کنیم۔ ہر کس دعوے دلیل خود بمیدان گذارد۔ و ہر کہ مجاب شود بحقیقت۔ دین آں دیگر اقرار کند۔

راہب ایں تکلیف را قبول کرد۔ با علمائے اسلامیہ اتفاق کردیم کہ آں خار را از پہلوئے خویش بدر آریم۔ ہمہ جمع شدہ برائے اثبات حقانیت اسلام چناں ازدحامے ہرگز نشدہ بود۔ در و بام مدرسہ از منتظران غلبۂ اسلام پر عمامہ بر روئے عمامہ سر بر روئے سر راہب تک و تنہا در آمد۔ و چوں ازدحام را بدید حساب کار خود کرد۔ باطراف و جوانب نگریستن گرفت۔ ازداو طلباں علما سہ تن در پیش و من در پیش ایشاں سوال و جوابہا از پیر چاق کردہ بودیم۔ بدر راہب لت کارزاری بجز زبانش ندیدم۔

از جمعیت علماء متوحش شد۔ و ما بے آنکہ فرصتے بدو بدہیم بیکبار شروع بسوال کردیم۔

یکے گفت:۔ تو را اعتقاد ایں است۔ کہ خداوند بشکل آدمی از آسمان فرود

آمدہ است؟

دیگرے گفت: تو را اعتقاد آں است کہ مرکب است از سہ و سہ باز یکے است؟

دیگرے گفت: اعتقاد تو ایں است۔ روح القدس از آسمان بشکل کبوتر آمد۔ و مریم را حاملہ کرد؟

چوں راہب استادے را بنابریں گذاشتہ بود کہ اولاً مے پرسید۔ آیا باعتقاد شما و کتاب شما عیسٰی برحق است یا نہ البتہ مسلمان را واجب آنست کہ بگوید "آرے" آنگاہ مے گفت ہماں عیسٰی کہ شما برپہ حق بودن او اعتراف دارید حکم ببطلان دین شما فرمودہ و گفتہ است کہ بعد از من پیغمبری نیست"

من جواب ایں مسئلہ را چناں ساختہ بودم کہ بگویم۔ کہ آں عیسٰی را کہ می گوئی ہماں عیسٰی است کہ کتاب ما بہ حکم اقرار او فرمودہ نبوت او فرمودہ است واو خود با مدن پیغمبر ما و برحق بودنش وعدہ دادہ آں را می گوئی برحق است سوگند آں عیسٰی کہ شما نصاریٰ می ساختہ آید و پدر و مادر و کتاب دروغ و آئین شرک و ہزار مزخرف بادلیستہ آید۔ ما آں عیسٰی را ہرگز بہ نبوت قبول نداریم۔ اما کار باین جا باکشید۔ از ایں قبیل مسئلہ ہا مباحثہ نشد۔

یاراں سوالہائے خود را نوعے درہم و برہم کردند۔ کہ راہب دست و پا را گم کرد۔ و ہوائے کار را فہمیدہ سراسیمہ گفت اگر غرض شما کشتن من است مباحثہ ہیچ لزومے ندارد۔ اگر می خواہید مباحثہ کنید۔ طریقہ مباحثہ ایں طور نیست بایں ہاہو۔ و قیل و قال جواب مرا چگونہ خواہید داد؟ و ہمہ کس خواہند گفت۔ کہ گویا شما از جواب حسابے عاجز بید"

ما ازیں جواب مدفع بلکہ مجاب شدیم مردم۔ بگمان ایں افتادند کہ حق بطرف راسب ست۔ برائے رفوئے کار۔ اول کسیکہ بنائے کو لبگری گذاشت من بودم۔ فریاد برآوردم۔ کہ وا شہ لیت! اے مسلمانان! کو دین؟ کو ایمان؟ اسلام از میان رفت۔ وا واسرمہ ہا از کفر بگیرید"

ناگاہ درمردم ہیجان و نمیانے پدید آمد۔ و از ہر سرے صدائے برخاست

کہ بگیرید۔ بکشید۔ پارہ کنید۔ در پئے ازدحام متلاطم در آمد۔ راہب خود را در گرداب خطر دید۔ و سلامت را بر کنار۔ بخیال فرار افتاد۔ یکے از ملایان عبائے خود را برا و پوشانیده از میان مردم بخانۂ ارمنئے گریزاندش۔

ما از نخچیر خویش نومید بدیوان خانہ رفتیم۔ وافزودن ہیجان مردم را خواستیم۔ چوں بیگلر بیگئے اصفہان مردے بود مقدس۔ گمان کردیم کہ با ما یار خواہد شد۔ گفتیم کہ ایں راہب مخرب اسلام است۔ مردم را بکفر دعوت مے کند۔ با سلام رد کردہ میگوید۔ علماء را بجہل نسبت میدہد۔ و تکفیر میکند۔ بارے خیلے تہمت بدو بستیم۔ و دفع آں بلا را از بیگلر بیگئے خواستیم۔

بیگلر بیگے متردد کہ چہ کند۔ میدانست کہ فرنگاں و علی الخصوص پارا ہیان شاں بجدال نتواں رفت۔ وانگہے از جانب پادشاہ بحمایت آنا ملتزم شدہ۔ لہذا با ما ہمراہی نکرد۔ و گفت شما کہ نمے توانید۔ براہب جواب بدہید۔ چرا مے روید و مباحثہ مے کنید۔ از چہ ایراد و اعتراض مے نمائید یا زور میخواہید حق را باطل کنید؟ بلے اگر دلائل مے توانستید آورد و او را مے توانستید مجاب ساخت و او بجواب شما معتقد مے شد۔ آں وقت در حقیقت کافر و واجب القتل بود۔ ما بایں فہم و فضل شما با او حرفے نتواں زد۔

ما مخذول و منکول و منکوب و کینہ جویاں و انتقام خواہاں بیروں آمدیم۔ اگر در آں وقت راہب بدستِ ما مے افتاد۔ پارچہ بزرگش گوشتش مے شد۔ راہب شبانہ چناں فرار کرد کہ تا چند سال کسے او را در اصفہان ندید۔

در ایں کار من ید بیضا نمودہ بودم۔ در شہر اولین مجتہد قلمہ رفتم۔ اما ایں شہرتے بود۔ خشک و خالی۔ چیزے نبید و ختم غرضم تحصیل جاہ و مقامے بود کہ از وئے پولے حاصل شود۔ بقصد اجازۂ جہاد رفتن بقصد نزد شیخ الرافاسمے رفتم۔ کہ اجازۂ آں از ہر سہ مایہ بہتر بود۔ آں شیخ ہم بہوائے شہرت اسم نیک پسندید چندے بدر ریشش مداہنہ پیشہ کردم۔ بہ معتقدم ... ندیدہ چوں دشمن صوفی بود۔ من ہم با صوفیان در افتادم۔ و از آں لقب عماد الاسلامی با سفارش نامۂ ارباب در خانۂ طہران خواستم۔ اگرچہ مفتخر شدم ... است اما با ظہار کدورت

خواہش مرا بجائے آورد۔
در طہران ہم از ارکان شمردہ شدم۔ امّا از توجہ پنہاں ہر چہ سعی کردم باندرون شاہی راہے بیافتم۔ رقیبانم خیلے گرگ بودند و در چاپلوسی و دنیاداری خیلے ماہر تر از من۔ بتملق و لچرب زبانی بہ مجلس ملا باشی راہ پیدا نمودم۔ و در آنجا معروف صدر اعظم و معیر الممالک و وزیر دول خارجہ و منشی باشی شدم۔
ہر صبح پیش از آفتاب بخانۂ شاں و ہر شب بمجلس شاں می رفتم۔ امّا باز بیش از قلاشی نبودم۔ چشمم در قبول عامہ بود۔ تا شاید باو کارے کنم۔ و با آں خیلے کار میتواں کرد۔ صدر اعظم بمن التفات پیدا کرد چنانکہ روزے در خانہ اش روضہ میخواندند۔ من موعظۂ بلیغے کردم و روضۂ خواندم کہ او را گریاندم۔ چہ دست ہم خود نگریستہ بود۔ حاضران متعجب و من مورد تحسین شدم قبول عامہ کہ نیز مطلوبم بود میسّر شد۔ امّا ہمہ اینہا بلبے التفاتے شاہ ہیچ مقابلہ نتوانستند کرد۔ بلے ؎

سر کرا پادشہ بیندازد
کس از خیل خانہ ننوازد

پلشت گرمی آں التفاتہا و قبول عامہ۔ آں بلا کہ دیدی۔ لبسرم آمد۔ اکنوں رو بہ مملکت خود میروم برہنہ تر از روزے کہ بیروں آمدم۔ و علاوہ لیسیدن کندہ ہم سوغات دارم

آقا بیدار بخت خاں

گفتار شصتم

تدبیر حاجی بابا و ملا نادان درخور حال خود و معلوم شدن اینکه - نابکاران را بر یکدیگر اعتماد نیست

بعد از انجام سرگذشت ملا نادان را گفتم چون دولت و نکبت هر دو بسته بتقدیر آسمانی است - با اقتضای همان تقدیر از کجا که باز بسعادت اولین نرسی؟

روزگار است اینکه گه عزت دهد گه خوار دارد
چرخ بازیگر ازین بازیچها بسیار دارد

هر دو ازین پست و بلندیها بسیار دیده ایم - در صورتیکه در ایران اختیار همه مردم بدست یک نفر است - امروز ریش یکی میکند - فردا مورد محاسنش میکند - بمفاد (عسی ان تکرهوا شیئا فهو خیر لکم) ازین قضیه دلتنگ مباش.

(نمیدانی که در زیر تیر تدبیر باشد)

نمیبینی که ... چون بدن افروخته آلبه پاشد - شعله را اندک زمانی فرو نشاند ... که باد وزد - افروخته تر گردد -

گفت - ... بهمین دلخوشی آوازه میخواندم - که شاید - پادشاه خواست در ظاهر ... وظیفه ... غنیمت فرمایند تا روزی میرسد که بدوستی دین و ... چه شده آنگاه قدر ... که مورد قبول عامه شده ام ... اندیشه افتاده ام - که ترک جبه و دستار و طریقه طائفه ... کنم - ... پیش گیرم اما بعد از تفکر و تدبیر دیدم

کرد المقل لکافیؔ،

قضائے کن فیکون است وحکم بار خدائے
بریں سخن در نمی تواں افزود

میدانی کہ اکنوں خود را شہید زندہ قلم خواہم داد۔ وایں نام در عوض ریش کندہ شدہ و تمام مال و منال حتیٰ از خر سفید و متاع کاں نیز بیشتر بکارم خواہد خورد۔

سالہا باید کہ تا یک مشت پشم از پشت میش
عابدے را خرقہ گردد یا حمارے را رسن

گفتم:۔ بسیار خوب شہیدان راستین را چہ کردند کہ تو با نام شہادت چکنی؟
اکنوں با من بہ بغداد میائی و یا اینکہ در اینجا منتظر عقبہ کار مے نشینی۔

گفت:۔ عزمم اینکہ بہ زاد و بوم خویش بہ ہمدان بہ نزد پدر خود روم۔ و بواسطۂ شہرت او بار و ساطتش باز لشکریان بہ کار بر گردم۔ اما تو چہ اندیشہ داری۔ و چہ مناسب حال خود دیدہ؟ اگر خدا بخواہد۔ بادتاب او بین را پیدا کنم میدانی کہ منتہ جانہ من بے تو نشود۔

چوں تو پیرے بباید اندر دیر
دیو بیے بہر نشد شہر

گفتم:۔ رفیق! من در ایں طریق ز تو راندہ نہ ماندہ ترم دست قضا مرا خواہی نخواہی بجائے قاتل و سارق نشاند۔ طالعم لباس بلا پاشی را در بر و بال او مالدار و یراسپ نسبتی باشی مواردم بردم۔ آکنہ مراہی اختر ہے کردم چہ میکردم؟ ہمہ دانند کہ اگر در ہمدان مانم۔ لاشہ منحوسم زیب دروازہ شہر و حالت معکوسم عبرت اہل دہر خواہد شد۔ نفقتے خویش را سود نخواہد داد۔ کہ خود را در خاک عثمانی بیم و در گوشہ آزادی فارغ بال نشینم۔

پس برائے (متمالت نزد انجمن آنچہ دستگیرم شدہ نیاز ش کنم بیش از دہ تومان برنداشت و باقی ابن والد منت بدہ ایں مراسم و قرض ما باشد۔ انشاءاللہ در دقت قدرت پس میدہد۔ بعد از گرفتن نقد باز ہمدان رفتنم را تکلیف کرد۔

که رفیق راه را اندیشیده و خطرش را نیندیشیده تا تو به سرحد ممالک عثمانی برسی چه ها
که به سرت آید؟ قضیهٔ ملا باشی و نسقچی باشی کارے کرد که آدم بعقب ما خواهند فرستاد
تو را که گاو سفید پیشانی هستی خواهند گرفت۔ اما اگر تا آنجا از آسیا افتد۔ با من باشی
در دہے اند هات پدرم۔ در نزدیکے همدان تو را ناشناسا نگه میدارم۔ و برائے
اسپ و لباست هم فکرے می کنم۔ که بوئے بر شان بلند نشود۔ از اینجا تا همدان
راہے نیست۔ اگر نصف شب دو ساعت هم سوار شویم۔ صبح زود به آنجا
مے رسیم۔ اما سرحد خیلے دور است و اسپت خام اگر در راه بماند و گرفتار آئی که
را غم نجات تو باشد"؟

سخنانش را سنجیده یا خود سنجیدم" از صحبات ایران اطلاعے ندارم۔ نه فقط کوره
راه بلکه شاه راهم نمیدانم۔ کار بداں آسانی که در من فرض کرده بودم نیست۔ آخوند
اگر با من خیال خیانت داشته باشد۔ چه بگریزم چه نگریزم مے تواند۔ پس بهتر
اینکه باو تسلیم شوم"۔

بارے بهمراهیش قرار دادم و نیمهٔ شب براه افتادم۔ تا آفتاب مبالغے راه پیموده
ہمیں که به تلی مشرف بشهر رسیدیم۔ در آنجا از نو طرح دخول شهر را ریختیم۔ ملا نادان
بانگشت دہے کوچک بنمود۔ که "اینک ده پدرم" تا آوازهٔ مرگ ملا باشی بجا است
در آنجا میمانی۔ اما این اسپ و یراق با نا آشنائی منافی است بهتر اینکه لباس
را عوض کنیم۔ تو با لباس من در ده آدمی غریب مے نمائی۔ و من لباس تو۔ بعد ازاں
رسوائی ها اعتبارے مے فروشم تو از شیء واے ری۔ و من از خواری مے جهم۔ به
یک کرشمه دو کار بر مے آید۔ البته خبر افتضاح من بگوش اهل شهر و خانواده ام مے
رسید۔ و موجب کسر شان مے شود۔ اما چون اعتبار لنظاہ است وقتے که مرا
با این لباس و اسپ به بینند۔ اندکے احتمال رسوائی مے شود۔ با این دست آویز
چند روز شات و شوتے میکنم۔ بعد از آن به بهانه اسپ را فروخته بپایش
بتو میدهم۔

من ازین تدبیر خورسند نبودم۔ چه در مقابل آن همراهان بجز امید و خیال
چیزے در میان نبود۔ اما از ره دیگر دیدم که راست می گوید۔ با آں لباس بزنے

آن وقت، الحمد دست ملا افتاده بود. شاید خیر خود را در سفر من می‌دید. گفتم: «جناب فرضا، شیخی باشی اسب راحت است. شما چه می‌کنید؟ آن وقت هم ریش کننده شما و هم ریش کننده من، هر دو در معرض خطر است.»

گفت: «خدا بزرگ است. پیش از من کسے بہمدان نرفته تا بیاید. من بخانه پدر رفته کار خود را دیدم. تو از آن کار مدار.»

سخن بدین تمام و لباس سراپا عوض شد. نادان با عمامۀ ملا باشی معمم و من با کلاه کلاتہ او مکلا. پول و ساعت و مہر ملا باشی در پیش من. و قلمدان و تسبیح و آئینه و شانه که جیبش در پیش او. سولۂ کاغذش را بکمر زده چون باسپ نشست چنان شبیه بود بملا باشی که خود از حیرت مے خندید.

با دل نگرانی از یک دیگر جدا شدیم. عهد نمود که از ارسال خبر دریغ ندارد. و گفت که «تو در باب اقامت ده هر قصه که مے توانی بساز.» پس او خوشنود راه ہمدان پیش گرفت. و من متردد راه ده. حیران که در آنجا با چه لباس نمود کنم. راستی مثل کسے بودم که از آسمان بزمین افتاده باشد. چه آدم معقول. کلاه بر سر، کفش در پا. با قبائے بے شال خیلے نامعقول مے نمود. بعد از تفکر قرار بران دادم که سوداگرِ کُرد لخت کرده. و ناخوش قلمروم و برائے مداومت چند روز در آن ده بمانم.

از حسن طالع خداوند چندان بلاهت باهل آن ده عطا فرموده بود که هرچه گفتم قبول شد. چیزے که رنجه ام مے داشت پیره زنے حکیم واقع شده بود. که هر روز نیم من خاک شیر و تا جریزی بحلقم فرو مے کرد. و نفسم در نمے آمد.

آقا بیدار بخت خاں

گفتار شصت و یکم

کشیدن ملا نادان منزلے حاجی بابا را

ده روز تمام که هر روزش سالے بود بدین حال بگذشت - واز ملا نادان خبرے نشد - در عالم نادانی همه را می ترسیدم - که باز آسیبے بروئے کارش آید - و متعهٔ خانه اش بے من برپا شود - رفت و آمد چناں از ده بشهر کم - که مانده بود - من از بے صبری بمیرم تا اینکه عملهٔ از ده - کار در شهر پیدا نکرده - خشمناک برگشته خبرے رافع شک و دافع شبہ آورد -

خبرش اینکه - یک نفر نسقچی آمد - ولیپر آخار را با اسپش بگرفت و بطهران برد - خواننده و شنونده قیاس حال مرا مے تواند نمود - معلوم شد - که چرا ملا نادان خبر بمن نمے داد - از حالت حالیه خاطر جمع و از استقبال در تر د د . . . ده بروز کردم - که ناخوشی من تا بچیں جا بود - برائے اطلاع از نادان از آں ده بهمدان رفتم - پدر نادان بالاتر از آناں بود که خانه اش مجهول ماند - امّا بدا نجا نرفتم - و برائے اطلاع در پیرامونش هم بگشتم - که سه پیر خردم بگوشش میگفت !

«با خبر باش که سرے کشنده یارش»

بدکان دلاکی رفتم - اوّلاً برائے اصلاح سر و ریش - ثانیاً برائے اینکه در آنجا با خبر از همه جا بهتر و بیشتر است -

بمحض اینکه گفتم استا اسچه هست و چه نیست ؟ دو قدم واپس رفته بدو بهم نگریست - که از کجا مے آئی ؟ گویا از کار نه دان سگ و سگ نادان خبر نه ندی - بچون بقتل ملا باشی اکتفا نکرده رفتنش را هم نشنیده و اسپ نسقچی باشی را هم سوار شده بود - چه قدر گر خورده است -

پس تجاهل کناں هر چه دلم مے خواست از نداستنی ها آزاد دانستم - و جائے

دوبارہ پرسیدن نگذاشتم بدیں نوع گفت:۔

دو روز پیش ازیں ملا نادان با نسبے لائق سرہنگان نہ شائستہ قرآن خواں بالباس فاخرانہ در آمد۔ عمامہ و شالش کشمیری عظیم خاں بعینہ ملا باشی۔ ظاہرش موجب حیرت باشد۔ چراکہ اول خبر بائے بدلازاو میآوردند۔ با غرور از اسپ فرود آمد۔ و بہ خبر احوال طہران۔ لیس ہم جواب دہان چناں تحویل داد۔ کہ آں اسپ ویراق برائے دلجوئی باو دادہ شدہ است۔"

ما باور کردیم او ہم در خانہ با احترام نشست۔ و روز دیگر۔ از در خانہ حاضر بیروں آمدن و در شہر خود نمائی کردن بود۔ کہ ناگاہ نسقچی از طہران در رسید و از درخانۂ او گذشتہ چشمش باسپ افتاد۔ نعرہ زد۔ کہ سبحان اللہ! ایں اسپ از کیست؟

گفتند:۔" از ملا نادان است"۔

گفت:۔" ملا نادان سگ کیست۔ او را باین گہ خوردنہا چہ؟ ایں اسپ از نسقچی باشی۔ ارباب ماست۔ ہر کہ گفتہ از من است دروغ گفتہ۔ خواہ نادان باشد خواہ دانا۔ یا ہر خرے دیگر"۔

درایں اثنا نادان۔ خود از خانہ بیروں آمد چشمش بہ نسقچی افتاد۔ دانست کہ چہ خبر است۔ از قضا۔ بابائے نسقچی ہماں نسقچی بودہ کہ سوار کنندۂ نادان بر خر۔ در طہران بود۔

نادان چوں عمامۂ ملا باشی را بر سر و قبالش را در بر کردہ بود۔ دانست بچہ خطر افتادہ است۔ خواست طرح بیکند۔ نسقچی داد و بیداد برآورد کہ بگیرید۔ بہ بہ بہ۔ خودش است۔ خوب گیر آمد۔ طالعمان یار بودہ است! قاتل ملا باشی۔ دزد نسقچی باشی بخدا! بہ پیغمبر! ہمیں است۔

از اسپ فرود آمد و با یاران خود ملا نادان را۔ با ہمہ لابہ و انابہ و انکار ... دادہ بید دو چوبہا سے عدد شداد برنیند۔

نہایت ... نہ در میان ... ون ... شدہ بود۔ ولاک ہمہ را گفت ... شدہ بانہ و ... طت ... پدر ... نادان را دست بستہ بطہران

بردند۔

از این حکایت دلم چاک۔ و زهره‌ام آب شد۔ بنوعی که گویا هرگز هیچ کس چنان حالتی روی نداده است۔ در اوّل دلم بحکم کرده‌های خود بسوخت ولی در آخر فکر یک قضاهای من بر سر نادان ترقید۔ چون از سر بریده صدا در نمی آید کار من در پرده ماند و بنظر عبرت دیدم۔ که ستارهٔ من همیشه یاورتر از آن نادان همواره بی‌پر و بال و چاره بوده است۔ اگر چنین نبودی رخت خود با من عوض نکردی و اسب و یراق مرا که راضی بدادن او نبودم۔ نگرفتی۔ سزایش مرا او کشید۔ دیدم که در ایران ماندن۔ کار عقل نیست۔ بانکمالی السابق به نیت ترک ایران افتادم۔ اگرچه اسب و یراق نداشتم۔ امّا آنقدر نقدینه که تا سرحد رساند مانده بود بالفظ مبارک «خدا بزرگ است» آسوده از قضا و بلاهای دیده و ندیده خود را بخدا سپردم۔

آقا بیدار بخت خان

گفتار شصت و دوم

شنیدن حاجی بابا واقعه حمام و چگونگی حال مُلّا باشی را

از شامت آخوندی متاثر۔ لباسش را از بر انداختن۔ و خود را بصورت سوداگران آراستن بهتر خواستم۔ قافله کرمانشاهان را سراغ کردم۔ حاضر بود۔ سارتری خالی بار نشین بی بالی هم اخت شدند۔

روز هفتم بکرمانشاهان رسیده۔ در آنجا از تو جستجوی قافله بغداد ناچار شدم راه از کردان نا امن۔ تا قافله سنگین نمی شد سفر نمی رفت۔ بالیستی چند روز توقف کردم۔ شنیدم که روز پیش یک دسته زوار با نعش و نعش کشان رو بکربلا رفته اند۔ اگر اندک زودتر بیایم بدیشان توانم رسید۔

چوانی از ترس خالی نبودم۔ دقیقۂ فوت قوت را نمے خواستم پائے پیادہ سعی بر قدم زدہ درد دستم بجز یک چماق چیزے نہ ولے درکمرم نود و پنج طلا بود۔ پایں لشیت گرمی از کرمان شاہ بیرون رفتم۔

روز انہ سیوم عصر تنگی بود۔ کہ خستہ و کوفتہ از دور دود وسے دیدہ۔ دانستم کہ کاروان گاہ است۔ نزدیک رفتہ تا از بار خانہ سراغ جلودار گیرم۔ چادر سفید کو چکے برافراشتہ کجاوہ و تخت روانی در پہلوئے وسے۔ زنے چند درمیان آں نشان نہ وار منتخص دیدم۔

باجلودار۔ کرایۂ قاطر را باہم در فتیم۔ باآں حال۔ شناسائی بے معنے بود۔ امّا از افتخار۔ مجانہ باز ہم توانستم گذشت۔ بارے چند درمیان بارہا دراز ومند پیچیدہ دیدم۔ گفتند نعش است۔ بکربلا مے برند۔ جلودار آنہا مانند سائر جلوداراں روزہ درازی گرفت کہ گویا غریبے؟ تاحال نعش ندیدہ؟ چیز عزیزے رابجائے عزیزے میبریم ایں نعش ہا بکربلا نبل مکیسرہ بہشت مے رود۔

گفتم:۔ بہ بخشید۔ غریب کورمے شود۔ آیا ایں نعشہا از کیست؟

جلودار: نعش ملا باشی است! مگر از مردن و واقعہ غریب او خبر نداری کہ چہ طور در حمام مرد؟ وہمراہش بجرمش دخول وبردرخانہ نسقچی باشی براسبش سوار۔ دبہ ہش رفت پس دستے جنبانید۔ کہ او ہوا تا حالا کجا بودی؟

ایں سخن تر ساں و ہراساں۔ ستجا ہلے تماسے نمودم۔ جلودار حکایت را بنوعے نقل کرد۔ کہ باآنکہ من خود موئے س ورکن اعظم آں قضیہ بودم۔ باز تعجب وحظ کردم۔

گفت:۔ میدانی کہ آنچہ مے گویم راست است بجہت آنکہ خود در آنجا بودم۔ گفتہ ملا باشی بعد از نماز عصر۔ بانوکرانِ خود بحمام رفت۔ وبخانہ برگشتہ۔ در خلوت نشست۔

در سا ایران بعض حمامہا صبح زنانہ بعد از ظہر مردانہ مے شود۔ زن ملا باشی۔ روز دیگر دراوئین صدائے بوق حمام۔ باکنیزان بحمامے کہ دوش شوہرش

رفتہ بود در رفت بہجت یا سکینہ او حمام را قو روغ کردہ بودند۔ ہنوز تاریک، بودہ۔ خواست بخزینہ داخل شود۔ وشنش بیا رچہ گوشت خوردہ۔

فریاد کناں بیہوش شد۔ ہمراہانش بے اختیار و بلا اطلاع عربدہ و نعرہ کشیدند۔ فریاد کردند۔ و داخل خزینہ نتوانستند شد۔

در آخر پیرہ زنے دل بدریا زدہ داخل خزینہ حمام شد نعش فدرو۔ سطے آب شنا ور دید۔ از فریاد و فغاں او زن ملا باشی بہوش آمدہ دید۔ کہ نعش ملا باشی است۔ از یں قضیہ فاجعہ باز بیہوش شد۔

کنیزاں فریاد و فغاں کناں گفتند۔ سیمایش با آقائے مے ماند۔ اما نے شود۔ کہ او باشد۔

دیگرے میگفت: بچشم خود دیدم آقا از حمام برگشت۔ و رخت خوابش را انداختہ بودم۔ زود خوابید صدائے خور خورش را ہم شنیدم۔ چہ طور میشود کہ ہم در رخت خواب بخوابد۔ و خرہ بکشد وہم در حمام بود خفہ بشود۔ ؟ از یں دلائل حیرت حاضراں افزود و معلوم شد۔ آنکہ کنیزک دیدہ ملا باشی نہ۔ ہمزادش بودہ است۔

زن ملا باشی باز بہوش آمد۔ و بہ انگشت اشارہ کرد۔ کہ شوہرم است۔ از رویش کہ دیروز خراشیدہ بودم معلوم است۔

کنیزے دیگر گفت:۔ آرے! باین دلیل کہ یک طرف ریشش ہم کندہ معلوم است۔

نا انہا بجا۔ گریہ وزاری برپا شد۔ مے گویند کہ اگر دست زنکش را نے گرفتند۔ خود را مے کشت۔

کنیزے گفت:۔ آخر خود چراغ را از من گرفت۔ و در را لبست۔ و خود خرخرہ خوابش شنیدم۔ بہ ویم بہ بینم۔ در خانہ چہ خبر است۔ زود خبرش را بیاوریم۔

یے گفت:۔ خوب گیرم کہ رفتی و دیدی کہ در خانہ است۔ پس ایں نعش کیست؟

دیگرے گفت:۔ کہ ایں ہمزاد او مے شود۔ چرا کہ یک رتیح در دو بدن

نمے شود - بدن کہ رخت موضعی نیست کہ ہر ساعت تبدیل کنی -
یکے دیگر گفت :- ایں حکایت خیلے تازگی دارد - لعینہ مثل ہماں است کہ کسے دو خانہ داشتہ باشد - یکے در ییلاق و یکے در قشلاق -
درایں اثناء وقت قرق حمام گذشت و مشتریان دیگر در رسیدند و ہر کس چیزے گفت زن ملا باشی از گریہ و زاری دست بر نمیداشت تا کنیزک از خانہ برگشت - و خبر آورد - کہ ملا باشی در رخت خوابش نیست -
واقعہ بہ بیروں سرایت کرد - زناں بیروں رفتہ مرداں داخل حمام شدند - گویا درایں حمام زنانہ بہ از آں نشدہ بود صدائے مرد و زن در ہم گوش فلک را کر میکرد -
در انجام کار اقارب و اقوام ملا باشی نعشش را از حمام بردند - و بعد از غسل و حنوط و کفن - قرار یکہ بلا بر دلش داوند -
زنش ہم متعہ شد کہ من نیز مے روم - استر ہائے مرا کرایہ کردند - آں چادر کسے مبتنی از آں اوست - و در آں دیگر نعش شوہر او - ہمچے ہم کہ نعش کہ فرستادنی بودند - ایں فرصت را از دست نداوہ خواستند - کہ مردگان ایشاں باعالے محشور و ہم سفر جناں شود -
از فقرۂ آخرین جلودار - چناں ترسیدم - کہ کم ماند من نیز از محشورین با ملا باشی شوم - معلوم شد کہ از بلائے کہ مے گریختم - با پائے خود در آں آمدہ ام - چہ اگر از خدمت گاران ملا باشی کسے مرا مے شناخت کارم تمام بود - روئے بجلو دار نمودم - کہ خوب " بعد از در آوردن نعش ملا باشی از حمام چہ شد" تا فقرۂ رخت ہائے خود کہ در گوشہ حمام انداختہ بودم - معلوم شود -
گفت :- بسر امیر المومنین ! درست در خاطر ندارم - ایں قدر میدانم - کہ درایں باب روایات مختلف بود -
یکے مے گفت :- ملا باشی - بعد از خفہ شدن در حمام - در اندرون خود دیدہ شدہ است -

دیگیسے مے گفت :- کہ فردائے آں روز از در خانہ نسقچی باشی بہتریں اپشش را گرفتہ و رفتہ و بہ نسقچی باشی با دست خود فتوائے شراب خوردن دادہ است۔

بارے ایں قدر اختلاف بود۔ کہ چیزے حالیم نشد۔ غریب تر از ہمہ اینکہ بشہادت نوکراں زندہ اش از حمام بیروں آمدہ است و مردہ اش در حمام ماندہ اما چیز دیگر بروز کرد۔ کہ قدرے موجب رفع اشتباہ مردم گردید۔ در گوشہ حمام پارۂ رخت کہنہ پیدا شد۔ و بجدس دانستند۔ رخت حاجی بابا نام آدم ملا نادان مفسد است اے! بہ پدر ہر دو لعنت ہمہ کس مے گفت۔ کہ قاتل حاجی بابا ست و در بدر بلاد بہ بلاد از پئے او مے گشتند۔ پارۂ ہم میگفتند۔ ملا نادان ہم در ایں کار بے مداخلہ نیست۔

بارے بہر طرف آدم بگرفتن ہر دو فرستادند۔ کاش یکے از ایشاں بدست من افتاد۔ ایں قدر مژدگانی مے گرفتم۔ کہ از ایں ہر دو کشتی خلاص مے شدم من خود چیزے نمے گویم۔ و لیے ہر کہ تصور رفتہ قیاس حالم تواند کرد۔ منکہ ہرگز روبرو شدن با خطر را حاضر نبودم و ہمیشہ از خطر۔ و ے امید داشتم با پائے خود بیایم و جان خود را بخطر اندازم نہ پائے واپس رفتن۔ نہ یارائے پایداری متحیر کہ چہ کنم؟ فکر کردم کہ باز پیش رفتن بہتر است۔ بلکہ خودی را بسرحد توانم رسانید۔ و از بلا توانم رست۔ با خود قرار دادم۔ خود را بہ پیچیدہ۔ مانند کسیکہ چادر سولش۔ قضا و بلا را ملاحظہ کرد۔ بالخ۔ حد را خود نگران باز مانیم۔

د بد بخت خیل

گفتار شصت و سیم

گرفتاری حاجی بابا و خلاصی او

فردا کاروان براه افتاد. تخت روان از پیش - شتران مرده کش در عقب آنان و قاطران و سرنشینان در عقب همه. من در پهلوی تخت روان پنهان پنهان روان. چون چشم بآدمی زشت روی و بدلباس می‌افتاد - که کسی بر ویش نمی‌نگریست - بیجا للتش رشک می‌بردم و حسرت می‌خوردم. بیشتر ترسم از اینکه مبادا در میان همراهان زن ملاباشی کسی مرا بشناسد. چون یکی از ایشان بعقب نگاه میکرد زهره ام آب میشد فوری روی را برمیگردانیدم.

روز اولم بسلامت گذشت. شب در بارخانه روی بارها خوابیدم. روز دیگر هم بهبود. کم کم اندکی آسوده شده میل کردن در گفتگوی با این و آن و بیرون آمدن از غلاف کردم.

اولین آشنائیم با یک ارمنی بود. خواستم برفیقم که سخت مسعود بوده است کر طرف تحیت یک مسلمانی واقع شده ناگاه یکی از [illegible] گذشت. دیدم آخوندی بود که در خانه ملاباشی‌ها می‌خواست صیغه‌ی من دهد. جگرم به ناخن آمد. اگر خود روح ملاباشی را میدیدم چندان نمی‌ترسیدم. بزودی رو را برگردانیده او هم مرا ندیده. بلای رسیده بود بخیر گذشت. و بجز ترس چیزی مایه نگذاشتم. باز خود را به پهلو پهلو وا کشیدم. [illegible] آشنائی با ارمنی را در گذشتم. که برای من منحوس واقع شد.

روز [illegible] ایست [illegible] گذشتیم. که کردان راهش بسته بودند. هر کس [illegible] بود. اگر [illegible] گذاشتم [illegible] رسیده و در صورت [illegible] ترکان [illegible] می‌خواستم.

آں روز کذائی را ہرگز فراموش نمے کنم۔ در آں روز قافلۂ ہیئت لشکرے گرفت۔ ہر کس از سلاح معنے چیزے داشت بیروں آورد۔ روز ایلغار ترکمانان در سفر با عثمان آغا بخاطرم آمد۔ دیدم ہمان ترس در ہمیں جا ہم بے کم و کاست ہست معلوم شد۔ گروان زرد ہم برادر ترکمانان سیاہ اند۔ (در میان خود مان باشد بندہ را ہم ہر دو ہور چنداں اژدہا افگن و شیر اوژن ساختہ بود۔)

قافلہ با نظام تمام در پے ہم۔ چاوشش و بلد۔ باو لبستگان ملاباشی چرخچی دار در پیش۔ مرا برائے آسودگی بجائے یک دلال متعدد بود۔ جز در دو سر خود درد دیگر نداشتم و دستگیر [illegible] دریں کارم نمود۔

قافلہ ساکت و صامت بجز آواز درائے چیزے بگوش نمے رسید۔ من در تفکر کہ خودمان در ینجا او چہ کار انداز۔ ناگاہ بندہ با حرفے خوش سرود و شیخ رو ہے بمن تاخت و پاسشت نمود۔ کہ ہمیں است ؟

از ایں واقعہ گمان کردم عمرم تمام شد۔

ہمراہ بند۔ دیدم عبد اللہ ہم صد تو مے است گفتند اسے و اے کہ گرفتار شدم بلد را بمن کرد۔ کہ تو از ہمہ عقب تر ندی ہیچ نشنیدی کہ بلوچان و زرد در کدام منصب بودہ است ؟

[illegible] بجائے آمد۔ شکستہ بستہ چولبے وادم۔ [illegible] من العبد الکریم [illegible] ازیں واقعہ [illegible] تا بزانوی ہم رفت [illegible] نشناخت [illegible] زردے آرے [illegible] است۔

[illegible] کہ دزدے [illegible] اینک دزد [illegible] علی [illegible] بخشید:

[illegible] شد [illegible]

یقین کردند - که قاتل ملا باشی و مرتکب آن همه فسق و فجور من بوده ام - همهمه و آشوبی از کاروانیان برخاست - و بعد چند دقیقه حرف کردن از میان رفت هر کس بمن چشم وحشت - عاقبت بگرفتند - و دستم از قفا بستند - و در کار بردن به نزد زن ملا باشی بودند -

ناگاه ستاره میمون و طالع همایونم باز بمددگاری برخاست از دور نعره بلند شد - چیزی سوار از کوه روی به دره سرازیر شدند - خدا پدر کرده ها را بیامرزد - هلهله کنان کردان در رسیدند کاروانیان از هم پاشیدند - کو دست - کجا دل - تا مقاومت کند؟ سواران گرد ریختند - قاطرچیان برای نجات خود و حیواناتشان بند بارها بریده بمیان صحرا ریختند - شتربانان نعش ها را از شتران بدین سوی و آن سوی انداختند - به چشم خویش دیدم - که نعش ملا باشی نیز بسے بزرگ درافتاد گویا به تیزی از حمام افتادن و منفجر شدن نعشش کم بود - که بنا کرد لیشنا کردن - خلاصه بگیر بگیر همگانی شد -

من بخیال خود باز آمدم - بجد و جهد دست خود را گشودم چشم کردان همه بر تخته روان بود - همین اقبال دیدم - کسانیکه مرا بدان روز انداختند بروز من افتادند - همراهان زن ملا باشی خیلی فریاد کردند اما در چنان روز و در چنان جا -

آنچه البته بجائی نرسد فریاد است

کرد فریاد نے شنود - به بهانه سلامت بها - همه را بلامت لخت کردند - تیمناً - خانم زندگی لباس مرا از برهنه شدن رهانید - و من بوسیله لباس قاطر ... مرا بچیزی نه قاطرهم نا چیزی شمردند - مجرد بی اندیشه در فکر مال بردن - نه در خیال نعش مرده - شد چه مرغ آزاد و با تند قوش بی پروا بلقاطر مرده نعش جیوه رسوا تنها باز مرمه -

باز شد رفع بلا از سر حاجی بابا
بارک الله زهی اختر حاجی بابا

روی براه نهادم -

آقا بیداربخت خان

گفتار شصت و چهارم

رسیدن حاجی بابا به بغداد و ملاقات وے با عثمان آغا

زن و بچه و غلام و کنیز ملاباشی بدست کُردان گرفتار و من بصوب مقصود شتابان برائے نفی وجود اظهار حیات هیچ کس نمے کردم و دور از راه ـ راه مے پیمودم ـ گروهے از فراریان بدیں سوئے و آں سوئے همے دویدند ـ و چوں بیش و کم هر یک را دردے از قبیل دردِ آشنایان مال بود ـ پُر دور نرفته بامید چاره بر گشتند ـ من بے درد ـ آزاده ترین همه ـ بعد از طے دو فرسنگ راه خود را تنها و ا رسته دیدم ـ چوں ماجرائے خود را پیش چشم آوردم بجز یارے بخت هیچ حمل نتوانستم کرد ـ

باخود گفتم ـ که "بایں طالع سازگار ـ وقت آن است که شاهراه حبِ جاه پیش گیرم ـ ایں همه مصیبت برائے قافله مخصوص سعادت من بود ـ اِذا اَرادَ اللّٰهُ شَیْئاً هَیَّأَ اَسْبابَه ؛ با نود و پنج تومان در میان و بایں وسعت راه جهان چه نمے تواں ؟ نادان را بدم خمپاره نهادند ـ بمن چه ؟ زن و بچهٔ ملاباشی بدست کردان افتادند ـ بمن چه ؟ چرا کلاه خود را کج نگذارم ؟ و راستے نه نشینم ـ

خلاصه ـ بالیمن والسعادت والاقبال به بغداد رسیدم و غریب الغربا ٭ تنها داخل بغداد شدم ـ در بغداد کاروان سرا مے بایست ـ ولے خود را باختیار قاطرم سپردم ـ بحکم بلدی ـ آں زبان بسته مرا بدر کاروان سرائے بزرگ برد ـ که گویا محط رحال قافلهٔ ایران بود و دیده ور ـ از فراق یاران و عزیزان بنائے مرا غم گذاشت ـ اگر مے تواں خوش بختی گفت ـ خوش بخت شدم ـ که در صحن کاروان سرا مشتے هم از شهریان را دیدم ـ که گمان کردم ـ که مرا بخواهند شناخت

٭ بادیہ بر پیل نیندازم ۱۲-

اما چاره بکار لکن نشد.

بعض دیدار من منتظران زوار و قافله بر سرم ریختند - و من با بجا آوردن جواب سؤالات ایشان پرداختم عاقبت خاطر را از جمع ایشان فارغ کردم که البته صاحبش میرسید - و خود بجانب دیگر شهر رفتم تا دو روز فارغ خفته باشم و خواب آشفته نبینم.

در اولین قدم اجتناب از روی احتیاط - تغییر سر و وضعی دادم - توبره سرخ بنام فس بسر - جولی فرخ بنام قبا در بر - تنگی دراز بنام شال بر کمر - عثمانی حاجی شدم - از پا فراز سرخ هم نتوانستم گذشت که تنگی بی پاپوش سرخ خری را ماند بی جل.

پس از آن بفکر خانه و اهل و عیال عثمان آغا افتادم؛ تا بواسطهٔ ایشان خود را بکاری وادارم.

بطرف راستهٔ پوست فروشان - که بنگاه تجارت عثمان آغا بود - رفتم و از ایشان با اینکه در ایام رفاقت از جای دکان خود وا داده بود - گمان می‌کردم که بی سؤال هم توانم جست.

خدا راست آورد بی زحمت - دکان پوست فروشی - بزرگی در راه دیدم سر بیرون برده - که عثمان آغا می‌بود. بغدادی که پوست بخارائی خریدن رفته بود - خبر از او ندارید؟ از کنج دکان صدائی بگوشم آشنا رسید - که تو را چه پیغمبر کیستی؟ بیا ببینم عثمان آغا منم!

با حیرت تمام دیدم که آن پیرمرد خود اوست. از این ملاقات تعجبها کردیم من از حال خود آنچه گفتنی بود گفتم - و او نیز حکایت خویش بدین نوع بیان کرد - که از طهران بقصد استانبول بیرون آمدم - راه بیابان از پیش آمدم و با بیداران بسته بود - بهتر آن دیدم که به بغداد بیایم - بعد از آن غیبت دراز به مسقط الراس خود بازگشتم - پسرم بزرگ شده بود - و بنا بخبر مرگم تعزیه‌ام گرفته - و میراثم را قسمت کرده حق مادر و خواهر را داده بود - اما بحکم مسلمانی پاک از دیدارم هراسان نشد و حق پسری و پدری را فراموش نکرد - زنم زنده است - و دخترم را بخت یار و من بهره‌ور.

وین نگاهی عجیب بمن کرد و گفت: خوب حاجی! آن متعه طهرانی که بود؟ به چه خیال نگردن فلش بستی؟ بنان سنگکی که امروز خوردیم، آن تیغ نبود با آن زن بود دل بردار. چند سال با ترکمانان در اسارت با ذلت گذشت. سگی با دوست دیرینه این کار میکند؟

قسم خوردم که غرضم از آن تمتع تو - و خوش گذرانیت بود. آن طعنه را هم خواب خاص شاه گفته بودند. این خیال هر قدر راسخ تر شده باشد. باز آثار صفا دیدگیم در او نمودار خواهد بود. و در نظر کسیکه سالها با شتر بسر برده باشد جلوه توان کرد

عثمان آغا گفت: - چه شتران! بحق خدا آن شتران با آن لب و لنج در نزد فرشته و از مشک و عنبر سرشته بودند که گاهی شترے به تمتع گرفته بودم اقلاً راحتم مے گذاشت آن اژدهاے مردم او بار و آن افعی مرده نشان - سر دم منت بر سرم میگذاشت - که سخت بختیاری که مرا در کنار گرفتی - من همانم که ریش شاه را میکندم۔ علاوه برین هر ساعت سیلی بصورتم مے زد - و مشتی از ریشم میکند. پس رخساره مالیدن گرفت که - اکنون نیز صدائے سیلی بگوشم میآید۔

در آخر با قسم و آیه خاطرنشانش کردم. که غرضم خوش بختی تو بود۔ پس با کمال مردانگی گفت - تا در بغداد هستی مهمان منی - بیا و در خانه من منزل کن۔

فهمم معلوم است - چنین اشارتی که بشارت بود - از خدا میخواستم۔

از صحبتها که در میان دکان بود - و هنوز بجز دو فنجان قهوه صرف نشده بود۔ پس از آن بدکان پسرش رفتیم - دکان او نیز در آن نزدیکی بود - اسمش سلیمان - کوتاه قد فربه اندام - تو زپشت شکم گنده - تحم پدرش بحض معرفے پدر که این حاجی باباست! مرحبا گفته قلیان را از دهان خود باز گرفت بدهان من داد۔

پس از این حالات - خیال کردم که با آن مردمان خوب ساده در بغداد با راحت و استراحت توانم زیست - اما برای مسخره و نمائی که بار شاطرم - نه بار خاطر۔ گفتم! هر اصد تومان نقد است - با آن چه میتوانم کرد؟ از نکبت زندگی آوارگی بستوه آمدم غرضم اینکه بعد از این آدم و ارتمتنه تا نفسی بکف آرم - و براحت عمر گذارم بسا مردم که مایه کمتر از آن من بپایان دولت رسیده اند؟

بعدہ تصدیق نمودند سوعثمان آغا کہ بہ برکت سفر با یران و معاشرت با ایرانیان
تک و توک نطقے ہم داخل نثر مے کرد، گفت بلے۔
(قطرہ قطرہ جمع گردد وانگہے دریا شود)
با عثمان آغا بخانہ او رفتیم۔

آقا بیدار بخت خاں

گفتار شصت و پنجم

در چپوق خریدن حاجی بابا
و مہر ناپایداری بدل دختر خواجہ خود افگندن

خانۂ عثمان آغا در کوچۂ تنگی رو بجادۂ بزرگ بود۔ در خانہ اش از خاکروبہ پر۔ روئے تل خاکروبہ یک سو چند بچہ گربہ در ماؤ ماؤ! سوئے دیگر چند تولہ سگ در عاؤ عاؤ۔ در خانہ میان این دو دستہ سازندہ۔ صحن خانہ کوچک۔ و اطاق ہا از پاکی و پیرایہ خالی چوں برگ و ساز من منحصر بیک احرامے بود۔ و بس۔ کوچ نمودن از کاروان سرا بخانہ چنداں دشوار ننمود۔ احرامے را در گوشۂ از اطاق بزرگے انداختم کہ رخت خواب عثمان آغا ہم در گوشۂ دیگرش بود۔

مبارک باد۔ قدوم شیلانی شنید۔ برہ بریان با پلاؤ فراوان و خرما و پیاز از حرم سرا بدر آمد۔ دست بخت زن و دختر۔ کنیز منحصر بفرد۔ کہ ہنوز بمناسبت تازہ رسی۔ دیدنشان ندیدہ۔ و بپائے حرمت و ادب احوال شان نپرسیدہ بودم۔

یکے از رفقاے راہ بخارا ایش نیز موعود بود۔ تا نصف شب سخن در تجارت

رفت می خواندم به پریشانی و دامان نخوردم- وقتی چون نیت تجارت داشتم
گفتگوی ایشان نیک وقت می نمودم-

از نکات و دقایق موضوع چیزی فرو گذار نکردم- هر کس گفتگوی ایشان
را می شنید گمان می برد بازرگانان قیامت می بود- چه از استانبول خبر بغدادی
بایشان رسیده بود- عاقبت مصلحت چنان دیدند که من سرمایهٔ خود را تجارت
پوست نگذارم بلکه چپوق بخرم- که هرگز قیمت ادراتنزل نیست- چپوق
کشی را تبدیلی نه-

بعد از این قیل و قالها و رفتن مهمان با اندیشهٔ شنیده با همه خفتم چپوق رفت
شب همه شب در این فکر که چند چپوق بیک تومان توان خرید- عاید هر
چپوق چند تومان توان اندوخت از نشأهٔ این خیالات مست باندیشه‌های
باطل افتادم- وحکایت سعدی با تاجر جزیرهٔ کیش- در پیش حکایت من افسانه
در خلا آن بود که انجیر از میری بفرنگستان برم- و فش فرنگی بمصر آورم از مصر ولیا
با فریقا برم- و از آنجا سیر بیمن آرم- و بهلے گران بفروشم از یمن بمکه روم- از
مکه بیمن برگردم- قهوهٔ یمنی با ایران برم در ایران به سوداگری پردازم- از سود
سوداگری رتبه و منصب بگیرم- واز پایه بنشینم- تا صدر اعظم و شخص اول
ایران شوم"

با استواری این خیالات بخریدن متاع پرداختم- باکسیکه بکوهستان
بختیاری و لرستان می رفت که چوب بهیب آرد- قرار دادم که فلان قدر
چوب چپوق در بغداد تسلیم من کند- من آنها را سوراخ نموده بار استانبول
نمایم"

بعد زین مقدمات- در انتظار چوب چپوق- به بلائے زخم یادگل بغدادی
که در آنجا عام البلوے است دوچار شدم-

از قضا این زخم در میان رخسارم بر آمد- بنوعی که یک گوشهٔ ریش مبارک
را نیز خرابکاری کرد-

شب و روز بے شکیب و نالاں با بخت ستیزان کنان که اے زخم بے پیرا

تنگ جائے دیگر قحط بود۔ کہ باید در رخسار من جائے کنی و مرا روئے دیدن این و آں نگذاری؟ پس آہے از جگر برکشیدم۔ کہ چہ باید کرد؟ حکیمان راست گفتہ اند کہ اگر ہر چہ خواستی شدے ہمہ سنگہائے بیابان الماس شدے؟ ہم چنیں اگر ہر کس دُمل را از جائے دلخواہ خود در آوردی۔ در بغداد صورت زشت پیدا نکردیدے؟

با ایں حال باز جائے شکریش خالی بود۔ چہ عثمان آغا با اینکہ آں دُمل را بصورت دیگر در آوردہ بود۔ باز صورتش آئینہ زشتی درست مے نمود۔ واو بجائے دلسوزی بر من ریشخند میکرد کہ" باآں بلا کہ بر سر تو آمدہ است زخم بغدادی دارد و هم ہست۔ اگر یکطرف صورتت نادرست مے شود۔ طرف دیگرش درست خواہد بود۔ نمے بینی کہ۔ فیروزہ باآں گرانبہائے۔ یک طرفش احسن الوان۔ وطرف دیگرش با خرمہرہ یکسان است۔ و باز ہم گرانبہا است؟ تو در میان مردم ہمیشہ طرف درست رو انما۔ واز نادرستی بپرہیز"

دید" کہ باآں کثافت بشرۂ خود۔ خوش روئے کسے را نمے خواہد مانند نا پرہیزگاراں کہ روئے پرہیزگاراں را نمے توانند دید۔ ومانند سگاں بازاری کہ چوں سگ شکاری بینند۔ فریاد و فغاں بر آرند۔

با ہماں صورت دلکش مطبوع طبع دلارام۔ دختر عثمان آغا شدم۔ دلارام باغمزہ و کرشمہ اظہار عشق بازی نمود۔ وبا مادر کہ در معالجہ ایں زخم یکتا بود۔ مبدلام پرداختیت۔

حاجی تعجب اینکہ " تاریخ سرزدن ایں زخم ریش۔ با تاریخ گل کردن عشق د۔ رام مطابق افتاد۔ یعنی در یک روز واقع شد۔ آتشش ماہ روزگار ہر دو۔ روز افزوں۔ ہر چہ زخم بزرگتر شدی۔ عشق دلارام قلبیہ تر گرد یدی۔ راستی ایں علت عشق از جانب من بر نزد۔ چرا کہ دختر عثمان آغا با پدرش گلے بود۔ بر وتیم شدہ۔ عجب تر اینکہ در ہماں نظر اول۔ ایں دختر بصورت شتر پیری بمن جلوہ کرد۔ و ہر وقت اورا مے دیدم۔ شکل شتر بنظرم جلوہ گر مے شد۔ وایں اشعار فوق الدین یزدی بخاطرم می آمدند۔

اے عزیزاں زلب و لبخ شرفیض پرید
خاصہ وقتیکہ شود مست ادا ہا اُشتر

گر زند فیل زپہنائے شکم طعنۂ بجزیں
میکند ناز بجز از قد و بالا اُشتر

بود لیش جائے زمنزل گہ خود بالاتر
جائے خود داشتے از حضرت عیسیٰ اُشتر

اے خوش آندم کہ شود مست نواخانیٔ من
گویم از ذوق کہ جان وقف لیست یا اُشتر

چوں درم ریش لبسر حد کمال انجامید۔ عشق دلارام ہم کمال یافت یعنی بہزرگی منجر شد۔ ازاں روئے چوں وقت سفر نزدیک رسید۔ بحکم (العشق داءٌ دوائہا السفر) خوش وقت شدم۔ بارہائے چوق رالستم۔ وتدارک راہ را اہتمام دیدہ در ساعتے کہ سکتہ بلید و نزد عقب۔ ورجال الغیب در جلوہ رو براہ نہادم۔

بینوا دلارام از فراق من بے آرام ماند۔ وچوں فرو کشی یاد۔ ریش مرا مے دید آہ سرد مے کشید۔ گویا آں زخم منظر او کسر رشتہ تنہائی بود۔ کہ با من وصلۂ وصل او میتوانست بشود۔

(افسوس کہ آں رشتہ بزودی بگسست)
نہ زخم من نیک فرجام ماند
نہ عشق دلارام ناکام ماند

آقا بیدار بخت خاں

گفتار شصت و ششم

بسوداگری رفتن حاجی بابا باستنبول

در روزی از روزهای خوش نوبهار - از دروازهٔ بغداد باراده استانبول بیرون رفتم.

احرامی را بر روی تنه مار قاغ گشته و - و آمدم بهار چهار زانو بر روی آن نشست یا سازداری کاروان - خود را سوداگری معتبر - می‌شمردم.

همراهانم بجز عثمان آقا - چند تن پوست دوز و پارهٔ ایرانی حکایت ملاباشی طهرانی اند که همه شده بود و بغدادی - چنانچه به لهجهٔ بغدادی قلم ببر گفتم - و از ایرانی گری چندان علامتی نداشتم.

اگر بخواهم تفصیل راه را چنانچه واقع شده بود - از قبیل ترس و زوال و نزاع کاروانیان - و ... ساز ... - بیان کنم ... آمده ... بتفصیل اولین تأثیر استانبول بر قلب خود اکتفا می‌نمایم.

من ایرانی و اصفهانی و بدین اعتقاد

جهان را اگر اصفهانے نبود
جهان آفرین را جهانے نبود

اگر کسی می‌گفت که بالاتر از تخت ... تخت ایران هم است دندانش را می‌شکستم - تا اینکه سواد عظیم و بیرون شهر استانبول را دیدم - نه تنها متحیر بلکه دلگیر و متأثر گردیدم - چه دیدم!

سواد ... [illegible]

[illegible]

بنجاست ... [illegible]

به منقبت همه خاکش عبیر غالیه بو

صبا سرشته بخاکش طراوت طوبی

هوا نهفته در آبش حلاوت کوثر

مسجد شاه اصفهان را بهترین مساجد دنیا دانسته بودم - در آنجا صد مسجد شاه دیدم هر یک از دیگر بهتر و عالی تر - در اصفهان یک آئینه خانه و در استانبول با آن دریا همه آئینه خانه - اگر اصفهان را یک بنائے رشک بهشت است - استانبول همه جا بهشت است - اصفهان را بزرگترین شهرهائے دانستم - دیدم هر محله استانبول اصفهانی و در هر اصفهانی کوئے - و در هر کوئے بنائے که چشم [illegible] از و -

عمارتهاش هر یک [illegible] خراج [illegible] سرفی

گرفته جائے در آغوش [illegible] [illegible] همه [illegible] اهبار

بدریا روئے وار و پشت بر کوه [illegible] [illegible] و دل کوه اندوه

نگه انداخته چنین [illegible] [illegible] [illegible] هزار هم

بناهائے که باشد در [illegible] [illegible] [illegible] را [illegible] پشت دنیا

باخود گفتم - که اگر اصفهان [illegible] جهان [illegible] است استانبول همه جهان است و انگهے بجائے اینکه مثل اصفهان از کوه هائے خشک و خالی [illegible] - پر سن محیط باشد استانبول برلب چندیں دریا واقع است [illegible] دریائے [illegible] [illegible] یا [illegible] عکس آن همه زیبائی و جمال و قتیکه در آب دریا دیده مے شود - دو چندان مے نماید - وایں خود بالطبع دلرباست - علی الخصوص که [illegible] کشتیها از هر نوع و هر اندازه از بالا بپائیں - از پائیں ببالا - از راست بچپ - از چپ براست روان و شناکنان - و در لنگر انداخته بیشتر از درختان جنگل از زندل و [illegible] کشتیهائے بزرگ همه سر بآسمان -

ز زور [illegible] که هر جانب رو [illegible]

بدریا بیشتر از شهر [illegible]

در [illegible] [illegible] [illegible]

بنا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

گفتم اے پروردگارا! بہشت موعود تو۔ البتہ ہمیں جا است۔ اگر حضرت آدم دریں بہشت مے بود۔ ہرگز بیروں نمے رفت" اما ہمیں کہ بخاطرم آمد کہ ایں مملکت بدیں زیبائی در دست است کہ ریش شاں جاروب مزبلہ ہائے چنیں شہر را نشاید۔

گفتم :۔ زہے افتخار ایں قوم کہ باز مانند مئی درمیان خود خواہند داشت۔ من نسبت بایناں مرگ سے۔ و ما ایرانیاں در پہلوئے اینان مردمانے ہستیم۔ بوئے پیاز در نزد بوئے سیر۔ بوئے عنبر و عبیر است۔ (نعم المسکن وبئس الساکن) عاقبت تسلیث خود بدیں دادم۔ کہ ایں قوم بایں دنیا در آں دنیا چگونہ محشور خواہند۔ دبا ایں ملک درحضور پادشاہ الملک چہ جواب خواہند داد۔

خلاصہ اگر بخواہم تفصیل آنچہ بہ نظر و بہ عقلم آمد گویم۔ و شرح آنچہ در اطراف و حوالے خود دیدم بدہم۔ خدا امید اند۔

بکجا مے رود ایں اشتر بگسستہ مہار

بعد از گذراندن برزخ گمرگ۔ از اسکدار باز زورقے باستنبول گذشتیم و در کارواں سرائے "والدہ" کہ گویا مال پدر ایرانیاں است منزل کردیم۔ چوں امتعہ و اقمشہ و کالہا و مغازہا و دبدبہ و پاشایاں و افندیاں استانبول را باآں خدم و حشم و اسب و عرابہ و زیب و زینت دیدم۔ اندک غرور ایرانی بودم فرو کش کردہ آہستہ باخود گفتم "ما کجا و ایناں کجا؟ شکوہ حشمت استانبول کجا فقر و فاقہ ایران کجا؟ اگر اینجا جائے است۔ پس ایران کجا است؟ ایں جا دار النعیم است۔ آنجا دار الجحیم۔ اینجا دار الشعفا۔ آنجا دار الضعفا۔ ایں جا عزت است و گنج۔ آنجا ذلت است و رنج۔ اینجا سلطنت است و نظافت آنجا درویشی است و کثافت۔ اینجا تماشاخانہ۔ آنجا تکیہ خانہ۔ اینجا بازی۔ آنجا شبیہ۔ اینجا عیش۔ آنجا تعزیہ۔ اینجا آوازہ۔ آنجا روضہ۔ خوشگذرانی و عیش و نوش ترکان۔ باآں عزاداری شبانہ روز ایران۔ و ایرانیاں را آنجا دیدہ ریخت بدنگریستم۔ و راستی را نگریستم۔

بارے با عثمان آغا در کارواں سرا اطاقے گرفتیم۔ و مال التجارہ خود بدآنجا نہادیم۔ من در روز چیزے تنہا در میان تختہ چیدہ میگردم۔ بجہت گونہ گوند

خورش خوبند بود لیکن- هم فروش زیاد میکردم- و هم سود بسیار می بردم- هرچند اندوختهٔ ام بیشتر می شد- سر تخصیص بیشتر درد میکرد- جلیندی را عوض کردم- و شملهٔ عجیب نهادم چارا بیپار کردم- عمامهٔ کم پا رفتم- چپوق را دهنه کهربا نهادم- کیسهٔ تنباکو را از شال کشمیری دوزاندم- از موزه زرد هم نگذشتم- هرچه را میدیدم دلم خریدن می خواست- لذت خرید و فروش را می یافتم- و فکر می کردم- که بی حد و بی حساب بود- اما من برائے خودنمائی مصطبهٔ قهوه خانه را گزیدم- چپوق در دهان- فنجان قهوه در دست با تحریر و تغیر چپوق می کشیدم- و قهوه می خوردم و آینده و رونده را تماشا میکردم-

بحکم آنکه:- زر بسیار منتفر بود گزیده مار

بقدر امکان از ایرانیان کناره جوئی و با ترکان آمیزش می نمودم- اما بمقتضائے فطرت و جبلت خود- ایرانیان پژوهشگار و کنجکاو چه بودهم و که بودم را بزودی فهمیدند- بنابرین با ایشان مدارا میکردم نه مرا با ایشان کارے بود- و نه ایشان را با من- در پاره جایها ببرکت سر و صورت ظاهری- خود را سوداگر بغدادی معتبر خرج داده بودم و برائے فریب ترکان بهتر از صورت ظاهر چیزے نه تقلید کم گوئی و سنگینی و کوتاه سخنے ترکان نموده بآسانی و بزودی در اندک زبان ترکے را فیم، شدم- سلام را- باصباحلر و اخشاملر- و وقت شریف لر- خیر اولسون و لیسم الله را مبارک سز فرد آوردن و کورنش را بتعظیم دستی سر تراشیدن را بریش تراشیدن و لیس تراشیدن بدل کردم- و وضو را بنا کردم- بوارثه گوفتن نماز ابا بیطها دست بسته نمودن مبدل کردم-

خلاصه- حرکات و سکنات ترکان را خوب تقلید نمودم- و گاه و گاه لفظ ماشاء الله و انشاء الله! و الله! و الله- نیز با تخرج- در کلام خود داخل میکردم- تسبیح از دستم نمی افتاد- این بود که در اندک مدت در قهوه خانه قبول عامه پیدا کردم-

قهوه چی قهوه ام را بدست خود می پخت و بالفظ- سلطانم و آفندم لقب دم می ریخت-

همچنین در سایهٔ صورت ظاهر- دمی شده بودم- که هر گاه در قهوه خانه سخن از اسب

وصلاح و جنگ و فتنہ گر - میرفت زکہ اگر سخن ہم ازیں قبیل بابودن مرا حکم قرار سے داوه
دہن بایک لقمہ ای باخبر قطع و فصل دعوا را مے نمودم۔

آقا بیدار بخت خاں

گفتار شصت و ہفتم

در گرفتن حاجی بابا زن شیخے را
و ترسیدنش در اوّل و آرام شدنش در آخر

مدتے بدیں منوال گذراندم - تا اینکہ سہ شب پے در پے در وقت بیرون آمدن از قہوہ خانہ در سرِ راہ پیرہ زنے را دیدم بر من نگران و آشنائی خواہان - و از پنجرہ کہ در زیرش ایستادہ بود - اشارت کناں -

شب اوّل بے اعتنائی - شب دوّم تعجب و حیرت - شب سوم تحقیق و تدقیق گذشت - شب چہارم بخود مصمّم کردم - کہ اگر بہ بینم سبب سر راہ گرفتنش را بپرسم ؛

بخیال اینکہ فراخی در کارم پیدا خواہد شد - و طالعم در سازگاری است با سر وضعے از سائر اوقات پاکیزہ - ہمیں کہ از قہوہ خانہ بیرون آمدم - آہستہ آہستہ روئے بہ پیرہ زن رفتم - و رخم گردش کوچہ - ہمینکہ از نظر قہوہ گیاں پنہاں شدم - قفسہ بالا رفت - زنے زیبا - گشادہ روئے گلے در دست در دل چسپانید و بوسید و بمن انداخت و با شتاب تمام قفسہ را فرود آورد - و ہانم باز - چشمانم بقفسہ دوختہ - متحیر - تا اینکہ پیرہ زن آشنیم را کشیدہ گل را برداشتہ بدستم داد - گفتم :- تورا بخدا ایں چیست ؛ ایں کوچہ - کوچۂ پریاں و سرزمین جنیّاں

است و آن گل زرد کرد - وایں گل خود چیست؟

پیرہ زن :- تو آخر چی؟ شیخی؟ چہ چیز ہے؟ با ایں ریش دراز چشم سیاہ و عمر دراز جہاں دیدہ می مانی - اما از کار جہاں را بعین سرد و شیخ را امیدواری ولی کہ نمی دانی کہ اگر زنے بجرسے گل بادام اندازد - یعنی چہ؟

من :- میدانم میخواہد بگوید کہ -

لبان مغز بادامے کہ از آوام جدا گرید
در آغوش تخم نمایاں است خالی بودن جایش

اما در سایۂ ریش و چشم ایں را ہم دانستہ ام - کہ ایں اشارت و رموز گاہے چلے گلو سوز مے آمد - چنانچہ مغز بادام خوردہ مے شود - پوستش ہم کندہ میشود -

پیرہ زن :- مترس عزیزم - مترس مانند گلو سوزیم - نہ پوست کن - اگر دست رو لیبنہ ماگذاری پائے بہ بخت خود زدہ - خر نیستی - کہ از سایہ بہ رمی - و گمان آنکہ ترس تو سایہ است و بس -

من :- خوب حالا کہ چنیں است - آں زن کہ دیدم کیست و تکلیفم چیست؟

پیرہ زن :- پرشتاب مدار - حالا درسش را بگذار - کہ نہ وقت مقتضی است و نہ جائے مناسب - فردا ظہر در قبرستان ایوب در پہلوئے اوّلین سنگ قبر مرا با شال سرخ در گردن بجوئی بالفعل خود را نگہدار -

ایں بگفت و برفت - و من بحجرۂ خود در آمدم - و باندیشہ عریض و عمیق ایں کار افتادم میدانستم کہ در فتوحے بر رویم گشودہ است - اما مے ترسیدم کہ آں گشائش - نیتجہ سخت گیری و رشک شوہر او باشد - خطر ہائے زینب - قصہ مریم و یوسف - عشق دلارام و ریش صورت من - بخاطرم آمد - نخست آتش عشقم فرو نشست اما گرمیٔ خون و غرور جوانی روز افزوں تاب نیاوردہ - ہرچہ بادا باد گویاں قصد آں کردم :-

دل بدریا زنم و رخت بصحرا فگنم

روز دیگر بحسب وعدہ میعادگاہ معہود رفتم و پیر معلومہ را با شال سرخ در پہلوئے سنگ قبر سبز دیدم - دور از راہ در زیر درختان سرو - در منظر خوش باستانوں

عقد انجمن عشق برپا و آغاز مذاکرہ مہر و وفا۔

پیرہ زن اوّل استقامت صدق و عدم رالیستود۔ پس ازاں بےلے تریبی و اثبات راہی کہ در پیش است سوگند ہا یاد نمود۔ بعد ازآں باقتضائے پیری چانۂ گفتگو را کشود و داو ذنخ نسنے از درہ و پتہ داد۔ کہ "غرضم خدمت توست و ترا از پسر خود عزیز تر میدارم، دیدم کہ درآں ہم بجز تخلیۂ کیسہ و نقصان سرمایہ و سوزش جیوقہائے من چیزے نیست۔

گفتم:۔ بسیار خوب۔ بیائیم بر سر مسئلہ۔ دو کلمہ ہم از خانم بگوئے تفاصیل و تکرار عبارات و پیچ و تاب تعبیرات را کہ طے کردیم۔ خلاصۂ کلام او اینکہ:۔

خانمے کہ دیدی (من گیس سفید آنم) دختر تاجرے دولتمند حلبی است ایں تاجر دولتمند حلبی۔ غیر ازیں دختر دو پسر ہم دارد۔ خود دریں اوقات۔ یعنی دو سہ ماہ کم یا بیش ازیں وفات کرد۔ ہرچہ خاک اوست عمر شما باد۔ ورثۂ او یعنی باز ماندگانش کہ پسرانش باشند۔ بجائے او بنشتند۔ و دریں شہر تاجرے بزرگند۔ بانوئے مراکہ اسمش شکرلب است۔ در جوانی یعنی شانزدہ یا ہفدہ سالگی بہ شیخے پیر متمول دادند۔ ایں شیخ پیر متمول عادتش ایں بود کہ بیش از یک زن نمی گرفت و میدانست کہ دو زن در یک خانہ باعث خرابی و اوقات تلخی صاحب خانہ است۔ از آشوب و غوغا خیلے مجتنب راحت و آسودگی را طالب بود۔ ایں بود کہ زن جوان گرفت۔ تا در حضور خود۔ در زیر دست خود بترتیب خود۔ بار آورد حقیقۃً خیلے خوش وقت و خوش بخت بود۔ کہ با بانوئے من ہمسری کرد۔ برائے اینکہ ہمسر او بانوئے من، نازک طبع۔ خندہ رو۔ پاکیزہ خو ست زنے بہ نازکے طبع و خندہ روئے و پاکیزہ خوئے او۔ در دنیا نمی شود۔ ولے در یک چیز ستارۂ ایں زن و مرد باہم اُخت نیفتاد۔ و موافقت شان سازگار نشد۔ و سبب مرگ شیخ ہم ہماں شد۔ شکرلب پورک را باسر شیر میخواست۔ و شیخ با پنیر پنج سال تمام در وقت غذا در سر ہر سفرہ۔ ایں دعوا بود۔ تا اینکہ شش ماہ پیش روزے شیخ بر غم شکرلب از بس پورک پنیری بخورد۔ بمرد خدا رحمت کند۔ چہار یک مال و منال شیخ۔ یعنی آں خانہ کہ دیدی۔ با کنیزاں و اثاث البیت و سائر لوازمات خانہ۔ خلاصہ ہرچہ شرعاً

نیکولیب بلیسته بر صدر رسید.

حالا با جوانی و جمال و با توانگری - و مال میدانی البته خواستارش ماند.
اما چون خانم نسبت به سن و سال خود از همه زنان عاقل‌تر و هوشیارتر است - در
انتخاب شوهر تازه مشکل پسندی نموده - نتیجه است که شوهر نمودنش فقط برائے جلب
نفع و تحصیل افتخار نباشد - ازیں رو همیشه در جستجوئے شوهرے درست و آراسته بود.

چون خانهٔ ما روبروئے بهترین قهوه خانهائے این شهر است بنا کردیم آینده
و روندگان آنجا را از نظر خریداری گذراندن - بی همه چیز و بی ریشخند و تملق شد، میان
آن همه از تو با زنده‌تر و بالتخصص‌تر ندیدم برادر من صاحب آن قهوه خانه است.
میانهٔ او با ما خوب است - در سر تو بعضی سوال و جواب‌ها کردیم - جواب‌هایش
خانم را خوش آمد - به پیوند تو میل کردیم - اینک مختصر قضیه - حالا تو خوب ببین و بسنج
خدمت خوبی کرده‌ام یا نه؟

از برداشت صحبت پیره زن هیچ گمان نمیکردم که این حکایت چنین جا منجر
شود - بقدریکه از پائے دار خلاص شود - خورسند شدم دیدم که بی
رازداری و نهفته کاری و بی تبدیل اساس و تغییر لباس بجائے مشغله کوئے
و برزن - و خنیش سوراخ در روزن پی خوردن زخم و کشیدن قمچی - خدا نصیبی
همه - بجز زن و منال و آسودگی حال چیزے در میان نیست - بطالع خود آفرین
گویان دانستم که نانم در روغن افتاد -

دولت قرین همت شد و اقبال - بهرم

از شادی هزار حرف بی معنی به پیره زن گفتم - و عهد کردم - که با تو تا لب گور
همزانو باشم - - به پیره زن احسان بزرگ کنم -

پیره زن گفت: - حالا چیز دیگر هست که خانم به سرهایش تبلیغ نموده که
پیش از وقت وصل همه چیز را درست خبردار شوم - نسب و حسب پایه و مایه
و بضاعت و سرمایهٔ تو را الفهم - میدانی که خویشاوندان او مرد مانند - اگر بفهمند که
خواهرشان بغیر مایه‌تر از خود شوهر کرده - دیگر بر رویش نگاه نمی‌کنند - و شاید بمقصد
او و شوهرش برخیزند.

اگر جواب عین عمان را پیش از وقت حاضر کرده بودم درست و با نام
ا ایمن نیز دے بحث و ملاحظہ وسعت میدان ادب فصاحت ...
عمان کردم کہ ما از حسب و نسب در دنیا کس نیست کہ جای بالا اشغال
از انتہائے یمن تا حدود عراق کہ از نہایت دریائے عمان تا نہایت صحرای
قبچاق اسم معروف و مشہور است۔

پیرہ زن :- خوب- پدرت کیست؟

من :- پدرم مردے بود توانگر- پیشتر از یک قبیلہ و بانی سر ما ...
تفتیش گذشت چہ ربطی بہا کہ نتراشید- و چہ وندا نہا کہ نکند!

پس دم در کشید- و شجرۂ نسبی برائے خود ساختم- کہ اگر از نژاد پاک
تبار تا بنا گم میخواہی- مرا بنگرید- خواہ بالا- خواہ پا در اکثر و خواہ ہر کہ باشد- حد
علو حسب و نسب لنوزک پایم نمے رسند- خون پاک عربی در عروق حاضیم
روان نیاگانم از اعراب منصوریہ دیا نجد عربستان- شاہ اسمٰعیل صفوی ما را
از آنجا کوچانیدہ در بہترین ناحیۂ ایران نشانید- تا کنون بہمین منوال ہستیم
نیاگان دیرینم استر بن خزین ما دیان از قبیلۂ قریش و بنی قحطان بلاواسطہ
بسلسلہ بنی ہاشم بند و بخط مستقیم بذریۂ نبوت ہم پیوند- خلاصہ با مبارک
ترین خون اسلام ہمدم و با قدیم ترین سلسلہ ہم قدمم۔

پیرہ زن :- ماشاء اللہ! ماشاء اللہ! ہم سیادت در حسب و ہم شہر
یارے در نسب- درین باب این قدر کافی است- اگر تو چنینی خانم نیز چنین
مے خواہد- اگر مایہ ات ہم بقدر پایہ ات باشد زہے سعادت۔

من :- اما مایہ ام- اگر نقد بسیار در دستم نیست- عیب نباشد- کدام تاجر
نقد بسیار در دست نگاہ میدارد؟ بدان کہ در ہر جا مضاربہ کاران دارم- کہ
مال مرا بدادوستد مے اندازند- و در وقتش سرمایہ را با سود مے پردازند- حریر
و دیباج و مخمل از طرف خراسان مے رود- و پوست بخارا میآورد- گماشتگان
با نقود من و سنجاب و سمور مشہد بتجارہ شال کشمیری و جواہر ہند گماشتہ اند قدک
و کرباس در ... در رضائی با مہرہ معاوضہ و مال ہندی کہ از بصرہ خریدہ بجلب

فرستاده ام - با پست بروشاکی معاوضه مال تبریزی که از لیمو خریده ام
اگر حقیقت مقدارم را بخواہی دستے قرض کن پر گشت دستے پر بندی و در عین
په خویشی - و خورشی پر از زوالہ - اگر شما این میدانی شما تا نحسے توانی - و گرنہ
خود دانی - بہ درستی و تحقیق باز گو - که عشق بچے افتادہ - که اگر مال وهمانش
نا فراہم آرد - خود و برادران و خانوادہ مال و بار آتش را دنگ و آب حیرت غوطہ
در گذارد.

چہ زنی - حالت ہمہ دانستہ و فہمیدہ شد - کارے کہ ما نیز چون عالم ہمہ
در محبت است - و در اول شب در سر کوچہ باش راہش را مے جویم - کہ با شکر
لب بہ پیوندی - اگر دل خودش بخواہد کسے مانعش نمے تواند شد - امّا اگرچہ گستاخی
است - نصیحتے مادرانہ بتو میکنم - تو ہم فرزندانہ قبول کن - بوڑک با سر شیر بخورد
نہ با پنیر - دیگر از ہیچ راہ دلتنگ مباش - کہ خانم بسیار نرم خوست - خداوند
موافقت ستارہ و سازگارے طالع کرامت کند چوں این بگفت من دو طلا
بمشتش نہادم - او آہستہ آہستہ برفت - و من با فکر ہائے عریض و
عمیق در زیر سرو ہا ماندم -

آقا بیدار بخت خاں

گفتار شصت و ہشتم

ملاقات حاجی بابا با شکرلب و ترتیب ازدواج ایشاں

در زیر درختاں چنداں نماندم - ہمانا فرض تر از آں کار بودم ؛ برائے اظہار
تشخص لباسے و برائے ابراز حیات نقدے - از آں گذشتہ برائے پسند
خاطر خانم - حمام و خضابے لازم بود - و عطر از آں لازم تر - در راہ خوستاہہا

ہیے کردم۔ کہ سعاجی بلائق ریش پیدست۔ فرق دیوانہ و عاقل را بانمودی ہ۔ اے جناب سید منصوری! اے ہاشمی نسب! اے قرشی حسب!"

سعادت بخت و نیروئے اقبال را تفکر کناں بکارواں سرا برگشتم چہ دیدم عثمان آغا در یک گوشۂ حجرہ مشغول شمردن سود ہائے سوداگری در گوشۂ دیگر دولتہ چوقہائے بندہ بدعائے دوستاں موجود۔ ایں حالت فلت با آں حالت رفعت۔ کہ در سر داشتم چناں بر من تاثیر کرد۔ کہ بے اختیار باو کردہ اظہار خود فروشی کہ ہرگز نکردہ بودم۔ نمودم۔ ونمیدانم۔ کہ عثمان آغا دریافت یا نہ۔ اما ہمیں کہ گفتم۔ اموالم را ہمہ گردہ بگیر۔ کہ پنجاہ تومان قرض بدہ۔ متعجب ماند۔

عثمان آغا:۔ فرزند! ایں حرفہا یعنی چہ؟ ایں قدر پول ایں قدر تعجیل۔ دیوانہ شدہ یا قمار باختہ؟

من:۔ نہ دیوانہ شدہ ام۔ نہ قمار باختہ ام۔ خبط دماغ ہم بہم نرساندہ ام۔ ہمہ کس بعقل و ہوشم آفرین مے خواند۔ تو حالا پنجاہ تومان را بدہ۔ بعد از آں تفصیلش را بشنو۔

چوں قیمت اموالم را میدانست و دریں معاملہ ضررے نمیدید سبلے مضائقہ حاجتم را رواساخت۔ فبلے "ھذا تھبد انہ" نجد الش سپردم فی الفور سر و تنے آراستم۔ بحمام رفتہ۔ مثل آدمی بزرگ از حمام بیروں آمدم۔

بعد ازیں مقدمات وقت معہود رسید۔ باکثرت اضطراب وقلت شتاب۔ بمیعاد معہود شتافتم۔ پیرہ زن در آنجا حاضر۔ باحتیاط تمام بدیں سوئے وآں سوئے نگران ودرپنہانئے۔ از درے کوچک باندروں طپانیدم۔

از وضع خانہ خوشم آمد۔ برائے اینکہ مال خود مے پنداشتم یکسر باندروں رفتیم۔ چہ آں بعد از مرگ شیخ در بیرونے باز نمیشد۔ چناں باحتیاط تکلیف وتکلف بکار مے رفت۔ کہ گویا شیخ زندہ است از در کوچک بحیاطے کوچک واز پلۂ حیاط کوچک بالاشد۔ پردۂ منقش بالا کرد۔ ومرا در کفش کن برد۔

روشنائیش عبارت از یک قندیل اسبابش عبارت از چند زوج کفش زنانه تاآنوقت از چهار در تو رفته بودم - پیره زن مرا در آنجا نشاند و خود برائے خبر دادن بیاندرون رفت - انواع و اقسام صدا شنیدم و البته صدائے صاحبان کفشها بود - کفشها و چشمهائے صاحبان کفشهائے از پشت پنجره بمن دوخته بود - در آخر از کنج کفش کن دری باز شد - و پیره زن مرا بدخول اشارت کرد -

هر چه پیشتر رفتم - طپش قلبم بیشتر شد - دست و پائے را جمع کردم - و آستین و دامنے فراهم آوردم - با احترام تمام داخل اطاق شدم - یک شمع پیش روشن نبود -

اطاق را دیدم - آراسته و پیراسته - فرشهائے نفیس گسترده روپوشهائے فاخر - پردهائے حریر - و محبوبه سرتا پا محبوبه بجز چشمان سیاهش - که چشمان آهوان ختائے را ماند - چیز دیگرش پیدا نه در گوشهٔ پهلوئے پنجره نشسته با دست اشارت کرد که بنشین - گفتم چه به ازین که من بنده وار در خدمت سه

کمر بندم و تو شاه وار بنشینی

بعد از تکلف بسیار کفش ها را بر آورده و در برابر وے به دو زانوئے ادب نشستم آن قدر چم و خم و فرو فرو لابه و نیاز بکار بردم که حالا وقتے بیادم آید - خنده ام مے گیرد -

مدتے دراز روبروئے یک دیگر نشستیم - و بجز الفاظ آداب و رسوم حرفے بمیان نیامد - نازنینم بعائشه (که کنیز کش بود) اشارت به بیرون رفتن فرمود و به بهانه برداشتن باد و زن پرده از رخسار کشود -

تو گفتی گشت طالع آفتابی — که شد از طلعتش روشن در و بام
بخود گفتم شگفتی را ندیدم — بتابد آفتاب اندر دل شام
دو زلفش از سرا پا تا سر دوش — همه چین و شکنج و حلقه و دام
ندیدم ماه را از سرو گردون — ندیدم سرو را از سیم اندام
نگه دلدوز تر از تیر رستم — مژه برگشته تر از خنجر سام
دهانش غنچه را ماند ولیکن — نباشد چون دهانش غنچه بباهم

جز عشق هرچه هست فنا است بی خبر — جز عشق هرچه هست ندارد ثبات و استقام
دنیا یک شهر زنده دل بی زوال — دین یک ملک عشق که ندارد زوال نام

این اشارت دینی برداشتن پرده بشارت حول تکلف بود. مانند یک بستی
که پیش ازین بعد از آنکه گفته ام. برای اظهار اشتیاق در زندگی و سلیقه بهشتی که هیچ
باسخ شد ... اظهار عاشقی و حیرت تمام کردم. خلاصه بود شیخ گویا از دقیقه
عجب سال های متعدده خود بی اعتنا بماند. وصاحم داشت جلی برگذشت کی
الفاظ در مثال مراد همساز و محرم راز خویش ساخت۔

گفت عالم خراب است و دلم بیتاب. امان از چشم بد که مرا بستوه آورده است
و احوالم را پریشان نموده. از تو چه پنهان بهوای ارث مرحوم شوهر. و برای جهیز
خودم که در حقیقت کلی است. جمعی انبوه به پیش و پسم افتاده اند. بنوعی که کم مانده
است دیوانه ام کنند خویشاوندانم هر یک را گویا بر من حقی است. مرا همچو وی
از مال و منال خود می شمارند. بجز فائده خود چیزی منظر نمی آرند اگر شوهری
برایم بجویند. مثل این می جویند که چوالی پشم را با نعلی چو معاوضه کنند. یکی از
پسران برادر شوهرم قاضی است می گوید که بموجب شرع اگر از اقربای میت چیزی
خود را بر روی زن وی اندازد. اثبات حقی مانند حق شفعه برده می سازد۔"
دیگری از خویشان شوهرم مدعی است. برانیکه. باین همه ارث تو را حقی نیست
و مرا میخواهد بمرافعه کشد۔

خلاصه ازین ناملائمات دلتنگ و دلخون و برای آسودگی و راحت بیتاب بود
آرام برای خلاصی بجز یک راه پیش ندیدم یعنی شوهر کردن خداوند ترا برایم انداخت
اکنون گویا دیگر اشکالی نمانده باشد۔

پس ازان گفت که همه اسباب ازدواج حاضر و آماده است. اگر راضی بشوی
اینک قاضی دران اطاق حاضر. و از جانب من وکیل. کاغذ عقد را تمام کند۔

منکه حاضر این شتاب نمودم. مانند کسیکه درمیان زمین و آسمان معلق
باشد. دلم به تپیدن آغاز ید. اما بمنزلی لبگم کردن دست و پا بمناسبت مقام
اظهار مهربانی ها و عشق بازی های خوش آیند نمودم۔

چنان بی‌شکیب بود که فی الفور امر نمود قاضی حاضر کرد - قاضی حاضر کرده شد
بعد مهر بسته او ده بود - تا او نیز از طرف من وکیل شود تا الحال از عجیب بعد از عقد
جهاز و اموال خانم و دیگران ثبت و ضبط کن - پرسید که صاحب این جهاز چند
مهر مجل و چند مهر موجل می‌خواهی -

من خود را دلیر کشیدم و جواب ابتدا اگر لعاد الشیء پیر و زن داده بودم
فرمودم که سرمایهٔ تاجران همه نقد نیست تنخواه است - سوال همه در مثل شکل و حشیه
اما با خود را بناخته - بر بندی گفتم - منهم اموالم را بجای خود نبخشم - اگر او نیز همین کند -

قاضی: - این سخاوت است که با افراط است را افراط و لا تفریط - اما چیزی نقد
وازین نام باید - مثلاً تو و راستا قبول چه قدر مالداری - ازین همه راه دور البته با طبع
کم یاد و ست نیامده؟ آنچه اینجا از نقد و جنس داری - اگر بقبالهٔ خانم اندازی
کافی است -

گفتم - این طور باشد - به بینم :-

پس مانند کسیکه در پیش خود حساب میکند - قدرے به فکر فرو رفته گفتم بنویسید
صد و ده تومان نقد - پنجاه تومان هم جنس -

ازین سخن در میان قاضی و زن شور و صلاح شد - قاضی خبر برد و بعد از مکالمهٔ
مختصر خیر ترتیب و تنظیم کار آورد - و با رضاے طرفین قبالهٔ مهر تمام شد - وکیلین طرفین
ایجاب و قبول - صیغهٔ عقد را با آئین شرع شریف محمدی اجرا نمود و در صدا از اطراف و
جوانب صدا هاے مبارک باد بلند شد -

اجرت عقد بندی و انعام و احسان خدمتگاران هیچ یک را دریغ ننمودم - و
بجاے اینکه بروم - در پیش چپق هاے خود و خرخرهٔ عثمان آغا را بشنوم - با وقار جبری
موقر و با هیبت شیخے مهیب در لحاف پُر پر قو -

آقا بیدار بخت جان

گفتار شصت و نهم

بزرگ شدن حاجی بابا از چوپ قپچی گری و به رنج و زحمت افتادن او از شهرت فروشی

دیدم - بخت گیر افتاده ام - یکے از حکمائے چین از روئے بصیرت گفته است که اگر کار خوردن منحصر بهمان جنبانیدن چانه و لذت کام بودی ہیچ به از خوردن نبودی و ہمه کس در ہمه وقت بخوردن پرداختندے امّا معده و سائر آلات ہضم - بلکه تمام اعضا را در آن دخل است و به نیک و بدآن حاکم - زن گرفتن نیز ہمیں حکم را دارد - اگر زناشوئی عبارت از ہماں بوس و کنار بودے - چه خوش بودے اما سازگارے خویشاں و ترتیب منزل و مکان و سائر کار ہا نیز ہست که سعادت و نکبت کار زناشوئی بدان ہا وابسته است - و نیک و بدآن از انجا دانسته میشود -

چون روز بعد از نکاح حلیلهٔ جلیله از حسد و کینه خویشاوندان از بہر سود خویش علی الخصوص از حرکات پر فتنه و تشویش ایشان چنداں افسانہائے درہم و برہم شنیدم - که گمان کردم بسوراخ کژدم افتاده ام - مصلحت آن دیدم که کیفیت عقد را در پیش برادران به احتیاط بگنانم - چه شکر لب میگفت - ہر قدر ایں عقد بموافقت شرع است امّا مطابقت ایشان ہم شرط است - بخشاں دور دارد و توانگر ندو لقدر قوهٔ امکان بدوستی و استمالت ایشان باید کوشید -

امّا از راه پیش بینی به ہر سوئے آوازه پراگند - که با سوداگرے توانگر لنهادی سر زناشوئے دارد - و به یکے از برادران بوقوع واقعه اعتراف نموده سر راز را بکشود و برائے آقائے نمودن ایں کار ساخته خواست ولیمه دہد و به بیگانه و خویش بنماید که پیوندی کامل است نه سرسری -

من نیز ازیں قضیہ خورسند۔ کہ بایں واسطۂ توانگر شمردہ مے شوم بنا بریں تشخیص را از گرفتن خدم وحشم با مہماداریہائے مختلف نمودم چیچ قہباسے خانہ را لو کردم۔ فنجانہائے قہوہ با نعلبکی ہائے مفضض و مطلا و میناکاری خریدم۔ و برائے نفس خود دوسہ تاسے آں را مرصع و مجوہر ساختم۔ بعد از تصرف عیال از مال شیخ۔ کفش را در پا و پوستینش را در بر کردم۔ رخت ہائے مرحوم دید نی بود۔ یک صندوق پر از قبا و پوستین داشت۔ بقول بیوہ اش ہمہ ابریشمی است بیش مہمانی خانہ را آراستم۔ و پیراستم۔ باد لاک زادگی ذاتے آں سرو وضع و صفاتے کہ بر خود گرفتم۔ ہمانا مرا آدمی بزرگ مے نمود۔

ایں را ہم بگویم۔ کہ پیش از مہلتے بدیدن برادرزناں رفتم اگرچہ در باطن مضطرب اما ہمیں کہ باسب یراق مرصع شیخ سوار شدہ و خدمتگاراں اطرافم را گرفتند۔ دیدم کہ ہمہ تواضعم می ایستند بے نہایت خوشنود شدم از شیہہ اسب بر خود مے بالیدم۔ کہ براکب خود مے نازد۔ از سواری خود و پیادگی دیگراں غرور کناں چشمم جائے را نمے ماند۔

گر بدولت برسی مست نگردی مردی

الذ لذائذم ملاقات ہم سفراں و ہم شہریاں راہ بغدادم بود۔ چوں آناں را باں لباس ہائے کثیف کرباسین و کلاہ ہائے لبد نمدین و گیوہ ہائے بے جوراب نہ دیدم۔ باں لباسہائے لطیف حریر عثمانیاں مے دیدم۔ گمان میکردم۔ کہ آناں برائے بزرگ کردن من آمدہ اند میدانم۔ آناں می شناختند۔ یا نہ۔ اما من از دیدارشاں رستے برمے تافتم۔ والتجا لبایہ عمامہ و عبا و خرقہ و ردائے خود می بردم۔

نتیجہ زیارت برادران زن بہتر از ما ہولہ شد۔ میدانم چرا برادران زنان از پیوندم بالیشان با سعندن داشتہ۔ خورسندی ایشنی را مایۂ مباہات نزد فتجا خود دانستند چوں بازرگاں بودند۔ نتیجہ نصیحت ایشاں در سر دو دستند و سود و زیاں شد۔ من ہم بگروہ ایشاں رفتہ کلی بودن سرمایہ را خاطر نشاں ساختم۔ تا یک ملتفت بودم۔ کہ در گفتگوئے تجارت حرف ناہمواری بیا ر نیاوردم۔ آناں از تجارت بغداد۔ و مال

بصره و مسقط عربستان و سواحل هندوستان سخن می گفتند - و من با جواب های متعارف و متعاد بجز جزئیات و تحقیقات نمی پرداختم تا مبادا از بی اطلاعی رسوا گردم -

بعد از این دیدن با کار دیگر ماند - یعنی اطلاع عثمان آغا از سعادت حال خود و دعوت وی به مهمانی که آیا بگویم یا نگویم - در تردد بودم - چه از افتادن بخیه ام بروی کار می ترسیدم - و با آنکه عثمان آغا سکوت محض بود - عاقبت رایم بدین قرار گرفت - که با او نیز اعتماد نکنم - بالفعل با او هم ترک مراوده را نموده تا در جای خود پای خود برجا باشم - و در رفع هر نوع بیم و هراسی را از خود کرده باشم -

---

آقا بیلار بخت جهان

گفتار هفتادم

خودنمائی کردن و بیلا افتادن حاجی بابا و شکر آبش با شکر لب

مهمانی یاد بدیه و شکفته انجامیده - تشخص و تمول را حیلی کافی و وافی شد - پس با اطمینان از حال خود کار بذوق و صفا شروع کردم چنانچه گشودگی در خانه و سفره داریم نقل مجالس گردید - ولی در باطن از این خودفروشی در سایهٔ زن همیشه محزون و دلخون - دیدم موضوع اختلاف منحصر بآن مسئله بزرگ شیرے و پنیرے که عایشه گفته بود نیست غیر از آن هم موضوع بسیار دارد - بارها گفتم - که شیخ چه قدر آدمی حلیم و سلیم و بوحوصله بوده است - که در عمر خود با زنش تنها در یک مسئله اختلاف داشته - اما من و بیچاره بیگم دو شق تصور می توان کرد - با زن تازه ام - هر یک طرف دیگر

مے گردیم

خلاصه دلم خواست که از یک لذت هم که از دولت بیست می آید، بگذرم
یعنی هم شهریان خود فروشی بزرگی کرده باشم. و هم تعجب عثمان آغا را
ببینم؟

گمانم که هیچ چیز بجائے خود برقرار نخواهد بود. اغوائے نفس بے تاب شده گران
مایه ترین رختهائے خود را پوشیده. بهترین اسب سر طویله شیخ سوار شدم. و
با نوکران خود در وقت ازدحام به دکان دلاکی که روز اول به شغل چپقچی گری آمده
بودم رفتم. در وقت دخول از در کسے مرا نشناخت. و بهوائے اینکه تجار آمده
ام احترامم کردند. سراغ عثمان آغا را گرفتم. بجا آنم در صحن کاروان سرا جا بجائے
ایرانی انداختند. نشستم. بهترین چپق هائے آنجا را چاق کرده بدستم دادند. عثمان
آغا بیامد. مرا نشناخت. و در گوشه سجاده با کمال نشست. چوں در صحبت گرم شده
شد. قدرے تعجب نگریسته بے اختیار گفت. "بمحاسن پاک پیغمبر که تو حاجی بابائی
غیر او نیستی" و شروع کرد بخندیدن.

پس از اندکے گفتگو حکایت حال خود و فائده پنجاه تومان را بیان کردم. اما
عثمان آغا بحکم تجربه و کار آزمودگی ایں حال را بفال خیر نگرفت. چوں هم شهریانم
دیدند که در زیر آن عمامه بزرگ و در میان آن پوستین فاخر بجز حاجی بابا کسے دیگر
نیست و چپقچیها و خدمتگاران از دست. رگ غیرت و حسد ایشان بحرکت آمده
از بدگوئی و بدخواهی خودداری نتوانستند.

دانستم که خطا کرده ام. اما کار از کار گذشته بود. خواستم بیک شیوه از میدان
ایں خیط بجهم نشد.

یکے گفت حاجی بابا پسر دلاک که میگوئید. ایں است؟ گور پدرش شاشیدم.
مادرش را گائیدم.

دیگرے گفت کهنه اصفهانی خوب کردی تو ریش ترکان ریدی. ما بریش تو ریدیم
عمامه گنده اش را به بیں. شلوار فراخش را باش. چپوق درازش را تماشا کن. بابایش
هم ایں ها را در خواب ندیده بود.

هم شهریاں بایں سخناں سرزنش وآشوب کناں - من برخاستم و بروئے بزرگوارے خود نیاورده سوار شدم - واز میان آں شور وآشوب بیروں رفتم -
اوّل قدرے فحش بہ آناں دادم - بعد ازاں بخویش باز آمده گفتم - خوب فلان فلان شده - دیگر کار نداشتے - بکش که سزاۓ تو است - چشمت کور شود - بمرگ حسن ولاک که خوب کردند - بلکه کم کردند -

سگ فربه نه پنجه گرگاں　　باسلامت یقین بداں نرہد
شہری خام از کف کرداں　　پیش از دزدی و کتک نجہد

کو روزے که تو آدم بشوی - هیهات هیهات !! ازیں غلطها خیلے باید بکنی و خیلے ازیں نان باید بخوری تا عقلت بسر آید - ایں ریش را چه وقتے که از کدوے تهی آویزاں است ؛ جلدی است بے خرما - مگر سخن آں خردمند را نشنیده بودی که گفته است :-

رفعت کس نه پسندند کساں جز بردار

بایں ذکر و فکر خود را بخانه رسانده و بجرم خزیدم - بلکه با استراحت تلخی و تندی ایں آشوب دشوار اقدرے فراموش کنم - اما اشتباه کرده بودم - تلخے کام دوچنداں شد - شکرلب مت کسے که حرف بر پوستینش نتاده باشد - برخاست - که آغا جهل مرا ببره - میخواهد لباس درست کنه و چناں بے مزگی برد - که خواستم داغ دل هم شهریاں را از و بیاد دم - زهر دل مسموم را بادر بیزم - چوں لب و دهان کشاده آنچه بزبانم آمد - گفتم چنانچه سراپایش با خلعت دشنام و ناسزا آراسته شد - بگور پدر سگ آناں و لکلثه پیر خر تو بر و دلشاد شد - بدید بیں که تا بجا زدم خود باآں آتش دل از بیر پیشه مانندراں خشمناک تر و درنده تر شده است -
شکرلب اوّل متعجب از ترس بگوشه خزیده پس از آمد تیر هاۓ ترکش من فرو کشید با عالمے شد برق وار - و کینه کان مردم شکار - روے بمن آورد - و دهان باز شود - نمیدانم آں سخناں درشت یاں دهان تو چیاں چگونه مے گنجید - طلاقت لسان او بزبان بمالیته اطلاق نمود و اطلاق زبان نمایند - بات تغیر ان را اطلاق کرد - خاصه علی الاطلاق مراد از لفة حیثی یا ندارد ز احوال دیدم - نفسم چناں بتنگ شد که وراطاق جاۓ نماند - لازم

آمد کہ من جائے خالی کنم کہ

یا تو باشی دریں سرا یا من

برادر را بدندیدہ معلوم شد کہ آں کنیزگان غنچہ دہن شیریں سخن از آں جواری و لؤ لؤ مکنونہا کہ قرآن عظیم الشان بما وعدہ دادہ نبودند۔

پراگندہ خاطر پراگندہ دل

پراگندہ و خستہ و مضمحل

بالتفاصیل تمام آں روز خود را با طاقے کشیدم و آں ہمہ سر و سامان نیک کردار بیجا بباد فناں رفت۔ شومی دروغ گو بیاں گیرد نحوست عملم پائے بیچ شد۔ دیدم کہ اگر بہ بیش ازاں دروغ گوئی ناچار شوم۔ کار بجائے بدی کشد و با لمرہ خراب مے شوم۔

با خود گفتم کہ اگر دروغ نگفتہ بودم۔ زنم ہر چہ مے خواست داد و بلے داد بکند چہ مے توانست کرد۔ کاش از اوّل دروغ نگفتہ بودم۔ اکنوں چہ خاک بہ سر بریزم۔ کہ با دروغ گوئی بستہ شدم آں ہم باشد قبالہ در پیش مردم ناحق بدروغ زنی داستاں سازی علم آمد۔ آں ہم با امضاد بالسجل۔

گفتار ہفتاد و یکم

بروز ترہ و بر حاجی بابا و طلاق دادن شکر لب را

شبے تب آمد نیم روز تا بانگ صبح بہ دیدہ بہم ندوختم۔ با مداداں ہنوز بقدر یک ساعت نخوابیدہ۔ زنم سے خدمت کہ ہاں بیدار شدم۔ کہ دہ نزدہ گفتند برخیز۔ بہ دیدن زنت بیچ بہ ایدت و گفتند۔

اوّلا بے اختیار لرزہ ام گرفت۔ چنانکہ تب تند نماند نتیجہ دروغ گوئی مجسم شدم

درپیش رویم سخن می گفت۔ خیالاتے چند ہر یک از دیگر ہولناک تر بذہنم راہ یافت۔ پانم کہ ہنوز درس شہید را فراموش نکردہ بود۔ بخار خار افتاد۔ در آخر با خود اندیشیدم۔ کہ شکر لب زنم باشد۔ ہر چہ می شود۔ بشود۔ گیرم کہ لقدر آنچہ گفتہ ام توانگر نبودہ ام۔ منتہا این است کارے کہ ہزار کس پیش از من کردہ منہم کردہ ام۔ پس گفتم۔ چپوق و قہوہ حاضر کنید۔

رخصت خواہم را برچیدند۔ دانزانیاں یگاں یگاں آمدہ بر روئے مسند نشستند دستہ ایشاں عبارت بود از دو برادر زن و عمو و عموزادہ و یک نفر خیرہ نگاہ کہ ہرگز ندیدہ بودم۔ خدمت گاراں نیز در مقابل صف کشیدند و در میان ایشاں دو نفر بزن بہادر سبیل چخماقی نیز و گنگ بدست ایستادہ قیقاج بمن نگریستند۔

خیلے کوشیدم کہ از اظہار امتنانی، از تشریف آوری ایشاں و بیگناہی و صاف و سادگی خود بنمایم۔ اما ایشاں معلوم جواب ہائے مختصر دادند۔

پس از سفارش قہوہ برائے دانستن مقصود روئے بہ برادر زن بزرگ نمودم کہ انشاء اللہ مکروہ و ملالے ندارید؟ سخت صبح زودے ما را مشرف فرمودہ آید۔ اگر خدمتے ہست بفرمائید۔

برادر بزرگ ربعد از اندکے تامل گفت:۔ حاجی بمن نگاہ کن۔ تو ما را سادہ و ساد لوح گیر آوردہ احمق بے شماری، خر مبدانی؟ یا این کہ خیال میکنی۔ ریسمان ما بدست تو دادہ اند۔ تا بدلخواہ خود بازکشی؟

من:۔ اینہا چہ فرمایش است۔ آغا جان۔ من کیستم و چہ کارہ ام۔ من خاک پائے شما ہستم۔

بلند کوچک:۔ چہ کارہ؟ چہ طور این ہمہ کار ہا بسرعت ہم میاوردہ؟ عجب چہ کارہ کہ از بغداد برخیزد۔ بیاید اینجا ما را مثل میمون بیازاند۔

من:۔ اللہ۔ اللہ۔ این چہ حرفہاست؟ مگر من چہ کردہ ام؟ بفرمائید۔ شما را بخدا راستش را بفرمائید؟

عمو ریشش را گرفتہ:۔ بگو مثل خودت یک شیاد و دربدرے بتہ تریتوانی کرد کہ بمردم چنیں ہرزہ بخوراند و بگوید۔ عافیت باشد! نہ نہ۔ ما این سبیلہا را

بفهم نمی‌کنم.

من: عمو جان! چه کرده‌ام؟ بجان من بگو!

برادر بزرگ: ــ می‌پنداری تو دلاک‌زادهٔ اصفهان آمده زنی از خاندان بزرگ گرفتی و مایهٔ افتخارشان شدی؟ نه.

بابا: دیگر ــ گمان می‌کنی که استدلالت دو تا با شان همسری دارد؟ نه"

عمو (با تمسخر): ــ خیر. حاجی تاجری است بزرگ. ابریشم و حریرش از بخارا بی‌واسطه می‌آورد. شالهایش از کشمیر و لاهور خواهد رسید. کشتی‌هایش روی دریاهای چین و هند را سیاه کرده است.

عموزاده (با ریشخند): ــ دلاک‌زاده یعنی چه؟ استغفرالله تراشنده قریش! واگر خدا بخواهد. هم از صلب پاک نبی هاشمی و یا عرب منصوری که آیا را سر لاف حسب و نسب او است؟

من: ــ اینها چه حرف است؟ و این ترهات چرا و چه معنی دارد؟ من اینها را نمی‌فهمم. آنها چون دیدم [illegible] نزدیک است لطمه شدید. گفتم: اگر غرض شما کشتن من است، بکشید. و این [illegible] پارچه پارچه [illegible] ستم را کنید.

خیره نگاه کرد تا آنگاه خاموش بود؛ با آواز هولناک بصدا در آمد که مردکهٔ بی‌شرم بی‌ادب! من راست و پاک با تو میگویم و تو از آن خبیثان نیستی که شایسته زندگی باشی. اگر همین حالا داعیه این نکاح را از سر بدر نکنی و زن را طلاق ندهی و از این خانه و اسباب چشم نپوشی. یک دقیقه نمی‌کشد اشارت بسبیل چماقدار (که این جوانان را که می‌بینی) چشم از گرده‌ات بر در می‌کشند و [illegible] را مثل گنجشک از بدن می‌کنند. من آنچه باید بگویم گفتم. اکنون تو خود دانی.

پس دهان همه حاضران گشوده [illegible] حساب [illegible] (از جناب) [illegible] راست [illegible]

چون فرصت [illegible] نداشتم. آسودگی فکر کردم که شاد و شوقی خرج دهم.

بچه نگاه کرد [illegible] خوب آقا! تو [illegible] مرا بجای سگ میگذاری

[illegible] ان در [illegible] آورده‌اند - خانهٔ خود شان است - اما تو را کجا می‌برند؟ نه پدر و مادر دارم در غربت را گرفته‌ام - نه خواهرات را - تو چه کاره؟

خیره نگاه در خود بهانت بهادر ولش مثل شیر ژیان بر من نگران) گفت: - می خواهی بدانی کیستم؟ از آنهایان که آورده‌اند به پرس من، توکه پادشاهم! دانستم که محتسب است - و خیلی تیز - حساب کار خود کردم و با نرمی و خوشی گفتم: در صورتی که غرض شما به مفارقت است - چون مواصلت شرعی شده است - با سی مهلت بدهید - تا بحضور حاکم شرع برویم و مفارقت هم بر وفق شرع شود - ما مسلمانیم و پیرو شرع و قرآن - منتظرم که شما هم از حکم قرآن سر پیچ نباشید و انگه اند کجا که زعم در این باب با شما هم داستان شده - و میل جدائی داشته باشد.

من اوّل به سپه او فرستادم - او به پیش من فرستاد - من خانهٔ او نمی دانستم - او هم بخانهٔ آورد - از مال و منال و خانه اش خبری نداشتم - این کار تقدیر و قسمت است - اگر به تقدیر و قسمت معتقد نیستید - نه بی مسلمانی!

برادر بزرگ: - در باب میل شکر لب - خاطر جمع باش که او از هم تیغ میل تو است -

بنده به خواست که بلی بلی - شما را بخدا - دست بسرش کنید - بر وی کم نشود - پنجاه - بلکه بیشتر از این قبیل سخنان از طرف اندرون بگوشم خورد - رو بدان انفعال نمودم - دیدم فوج کنیزان همه چادر ها یک شاخ - عایشه علمدار لشکر لب به دار کل - مگو که این سخنان تلخ از آن لب شیرین بوده است - که برای من ها بده کار تجدید آنجا خواسته بودند - دانستم که شدنیها شده است -

کشور من تاب این سیاه ندارد

من غریب و در دیار غربت و آنان مردمان غریب نواز نه هوادار - بجز سپر انداختن و تلخ را شیرین خوردن چاره ندیدم - از جائی برخاستم که حالا که چنین است چنین باشد - در صورتی که او مرا نمی خواهد - منهم نه خورش نه نالش - نه خویشتن نه هیچ یک را نمی خواهم -

می طاق طاق طلقم طاق [illegible]

اما این را هم بگویم که آنچه عثمان [illegible] سلطانی [illegible] سگ بودم در فرنگستان با من به این حرکت [illegible] آغا را [illegible] که بمنکر خدا و رسول می رسد. که [illegible] الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

پس آنچه آیات و احادیث مناسب از بر داشتم بهر را خواندم و ختم کلی برین کردم که فالذین کفروا قطعت لهم ثیاب من نار یصب من فوق رؤسهم الحمیم یصهر به ما فی بطونهم والجلود ولهم مقامع من حدید کلما ارادوا ان یخرجوا منها من غم اعیدوا فیها وذوقوا عذاب الحریق۔

و آخر بر خاستم و با غیظ و غضب تمام بمیان اطاق بر آمدم آنچه از مال فکر لب در بوم بود۔ انداختم۔ و لباس ژنده خواستم بپوشم که ختم را با قصب نظارگیان دم در آمده گفتم۔ تف بجله پدر هر چه عثمانی است۔ سگ بگور پدر شان بشاشد و بیرون آمدم۔

گفتار هفتاد و دوم

واقعه که در کوچه روی داد

واندک اندوه حاجی بابا را کاست و دلسوزی و دلداری عثمان آغا و اندر زداوں و سے ورا

تا و بهی در کوچه تند تند رفتم سبے آنکه بدانم بکجا می روم اینقدر غم و اندوه

و تفکرم متوجه گردید که کم مانده بود دیوانه شوم. تا اینکه به لب دریا رسیده خیال کردم اگر خود را در دریا غرق کنم بهتر باشد.

ناگاه حادثه روی داد که بدان واسطه از آن صرافت افتادم. این واقعه اگرچه چیزی نبود. ولی به من تاثیر کلی کرد و از بلا کم رهانید. در تماشای یکی از آن سگان جنگی استانبول که هیچ گاه در کوچه‌ها کم نیست واقع شدم. سگی رفته از محله سگان دیگر استخوانی که حق آنان شناخته شده ربوده بود. فی الفور رستخیز عظیمی برپا شد. همه سگان آن محله حمله آور شدند. سگ استخوان ربا را تا دم محله او دوانیدند. در سر محله آن سگ نیز یاران خویش را آواز داده. آوردن آنان سگان رو به [illegible] نهادند. [illegible] بزرگ و شر [illegible] سترگ به پا [illegible].

از این تماشا متنبه شده [illegible] یا خدایا. حکمت‌های تو چه قدر عمیق است. عقل خفیف بشر با اندک مایه دانش درنیابد. حکمت‌های بالغه تو را [illegible] تواند نمود. و اعتراض بر آنها [illegible] چه یارا.

حل معماهای حکمت کی تواند
آنکه [illegible] حس [illegible]

مرا به حکمت تماشای جنگ سگان از خواب غفلت بیدار کردی. و در راه چاره کارم رهنمون شدی. اگرچه هدایت منحصر به [illegible] است. اما در [illegible] بزرگ تو از [illegible]

[illegible]
هر [illegible] پشت رسد
گفت پیغمبر [illegible]

[illegible] حیوان را [illegible] هم مانند انسان عاقل. در کار خود دانا و بیناست. [illegible] حکمت [illegible] روی به منزل [illegible] وفادار [illegible] غار خود عثمان آغا نهادم که با همه سستی گری باز مثل آدم با من رفتار می‌کرد. و مرا که چشم [illegible] خویش [illegible] دید به عادت خود تعلیم پذیرفت و بعد از استماع بلایای [illegible] چپق خود زده. با یک پارچه دود آه کشان گفت خداوند کریم است. رفیق من همان وقت که آمدن تو را با آن جاه و جلال به پیش ایرانیان

دیدم سوانستم که بلائی ببرت خواهد آمد - تو هنوز خام و ناپخته - نمیدانی که در دو هم چشمی چه دردی بی درمانی است؟ خوب میتوان فرض کرد - که قلمفروش با قنبا کو فروش - که دریک روز با هزار زحمت و تکاپو یک نیزه قلم یا صد درم تنباکو مے فروشد - تحمل کند که حاجی بابا با آن جاه و جلال که هرگز اورا در خواب نیز بخیال نمے رسد، پیش او جلوه گر شود؟ بلے اگر یالباسے از لباس ایشان اندک بهتر و براستی از خز خر کے قدرے ارزنده تر آمده بودی - بلکه بتاویل انیکه تو از ایشان اندکے خوش طالع تری مے - بلعید ند - اما با آن دبدبه و کوکبه یا لطفنما تشخص فروشی - چه طورے خواستی - که در پیش آن روسیاهان سفید شوی و خار چشمشان نشوی - و ترا بروز خود نگذارند؟ بے شک یکے از ایشان رفته و برادران زن تو لعندی نبودن ولادت دلوت و ولک زادگی و خورده فروشی بودنت را جائے کرده است که دلااست و زن نگهدار نیست - سوداگر پوست بخارا و شال کشمیری نیئی چه؟ کشتی قماش و قافله حریرش از کجا؟ اگر تو مثل حاجی بابائے اصفهانی - نه مثل یک افندی استانبولی به منزل بنده آمده بودی و شوهر می بودی - من هرگز نگذاشتم تو این کار را بکنی - حالا چشم بکشا - که بعد ازین دیگر از این کار ها بکنی این بگفت و با نیچپوق کشیدن مشغول شد -

گفتم: - شاید حق دارید - گذشته گذشت - قدمش بالائے چشم اما هیچ [illegible] [illegible] [illegible] در شرع ما عدالت نیست - تا حالا شنیده نشده که زن مرد را طلاق دهد؟ یا یکے از [illegible] مثل این که سگ - [illegible] مسجد بیرون کنند بیرا شد - [illegible] از بهر اینکه نه در شب او را خواسته هیچ نخواسته است؟ اینجا ما اسلامبول گفته اند - فانی هست - [illegible] هست - شیخ الاسلام هست مرجع داد خواهان هیچ رسیدگان اند - پول دولت را از برائے چه میگیرند تنها برائے تسبیح گردانیدن و روزه و نماز نمے گیرند - تکالیف ایشان رفع ظلم است - ظلمے که بر من وارد شده است - بالاترا زو مے شود -

عثمان آغا - هیچی تو را نجد امے فهمی - چه مے گوئی - مے خواهی با زن شیخے از کبار مشائخ اسلامبول باآن همه اعتبار - و بزرگ والے باآن همه توانگری

ولیبار - یکشایش مرافعه و دعوا افتی - مگر تے دانی در دست حق در دست ؟ واگر همه سوره و آیات قرآن ما احادیث و کلمات نبوی بداد - خواهی برخیزند - و تو راز در دست نباشد - در صورتے کہ مدعی تو راز راست - کار او سکہ است و کار تو رود ہ "

گفتم :- یا امیر المومنین تو بفریادم برس - یا امام رضائے غریب تو داد غریباں را بگیر -

اے عثمان آغا اگر مردم این قدر کہ تو مے گوئی خبیث شدہ - پس باید من دست از ہمہ چیز شستہ - باز لیسر چپچہ چگیری خود ردم چنم ؟ چہ و جہد بکنم یا نکنم - نہ - با این آسانی دست بر نمیدارم میروم بالائے پشت بام شان و از انجا فریاد خواہی بر میاورم -

پس از شدت اندوه بنا کردم بہا بہاے گریہ کردن و ریش خود را کندن و بر باد دادن -

عثمان آغا بدلداری من برخاست کہ شکر خدا بکن - گذشتہ بابیت را بخاطر بیاور در دست ترکمانان اسیر بودی - این حالت نسبت بآں حالت باز بہشت است تقدیر چنین بوده است - اگر بحکم تقدیر گردن نہ نہیم - چکنیم ؟ لہذا این ہم خدا کریم است -

گفتم :- اے عثمان آغا - تو ہم دست بردار - خدا کریم است - خدا کریم است یعنی چہ - من ایرانیم - خدا کریم است - سرم نمے شود - عدالت یکے از اصول دین من است - چرا از بر دست بے عدلتے ترکاں شوم ؟ وانگہے ما مثل ترکاں نیستیم - دینی - وطنی - زبانی - ملتی و دستے داشتہ ایم - چنگیز و تیمور و نادری از ما بیرون آمده است کہ پدر تبهر سوزانده است - پس اینجا خود مان می روم - اگر آدم است البتہ دادم را میخواہد - نزنم زالپس سے گیرد - بدستم میدہد بہ بینیم کیست کہ از دستم باز گیرد -

باین جوابہاے عثمان آغا اعتماد نہ کرده - با فکر خود دست آوینہ فور برخاستم - و نزد سفیر کبیر اعلیٰ حضرت اقدس شہریار ایران کہ دراں اوقات

بمأموریت خاصهٔ استانبول آمده بود در رفتم .

گفتار هفتاد و سوم

دوست جستن حاجی بابا برای انتقام از دشمنان و اندکی از شرح حال میرزا فیروز

سراغ منزل ایلچی را گرفتم - در اسکدار خانه باو داده بودند - در میان قایق به اسکدار - با فرصتی تمام - باندیشهٔ کار و ترتیب افکار و چگونگی بیان حال با ایلچی افتادم - تا جان گداز تر و مؤثر تر افتد -

در دهلیز خانهٔ ایلچی نشستہ یاوه گوئی را ایما و اشاره دیدم - که فرق اهالی این جا را با ایران نیک بخاطرم آورد -

با همه زی ترکی - از زبانم ایرانی بودنم را دانستند - و بحضور بردنم را تعهد شدند - خواستم از وضع و احوال ایلچی سر رشته بهم رسانم - تا دستور العمل حضور شود - با یکی از نوکران در گفتگو شدم - [illegible] هم بدلخواه من مقصودم را به عمل آورد - و اینک خلاصهٔ افادهٔ او و استفادهٔ من -

ایلچی سمش میرزا فیروز است - شیرازی - از خانوادهٔ بسیار با حرمت - اما در چند سال با منزلت [illegible] و همیشه صدر اعظم که سبب سلطنت یافتن این پادشاه [illegible] گرفت [illegible] سبب بدر رفته شد [illegible] که خارجه ناچار - و بدان سبب سفارت این جانب [illegible] دید - هر [illegible] است باد [illegible] - اما نیز خود خشم و زور داشت - تمام جاد [illegible] روی و [illegible] نشیند - [illegible] تپت و چابک - دور کردا

معقول و نازک - شرم رو و مردم دار - خوش اطوار - خنده رو - بذله گو - اگرچه در عالم کج خلقے از چوب و فلک مضائقه ندارد - امّا شیرین زبان و دل جوست - در گفتگو از دست پاچگی زود بدام مے افتد - امّا برندی زود رفع و رجوع آن را میکند - با همراهان گاہے شیرین و نرم مانند راحت الحلقوم و گاہے تلخ و کشنده مانند زهر و زقوم - گاہے چنان که مثال او کسے نیست - گاہے چنین که مثل او کسے نباشد - ولے روی هم رفته (خدا عمرش دهد) آدمی است در خانه اش باز - سهل القول - پاکیزه اخلاق - مجلس آرا - سخندان - زنده دل - عیش دوست - خوش صحبت - خوش گذران

بارے مرا بحضور چنین سفیرے بردند - برسم ایرانیان در گوشه اطاقش خزیده بود - از این جهت بلندی و کوتاهی قدش معلوم نشد ولے پاکیزه اندام [illegible] سینه و با آن لباس تنگ موزون [illegible] پاکیزه صورت - شاهین بینی - چشمانش بزرگ و درخشان [illegible] از یک بهتر بگذار از ریشش از همه بالاتر - خلاصه مے توان گفت که گزیده ایران و ایرانیان است -

بعد از سلام و کورنش

سفیر: - تو ایرانی؟

من: - "بلے"

سفیر: - پس این چه [illegible] است؟ بحمد خدا ما هنوز [illegible] مایهٔ شرم و ننگ دنیا هم نیستیم - پادشاهی داریم - قوم و ملتی هستیم -

من: - راست میفرمایید - مرده شوی این لباس را ببرد - که با این لباس از سگ کمتر شدم - از روزے که با این قوم معاشر شده ام - روزم سیاه و جگرم خون شد - امروز جز خدا و خداوند پناہے ندارم -

سفیر: - نفهمیدم - چه مے خواهی بگوئی؟ زبانت باصفهانی مے ماند، از ناله و زاری گویا به ترکیا [illegible] عثمانیان گیر کرده باشی؟ خیلے عجیب است با این همه راه [illegible] ترکان بخند بدهم [illegible] خندند -

پس سرگذشت خود را [illegible] بیان کردم - از اوّل سرگذشت خوشش آمد

از تفاصیل زن گیر محو حظ کرد. امّا از جهتے که بتسبال شکرلب انداخته بودم. و از گفتگو ہائے کربلا و در میان آمده بود. چناں لذت برد که کم مانده بود. از خنده غش کند از نقل بازیہا که بر سر ترکان (خر بقول من و گاو بقول او) آورده بودم. حظ کناں مے گفت. آفرین. آفرین. کہنه اصفہانی آفرین. دست درد نکند. بحد اقیامت کرده. اگر منہم مے بودم. باین خوبی نمی توانستم کرد. پس تخطیه و رسوائی ہم شہراں و ... نیز فوج نخیراں و ... و آشوب شکرلب. با دسته بہادران و طعن و مذمت ... همه را بلبینه ذات اصفہانی بازی خود را با آل آیات و احادیث و اخبار همه را بلفظه بیان کردم. بجائے اظہار دلسوزی چناں خنده سر داد و چناں از شوق و شعف ... گفتم حالا رگ پیشانیش مے ترکد. از خنده بر روئے فرشہا غلطیدن گرفت.

گفتم. سرکار ایلچی همه را خندید. قدرے هم بر حال من گریه کنید. که دل شب در دواج سمور خفته بودم. و امشب باید در لب تنور بخسپم. دیروز با سبے با برگ و ساز زرین سوار بودم. و امروز شاید خر لنگ هم نیابم آں ... و جلال ... حسب تمناں. اسپاں و غلاماں آں حمام آں ... آں قہوه قورپاسے شا ... آں چپق تمباکو ... را. با ایں لات و ... سمان ... قیاس کنید. ... که آنچه در حال شما را خنده انگیخت ... من چی سوز و جا دارد؟ و چه طور آتش میگیرم و ... گفته

دیروز ز ... جہاں افروزی افروز ... عالم ... سوزی
افسوس که در دفتر عمرم ایام آنرا روزی نوشته ایں را روزی

میرزا فیروز باز در خنده ... تعجب است. که چگونه ایں گاو میشاں با آں ... و با آں کله بے مغز حرف الدنگی ایرانی را ... بوده بودند. اگر الدنگی دیگر کار را ہم نزده بود. حالا ہم باور میکردند. خوب برے چه مے خواهی پائے مرا درین کار بمیان کشی؟ من پدر یا برادر تو نیستم. که بروم با تجار حلب برائے خاطر تو بکش مکش بیفتم و نه قاضی نه مفتی که حق تو را از ایشاں

بطلیم

منی :- خیر سرکار ایلچی شما ایلچی و مرخص پادشاه ایرانید- هیچ نباشد احقاق حق مے توانید کرد- من بیچاره را بدین روز انداختن رواست ؟ مرا با تیپا از خانه بیرون کردن لبس شما مے گنجد-

میرزا فیروز :- چه مے خواهی ؟ فرصت اینکه باز زنکه را گیری وجانت را بگیرند ؟ از خواب گاه سموری که فرد النفس آدمی در او برخیزد- چه سود- نه خیر گوش بمن بدار پند مرا بشنو ایں جل و پلاس عثمانی را از برت دور بینداز- باز ایرانی شو- من تو را فراموش مے کنم کارے از برایت مے بینم- از حکایت ہم خوشم آمد- ناهوش و گوشی- ایں را ہم بدان که در دنیا بجز قهوه خوری- چپوق کشی خواب در درخت خواب سموری- سواری اسب فربه کارها ئے کردنی خیلے است بالفعل در ینجا بمان با همراهان من باش- اما باید یک بار دیگر سرگذشت خودت را نقل کنی بخندم-

با اظهار امتنان دامنش را بوسیده از کار معوق و مال معلق خود در حیرت و سرگردان از اطاق بیرون آمدم-

---

آقا بیدار بخت خان

گفتار هفتاد و چهارم

اطمینان دادن سفیر به حاجی بابا و خدمت او بسفیر!

چه باشد احتیاج اے مرد تمیز / سواری سخت و تند و تیز و تهمیز
کہ از کوے کہ گردد دلتنگ و تیز گام / کند آن کو را باشترے لنگ

دل گیر و دوم سرگردان و پا در گل از امید خوشی تو سید برائے رفع پریشانی

بازاز نو بپیر خرد خود مراجعت نمودن را لازم دیدم۔

با خود اندیشیدم کہ اگر دستگاہے از کفم رفت دستگیری بچنگم آمد۔ پاداشہا بانعمت وجودش را غنیمت شمارم۔ ہماں خداوند توانا کہ از ظلمت نیستی بطلسم پیچاپیچ ہستی رہنمونم نمود۔ ہر آئینہ باچراغ ہدایتے از گمراہی ناپذیر رہبریم خواہد کرد۔

قرار برایں دادم کہ بدلجوئی وخاطر پسندی او بکوشم۔ از التفات ہائے روز افزوں خورسندم ساخت۔ در بارۂ کارہائے ذاتی وامور دولتے وبآنچہ بمأموریت او وابستہ بود۔ بلے ہمہ چیز با من شور وصلاح میکرد۔

چوں ہمہ عمر خود را باکتساب سعادت حال خود صرف کردہ بودم وبدیگراں نپرداختہ۔ از کاروبار جہاں وجہانیاں بیخبر بودم۔ از ملل واقوام بجز ترکان کسے را نمے شناختم واز چین وہند وافغان وتاتار وکرد وعرب۔ اسمے شنیدہ وبس ۱

از افریقہ ہم بواسطہ غلامان وکنیزان کہ در خانہائے ما یافت مے شود۔ سیاہیئے بنظر داشتم۔ حالت روس در ایران معلوم است ومشہور۔ اما از انگلیس وفرانس جزئی چیزے گوش زدم شدہ بود۔ چوں در استانبول آں ملتہائے گوناگوں ورنگاں رنگ را مے دیدم تعجب میکردم۔ اما فرصت مخالطہ با ایشاں نداشتم۔

در اداره سفارت عالم عالم دیگر شد بناکردم حرفہائے نشنیدہ شنیدن ونفہمیدہ فہمیدن وپیشہ ہش با کنج کمادی کردن۔ سفیر کارگذار و ہوشیارم دید خوشنود شد۔ رفتہ رفتہ رازدارم ساخت۔

روزے سحرگاہاں چاپاری رسید۔ بعد از ملاحظہ مراسلات خلوت کردہ مرا خواست وبنشاند کہ حاجی دلم میخواہد قدرے با تو گفتگو کنم۔ خدمت تو نزد من بسیار۔ اما ببینی دبین اللہ خیلے خرند یا اینکہ ایرانیند۔ زود بعضے کارہا از سایہ مردم چشم باز تر۔ اما در کاروبار دولتے چشم دوختہ وبیخبر زیچہا کہ بہیچ نمے ارزند۔ اگر کارے بایشاں محول شود۔ بجائے سر وصورت دادن چناں سر وصورتش را طوث مے کنند۔ کہ بباد بیمیں حقیقتہ تو از آں قبیل نیستی کار

آزموده و چکیده کار منظورم مے آئی امیدے بتو مے تواں داشت کہ بالیش این وآں بتواں بازی کنی - و پیش آنکہ استخواں را خبیر شود - مغزش را بر آری وجود چوں تو مرا و بلکہ دولت را ضروری است - اگر بنوکری باب میل داشتہ باشی - انشاءاللہ - کارے مے کنم کہ مایۂ روسفیدی ملت ایران توانی شد و خود ملا ہم کلاہ افتخاری با تو برافرازیم -

من : - سرکار ایلچی بندہ ہستم فرمان بردار و تابع رائے سرکار گوشم در دست تو است - بگیر - بفرست بہ بازار بردہ فروشاں ہر چہ بکنی مختاری - در خدمت تو ہر چہ از دستم بر آید - کوتاہی نخواہم کرد :-

میرزا فیروز :- حاجی - شاید در میان مردم شنیدۂ کہ محض از برائے چند کنیز خوانندہ و سازندہ و بازیگر خریدن - و پارۂ متاع و قماش حریر و سائر اسباب پیرایہ و زینت برائے اندرون پادشاہی بہ دان بدینجا آمدہ ام - امّا اینہا چشم بندی و کوچہ غلطی نمودن است کسے مثل منے را برائے چنیں کارے مے فرستند اعلیٰ حضرت شہر یارے (چشم بد دور) با آں ہمہ عقل و شعور - البتہ مے داند - کہ ایلچی فرستدن - نیز کہ مرا اینجا فرستادہ دلیل بزرگی است - حالا آنچہ من مے گویم - تو بشنو :- چند ماہ پیش ازیں از جانب (بوناپارٹ) نامے کہ پادشاہ فرانسہ است - سفیرے با پیشکش و ہدایا و عرائض عبودیت بدار السلطنت طہران رسید - سفیر کاغذے بنام اعتماد نامہ از جانب پادشاہ خود کہ (گفتارم گفتار پادشاہ است و بہر کار مختار و مرخصم) نمود ایں مرد خود را بسیار بزرگ و سائر فرنگاں را بسیار خوار مے شمرد - و نام دیگراں را چناں با استخفاف و انحقار مے برد و محلشاں نمے گذاشت - کہ گویا -

پادشاہے کامراں بود از گدایاں عار داشت -

از زبان پادشاہ خود مے گفت - کہ گرجستان را بروسیہ و تفلیس بادکوبہ و دربند و سائر شیروانات کہ در قدیم الایام در دست ایرانیاں بودہ است - باز پس رد میکنم و ہندوستان را ہم از دست انگلیس گرفتہ بشما مے دہم "

در واقع ما شنیدہ بودیم کہ فرانسہ ہم است - قماش خوب پارچہ

خوب - نزد لغت خوب دارد - امّا بدین طورها که سفیرش میگفت نشنیده بودیم - بلے وقتے قهوه و حنا گران شد - گفتند به سبب جنگ فرانسه است با مصر یکے از نواب سلسلهٔ گوران صفویه هم میگفت - که شنیده ام - وقتے از جانب لوی نامی پادشاه فرانسه یکے بدربار مرحوم شاه سلطان حسین شهید آمده بوده است - ولے (بوناپارٹ) که بوده و چه بوده - و چه طور شاهش کرده اند - در ایران کسے سرش نمے شد - یکے از تجار ارامنه که خیلے جاها را گشته بود مے گفت - واقعاً هم چنین آدمی هست - امّا خیلے با عرو تیز و با همه کس با شر بوده و ستیز است " این بود نه پادشاه سفیرش را قبول کرد - امّا در رقیمه جوابش آنچه وعده داده راستیش معلوم نبود - دزرا دینزگ و کوچک الایی کارهایے سرشته اند دا از راست و دروغش چیزے بعقلشان نمے رسد - باز خدا عمر به پادشاه بدهد آنهم با اینکه ذره برائے جهان آرائش پوشیده نیست - درین باب چیزے نمے دانست - بلے خواجه عابد اشنی که چسپ روند در شهر مارسیلیا جنسش کرده بودند - که ناخوشی لقوه ابنسه مے بردی دکشیشی ارمنی که چند سال در تکیهٔ ایشان چلّه نشینی کرده بود تصدیق سفیر فرانس را میکردند - امّا کسے که ما را مطلع و خبردار تواند ساخت - که بوناپارٹ مے خواهد کلاه ما را بردارد - یا اینکه نانے به پرشال ما گذارد نبود -

خلاصه چندان در شبه نماندیم - چرا که تجار انگلیس که در میان ایران و هندوستان پیله وری مے کنند - و در بندر بوشهر هم خیلے دکان دارند بمحض شنیدن دخول این سفیر - کارگزاری بچاپاری فرستاده و برائے قبول نکردن این سفیر قال و قیل و هائے و هو ها کردند - معلوم شد - که درمیان این سگان البته استخوانے متنازع فیه هست و این همه عرو تیز بے چیز نیست -

پادشاه مے گفت بحیقهٔ شاه ... با همه ... بندی طالع من است من در اینجا در تخت پادشاهی مستقر - از همه جا بے خبر این پدر سوختگان از شرق و غرب و جنوب و شمال با پیشکش و هدایا پیا بے بوسم مے دوند - و دستورے جنگ و جدال با یک دیگر از من مے خواهند -

وقتیکہ من در طہران بودم منتظر سفیر انگلیس بودم۔ و این کاغذ ہائے امروز۔ ولد بابت چگونگی پذیرائی او۔ و در خصوص عہد نامہ الیست کہ مے خواہند با ما بہ بندند اما پادشاہ پیش از آنکہ از من خبرے بگیرد۔ نے خواست بایں کار دست بزند چوں در استانبول از ہر دولت واز ہر ملت نمونہ وسفیرے است۔ اعلیٰ حضرت شہریارے بارائے رزین وفکر متین مرا بفرستادن اینجا مناسب دیدند تا بحسب وقوف واطلاعات من کار کنند و منہم بقدر امکان ہر شیہ کہ از فرانسہ وانگلیس در ایران عارض شدہ رفع کردہ صحت وسقم افعال واقوال ایشاں را وا رسی کنم۔

اکنوں امن یک آدم و این مامور یست کہ پنجاہ آدم است فرنگان در اینجا بسیار اند۔ ہنوز صدائے نہ بریدہ کہ صدائے دیگر برمے آید۔ از پشت سر آں یکے دیگر۔ یکے دیگر۔ آدم مے پندارد۔ کہ در آغوال گرا زاں است۔ چنانچہ از اول تو گفتم سازی کرا نم بمن فائدہ نیست این است۔ کہ چشم ہوا انداختم۔ وامیدم بجہت تو است باید با این سبب کتاباں بحجب العین مراودہ وگفتگو بنا کنی۔ تزکی ہبرت مے شود آنچہ مطلوب ماست مے توانی حاصل کردمت یک نسخہ از دستخط مبارک میدہم تا دستور العمل تو شود۔ وازاں روئے رفتار کنی۔ اما پیش از شروع بکار برد۔ در گوشۂ بنشیں۔ ودرست فکر وخیالات را بسنج۔ ببیں دراین باب از چہ راہ باید برآئی واز کجا شروع نمائی۔

پس برا نمائی امید آیندہ و با میدبخشی پیش آمد کار دستوریم داد۔

آقا بیدار بخت خاں

گفتار ہفتاد و پنجم

ابتدائی سرشناسی حاجی بابا و فائدہ رسانیدنش بسفیر

از سفیر یک نسخہ کتابچہ دستور العمل گرفتہ بفیر ستانی رفتہ بے زحمت زندگان مطالعہ کردم - آں کتابچہ را ہمیشہ در میان کلاہ خود نگاہ مے داشتم - چوں سر میان سراں آوردنم از آنجا شروع کردہ مطالب عمدۂ آں را در عمر فراموش نکردہ ام - نوشتہ بود -

سفارت آبا - اولا بر ذمت ہمت تو لازم کہ بدرستی تحقیق کنی کہ وسعت ملک فرنگستان چہ قدر است کسے بنام بادشاہ فرنگ ہست یا نہ - و در صورت بودن پایۂ تختش کجا ست ؟

ثانیا فرنگستان عبارت از چندایل است شہرنشیند یا چادرنشین و خوانین و سرکردگاں ایشاں کیانند ؟

ثالثا در باب فرانسہ خود نمی خوبے بکن و ببیں فرانسہ ہستۂ از ایلات فرنگست یا گوشۂ دیگر و ملکے دیگر دار و از بونا پارٹ، نامہ کافرے کہ خود را پادشاہ فرانسہ میداند کیست و چہ کارہ است ؟

رابعا در باب انگلیسیاں تحقیق جداگانہ و علاحدہ بکن و ببیں کہ در سایہ ماہوت و پہلوئے قلمتراش - کہ ایں ہمہ شہرت پیدا کردہ اند - از چہ قماش مردم مردم واز چہ قبیل قومند ؟ اینکہ میگویند در جزیرہ ساکن اند ییلاق و قشلاق ندارند - قوت غالب شاں ماہی است - راست است یا نہ ؟ اگر راست باشد چطور مے شود - کسیکہ در جزیرہ نشیند و ہندوستان را فتح کند - پس از ان درحل ایں مسئلہ کہ ایں ہمہ درایران بدنہا افتادہ - صرف مساعی و اقدام نما و نیک بفہم کہ درمیان انگلستان است یا انگلستان جزوے از لندن

خامساً بعلم الیقین تحقیق بکن - کہ (کومپانی ہند) کہ این ہمہ مورد و مباحث و گفتگو ست - با انگلیسیاں چہ رابطہ دارد؟ بنا بہ اشہر اقوال عبارت است از یک پیرہ زن یا علی قول بعضہم مرکب است از چند پیرہ زن - و آیا راست است کہ مانند دمرغ تبت) یعنی خداوند تاتاراں زندہ جاوید است و اورا مرگ نیست یا آنکہ فنا پذیر است ہمچنیں درباب این دولت لانیفہم انگلیسیان - بادقت تمام وارسی نمودہ بداں کہ چگونہ حکمرانیست و صورت حکمرانی او چگونہ است -

سادساً از قطع ویقین غور رسی حالت ینگی دنیا را نمودہ درایں باب سر موئے فرو نگذار -

سابعاً: بلکہ آخراً - تاریخ فرنگستان را بنویس و در مقام تفحص و تجسس آں برآئی کہ سلیم سقوق و طرق برائے ہدایت فرنگاں گمراہ بشاہراہ اسلام و بازداشتن ایشان از اکل میتہ ولحم خنزیر کدام است -

بعد از مطالعہ کتابچہ تفکر و تدبیر بسیار کردم - بخاطرم آمد - کہ در ایام عزت یکے از منشیان رئیس الکتاب - یعنی وزیر خارجہ عثمانی با من آشنائی داشت بایں اندیشہ افتادم کہ باو مراجعہ نمودہ از وے سررشتہ بدست آرم -

میدانستم یکدام قہوہ خانہ مے رود - و در چہ ساعت با اینکہ او از پر گوئی خوش نداشت - دانستم کہ بعد از فنجانی قہوہ و تکلیف چپوقی رائگاں - لوک کردہ بسر سخن آوردن و پارہ چیزہا از وے فہمیدن مے تواں -

ایں تدبیر را بسفیر گشودم - چناں حظ کردم - کہ از روئے التفات برمن رہین محسنات آں تدبیر را بر خود حمل کردہ) گفت: بسم من تو نگفتم چنیں بکن؟ نگفتم تو آدم کار آمدی؟ ببیں کہ من خر نبودم - آدم مے شناختم برائے دانستن اینکہ خروس کجا تخم مے کند - یعنی منبر از کجا پیدا مے شود خود خیلے سر لازم است اگر بدست - خاطر من نبود - منش کہ از ہمہ جا باخبر است - واز ہمہ جا باخبر است واز ہمہ چیز مطلع از کجا مے جستی و مر قبلۂ عالم از کجا بکجا میآمد؟

پس از آں گفت: - کہ آمدنم باشد قدرے پول ہم اذن داری بادہ بدہی تا اگر در سنا، در ناند سر چشمہ آں - یعنی از رئیس الکتاب تحقیق نماید کہ پول

حلال مشکلات است۔

در ساعت معلوم قہوہ خانہ معہود رفتم۔ رفیق را آنجا دیدم بالکمال تواضع والتفات روبروئے او نشستم۔ قہوہ سفارش دادم۔ برائے دانستن وقت ساعت خود را از بغل در آوردہ من او را دست آویز ساختہ سر سخن بدیں گونہ کشودم۔

من:- ایں ساعت کار فرنگان است۔

منشی:- بلے در دنیا ساعت بہتر ازیں نمے شود۔

من:- ایں فرنگان مردمان غریبے ہستند۔

منشی:- اما چہ فائدہ کہ پلید و مردار اند۔

من:- (بعد از تعارف کردن چپوق خود باو) :- تو را بخدا در باب ایشان قدرے اطلاع بمن بدہ ایں فرنگستان مملکت بزرگے است یا نہ؟ پادشاہش در کجا مے نشیند؟

منشی:- چہ مے گوئی رفیق- مملکت بزرگ یعنی چہ؟ ممالک است تنہا یک پادشاہ نہ بلکہ یک پادشاہان بسیار دارد۔

من:- شنیدہ ام اگرچہ چندیں حکومت است- اما در واقع و نفس الامر یک ملت است؟

منشی:- مے خواہی یک ملت بگو- مے خواہی چندیں ملت بلکہ در واقع ہمہ یک ملت است- چرا کہ ہمہ چانہ را مے تراشند- و ہمہ سر را نمے تراشند ہمہ شبقہ بر سر می نہند- ہمہ لباس تنگ مے پوشند ہمہ شراب مے نوشند ہمہ گوشت خوک مے خورند- ہمہ با پیغمبر ما اعتقاد ندارند- اما معلوم است تبعۂ پادشاہی علیحدہ اند- نمے بینی چہ قدر سفیر باستانۂ علیہ برخ سائی آمدہ اند- ایں از سگ کمتران دریں دیار از سگ بیشتر اند- از خباثت و نحوست ایشان باید پناہید- و از کثافت ایشان نعوذ باللہ-

من:- تو را بخدا اینہا کہ مے گوئی بنویسم- بخدا کہ تو آدم خیلے عمیق و دقیق بودہ- پس من قلم و دوات در آوردہ و او نیز برائے یاد آوری مطالب قدرے

بارلیش وسبیل خود بازی کرد- وازاینجا باطلاع بخشی شروع نمود-

منشی ۔ اے مرد- ایں ہمہ زحمت چرا لازم - ہمہ فرنگ از یک نوع واز یک جنس اند- یعنی سگ زرد شاں برادر شغال سیاه است اگر قرآن برحق است (وما باید بقول پیغمبر خود بگرویم) ایناں ہمہ باید معذب بعذاب ابدی باشند ودر آتش جاوید بسوزند- امّا بانگشت حساب کناں را اوّلاً ہمسایۂ ما- کفار بمنزلہ لعنت اللہ فی الاوقات الخمسہ است) ایں کافر طائفہ ایست بے صدا وندا وبما ماہوت وپولاد وکوسہ دکوزہ میفروشند محکوم پادشاہی از سلسلۂ قدیم خویشند- وبخرچ خزینہ ما ویکیلے اینجا دارند-

بعد ازاں زنادقہ روس منحوس است- کہ ملتی نجس العین وعین نجاستند- مملکت روس آں قدر وسیع است کہ در یک طرف آں از برودت زمہریر میبارد- [illegible] دیگرش حرارت آتش جہنم مے سوزد- دشمن حقیقی ما انیست ہر وقت پیے ایں قوم را بکشیم- بیک دیگر مبارک باد ودست مریزاد میگوئیم- نزواده بنوبت پادشاہی میکنند از آں جا کہ اکثر اوقات پادشاہ خود را مے کشند- با ما شباہتے تام دارند-

پس از آں کفار پروسیاے روسیاه است- کہ بما سفیر مے فرستند امّا خدا میداند برائے چہ بجہت اینکہ مارا بہ نجاست ایشاں ضرورتے نیست امّا میدانیم در سعادت مانند [illegible] وطالع وپار [illegible] دنا پاک کشودہ است مانند رحمت الہی کہ گلستان [illegible] بر دوست بارد-

چند [illegible] بعد ازیں کہ انگریز- وا لیست بہ بینم- دو خروس شمالی ست کہ در کنج دنیا افتادہ اند- ایناں را [illegible] گویند- قومے کوچکند- واز شمار [illegible] حدود [illegible] پادشاہ [illegible] مستقل ترین پادشاہان فرنگستان ست [illegible] قدرت وقوت خود [illegible] ینگیچری [illegible] ندارد- امّا اہل اسوجہ [illegible] یکے [illegible] پادشاہان خود [illegible] دیوانہ وار جنگ وکارزار کردہ است- می [illegible] پادشاہ [illegible] بود [illegible] او ہمیں [illegible] باشد در ہر کجا کہ باشد [illegible] باشد- در حالتے نومید ومایوس بخاک [illegible] عاقبت مانند درندگان

دستے امیر شی کردم۔ ایں است کہ مارا از احوالات ایشاں اندکے اطلاع است
ولے نہ بسانیکہ باہم کردہ دنیا چنیں شے ہم موجود است۔

کافرے دیگر نیز انگلی است۔ آں اکثر در دنیا دار۔ ما تعد از ایشاں در میان اوا
دنیا بجز سود خود و کسب مال چیزے نمیدانند۔ و ہر چیزے کہ اندیشند عادت
ایشاں ایں بود کہ سفیرے قربانی بجائے فرستادند برائے اینکہ پیر و گرد گندیدہ
و ماہی شور بما الفروشند۔ اما از وقتیکہ (بونا پارٹ) نام پادشاہے طلوع کردہ
ایشاں غروب کردند۔ پوست سگ از دندان گرا ندرید۔ اما ایں (بونا پارٹ)
حقیقتہً از آں پادشاہاں است کہ اگر از قبیل نادر شاہ و سلطان سلیمانش نشماریم
جا دارد۔

سخن منشی را درا ینجا بریدم۔ و بدستاویزے ایں نام گفتم: اے راستی
بر نگاہ مرام و جان کلام اینجاست۔ درباب ایں مرد مرا اندک اطلاعے بود۔
شنیدہ ام کہ ایں کافر خیلے بہادر است۔

منشی:۔ چہ بگویم رفیق۔ ایں آدم اول ہیچ نبودہ و سربازی متعارف
بودہ است۔ حالا پادشاہے بزرگ شدہ (ان اللہ یعز من یشاء ویذل من یشاء)
و بہمہ فرنگان حکمرانی۔ بلکہ تعدی میکند۔ دست روبرسینہ یا ہم نگذاشتہ
برائے تسخیر مصر لشکر کشید۔ اما شمشیرش جائے درۂ عمر و ذو الفقار حیدر را
نگرفت چشم مملوکے چند را ترساند و پارۂ فلاحان بادیہ را ایں سوے
و آں سوئے دواند۔ عاقبت با پائے بکفش برفت۔

من:۔ اما انگلیس نام ایلی دیگر ہست۔ کہ در دنیا عجیب تریں قوم اند
در جزیرہ مے نشینند۔ و قلمتراش مے سازند۔

منشی:۔ بلے درمیان فرنگان ایناں از دیر گاہے باز سر بر آستان دولت
علیہ دارند۔ و پادشاہ جمجاہ ایشاں را با عزو جاہ میدارد۔ از حیثیت قوت
دریائی فائق بر ہمہ جہانیانند۔ و ساعتشاں بے نظیر است۔

من:۔ بسیار خوب۔ اما از حکومت شاں چہ شنیدہ؟ آیا سلطنت ایشاں
بجز پادشاہی عبارت از چیزے دیگر ہم ہست۔

منشی: - بلے من سررشتۂ کاملے در ایں باب دارم - امّا من در تواز ایں چیزہا چہ مے فہیم - ایں قوم پادشاہی دارند - کہ معتاب بسیار کوچک مے شمارند - و ظاہراً بسیار بزرگ مے دارند - خوراک و پوشاک و پول جیبش را ملت مے دہد - اما شد تاجدار - اطرافش را مے گیرند - سخنان نازک باو مے گویند - لقبہائے عالی مے دہند چنانچہ ما مے کنیم - امّا قدرت یکے از درہ بیگیاں مانگی ما از و بیشتر است - یک وزیر نہ - بلکہ بیک مجرم - بہر چہ مے مواخذہ باشد - جرأت یک چوب زدن ندارد - تا چہ رسد - لفلکہ و حال آنکہ یکے از اربابان ما در صورت عجیب گوش نیمۂ اہل شہرے را مے برند - و در مقابل عطیہ و احسان ہم مے برند -

گزشتہ ازیں تیمار خانہ دار چند خانہ دارند - پر از دیوانہ - نیمۂ سال در آنجا جمع مے شوند - و بر روئے یک مسئلۂ پوچ و لوچ ایں قدر کش مکش مے نمایند - و بہر یک در یک روز ایں قدر بد روہ و دراز یمیکند کہ یک واعظ ما در تمام سال نتواند کرد - خلاصہ ہیچ امر واقع نمے شود کہ بے حیا ہوئے ایشاں تمام شود مگر چہ مانند سر آغائے را بریدن یا مال کسے را مصادرہ کردن یا چیزے جز وسے دیگر باشد -

برادر! چہ گویم - خداوند بپارۂ عقل دادہ - و بپارۂ جنون - خدا و رسول را شکر - کہ مانند ایں طائفۂ انگلیس بے تمیز - برائے مردار خواری و کثافت کاری تراده ایم - با ذوق و صفائی کامل - در ساحل خلیج قسطنطنیہ بر مسندہا دراز کشیدہ با استراحت تمام قہوہ مے خوریم و چپوق مے کشیم -

من: - عجیب! چیزہائے نشنیدہ نقل مے کنی - من ہیچ ایں ہا را نشنیدہ بودم - اگر مے شنیدم باور نمے کردم - کہ مثلاً ہندوستان بداں بزرگی در دست ایناں باشد - و پیرہ زناں در آنجا حکمرانی کنند تو ایں را نشنیدہ؟

منشی: - از قرار کہ شنیدہ ام - ایں انگلیساں آں قدر جرأت عوز زن کہ ہر چہ بگوئی از ایناں بر مے آید - ہیچ جائے تعجب نیست - امّا اینکہ پیرہ زناں شاہ در ہندوستان حکمرانی مے کنند - ہیچ بگوشم نخوردہ است شاید ہمچنیں باشد

کہ میگویند؛ خدا بہتر میداند از نیچو دیوانگاں این چو دیوانگی دور نیست۔
من (بعد از تامل) :۔ ہمہ فرنگان ہمیں اند کہ گفتی۔ یا اینکہ باز ہم ہست؟ ترا بخدا۔ بگو۔ چراکہ در دنیا بعقل کسے نمے رسد۔ کہ یک ملت از ایں ہمہ مخلوق مرکب باشد۔
منشی (بعد از تفکرے اندک) :۔ بلے دو سہ ملت ہستند۔ کہ اسم بردن آنہا فراموش کردم۔ چراکہ بذہنش نمے ارزد۔ مثلاً اسپانیول و پورتگیز و ایتالیانہ کہ خوک مے خورند۔ و بت مے پرستند۔ امّا درمیان فرنگان جز و جائے نیستند اوّلین در سایۂ ریال خود معروف است۔ دومین یہودی چندی بما یادگار فرستاد است۔ سیمین ہر سال یک مشت درویش و قلندر میفرستند۔ کہ پول بسیار جمع بنجز بنہ بدہند۔ و کنیسہ بسازند و ناقوس بزنند۔ امّا چیزے ہم از جاثلیق کبیر باید شنید این پاپ ہم در رومیۃ الکبریٰ خلیفہ فرنگان است۔ مردم را بدین خود دعوت میکند۔ امّا ما کلاہ او را بر میداریم۔ زیراکہ پیش از آنکہ او بدین خود مے آورد۔ ما از آں ہا بدین اسلام مے آوریم۔ باوجودیکہ پیش از قبول ہدایت۔ کفار باید آں عذاب الیم و سخت را متحمل شوند۔
من :۔ یک سوال دیگر ہم بکنم کافی است۔ در باب ینگی دنیا چیزے شنیدہ باشد؟ من اینقدر روایات مختلف دراین باب شنیدہ ام کہ گیچ شدہ ام۔ در صورتیکہ میگویند۔ او در آں روئے دنیا ست۔ امّا از زیر زمین بد اسنجا میرود یا از جائے دیگر؟
منشی :۔ با آناں چنداں داد و ستدے نداریم۔ و از حال شاں فوق نیست امّا ایں قدر میدانیم کہ بد اسنجا باکشتی مے روند۔ برائے اینکہ اینجا کشتی دارند۔
پس آہے کشید کہ رفیق! ینگے دنیائے ایشاں ہمہ مثل اینکے دنیائے ایشاں کافرستان است۔ الکفر ملۃ واحدۃ۔ انشاء اللہ خداوند با عذاب جاودی ہمہ را معذب بدارد۔
چوں سخن بدینجا رسید منشی نہار نخوردہ و تسلیم را در شکست۔ قدرے ہم از درہ و پنبہ لے زحمت داد و استفادہ صحبت داشتیم۔ قہوۂ دیگر

خواستیم و با وعدهٔ ملاقات جدا شدیم۔

آقا بیدار بخت خاں

گفتار ہفتاد و ششم

نوشتن حاجی بابا تاریخ اروپا را و برگشتن او نزد سفیر ایران

بعد از استفتاح عالم سیاست با آں ہمہ اطلاعات مکتسبہ بہ نزد سفیر برگشتم۔ بسیار حظ کرد۔ در مدت اقامت در استانبول برائے کسب وقوف مرا بایں سوئے و آں سوئے مے فرستاد۔ تا اینکہ بزعم خود چنداں موضوع کہ بجہت نوشتن تاریخ فرنگستان کافی بود۔ بدست آوردم۔ چہ پادشاہ در کتابچہ خود چنیں امر فرمودہ بود۔ ایں اطلاعات حقیقی و حقائق اطلاعی را من بندہ ترتیب و مسودہ نمودہ برائے تصحیح بسفیر دادم۔ و او برائے مطابقت با سلیقہ و مذاق شاہ پارہ حک و اصلاح کرد۔ آنچہ بچاک قبائے پادشاہی برنمے خورد۔ قلم مے کشید۔ بجا ہائے کہ مناسب مے نمود۔ پارہ بیفزود۔ و بکاست بخوش نویسی نویسا ندیم۔ کتابچے شد۔ جلد و تذہیب نمودیم۔ و بنام وقائع فیروزی۔ در چینۂ حریریں نہادیم گفت۔ اینک قابل پیشکش حضور پادشاہ۔

میرزا فیروز بعد از انجام خدمات محولہ عازم ایران شد۔ و تعہد بردن من با خود و در آنجا بخدمتے از خدمات دولتے گماشتن کرد۔ کہ آدمی چنیں پر از ہر گونہ اطلاعات فرنگستان برائے ما لازم است۔ تا با سفرائے ایشاں در طہران بجوال تواند رفت۔

تکلیفے بر از یں بمن نمے توانست کرد۔ کہ از ترکان و از شہر شاں سیر شوم چہ ہر وقت شکر لب بخاطرم مے آمد۔ از تلخ کامی خودداری نمے توانستم

نبود - حکایت ملاباشی طهران کهنه شد - ورفت - شنیدم که ملا نادان را هم زن خود چادر
نیاورد - زن ملاباشی که بدست کردان افتاد دیگر روی طهران ندید الاکه
هم کذالک بوسیله ابدا ترس اماده صد تومان را نداشتم نتیجی باشی بعد
از گرفتاری ملا نادان اسبش را گرفته بود -

پس با خاطر جمعی بطهران رفتن و خودنمائی نمودن می توانستم باعتقاد
خودم - احتمال آن می رفت - که کسی دست بترکیبم نزد - چرا که لامحاله از بزرگان
برای حمایتم یکی پیدا می شد -

خلاصه هیچ عذر نرفتن در میان نمی دیدم - و اگرچه هیچ کس میدانستند
نوکر پادشاهم - با همه تقصیر مانند بی قصوران - کلاه را کج نهاده - بهرجا می
توانستم رفت - لذا به مقامات تدارک راه پرداختم - اما پیش از رفتن خواستم -
بهم عال اولین خود - بهشهریان خانواده دیبنی کرده وتشخص وجلالی فروخته
باشم - میدانستم که از وابستگان سفارت بودنم را میدانند و بی اعتنائی ایشان
چندان خوشم نبود خورده خورده بد انجا شتافتم برای بستگی بسفارتم همه با
چاپلوسی بالقب آقا و میرزا و سرکار و جناب - خطابم نمودند - و با الفاظ رعایت
آمیز از قبیل - سایه شما از سرما کم نشود - عمر و دولت سرکار زیاده باشد - از مرحمت
جناب از لطف عالی و سایه تعبیراتم پذیرفتند - هرکه اینها را می شنید هیچ باور
نمی کرد - که از دهان مردمان دو ماه پیش ازان باشد بر عکس - بلکه کسی که از مرحله
بی خبر بود - گمان میکرد - که من جان بخش و جان ستان ایشانم - اما در وقت وداع
پیر مرشد یعنی عثمان آغا را دیدم - که باز بهمان نوع که باپسر حسن دلاک اصفهانی معامله
میکرد - میکند - اظهار دلسوزی و مهربانی کنان میگفت - فرزندا برو خواه اسیر ترکمان
وخواه شوهر شکرلب خواه نوکر باب درخانه پادشاه باشی - هرچه باشی و هرجا باشی
دعای خیر منت همراه است - خدا خیرت کند - و توفیقت دهد -

پس سفیر - باذن حکومت عثمانی وتشییع دو سه فرسخی جمعی کثیر از ایرانی
وغیره از طرف (اسکدار) بیرون آمد - سفر ما خوش گذشت - و تا بایروان قضیه
که قابل ذکر باشد واقع نشد - وخبری نشنیدیم - در ایروان اخبار چند پیدا

شنیدیم که شاه گمراه را حق و اعتماد نبود - ولے در تبریز ورود ولیعهد عباس میرزا نائب السلطنت پاره چیزها بے نقل کردند که مہمترین آنها تا بحث سفیر فرانسه و انگلیس بود - غرض فرانسویان اینکه انگلیسیان را از ایران بیرون کنند -

درباب تدابیر ایشان روایت ہائے مختلف شنیده شد - ہمہ ایرانیان در تعجب بودند - که این پدر سوختگان چرا با این ہمہ مخارج این ہمہ راه آمده در طهران لب بر دهن یکدیگرے زنند - این است صورت محاوره و گفتگوے ایشان -

سفیر فرانسه (با خود نمائی) :- پادشاه ما بزرگ و قادر است لشکرش کران تا کران عالم را میگیرد -

پادشاه :- بسیار خوب - اما بما چه ؟ فرانسه کجا ایران کجا ؟

سفیر فرانسه :- درست است ولے ما مے خواہیم ہندوستان را از دست انگلیسها بگیریم - شما باید بما راه بدہید - و آذوقه لشکر ما را متحمل شوید -

پادشاه :- شما میخواہید ہندوستان را از دست انگلیس بگیرید بما چه ؟ ما نمے خواہیم - بشما راه بدہیم - و آذوقه لشکر شما را متحمل بشویم -

سفیر فرانسه :- ما گرجستان را برائے شما از روس مے گیریم - تفلیس را بشما باز پس میدہیم - دردسر روس را از سر شما کم میکنیم -

پادشاه :- این حرف شما حالے و این مسئله دیگر است ہر وقت شما این تعہد را بجائے آوردید - و با چشم خود دیدم که در قفقازیه یک تن از روسیان نمانده - آن وقت بشما جواب مے دہیم - اما پیش از آن ما را بگذاشتن گذشتن لشکر شما از ایران امکان مساعدت نیست و با دوستان قدیمی خود انگلیسها نمے خواہیم - میانه را برہم بزنیم -

از طرف دیگر انگلیسها چنین مے گفتند :-

انگلیس :- فرانسه با ایران نمے آید - مگر برائے اینکه ما را بزحمت و مرارت بیندازد - و شما باید ایشان را راه ندہید -

پادشاه :- چه کنم ؟ این تکلیف با قاعدهٔ مهمان نوازی درست نمے آید -

انگلیس: ما مے گوئیم کہ یا با ما باید ساخت یا با فرانسہ و دو بند وانہ در یک لنگ نگنجد۔

شاہ: ہم شما ہم فرانسہ۔ ما چرا دشمن را بسوئے خود بخوانیم؟ با ہمہ دوستیم۔

انگلیس: البتہ یاری مے کنیم۔ شما را نقد مے سازیم پول مے دہیم۔

شاہ: آرے این حرف دیگر است۔ شما مبلغش را بیان کنید۔ بعد از آں ما فکرش را مے کنیم۔

در وقت خروج ما از تبریز حال بدیں منوال بود۔ چوں سفیراں در طہران بشدت منتظر قدوم ما بودند بے درنگ بسیار۔ با ولیعہد براہ افتادیم۔

در سلطانیہ از دور قافلہ دیدیم کہ با ایرانی نمے ماند۔ چوں نزدیکتر شدیم۔ معلوم شد کہ فرنگی و سفیر فرانسہ است۔ کہ ایرانی ہا بہوا داری انگلیساں با مہمانداری معزز و محترم از طہران بیرونش کردہ بودند۔ از قراریکہ میگفتند سفیر انگلیس بازی را بردہ بود از یں جا معلوم شد۔ کہ کار درخانہ بچہ پایہ بودہ و پادشاہ در ایں معاملہ گول خوردہ یا نخوردہ است۔ سفیر فرانسہ در تعجب کہ چرا تکلیف مفیدہ او را نفہمیدہ رد کردند۔ ولے دانایاں را معلوم بود۔ کہ زبان فصیح درہم و دینار حل آں مسائل دشوار را بآسانی نمودہ است۔

از یں ملاقات بسیار خورسند شدیم۔ چہ فرصتے نیک بود۔ برائے تماشائے اطوار و اوضاع ملتے کہ ایں ہمہ وصفش شنیدہ بودیم۔ یک روز باہم لنگ کردیم۔ سفیر با السفیر فرانسہ معرفی شد۔

بقاعدہ سفیر فرانسہ می بایست دل شکستہ و شرمندہ باشد۔ چراکہ بیرونش کردہ بودند۔ اما برعکس بدرجہ تحیر ما، خوشنود و شادماں بود۔ ہرگز قومے بداں دیوانگی ندیدہ بودیم۔ ہمہ می رقصیدند۔ آوازہ میخواندند۔ حرکات زشت نما میکردند۔ ہمہ باہم بدتر از ما یکبار حرف میزدند۔ نہ رعایتے و نہ پایہ و نہ رتبہ درکار بود۔ گویا ہمہ ہم شاں بودند۔ بفرشہائے ما خیلے بے ادبی کردند۔ با کفشہائے پر میخ ہمہ جا را سودند۔ و فرسودند۔ و با دہانہائے کثیف ہے خندیدند۔ و تفیدند۔ من محکم اند کے باخبرے از چند و چوں شاں خواستم بہ بینم زبان شاں را با زبان ما ہیچ مناسبتے ہست یا نہ۔ ندیدم۔ و یک کلمہ حرف از آنچہ

میگفتند نفهمیدم - با هزار کوشش و جهد - با نوشتن و از بر کردن انچه را توانستم دریافت کردم لفظ را بسیار تکرار میکردند -

سکرے پارسے - آمپرور

پس از رفتن از یک دیگر جدا مان نیامد از جنس ما هم نزدیک بنمود و دو پاره صورت با هم مشابهت تمام داشتیم - اعتقاد ما این بود - این جوره مردم با همان شنگی دخو مرزبی لری سطایر داشتند و نرخ هم بهمان طور میروند -

پس از دیگر جدا شدیم - آنان خندان و شادان و ما دو سرایان که شاه با ما چگونه رفتار کرد و سوء ما در گریبان اندوه خواران اندیشه ناک که شاه با ما چگونه حرکت خواهد کرد -

---

آقا بیدار بخت خان

گفتار هفتاد و هفتم

در پذیرائی ایلچی فرنگ در طهران

میرزا فیروز شاه بکمال التفات پذیرفت از جوابهایش بمسائل جغرافیائی بنهایت ممنون گردید - در این باب کسے ماهر تر از او در دربار نبود - بهر سوال در حال جواب دادے نه از نادانی دست و پاچه شدے و نه از دشواری به تلاش افتادے - لفظ نمیدانم که در حضور پادشاه عیب بزرگ است بر زبانش نگذشت در هر باب چنان با علم الیقین و استواری سخن میگفت که شنوندگان می پنداشتند همان است و جز آن نیست در حق فرنگان چنان داد تحقیق و تدقیق میداد که گمان میکردند زاده و بزرگ شده فرنگستان است - از آنجا که من هم بمیرزائی او مشهور و بجز پیشه وری و سررشته داری فرنگستان معرفت ندارم و در تاریخ نویسی با او مشترک بوده ام - از این افتخار بی بهره نماندم - اگر چه بقدر او مبارک

ولے پادشاہ آبادوَر جواب معقول دست و پائے میکردم - و لیکن بسیار وقت دیدہ میداد - کہ حرفہائے آقا را کہ مخالف میگفتند - و مشتہا والشود - سخنان جہان دیدگان کرامت بود و معجزہ چہ خوش گفتہ اند -

ور دیار بے زبانان ہر کہ آید نکتہ گوش
گرچہ صورت خر بود آوازہ غنیا گراست

ایلچی انگلیس چند روز پیش از ما بہ طہران رسیدہ با اعتبارے کہ سگے نجس و پلید در خلیفہ مثل ہارون الرشید پذیرفتہ شود - پذیرفتہ شدہ بود - عوام الناس از این معنی دلتنگ و ملایان در لند لند - کہ این ہمہ احترام بے معنی تقصیر خود ما است کہ برا [illegible] خود درین دنیا عذاب دوزخ می تراشیم در وقت ورود در ما [illegible] رش گو [illegible] این کردند جا بجا نقل ہا نثار نمودند اقیا زشیپور زدند [illegible] وقت سوار [illegible] کرف [illegible] باشد است با واحسان شدہ بود -

پس از آن بحد مہمان نوازی سر موئے [illegible]
[illegible] از قبیل ونمام اسباب فرش ونا [illegible]
[illegible] ہیئے را بہ حویلہ دیگرے بدان [illegible]
کردند [illegible] اقامت ایلچی در طہران خرج مطبخش [illegible] ست [illegible] متعارف است - پول خلعت وشاباش [illegible] شہر [illegible] وسائر ارکان واعیان را حکم شدہ بود کہ پیشکشہا و ہدایا با و لفرستند - و خطہائے [illegible] شدہ بود - بایں مضمون کہ ایشان [illegible] ذات اقدس [illegible] اکرام ایشان واجب رحمۃ اکرمنہم تقدر اکرمنی ومن اہانہم [illegible] اہاننی این ہمہ التفات [illegible] زیرا کہ کفار کافی وو لپسند بود و بلیت [illegible] خود [illegible] انداز [illegible] در باب رسوم وآداب حضور پادشاہ پارہ دشواریہا میان [illegible] ایلچی فرنگ [illegible] وسہ [illegible] [illegible] شیند و لبندوالہ [illegible] دوری از تخت خود جا [illegible] ثانیاً ملعون غافل از [illegible] خلع خلیل [illegible] فردوس اساس ورآمد - ثالثاً در باب کلاہ برداشتن آنچہ گفتند سر بہ منگی گوش نکرد - کہ من فرنگیم وکلاہ را در آورد - کہ [illegible] ماست - را [illegible]

کہ محل دعوائے ہنگ است۔ ہرچہ پیغام دادند کہ شال وکلاہ بہ ایت میفرستیم۔ تا آدم داریدربار داخل شوی۔ بار نشنیدند وکرد۔ و عذرش این بود۔ کہ من چوں باہمیں لباس بحضور شاہ خود میروم بحضور شاہ شما ہم نیز باہمیں لباس می آیم اما چوں کسے تا آنگاہ طریقہ بیاراعام فرنگاں را چگونہ بودن بلباس شال را نمیدانست احتمال داشت کہ بار خالق و شب کلاہ بیاید کار خیلے گیر کرد۔ ناگاہ بخواطرم آمد۔ کہ در عمارت چہل ستون اصفہان نقش قبول ایلچیاں در حضور شاہ عباس نقش شدہ شاہ عباس تاج بر سر با فاخرترین لباس بر تخت نشستہ است من ایں سر را بمیرزا فیروز کشودم۔ واو بصدر اعظم و صدر اعظم بشاہ کشود۔

چاپاری باصفہان فرستادند۔ و بزودی یکصورت از آں نقش آوردہ بایلچی نمودند۔ کہ لیسم اللہ باایں ہیئت بیا۔ و دیگر راہ اعتراض بستہ شدہ۔ انگلیس ملعون چوں آں نقش را بدید ایں قدر خندید کہ کم ماندہ بود بترکد وگفت۔ فہمیدم شما میخواہید۔ میموں برقصانید خلاصہ سخن لباس ایں قدر و ماز کشید۔ کہ پادشاہ لستوہ آمد۔ وگفت باہر لباس کہ میخواہد بیاید بجہنم۔

سلام پادشاہ بہتر از آں شد۔ کہ از ملتے غیر مربی میتواند شد۔ تعجب کردیم کہ انگلیساں باآں بے تربیتی چگونہ آں ہمہ تربیت را خرج دادند۔ ہیچ خلاف ادبی از ایشاں سر نزد۔ پادشاہ با فاخرترین البسۂ خود۔ کہ چشم انگلیساں را خیرہ میکرد۔ بر تخت زریں نشستہ ہر کس میدید میگفت۔

گر خورشید یادار است ایں شاہ | بدیں جاہ و بدیں جاہ و بدیں جاہ
چنیں شاہے کہ دیدہ بر سر تخت | بدیں رخت و بدیں رخت و بدیں رخت
شکوہش باشد از نوشیرواں گفت | بدیں ریش و بدیں ریش و بدیں ریش
ز خطش ملک نوشیرواں خراب است | ز ریشش ریشۂ ایران در آب است

شاہزادگان والا تبار باآب و رنگے بیشتر از آب و رنگ جواہر و مروارید آبدار بر بالائے پادشاہ از چپ و راست صف زدہ اند کے دورتر دو سہ وزیر فلاطون تدبیر کہ ہر یک مخزن عقل و معدن حکمت بودند۔ باشال و کلاہ و کلیچہ ہائے بے حرکت مانند صورت پشت بدیوار دادہ در پہلوئے آناں غلامان فرخ رخ۔ پرد یوار۔ فرشتہ کردار کہ بجملۂ عرش و خزنۂ فردوس میماند ایستادہ فرنگاں پدرسوختہ باقباہائے بدن دوختہ و تنباہائے لباق چسپیدہ و صورتہائے بابروت نیز تراشیدہ۔ مانند شتر مرغ یا عنتر درمیانہ۔ مباینت اساس مخالفت

لباس خود را نیمود ند۔ شکوه و حشمت پادشاهی حقیقی نگذاشته از هیئت و هیئات ابهیم و بهرے نداشتند اما اطوار شاں بعینه مثل اطوار ما بود۔

ایلچی خطبه خواند با عبارتے چناں عوامانه و راست حسینی و با الفاظے چناں از فصاحت و بلاغت و صنائع بدایع عاری که گفتی استربانے با اشتربان حرف میزند۔ علاوه بر ترجمان ما ما بیامرزد۔ و گرنه پادشاه را شاهنشاه شرق و غرب و قبلهٔ عالم و عالمیان هم نمی گفتند۔

اگر بخواهم فرق اوضاع و اطوار باطنی و ظاهری ایشاں را با خودمان بنویسم قلم و دواتے جاویدی در کار است۔ گروهے از عقلائے ما بحکمت استدلال میکردند که همه تفاوت باید از تاثیر آب و هوائے اقلیم شاں باشد۔ که تیره و تار و پر از رطوبت و بخار است۔ چگونه مقابله درمیان دو قوم قیاس مشابهت و مشاکلت کرد که یکے از آب محاط است۔ و روئے آفتاب نمے بیند۔ و دیگرے روز تا شام در آفتاب می سوزد۔

اما علما بطورے ساده و تر و به عقل نزدیکتر تاویل کردند۔ که ایں فرق از دینداری ما و بیدینی ایشاں است۔ ایشاں را نور ایمان در روئی نیست و دل شاں از ظلمت الحاد و زندقه تیره است و ما بحمد الله رویمان از نور ایمان منور و قلب ماں از لوث کفر مطهر است۔ اگر ایں ایلچی و همراهانش با همهٔ ملت انگلیس مسلمان شوند۔ هر آئینه وسمت پلیدی و نجاست از ایشاں برداشته شود شاید که از درکات جهنم رسته در درجات علیین بهشت بریں با ما هم نشین شوند۔

گفتار هفتاد و هشتم

مورد التفات صدر اعظم شدن حاجی بابا

رمیرزا فیروز میرزا ابوالحسن شیرازی است) چنانچه گفتم برائے کامگاری همه چیز بکام من میگشت۔ و برائے نامداری همه چیز بنام من مے بود۔ چوں از اوضاع فرنگستان

باخبرم میدانستند۔ کارہائے فرنگیاں در ایران بود۔ بمن حوالہ کردند و بہ این واسطہ با صدر اعظم و سائر ارکان دولت رابطہ پیدا کردم۔

میرزا فیروز مردے بود توانگر۔ بکسے احتیاجے نداشت۔ بعد از ورود بطہران از کار کناره کشیده و چوں دید من راہ گریزے پیدا کرده ام۔ حظ کرد۔ و در ہر جا توصیف و تعریف خوش طبعی و کار آمدی من کردے و من میکوشیدم تا تکذیب او نکنم۔ بطوریکہ بزودی بدونیک مسلم و غیر مسلم با در حق خود خیر خواه دیدم و خود را غیب ساختم و طالعے کہ بلے ہیچ نشاید کرد۔ بگوشم میگفت:۔

شادماں باش کہ ناسازی ایام گذشت

صدر اعظم مردے بود مدبر۔ باسلیقہ۔ حراف۔ عراف۔ حاضر جواب۔ در نزد پادشاه حرفش در رو داشت۔ از ابتدائے جلوس پادشاه بہ تخت او نیز در مسند صدارت۔ این قدر با خواص و عوام خوب راه رفتہ و بکار مردم خورده بود کہ وجودش را مانند آفتاب عالمتاب ضروری میدانستند۔ چوں بکار فرنگاں اہتمام و اعتنائی علیحده مینمود۔ لا محالہ از ہر روز چیزے گفتنی یا شنیدنی با ایشاں داشتے۔ از یں رو مرا پیغام بر و پیغام آور سفارت انگلیس ساخت۔ از زبان ایشاں بیکدیگر پیغام می بردم و میآوردم۔ و گاہے نیز بمقتضائے مقام و مناسبت حال چیزے از خود علاوه مینمودم و تعریف این در نزد آں و تعریف آں در نزد این میکردم۔ و خود در میانه محبوب طرفین واقع شده بودم۔ چوں بزرگترین خوشی صدر اعظم رشوت بود۔ من ہم آں نقطہ را قبلہ مقصود خود ساختہ گاہے از ایلچی لفرا خور حال صدر اعظم رو مفید بحال خود) ہدیہ ہا می گرفتم۔ اما چوں ہدیہ دادن و گرفتن بطبیعی است این معنی از ہنر من شمرده نمے شد۔ ولے در دو سہ کار عمده مرا واسطہ قرار داند۔ وبیتاں خوب از عہده بر آمدم کہ از آنگاه بعد صدر اعظم با من از در التفات بر آمد۔ صدر ایں دو دولت و ہر ہا بایست بستہ شود۔ صدر اعظم از جانب شاه و من از طرف او وکیل مطلق بودم۔ بابیکاسگی خود در چناں امور۔ در میانہ را نتر سگے کہ در عروسی سیخیاں استخواں افتند۔ بتگاد و افتادم تا اینکہ شبے مجلس ثبتہ دراز کشید۔ صبح صدر اعظم مرا بخلوت نمی خود کہ بجز محرمان خویش را در آنجا راه نمود۔ پنجا است۔ ہنوز در رخت خواب بود

وتنها با بے تکلفے گفت حاجی بیشتر بیا۔ بنشیں حرفے عمده دارم۔ با تو بگویم۔
ازیں التفات متعجب و اطاعت امرش را واجب دانسته پهلوی او نشستم
بے هیچ کنایه و استعاره گفت۔ اوقاتم سخت تلخ است۔ ایلچی انگلیس تکلیفے ممتنع
بما میکند۔ و چیزہائے ناشدنی میخواهد۔ میگوید که اگر آنچه میگویم نکنید۔ و آنچه میخواهم
ندهید۔ بیرقم را میخوابانم۔ و از طهران میروم۔ از جانب دیگر پادشاه مرا تهدید میکند
که اگر ایلچی دل آزرده برود۔ سرت را می برم۔ و حالانکه پادشاه هیچ یک از تکالیف
ایلچی ترا در نمیدهد۔ حاجی چه باید کرد؟ چارهٔ ایں بچه می شود۔
گفتم:۔ با رشوت نمی شود؟ و نگاہے باو کردم۔ مثل اینکه لفظ را معنی دیگر است
وزیر:۔ چگونه با رشوت؟ رشوت کجا؟ و انگہے ایں فرنگان ایں قدر خر ند
که نمیدانند رشوت چیست! گوش بده۔ حاجی آنا هر چه میخواهند خر باشند۔ ما خواستیم
ایلچی خیلے اسرار دارد۔ که کارش بگذرد۔ و من هم تا ممکن است مفتی نمیگذرانم۔۔
روحی:۔ ۔ ۔ حرف مے زنی۔ تو با او دوستی میگوئی من با صدر اعظم دوستم
و پارهٔ حو ۔ ۔ ۔ ما کهتی توانم زد۔ میرزا فهمیدی که سر فرود آورده گفتم به چشم هر چه میفرمائید
چنان ۔ ۔ ۔ امید دارم که رو سفید بر گردم۔
برخاستم و با امید تمام بخانه ایلچی انگلیس رفتم۔
حاجت آن نیست که بگویم چگونه ایلچی را در ایں کار لیسر نیز آوردم با دو کلمه مطلب
را چنان نیز ۔ حالی کردم۔ که با کیسه پر از طلا برگشتم۔ ایں کیسه مقدمة الجیش بود۔ و تا
صورت قرار کار موافق طبع ایلچی عقیده کلی داشت و نیز بطریق قطع و یقین با من پیمان
کرد که انگشتر الماسے سخت گرانبها از انگشت دولت انگلیس با انگشت دولت ایران
مانند نشان دوستی درمیان آں دو دولت ابد مدت میگذرانم۔
وزیر نگاہے بکیسه کرد و نگاہے بمن و گفت احسنت حاجی حالا تو از ما ئی۔ آخر
ما در ایران چیزے هستیم۔ تو را پیش ازیں نمیگذارم بے کلاه رابدری۔ عریضه بنویس۔
با مضامینش با من۔
با اظهار امتنان و تشکرات گفتم:۔ بنده تا جان دارم۔ صادقانه بخدمت سرکار حاضرم
و محبت سرکار در حق من کافی است۔

این حرفها را چنان با خاکساری و با بے حلمی گفتم - کہ اگر ممکن بود - یک حرف ایرانی را باید چیزے باور کند باید این حرفہا را باور کردہ باشد -

امّا معنی کلامم را از من بہتر فہمید - گفت حرف مزن - من ہم وقتے مثل تو بد بختی و آنسو میدیدم ہر خدمتے کہ بمن بکنی میدانم تو از راہ خود بر نگردد - فرنگاں خوب پا کار تو اند ہر طرف دولت میخواہد مرخصی بکن - ہم خیلے پول دارند و ہم خیلے بما محتاجند زیادہ برین گفتگو لازم نیست مردم ایران مثل زمین کشتزار اند بے رشوہ حاصل نمید ہند پیش از حاصل باید مایہ گذاشت - فرنگاں میگویند کہ ہمہ قصد ما خیر خواہی مملکت خود ست و لیس امّا این سخن در پیش ما اہل ایران حرف مفت است ما ہر خدمتے کہ بکنیم - خواہ من خواہ پادشاہ فردا ہمین کہ بمیریم ہمہ فراموش می شود و ہمہ ہدر می رود - ولیعہدے می آید برائے آبادی خود آباد کردہائے ما را ہمہ خراب میکند - راست است پادشاہ فی حد ذاتہ حقے دارد - داشتہ باشد - امّا وزیر ہم حقے دارد - چرا نگیرد -

از این سخن ذہنم روشن گردید - و پردہ غفلت از پیش چشم برداشتہ شد - شاہراہ وسیعے در پیش و فائدہ عظیمے برائے خویش در جلوہ دیدم سخن وزیر کہ - فرنگاں خوب بکار تو اند - بگوشم طنین انداز بود ساز زر بوز رنگ با ایجاد تدابیر و رنگ افتادم -

---

آقا بیدار بخت خاں

گفتار ہشتاد و نہم

در چگونگی اعتبار حاجی بابا

و از نو مظہر التفات و منظور نظر عنایت وزیر شدن

بہر امرارت در شہر خود ... اعظم قلم دادم - و بہ انگلیسیان لا مذہب حالے کردم

کتوا بستی من در میان نباشد، کار عالمی بنظام نرسد. این تدبیر بزودی ثمر بخشید. و طرفین الکمال خوشنودی مرا واسطه کار قرار دادند.

غرض اصلی انگلیسیان ربنا بقول خودشان، اینکه بزودی بما خوبی کنند بجهت حصول این مطالب زحمت بسیار کشیده و خرج بسیار نموده بودند. و در و مارا بهتر الا میدانستند و در دانش بیشتر میکوشیدند. نمیدانم در بالای دوستی خود چه میدیدند. ذکر ما خود نمیدیدیم با اینکه ما ایشان را بیدین و پلید میدانستیم.

خلاصه این مرحله بی دغلی و بکار هم ضرری نداشت. مقصود من اینکه آنها را بخود محتاج و خود را با ایشان لازم نمایم که لقمه چربی بودند. و زحمت بهدر نمی رفت.

گویا خوانندگان را در خاطر باشد پیش از این ذکر حکیمی رفت که از جمله مداوات اختراعی خود میخواست آبله کوبی را هم انتشاری دهد. دوست خیال این کار از نظر ما محو شد. و یا طبیبان ما نسبت آباواجداد خود بر ساله اطفال نسبیان الحمد آخرت فرستادند یا این ایلچی حکیم و یگانه تا بما نیکی کند. گفت در رواج کار آبله کوبی کوشش داشت و از مادران کودک در بغل و در بغل او از زوجهاء غریبی می شد بحکیم تدبیری که اندیشه بودم پیش از همه بفریاد و داد، خانه که چرا باید زنان مسلمان بخانه نصرانی پای گذارد. از برای چه هر چه باشد. عیب است و قباحت دارد. و در نزد صدر اعظم موشکی دوانیدم تا برای منع این کافر فراولی برده خانه گذاشت. از این سبب بازار و دل حکیم شکست و پس از آن بخانه او رفته چنین صحبت داشتیم.

من: حکیم باشی چرا چنین میکردی؟ از این زحمت چیزی بتو نمی رسد. و اینهمه مردم هم قدر زحمت تو را نمی شناسند.

حکیم: هیهات! حاجی نمیدانی چه میگوئی. این زحمت نه زحمتی است که باید شامل حال همه جهانیان شود. اگر دولت ایران رواج این کار را در جای منع نکند این همه نفس که هلاک می شود و حالانکه او میتواند نگذارد، بگردن اوست چه قدر بیگناه که به هیچ و پوچ می میرند.

من: بما چه؟ هر چه میخواهند بمیرند. از زندگی شان بما چه می رود تا چه رسد از مردن شان.

حکیم :- کیسهٔ شما این میبود - که هر چه پول مے خواهی تو مے دهم برائے آنکه مداوات
مرا نکنند ضائع شود - پس بقرار داد نشستیم برائے بهنگ نمودن کار اشکالات
بسیار باز نمودم - از آن جمله اینکه در رفع این کار مخالفت رائے صدر اعظم است حاجت
رائے صدر اعظم هم موافقت کرد - قرار اول برداشته شد حالا بیا و ببین که در خانهٔ حکیم
چه محشری و چه محشری از زنان برپا گردید - و هر چه می شد کسے حرف نمی زد -

حکیم با خوشی غریب دیگرے هم داشت مردگان مسلمانان را شکم مے درید - و پر و پا
می برید - و چون چشمش به نعش می افتاد جان میداد - در حیرتم که چرا مردم او را پاره
پاره نمی کردند که مرد که این کثافت کارے چیست -

من :- حکیم ترا بخدا ! از دریدن شکم و بریدن اندام مسلمانان ترا چه فائده ؟

حکیم :- اگر بخواهم بگویم که از ندریدن و نبریدن چه قدر فائده از دست مے رود
محال است - اگر دست ازین کار بردارم از دنیا و آخرت خود دست برداشته
ام - و زحمتهائے من بکلی هبا و هدر خواهد شد - بسر هر مرده که بزیر تیغ من افتد
فلان مبلغ تو میدهم - بنوع و جنس کارے ندارم - خواه مسلمان خواه ارمنی
خواه ارمنی - خواه یهودی همه در نزد من یکے است -

این سخن را در دست بذهن سپردم - و در حقیقت این قدر بر رضائے خاطر او کوشیدم
که کیسه‌ام به سنگینی و اوضاع و دستگاهم برنگینی روی نهاد - ایلچی نیز برائے اصلاح احوال
و رونق مال و منال ما - میل غریبی داشت و از بیان کیفیتے که در میان او و صدر اعظم
واقع شد ناگزیرم - و با کمال بے شرمی این بیت ها را هم بمناسبت مقام ذکر میکنیم :-

دلیر آمدی سعدیا در سخن | چو تیغت بدست است کارے بکن
بگو آنچه دانی که حق گفته به | نه شهوت ستانی و نه عشوه ده
طمع بند و دفتر ز حکمت بشوی | طمع بگسل و هر چه خواهی بگوی

ایلچی مے گفت - میخواهم محصولے ارضی لعامهٔ ایرانیان تعارف کنم و در قبول آن
توقع دستیاری از صدر اعظم دارم - و نمونه از آن خواسته ام - تا الحال فرستند - هر گاه
که در هوا بوئے تعارف بودے - بینی صدر اعظم پر هوا شدے صبح تا شام بر سر
این تعارف عام با من گفتگو میکرد - که چه میتواند بود -

عاقبت از بی صبری بجان آمد و خود داری نتوانست - از من شنیده بود که ایلچی
ماهوت بسیار آورده چشم و دهنش را بماهوت دوخته بود - چون رسیدن نوبت
تعارف عام طول کشید صدر اعظم با خود اندیشید که بهتر این است که ایلچی بجای
هدیه عام از آن ماهوتها قدرے هدیهٔ خاص بمن دهد - بنا بر این روزے بمحض بیدار
شدن از خواب مرا خواست که تو را بخدا ما چه نداریم - گندم - برنج - سائر حبوبات انواع
واقسام میوه‌ها که این بیدینان در خواب هم ندیده اند) یا رسے هر چه بعقل برسد
همه را داریم چرا برائے چیزے که لازم نداریم منت ایلچی را بکشیم - من خیال خوبی
کرده‌ام - که خیر ایلچی هم در آن است و زحمتے از گردنش خواهد افتاد - بجائے آن
تعارف عام - من ماهوت هم قبول دارم - این کار تقلے ندارد - تو خدا را شکر
بیدست و پا نیستی - به دو دست و پائے بکن - و این مرحله را با ایلچی حالے کن و
بزودی هر چه تمامتر خبر ماهوت را برائے من بیاور - در دم بے تقدیم این خبر را با ایلچی
بردم - ایلچی با آن همه آن ریش و سبیل تراشیده چنان قهقهه خنده زد که اگر بگویم
صدا بکوه دماوند رسید باور کن -

یکے گفت :- ماهوت کجا - سیب زمینی کجا !

دیگرے :- ما میخواهیم بشما نعمتے سهل الحصول و ارزان العام نمائیم -

دیگرے :- معلوم شد که صدر اعظم می خواهد لقمهٔ شکم عامه را وصلهٔ دوش
خود کند -

اما ایلچی باز در میانه عاقل الیشان بود - بیدرنگ و با نزاکت امر نمود - تا یک
توپ ماهوت بمن دادند و گفت :- عرض سلام بنده را به صدر اعظم برسان و بگو
که مرا هیچ چیز از خیر خواهی اهل ایران باز نخواهد داشت - امیدوارم که باز آن تعارف
عام را قبول فرمایند که در حق من نشانهٔ التفات بزرگی است -

با افتخار تمام و لذت بے نهایت بجانب صدر اعظم باز آمدم - این کار با کارها
گذشته و با نچه بعد از آن روے داد - همه دلیل بزرگی قدر دانی من شده مرا مورد
عنایت صدر اعظم گردانید - که همه رقیبان را کنار نشانده براستی راز دار و ندیم
و یار او گردیدم *

آقا بیدار بخت مغل

گفتار ہشتادم

دور شدن بدبختی از حاجی بابا و مسافرت او بدیار خویش با مرتبہ بزرگی

بحمد الله معاہدہ با گروہ مشرکین در کار تمام شدن و قرار براین شد کہ برائے استحکام پیوند یکرنگی و یکجہتی میان دو دولت سفیرے ہم از ایران بلندن رود - بعد از امضائے عہدنامہ صدر اعظم مرا بہ حجرۂ خاص خود خواستہ گفت :- حاجی بیا حرفہائے عمدہ با تو دارم - من ترا از خود میدانم - درست ملتفت شو چہ میگویم - فی الفور تواضع و احترامات لازمہ بجا آوردہ گفتم - گفت - تواضع را کنار بگذار و گوش کن :-

بسیار خوب - کار ما با انگلیسیاں گذشت - پادشاہ بہ مطلوب خود رسید سفیرے باید بلندن بفرستیم - تو ہم میدانی کہ ایرانیاں بسیار کم دلِ شاں می خواہد از ایران بیروں بروند - نمیدانم کرا بجویم - کہ بے ناز این خدمت را در عہدۂ خود گیرد - کسے در زیر سر دارم - کہ بیشتر از دیگراں بفرستادن او مایلم - و ہم رفتن و دور شدن او از قبلۂ عالم خیلے لازم است - لذا دلم میخواہد برضا آوردن [illegible] کوشی -

[illegible] بہ خود ہم - امّا سبب دور شدن از قبلۂ عالم را [illegible] نفہمیدم - گفتار این کار از جائے رفتہ - پیش رفتم و دامنش بوسیدم کہ کمترین بندگان برائے اثبات زندگی حاضرم - ہر خدمتے کہ محول بفرمائید تا پائے جان ہم بجائے آوردن ایستادہ ام -

وزیر :- آفرین بر تو! خوب گفتی - حالا بشنو - آنکہ من در زیر سر دارم - میرزا فیروز است -

باوجود فرو نشستہ باشد و بد گفتم بلے۔

وزیر۔ حقیقت نفس الامرا اینکہ می بینم۔ ایں روزہا بادشاہ را با دخیلے میل است مردے است خیلے حراف و عراف در چاپلوسی و درلشنیدی استاد۔ ایں قدر دروغ می گوید و امرا را مشتبہ می کنند کہ بادشاہ او را از ہمہ بیشتر دوست می دارد۔ کسے میداند ایں دوستی تا بکجا می رود۔ علاوہ بریں میدانم۔ کہ دشمن جانی من است با اینکہ در ظاہر خود را دوست می نماید۔ اگرچہ تا امروز از شیطانی و فساد ہیچکس نہ ترسیدہ ام۔ اما حالا نمی توانم گفت کہ نمی ترسم اگر او را بنام سفیری از اینجا بہ فرنگستان وست لبسرنہ کنم۔ سرچشمہ اضطراب و تشویش خود را بستہ نخواہم دید۔ یکبار از طہران بیروں برود۔ اگر بد گردد انشاءاللہ بر نمی گردد۔ من کارے می کنم کہ دیگر او پادشاہ را و پادشاہ او را در خواب ہم نہ بیند۔

من بدیں خیال افتادم۔ کہ چہ کنم۔ تا دریں شر خیر من باشد۔

وزیر۔ اینکہ گفتم یک شق تدبیر من است۔ شق دیگر اینکہ حاجی اتو باید بنام منشی اولی با و برود۔ دوست و معتمد منی غرضہائے مرا میدانی۔ از ورود ایں پدر سوختگاں تا امروز از تمام وقائع باخبری بنا بریں کار خیلے است۔ بیا لائے تو دوخت۔ اگر آنچہ می گوئیم بجائے آوری خدمت بزرگے بمن کردۂ۔

از آں جائیکہ کار سفارت از منشی گری بہتر بود۔ خوشم نیامد دیدم از طریق ترقی برگشتن و راہ منشی گری وزیر دستی پیش گرفتن۔ مثل ترک شاہراہ و اختیار کردہ راہ است۔ و آنگہے آں ناخوشی ہی ایرانیاں در من ہم بود۔ نمی خواستم۔ ترک راحت حضر و اختیار زحمت سفر (علی الخصوص سفر دریا) و اختیار دیار غربت کنم و آنگہے غربتے بداں سال مجہول الحال مملکتش بے صدا دندہ تیرہ و تاریک و مردمانش انجس و کافر مانند کسے شدم کہ بد ہنہ اہلاک دیا ہلاک رسد۔ وازیں تکلیف وازدہ ماندم۔

جوابم عبارت شد از کلمہ چند سرد و خشک کہ ایرانیاں در وقت خورسند

بیرون بکشانست برود از این پیش هم بنده سرگرم احتیاط ابتدا وقت چه
لطف فرمائید. تا چاره فرمان بردارم و خاموش شدم۔

وزیر لطف فرمود. گفت معلوم شد از این تکلیف خوشتان نیامد
خود میدانی که گشتن کسی این را قبول کند آسان است - اما چون من فائده
آن را نشان فائده خود می شمردم - این است که می خواهم اولاً تو را اصفهان
بعد به محال و ولایتی که باید لیلی فرستاده شود تا دانگی می و چون آنجا
باید اول اطلاع تحصیل شود راه خوبی برائے خلاصی خاندان کیمیاست۔

گفتم یا رب هم - معاودت به یار با آن پایه و اقتدار - نه تکلیف بود که بدان
توان - دیگر راه دادم - که به تنگ سرکار و لیل مردانهٔ شاه که بر فتن
حاضرم و چه فرمانم - هر جا بفرستید اگرچه بزرگ است ولی برائے
بیرون کشیدن فرنگان باشد میروم۔

وزیر - باشد در اول میروی و چه میرزا فیروز را بگیری - که در
ایران مانند تو کسے شایسته این کار نیست - این قدر دانهٔ منافع دولت
و اتحاد و لاغری و میل شاه و احترام من با وے باشی - که بدام بیاید و میگوئی
که بعد از معاودت خدا میداند که تا به کجا راه داری! اکنون هم رقیب داری
این کار را از دست مگذار - دیگر خود میدانی - باقی را بساز - این طور کن
به بین چه طور رود ستت را میخورد - برو خدا نگهدارت۔

از پیش صدر اعظم بیرون رفتم - نمی دانستم در آسمان هستم یا در
زمین - با خود می گفتم - زهی سعادت آنچه از خدائے خواسته بودم
رسید. با قبائے سرافرازی و شمشیر توانائی بر خنگ شکوه سوار و به مملکت
خود رفتن - زهی سعادت! اے آنکه روزے پسر دلاک را استهزا میکردی
اکنون - بیا و معتمد شاه و امین وزیر را کن اے سرہائے که در زیر تیغ من بودید
زینهار بمن فرود آئید که بجائے تراشیدن قوهٔ بریدن دارم - اے کسانیکه
مرا از میراث محروم ساختند گاه آنست که آن لقمه را ناپخته از گلوتیان
بیرون آرم۔

ایلچی را در حین مراعات ... که هر کس با لفظ ... شنیده ام میکرد تحسین از سرو
... بیاید از بهار گاه ... دیدم که با اسپ یراق مرصع سوار
شوم و حشم از پی روان - جهان داران از مسرور و جشنه مبارک باد گویان
الارز ... داخل اصفهان میشوم -

باری بخانه میرزا فیروز رفتم - پیش از من ایلچی انگلیس رفته نیت صدر اعظم را گشوده - همین حرف در میان بود - اگرچه البته صدر اعظم شناخته ولی از دوست جانی میرزا فیروز بودم - از خبر ابراهیم با او خوشنود شد - از گذشته حکایت رفت - و برای آینده طرحها چیده شد - خندید که از زیاد شکر لب نیفتی -

گفتم - زنهار او را بخاطرم میاور که او شک نیست رو ما کرده که لا تضوع
پس به بهانه اینکه از حرف شکر لب میگریزم بگریختم -

روز دیگر پادشاه با لفظ مبارک در دربار عام فرستادن میرزا فیروز را بسمت ایلچی گری بیان گذارد - و صدر اعظم همین وعده داد که به محض حاضر شدن فرمان پادشاهی - تو باید باصفهان بروی -

چه لازم که در بیان تدارک سفر خوانندگان را دردسر دهم - و دلتنگ نمایم و خود شرمسار شوم؟ همین بس که بگویم باصفهان رفتم - با هیئت آدمی متشخص و با امراض و اعراض که بجز یک ایرانی در حب جاه زاده و بزرگ شده میداند و بس - کوکب سعادت خود را در اوج رفعت اقبال و سهم ادبار خویش را در اقصی درجه حضیض و وبال دیدم از در و دیوار بگوشم ندا همی رسید که بروی عمرت درے نو گشوده - حاجی بابا پسر حسن دلاک با نام میرزا حاجی بابای و صاحب منصب شاهی داخل مسقط الراس خود شد از این بیشتر چه میخواهی خوانندگان! سوانح حاجی بابا بحکم تجربه میدانند که از معرکه گیران و سخنوران ایران هم شمهٔ آموخته ام - لذا حکایت خود را می برم و بندهٔ شما هستم - غرضم اینکه تا نزد به ترازو نسنجید راه بخانه نبرید - بیشتر تشویق و ترغیبم کنید - تا بیشتر حکایت کنم - خواهید دید که حاجی بابا ایلچی بزرگ چگونه بلندن می رود - شرح سفر

خشکی و دریائی اورا بادیدہ او شنیدہ ایش ولیدا زمعاودتش با ایران آنچہ بر سرش آمدہ ہمہ را خواہید خواند

اما این را ہم میگویم۔ کہ نویسندہ مانند آں درویش سیمیں حاجی بابا ہنوز طریقۂ طلبیدن شیئًا للہ و تحریک رگ حرص و شوق خلق اللہ را خوب نیا موختہ تا از نتیجۂ کار مطمئن و خود را دلیرانہ بمعرکہ اندازد۔ بدیں رو بای کمال شرمساری و خاکساری میگوید۔ بخدا سپردیم ہمہ را۔

تحریر منشی محمد ظہور خوشنویس سکنہ کاموکی ضلع گوجرانوالہ

